

تخریج مجدد
جلید

إِقَامَةُ الصَّلَاةِ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ

رُكْنِ دین



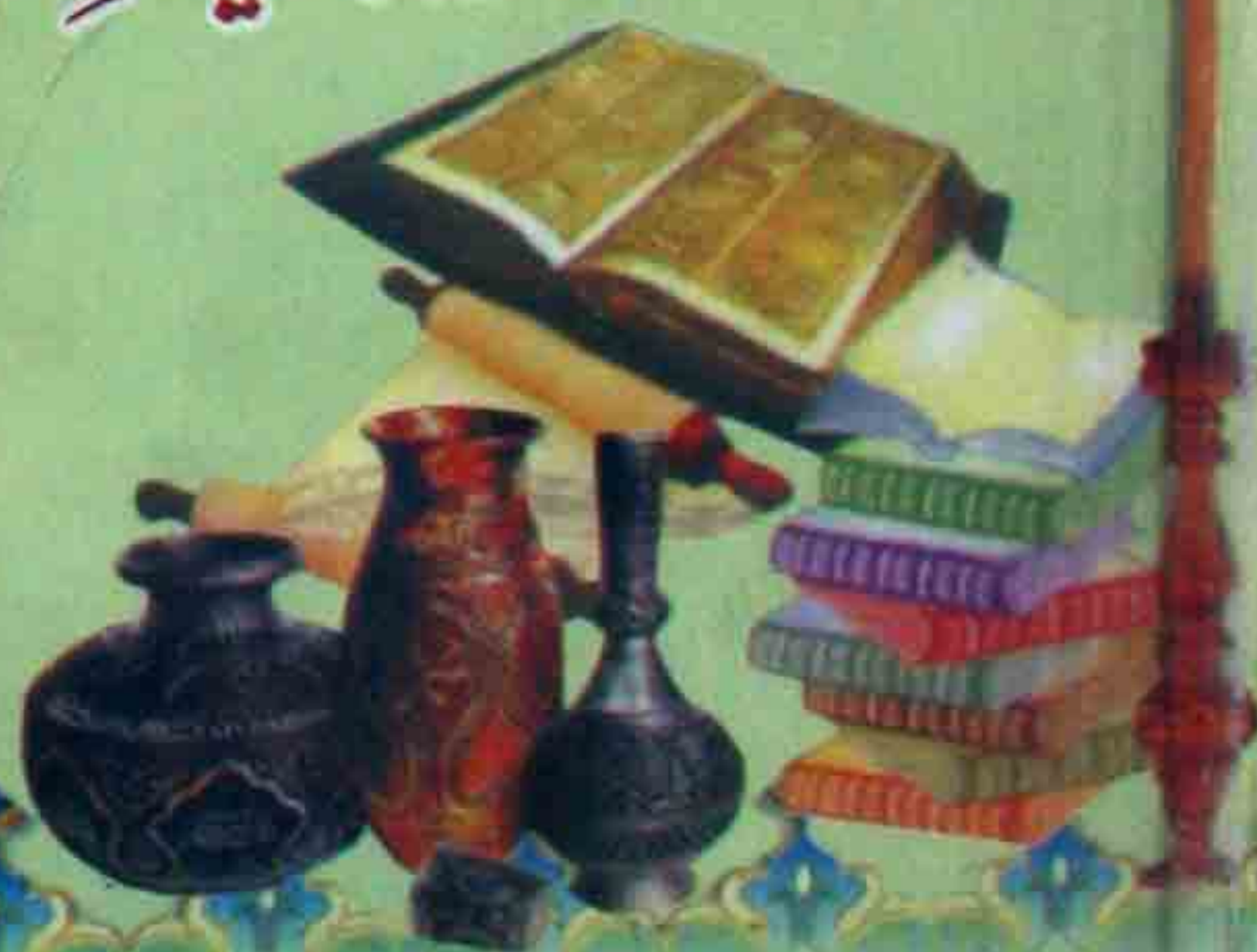
حضرت علامہ مولانا محمد رکن الدین شاہ نقشبندی مجددی الہوری قدس سرہ

تصنیف

تصحیح و تخریج مرتبین

قاری محمد یاسین شطاری ضیائی

کرمانوالہ پبلشرز



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَاللَّهُ أَعْلَمُ
بِأَسْمَائِهِ
وَعَلَامَاتِهِ
وَسُبْحَانَ
عِلْمِهِ

مؤرخین و محدثین
جوید

کتاب الصلوة

إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رُکنِ دین

تصنیف

حضرت علامہ مولانا محمد رکن الدین شاہ نقشبندی مجددی الہوری قدس سرہ

پیش لفظ

الحاج مفتی محمد مظہر اللہ شاہ صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ

شامی امام مسجد فتح پوری دہلی

تصحیح و تخریج مرتبین

قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی

کرمانوالہ بک شاپ

حضرت پیر سادات محمد علی شاہ بخاری

الطاف حضرت کریم علیہ السلام
تسلسلہ مکاتیب
حضرت کرواناوالہ مشرف
لکھنؤ

حضرت سید محمد علی شاہ بخاری

نور اللغات

حضرت سید محمد عثمان علی شاہ بخاری

حضرت سید محمد خضر علی شاہ بخاری

سید مصطفیٰ شاہ بخاری

حضرت سید محمد عثمان علی شاہ بخاری

سید میر طیب علی شاہ بخاری

حضرت سید محمد عثمان علی شاہ بخاری

ماہنامہ انعام اللہ علیہ قسطنطنیہ برکاتی

جلد معقود محفوظ

سید محمد عثمان علی شاہ بخاری

یکم دسمبر 2009

۲۰

فہرست

.....	انتساب
.....	عرض ناشر
۱۸	ابتدائیہ جدید
۱۹	عمل تخریج
۲۰	اسلوب تخریج
۲۱	کچھ خطوط کا تذکرہ
۲۶	کتاب تخریج
۲۹	پیش لفظ محمد مظہر اللہ
۳۰	پیش لفظ محمد رکن دین
۳۱	مقدمہ
۳۲	(صلی اللہ علیہ وسلم یا صلعم وغیرہ لکھنے کی تحقیق)
۳۵	مامورات کا حکم
۳۶	منہیات کا حکم
۳۸	کتاب الطہارت
۳۸	پہلا باب: وضو کا بیان
۳۹	وضو کی سنتیں
۴۱	مسح کا طریقہ
۴۲	وضو کے مستجاب
۴۶	وضو کی دعائیں
۴۸	مسواک کے مستجاب و مکروہات
۴۹	مسواک کے مکروہات
۵۰	وضو کو توڑنے والی چیزیں
۵۳	وضو کے مکروہات
۵۷	باب: غسل کا بیان
۵۷	غسل کی قسمیں

۶۰	فصل اول: جنابت کا بیان
۶۵	فصل دوم: حیض اور استحاضہ کا بیان
۶۶	استحاضہ کا بیان
۶۷	مذکورہ حالتوں میں نماز روزہ کا حکم
۷۷	فصل سوم: نفاس کا بیان
۸۰	معذور کا حکم
۸۲	فصل چہارم: احکامات غسل
۸۲	غسل کے فرائض اور سنتیں
۸۳	غسل کے مستحبات
۸۷	باب: تیمم کا بیان
۸۷	تیمم کی شرطیں اور ارکان
۸۸	تیمم کی سنتیں
۸۸	تیمم کے دیگر مسائل
۱۰۰	باب: موزوں پر مسح کرنے کا بیان
۱۰۲	مسح کا طریقہ
۱۰۶	جبیرہ پر مسح
۱۰۸	باب: نجاستوں کا بیان
۱۰۸	نجاست حکمیہ
۱۰۸	مطلق اور مقید پانی
۱۰۹	نجاست حقیقہ اور اس کی اقسام
۱۱۱	نجاست دور کرنے کے طریقے
۱۱۶	مردہ جانوروں کی پاک اور ناپاک چیزیں
۱۲۳	باب: پانی کی پاکی اور ناپاکی کے بیان میں
۱۲۳	جاری پانی
۱۲۵	بند پانی
۱۲۸	کنوئیں کے مسائل
۱۳۱	استنجا کرنے کا بیان

کتاب الصلوٰۃ

۱۴۷	
۱۴۷	باب: نمازوں کے اوقات
۱۴۸	 سایہ اصلی اور زوال کی شناخت کا طریقہ
۱۴۸	 نمازوں کے مستحبات اوقات
۱۵۱	 نمازوں کے ممنوع اوقات
۱۵۵	باب: اذان و اقامت کا بیان
۱۵۵	 اذان کا مخصوص طریقہ
۱۶۵	باب: نماز کی شرطوں کا بیان
۱۶۵	 نماز کے واجب ہونے کی شرطیں
۱۶۶	 صحت نماز کی شرطیں
۱۶۸	 ستر عورت کے مسائل
۱۷۴	 قبلہ کے مسائل
۱۷۹	 نیت کے مسائل
۱۸۵	باب: نماز کی صفت کا بیان
۱۸۵	 نماز کے ارکان
۱۹۳	 نماز کے واجبات
۱۹۴	 نماز کی سنتیں
۱۹۶	 مستحب نماز
۱۹۷	 نماز مترجم اور پڑھنے کا مکمل طریقہ
۲۰۳	 عورتوں کے خاص مسائل
۲۰۵	باب: نماز کے مفسدات اور مکروہات
۲۰۷	 سلام کے مسائل
۲۰۸	 کن لوگوں پر سلام کرنا مکروہ ہے
۲۱۱	 قرأت کی غلطیاں
۲۱۵	 عمل کثیر
۲۱۵	 عورت جماعت میں برابر ہو تو نماز ٹوٹنے کی شرطیں
۲۲۰	 نمازی کے آگے سے گزرنے کے مسائل
۲۲۱	 سترہ کا بیان

وہ عذر جن سے نماز توڑنا واجب ہے..... ۲۲۱

نماز کے مکروہات تحریمی..... ۲۲۲

نماز کے مکروہات تنزیہی..... ۲۲۳

رسالہ روح الصلوٰۃ..... ۲۲۴

حرفِ اوّل..... ۲۲۵

مقدمہ..... ۲۲۶

فصل اوّل: عوام کی نماز..... ۲۲۷

اسلامی وردی اور ہتھیار..... ۲۲۸

فصل دوم: خواص کی نماز..... ۲۲۹

فصل سوم: اخص الخواص..... ۲۳۰

فصل چہارم: مقربین کی نماز..... ۲۳۱

مولاعلیٰ کی نماز..... ۲۳۲

باب: امامت کا بیان..... ۲۳۳

امام اور مقتدی کی شرائط..... ۲۳۴

امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟..... ۲۳۵

جماعت اور مساجد کے مسائل..... ۲۳۶

مسجدوں میں کون کون سی باتیں ناجائز ہیں؟..... ۲۳۷

جماعت ترک کرنے کے عذر..... ۲۳۸

جمعہ عید اور تراویح کی جماعت..... ۲۳۹

جن کے پیچھے نماز نہیں ہوتی یا مکروہ ہوتی ہے..... ۲۴۰

مقتدی اور امام کے دیگر مسائل..... ۲۴۱

مقتدی کی قسمیں..... ۲۴۲

خلیفہ کرنے کا طریقہ..... ۲۴۳

بنا کرنے کی شرطیں (بنا کرنے کا معنی)..... ۲۴۴

مقتدی اور امام میں اختلاف کے مسائل..... ۲۴۵

جماعت کے وقت علیحدہ نماز پڑھنے کے مسائل..... ۲۴۶

فرضوں سے پہلی سنتوں کی قضا کے مسائل..... ۲۴۷

باب: وتر اور سنت نمازوں کا بیان..... ۲۴۸

۲۸۶	وتر
۲۸۸	موکدہ سنتیں
۲۹۰	غیر موکدہ سنتیں
۲۹۲	تحیۃ الوضوء، تحیۃ المسجد اور اشراق
۲۹۳	اشراق
۲۹۵	چاشت، تہجد اور نماز سفر
۲۹۵	تہجد
۲۹۸	صلوۃ التبیح
۲۹۹	نماز استخارہ
۳۰۰	نماز حاجت اور نماز حفظ الایمان
۳۰۲	ضبطہ قبر اور منکر نکیر کے جوابات کی آسانی کے لئے نماز
۳۰۳	ہر مہینہ کے نوافل کا بیان
۳۰۳	محرم الحرام کے نوافل مع فضائل
۳۰۴	پہلی محرم کے نوافل
۳۰۵	دس محرم کے نوافل
۳۰۷	نوافل امام حسین
۳۰۷	صفر کے نوافل
۳۰۸	آخری چہار شنبہ کے نوافل
۳۹۸، ۳۱۴	ربیع الاول کے نوافل اور درود و سلام
۳۱۵	ربیع الثانی کے نوافل
۳۱۵	جمادی الاولیٰ کے نوافل
۳۱۶	جمادی الاخریٰ کے نوافل
۳۱۶، ۳۱۹	رجب کے نوافل اور لیلۃ الرغائب اور اس کے نوافل
۳۲۰	شعبان کے فضائل و نوافل
۳۲۰	شب برأت
۳۲۱	رمضان المبارک
۳۲۲	پندرہ رحمتیں
۳۲۳	شب قدر

رحمت کو روکنے والی چار چیزیں ۳۲۳

شب قدر اور چار بے نصیب ۳۲۳

ستائیسویں کے نوافل ۳۲۴

نماز تراویح اور اس کے مسائل ۳۲۴

شوال (روزے اور نوافل) ۳۳۱

ذوالقعدہ (روزے اور نوافل) ۳۳۲

ذوالحجہ کے فضائل اور نوافل ۳۳۳

روزے اور قیام ۳۳۴

نوافل ۳۳۵، ۳۳۶

عید الاضحیٰ کی نماز سے پہلے پسندیدہ اعمال ۳۳۷، ۳۳۸

ہفتہ کی رات اور دن کے نوافل ۳۳۸

اتوار کی رات اور دن کے نوافل ۳۳۹

پیر کی رات اور دن کے نوافل ۳۴۰

منگل کی رات اور دن کے نوافل ۳۴۲

بدھ کی رات اور دن کے نوافل ۳۴۲

جمعرات کی رات اور دن کے نوافل ۳۴۳

جمعہ کی رات اور دن کے نوافل ۳۴۳

نفلوں کے مسائل ۳۴۵

سواری پر نماز ۳۴۷

ریل اور کشتی میں نماز ۳۴۸

نماز کسوف ۳۴۹

نماز خسوف ۳۵۱

نماز استقاء ۳۵۱

خطبہ نماز سے پہلے پڑھے یا بعد میں ۳۵۲

باب: قضا نماز پڑھنے کا بیان ۳۵۳

باب: سجدہ سہو کا بیان ۳۶۱

باب: سجدہ تلاوت کا بیان ۳۷۵

۳۸۳	باب: جمعہ کا بیان (شرائط)
۳۸۷	خطبہ کے مسائل
۳۸۸	پہلا خطبہ
۳۸۹	دوسرا خطبہ
۳۹۲	دیگر مسائل
۳۹۳	جمعہ کی دو اذانیں
۳۹۴	احتیاط الطہر
۳۹۵	قبولیت دعا کی گھڑی
۳۹۷	باب: عیدین کا بیان
۳۹۷	عید کے دن کی سنتیں
۳۹۹	عید کی نماز کا طریقہ
۴۰۰	عیدین کے خطبہ کے مسائل
۴۶۳	عید الفطر کا پہلا خطبہ
۴۷۶	عید الفطر کا دوسرا خطبہ
۴۷۷	عید الاضحیٰ کا پہلا خطبہ
۴۷۶	عید الاضحیٰ کا دوسرا خطبہ
۴۰۵	تکبیرات تشریق
۴۰۶	باب: مسافر کی نماز کا بیان
۴۰۶	مسافر کے احکام
۴۰۸	وطن کی قسمیں
۴۱۵	باب: مریض کی نماز کا بیان
۴۱۹	باب: جنازہ اور اس کے متعلقات کا بیان
۴۱۹	جان کنی کی علامت اور اس کے مسائل
۴۲۰	دم نکلنے کے بعد کیا کرنا چاہئے
۴۲۱	مردہ کو غسل دینے کا طریقہ اور مسائل
۴۲۵	وہ کون ہیں جن کا غسل اور جنازہ جائز نہیں؟
۴۲۶	غسل کون دے؟

۴۲۶	نسل دینے والے کی اجرت
۴۲۷	کفن کا بیان
۴۲۸	عورت اور مرد کے کفن میں فرق
۴۳۰	کفن پہنانے کی ترکیب
۴۳۰	جنازہ اٹھانے کا طریقہ
۴۳۵	جنازہ کی شرطیں اور ارکان
۴۳۵	نماز جنازہ کے واجبات، سنتیں اور مفسدات
۴۳۵	نماز جنازہ کا طریقہ اور مسائل
۴۴۰	قبر کھودنے کا طریقہ
۴۴۱	دفن کا طریقہ
۴۴۲	زندگی میں اپنی قبر بنانا
۴۴۳	مزاراتِ اولیاء اللہ کے قریب دفن کرنا
۴۴۳	قبرستان کے احکام
۴۴۴	زیارتِ قبور اور ایصالِ ثواب
۴۴۵	قبرستان میں جو باتیں منع ہیں
۴۴۵	میت کے ساتھ روٹی لے جانا
۴۴۶	میت والوں کو کھانا کھلانا
۴۴۶	ماتم پرسی
۴۴۸	باب: شہید کے بیان میں
۴۴۸	شہید کا مل اور اس کے احکام
۴۵۰	شہید ناقص کی تعداد
۴۵۳	باب: ہر قسم کی دعاؤں کا بیان
۴۵۳	پنج وقتہ نمازوں کے مختصر وظائف
۴۵۳	ختم خواجگان شریف
۴۵۵	درود و سلام اور استغفار وغیرہ
۴۵۶	دشمن پر کامیابی کا وظیفہ
۴۵۷	تنگی معاش سے نجات کا وظیفہ

- ۴۵۷ اولاد کے لیے وظیفہ
- ۴۵۷ اخلاص کے حصول کا وظیفہ
- ۴۵۹ بازار جانے کی دعا
- ۴۵۹ کھانا کھانے سے پہلے اور بعد کی دعا
- ۴۶۰ بیوی سے صحبت کی دعا اور نیک اولاد
- ۴۶۱ آئینہ دیکھنے کی دعا
- ۴۶۱ بیمار پُرسی کی دعا
- ۴۶۱ بیمار ہونے یا بیماری کی خبر کے وقت کی دعا
- ۴۶۲ کافروں مشرکوں کو دیکھنے کے وقت کی دعا
- ۴۶۲ کڑک کے وقت کیا پڑھے؟
- ۴۶۲ آندھی کے وقت کیا پڑھے؟
- ۴۶۲ چاند دیکھنے کی دعا
- ۴۶۳ مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھنے کی دعا
- ۴۶۳ حاجی کو اس کی واپسی پر ملنے کی دعا
- ۴۶۳ نیا کپڑا پہننے کی دعا
- ۴۶۳ مکروہ اور ناپسند چیز کو دیکھ کر پڑھنے کی دعا
- ۴۶۳ سوار ہوتے وقت کی دعا
- ۴۶۳ ادائیگی قرض کی دعا
- ۴۶۵ ہر حاجت کے لیے دعا
- ۴۶۵ امام اعظم کی دعا، عذاب قیامت سے نجات
- ۴۶۶ کھیت بونے کی دعا
- ۴۶۶ اناج میں برکت کی دعا
- ۴۶۶ جانور یا خادم لائے تو کیا دعا پڑھے؟
- ۴۶۶ قیامت کے دن عذاب سے حفاظت
- ۴۶۷ دشمن سے حفاظت
- ۴۶۸ شجرہ شریف نقشبندیہ مجددیہ
- ۴۶۹ شجرہ شریف قادریہ
- ۴۷۱ شجرہ شریف چشتیہ

انتساب

دادا جان

الحاج صوفی برکت علی رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

جن کو حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

اور

آستانہ عالیہ شرق پور شریف اور حضرت کرمانوالہ شریف (اوکاڑہ)

کے خادم ہونے پر فخر تھا

سمیع اللہ برکت

خادم حضرت کرمانوالہ شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

وَاقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي ۝ (طہ: آیت ۱۴)

یعنی ”نماز میری یاد اور ذکر کے لئے قائم کرو۔“

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى ۝ (الاعلیٰ: آیت ۱۵، ۱۴)

”تحقیق وہ شخص چھٹکارا پا گیا جس نے اپنے وجود کو پاک کیا۔ اور اپنے رب

کے نام کو یاد کر کے نماز ادا کی۔“

إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ۖ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ ۗ

”تحقیق نماز انسان کو بے حیائیوں اور برائیوں سے روکتی ہے۔ اور بے شک

اللہ تعالیٰ کا ذکر بڑی چیز ہے۔“

نماز دین کا دوسرا رکن ہے۔ نماز کو باقاعدگی سے ادا کرتے رہنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ سے ہمیں یہ نعمت عظمیٰ نبی کریم رؤف الرحیم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کے صدقے ہی ملی ہے۔

نبوت کا بار ہوا سال تھا طالب اور مطلوب کے وصال کا سال تھا۔ آپ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک ایکاون برس چار ماہ انیس دن تھی۔ افق عالم پر دھواں دار بادل

چھائے ہوتے تھے۔ بادل گرج رہے تھے۔ رعد کی کڑک تھی بجلی کی چمک تھی۔ اک حسن کی

ذات تھی۔ اک عشق کی ذات تھی دونوں ذاتوں کی آپس میں ملاقات تھی اس ملاقات میں

اک راز کی بات تھی اور وہ بات ہم گناہ گاروں کی نجات تھی۔

کسی نبی کو روح قضا پر معراج ہوتی۔ تو کسی کو جو ستم پر کسی کو کوہ طور پر تو کسی کو موج نور

پر کسی کو نار پتاں پر معراج ہوئی تو کسی کو آب رواں پر کسی کو قصر چاہ پر معراج ہوئی تو کسی کو

کوہ وکاحہ پر۔ غرضیکہ جس کو بھی معراج ہوئی روحانی ہوئی اور ہمارے نبی کو معراج ہوئی تو

جسمانی ہوئی جو بھی شرف معراج سے نوازا گیا۔ فرش پر نوازا گیا اور ہمارا نبی شرف معراج

سے نوازا گیا تو عرش پر نوازا گیا۔

قرب موسیٰ اور ہے قرب محمد اور ہے
طور سینا اور ہے عرش معلیٰ اور ہے
طور اور معراج کے قصبے سے ہوتا ہے عیاں
اپنا جانا اور ہے ان کا بلانا اور ہے

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب عرش پر جلوہ افروز ہوئے تو فرماتے ہیں مجھ پر ہر دن
میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں میں واپس لوٹا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو
انہوں نے کہا کہ آپ کو کیا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے جواب دیا: مجھے ہر دن پچاس نمازیں ادا
کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو انہوں نے کہا: آپ کی امت ایک دن میں پچاس نمازیں ادا نہیں
کر سکے گی کیونکہ قسم بخدا! میں نے آپ سے پہلے لوگوں کو آزمایا ہے اور بنی اسرائیل کی
اصلاح کے لئے بہت کوشش کی ہے۔ اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں واپس جائیں اور اس سے
اپنی امت کے لئے تخفیف کا سوال کریں تو بس واپس گیا تو دس کم کردی گئیں میں پھر موسیٰ علیہ
السلام کے پاس گیا تو انہوں نے پھر وہی کچھ کہا میں پھر واپس گیا تو مجھے پھر دس کم کردی
گئیں۔ میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا تو انہوں نے پھر وہی کچھ کہا میں پھر واپس گیا
پھر دس کم کردی گئیں میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا تو انہوں نے پھر وہی کچھ کہا میں پھر
واپس گیا تو مجھے ہر دن دس نمازیں ادا کرنے کا حکم دیا۔ پھر میں واپس موسیٰ علیہ السلام کے
پاس گیا تو انہوں نے پھر وہی کچھ کہا تو میں پھر واپس بارگاہ الہی میں گیا تو مجھے ہر دن پانچ
نمازیں ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔ میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آ گیا تو انہوں نے کہا کہ
کیا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ ہر دن پانچ نمازیں ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے تو
انہوں نے کہا کہ آپ کی امت ہر دن پانچ نمازیں ادا نہیں کر پائے گی کیونکہ میں نے آپ
سے پہلے لوگوں کو آزمایا ہے اور بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے بہت کوشش کی ہے۔ اپنے
پروردگار کے پاس واپس جائیے اور اپنی امت کے لئے تخفیف کا سوال کریں تو میں نے کہا کہ
میں نے بار بار اپنے پروردگار سے سوال کیا ہے اب مجھے اس سے حیا آتی ہے لیکن میں راضی

ہوں اور سر تسلیم خم ہے۔ پھر جب میں وہاں سے آگے بڑھا تو ایک منادی نے ندا دی کہ میں نے اپنا فریضہ نافذ کر دیا اور اپنے بندوں سے تخفیف فرمائی۔ (شامل بغوی صفحہ ۶۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے لیے پچاس نمازوں سے پانچ نمازیں کروائیں لیکن ہم وہ بھی باقاعدگی سے نہیں ادا کرتے اور اپنے دنیاوی کاموں میں مصروف رہتے ہیں اس لیے جو اس وقت ہمارا حال ہے سب بہتر جانتے ہیں۔

پنجابی کا ایک شعر جس کا مفہوم ہے پہلی تو میں جب گناہ کرتی تھیں تو اُن کی شکلیں بدل جاتی تھیں یا اُن پر عذاب الہی نازل ہوتا، بستیاں کی بستیاں تباہ ہو گئیں لیکن اب اتنے گناہ ہو رہے ہیں لیکن کسی کی شکل نہیں بدلتی۔ سچ پوچھیں تو یہ سب اللہ تعالیٰ کی اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی وجہ ہے جو ہم پر اتنی عنایات ہیں۔

نماز پڑھ! اس سے پہلے کہ تمہاری نماز (جنازہ) پڑھی جائے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم کو باقاعدگی سے پنجگانہ نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

باب الصلوٰۃ

یہ کتاب رکن دین کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ یہ کافی عرصے سے پرنٹ ہو رہی ہے اور کئی اداروں نے اسے شائع کیا ہے۔

لیکن اب جناب علامہ محمد یسین شطاری ضیائی صاحب نے اس کتاب کی تخریج کا کام بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا ہے۔ انہوں نے ہمارے ذمے یہ کام لگایا کہ یہ کتاب پہلے جو چھپ رہی ہے بغیر تخریج کے چھپ رہی ہے آپ یہ تخریج والی شائع کریں تاکہ عوام الناس کوئی مسئلہ بیان کریں تو اس کا حوالہ جات بھی دیں۔

ہم نے اس کتاب کی پروف ریڈنگ پر بہت توجہ دی ہے لیکن اگر کسی قسم کی کوئی لفظی غلطی آپ کو دکھائی دے تو ازراہ کرم ادارہ کو ضرور بتائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کو درست کروا دیا جائے۔ ادارہ آپ کا شکر گزار ہوگا۔

سمیع اللہ برکت

خادم حضرت کرمانوالہ شریف

بروز جمعرات ۱۲ نومبر ۲۰۰۹ء

ابتداءً جدید

الحمد للہ! اس کتاب مستطاب کی تخریج کا حکم جناب استاذ محترم استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد منشا تابش قصوری صاحب دامت برکاتہ العالیہ نے فرمایا اور یہ بتایا کہ حضرت پیر طریقت علامہ مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری الوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے حکم تخریج کیا ہے، لہذا حکم تھا، ”نا،، ہونہ سکی، اور کام شروع کر دیا کام پورا ہو چکا تھا اس کا نمونہ پروفیسر صاحب کے پاس روانہ کر دیا گیا اور ان کی طرف سے تحسین عمل کا خط بھی آ گیا، مگر اس کی تخریج کو بطور حاشیہ نیچے سیٹ کرنا ایک مرحلہ اور دوسرا تصحیح کا کام باقی تھا کہ پروفیسر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی خبر ملی کہ آپ وصال کر گئے ہیں، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ ○ پھر ان کے صاحبزادہ سرور احمد صاحب کاموکی تشریف لائے تو ان کے میں نے گوش گزار کر دیا مگر ان کی طرف سے اس پر کوئی اظہار کسی طرح کا نہ ہوا۔

پھر استاذ محترم حضرت علامہ مولانا کو چونکہ خبر تھی کہ تخریج مکمل ہو چکی لہذا آپ نے پروفیسر صاحب کے ختم چہلم منعقدہ دربار داتا صاحب رحمہما اللہ تعالیٰ کے موقع پر پروفیسر صاحب کے خلیفہ حضرت علامہ مولانا جاوید اقبال مظہری صاحب کو بھی خبردار کر دیا مگر ان کی طرف سے بھی کوئی مثبت یا منفی جواب نہ آیا اس لئے آخر کار اس کام کو مکمل کر کے کرمانوالہ بک شاپ لاہور کے سپرد کر رہا ہوں، جب کہ حق ان کا مقدم ہے جنہوں نے کام کروایا، اللہ تعالیٰ قبول اور منظور فرمائے۔

عمل تخریج

اس عمل تخریج میں عزیزم مولانا قاری محمد شکیل قادری شطاری زید مجدہ کی

کوشش قابل ستائش ہے، جس نے دن رات ایک کر کے دو مرتبہ اس کے حوالہ جات لگانے میں انتہائی لگن سے کام کیا، ایک بار کمپوزنگ اور حوالہ جات، دوسری بار پھر نظر ثانی میں کافی محنت کر کے کام کیا، موصوف انتہائی محنتی طالب علم ہے جو ”نڈل کا امتحان“ پاس کر کے مارچ 2005ء میں میرے پاس آیا تاکہ دینی تعلیم حاصل کرے، میں نے اسے پڑھانا شروع کر دیا، کسی وجہ سے اس کا سبق پہلے وقت میں نہ ہوسکا، لہذا مجھے خیال ہوا کہ پہلے وقت میں فراغت کی وجہ سے کہیں آوارگی اختیار نہ کر جائے، میں نے پوچھا کہ اگر میں پچھلے وقت میں پڑھایا کروں تو کیا تم پہلے وقت میں باقاعدہ سکول حاضری دیتے ہوئے میٹرک مکمل کر لو گے؟ اس نے کہا ”ٹھیک ہے میں ایسے کر سکتا ہوں“، لہذا میں نے اسے اجازت دی اور اس نے ”سائنس مضامین“ میں میٹرک کا امتحان (727/850) نمبروں میں گوجرانوالہ بورڈ سے پاس کیا۔ پھر اسی دورانیے میں اس نے درس نظامی میں تنظیم کے امتحان ثانویہ عامہ میں (401/700) نمبر حاصل کئے، جبکہ دونوں طرف طالب علم اکثر ناکام رہ جاتے ہیں، اس کے بعد 2008ء میں ثانویہ خاصہ کا امتحان دیا اور (431/600) نمبر حاصل کئے، پھر گوجرانوالہ بورڈ سے ایف۔ اے کا امتحان 2009ء میں (916) نمبروں سے پاس کیا اور ضلع بھر میں ”اول پوزیشن“ حاصل کی۔ جس پر گوجرانوالہ بورڈ نے حسن کارکردگی پر سند امتیاز، گولڈ میڈل، اور بیس ہزار روپے نقد انعام دیا۔ یہ بچہ ذہین و ہی صلاحیتوں سے مویداور عمل کی طرف مائل رجحان کا حامل ہے، اللہ تعالیٰ اسے نظر بد اور زمانہ کے اثرات بد سے محفوظ فرما کر دین میں ترقی عطا فرمائے! دینی، دنیوی تمام مراحل میں خصوصی مدد فرمائے، اور ہر مرحلہ کو آسان فرمائے! آمین بجاہ النبی الکریم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اسلوب تخریج

- (۱) اس کتاب میں مشکل الفاظ کو آسان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔
- (۲) صاحب کتاب نے جو حاشیہ دیا ہوا تھا اسے ☆ نشان سے واضح کر دیا ہے۔ اور ایک سے زیادہ حواشی ہونے کی صورت میں ① ② ③ ④ ⑤ کے نشانات سے وضاحت کی ہے۔
- (۳) اپنا تخریجی عمل ہر صفحہ کا اس کے نیچے نمبر دے کر درج کر دیا گیا ہے۔
- (۴) جہاں کوئی حوالہ نہیں مل سکا اس کو کسی دوسری کتاب سے نقل کر دیا ہے۔
- (۵) جہاں حوالہ والی کتاب اور اس کتاب کے مسئلہ میں اختلاف پایا گیا ہے اسے بھی واضح کر دیا گیا ہے۔
- (۶) کچھ کتابیں ایسی تھیں جو رکن دین میں صاحب کتاب نے حوالہ کے طور درج فرمائیں مگر ہمارے پاس نہ تھیں اس لئے ان کا حوالہ ہم نہ دے سکے مگر جس کتاب سے اس کا حوالہ ملا اس سے درج کر دیا ہے۔
- (۷) کسی جگہ اگر کسی فقہی شرعی مسئلہ کی ضرورت محسوس کی ہے تو اسے درج کر دیا ہے، جیسے درود پاک مختصر لکھنے کا مسئلہ ہے۔ ان سب باتوں کو آپ نے قبول فرمایا ثبوت کے لئے حضرت پروفیسر صاحب کو تحریر کردہ خط کی کاپی درج ذیل ہے۔

تذکرہ خطوط

اس کتاب کی تخریج کے سلسلہ کا پہلا خط جو میری طرف سے پروفیسر محمد

مسعود صاحب کی خدمت میں ارسال ہوا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی

مدرس: مدرسہ اسلامیہ جامع مسجد حیدری کامونگی،، خطیب: جامع مسجد عمر چشمہ فیض محمدی

عمر روڈ کامونگی ☆ ۰۰۲۹۳۳۳۲۸۹۳۲۳

Qari Muhammad yaseen Qadry Shattari zia'ei

محترم المقام پیر طریقت حضرت الحاج پروفیسر ڈاکٹر جناب محمد مسعود احمد مظہری مجددی
نقشبندی صاحب دامت برکاتکم العالیہ

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ وعلی من لدیکم

13/11/2007 ء ۲ ذی قعدہ ۱۴۲۸ھ

جناب عالی گزارش ہے کہ

آپ کا خط اور رکن دین کتاب بدست مبارک استاذ محترم حضرت علامہ
مولانا محمد منشا تابش قصوری صاحب مدظلہ العالی موصول ہوا، جس پر تخریج کے کام میں
ڈیوٹی لگی، لہذا کام شروع ہے، برائے اصلاح چند معلومات عرض کر رہا ہوں، اور کچھ
اطلاع بھی دے رہا ہوں کہ کام جاری ہے اور اس میں اسلوب درج ذیل اپنایا گیا ہے
۔ اس میں کوئی کمی بیشی ہو تو مطلع فرمائیے!

(۱) کتاب کی کمپوزنگ کی گئی ہے۔

(۲) اس کمپوزنگ شدہ کام میں ہی حوالہ جات درج کئے جا رہے ہیں۔

(۳) کتاب کے اصل حاشیہ کو تخریج میں شامل کر دیا گیا ہے۔

(۴) مشکل اصطلاحات کے مفہیم کو درج کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۵) فتاویٰ رضویہ جدید، بہار شریعت، تنویر الابصار، درمختار، رد المحتار (شامی)،

فتاویٰ عالمگیری، ہدایہ، شرح وقایہ، فتح القدر، تبیین الحقائق، بحر الرائق، مدیۃ المصلی، تعلیق الجلی، احادیث سے صحاح ستہ کے ساتھ ساتھ زجاجہ المصانح، مشکاة شریف، طحاوی شریف، مؤطا امام مالک، مؤطا امام محمد مسند امام اعظم اور ریاض الصالحین موجود ہیں۔ ان میں سے جس کتاب سے حوالہ مل جائے اس پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

(۶) تدریس اور درس قرآن وغیرہ مصروفیات کے باعث کچھ تاخیر ہو رہی ہے، اس کی معذرت!

(۷) اس کا نمونہ کمپوزنگ کے بعد روانہ کر رہا ہوں تاکہ اس میں ابھی سے کمی بیشی کا خیال کیا جاسکے۔

(۸) ٹائٹل صفحہ پر مصنف، نظر ثانی، اور تحقیق و تخریج کے حوالہ سے اسماء ذکر کر دیے، کس ادارہ کی طرف سے شائع ہوگی اس کا نام باقی ہے اگر مل جائے تو وہ بھی درج ہو جائے۔ نیز جس طرح مطبوعہ نسخہ کی کاپی سے معلوم ہو رہا ہے کہ اس کے دو ٹائٹل صفحات تھے ویسے ہی اس کے بھی دو صفحے بطور ٹائٹل بنادئے ہیں۔

(۹) تخریج کے عمل کی تکمیل پر شروع میں فہرست بھی شامل ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ و بفضل اللہ تعالیٰ!

(۱۰) جو حوالہ جات کتاب میں تھے ان کو تخریج میں غفل کر کے اس پر اکتفاء کیا گیا ہے۔

(۱۱) حاشیہ اور متن کے درمیان لائن سے فرق کر دیا ہے، نیز متن کا خط موٹا اور حاشیہ کا باریک رکھا گیا ہے۔

یہ بندہ ناچیز کی طرف سے کوشش ہے امید ہے کہ ضرور پسند آئے گی، انشاء

اللہ تعالیٰ۔ نیز سائز بھی نوٹ فرمائیں اور آگے کے کام کے لئے ہدایات جاری فرمائیں! فقط

واللہ مع للاکر

خادم علمائے اہل سنت

فاری محمد یاسین، قادری قطاری ضیائی

فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
۲۲/۱۱/۲۰۰۷ء

اس کے ساتھ استاذ محترم کا خط بھی شامل ہے

۷۸۶

۹۲

محترم المقام پیر طریقت حضرت الحاج پروفیسر ڈاکٹر جناب محمد مسعود احمد مظہری مجددی

نقشبندی صاحب دامت برکاتکم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مزاج گرامی

عزیز القدر مولانا محمد یاسین قادری شطاری زید مجتہد نے اپنی بساط کے

مطابق تخریج کا کام شروع کیا ہے۔ چند صفحات تصدیق و توثیق کے لئے حاضر ہیں

مزید بہتری کے لئے ہدایات سے نوازیئے! تاکہ ان کے مطابق سلسلہ تخریج مکمل

ہو۔ تفسیر مظہری پر مضمون چند دن تک حاضر کردوں گا انشاء اللہ العزیز!

باقی حالات لائق صد شکر ہیں۔ فقط والسلام مع الاکرام

خیر اندیش

تابش قصوری..... مرید کے

۳۰/۱۱/۲۰۰۷ء

جناب پروفیسر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا خط جو مجھے موصول ہوا، ایک دھل گیا اور ایک درج ذیل ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم، اے، پی۔ ایچ۔ ڈی، اعزازِ فضیلت

۵ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ

۱۲، اپریل ۲۰۰۸ء

مکرمی زید مجدکم

عنایت نامہ موصول ہوا، یاد آوری کا ممنون ہوں۔ امید ہے کہ رسالہ رکن دین کا کام جاری ہوگا۔ کوئی جلدی نہیں۔ اطمینان سے کام مکمل فرمائیں۔ بجلی کا حال کراچی میں بھی یہی ہے۔ وہ کیسے بلند ہمت حضرات تھے جنہوں نے چراغوں کی روشنی میں عظیم الشان تاریخ رقم کی۔ ہزار ہزار رحمتیں ہوں ان نفوسِ قدسیہ پر۔ دعاؤں میں یاد رکھیں۔ فقط والسلام

محمد مسعود احمد غفرلہ

اس کے علاوہ ایک اور خط لکھا جو آپ کے تفسیر مظہری کے نام سے ترجمہ قرآن پاک بھیجنے پر بطور شکریہ لکھا گیا تھا۔ درج ذیل ہے اور درج بالا خط اس کے جواب میں ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی

مدرس: مدرسہ اسلامیہ جامع مسجد حیدری کاموگی، خطیب: جامع مسجد عمر چترہ فیض محمدی

عمر روڈ کاموگی ☆ ۰۰۲۹۳۳۳۳۲۸۹۳۲۳

Qari Muhammad yaseen Qadry Shattari zia'ei

امام اہل علم و قلم جناب عید طریقت حضرت علامہ مولانا پروفیسر محمد مسعود احمد مظہری

نقشبندی مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۱۲/ فروری ۲۰۰۸ء / ۷ صفر ۱۴۲۹ھ

جناب عالی!

حضرت کا انعام گراں مایہ استاذ محترم علامہ مولانا محمد منشا تابش قصوری مدظلہ
العالی صاحب سے موصول ہوا، ایک طالب علم کے لئے اس سے بہتر اور کیا انعام
ہو سکتا ہے کہ کتاب اللہ ہے اور مع ترجمہ و معانی، اس پر بندہ نیاز مند شکر گزار ہے۔

رکن دین کا کام بہ توجہ تمام جاری ہے آپ کی دعاؤں سے انشاء اللہ تعالیٰ
جلد مکمل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، مگر بجلی ساتھ نہیں دے رہی جوں ہی کام مکمل ہوا
پیش خدمت کر دیا جائے گا، انشاء اللہ تعالیٰ

آپ سے خصوصی دعاؤں کی اپیل ہے! والسلام مع الاکرام

محمد یاسین قادری شطاری ضیائی

فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

خطوط کا درج کرنا یادگار بھی ہے اس لئے کہ آپ کا آخری نامہ مبارک
ہے، شاید اس کے بعد کسی اور کو بھی لکھا ہو، اور اس بات کا ثبوت بھی ہے کہ محرک تخریج
آپ ہیں، اس پر آپ کو ثواب ملتا رہے گا۔

نیز استاذ محترم نے بتایا کہ پروفیسر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ اس کتاب
کی تخریج کا اس لئے ہوا کہ اس کتاب پر جو پیش لفظ الحاج مفتی محمد مظہر اللہ شاہ
صاحب نقشبندی الوری مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ شاہی امام مسجد فتح پوری دہلی کی
طرف سے ہے، اور تصحیح بھی ان کی طرف سے ہے، اور یہ بزرگ پروفیسر صاحب

کے خاندانی تعلق والے بزرگ ہیں، اس لئے اعتماد تھا کہ اس میں کوئی فقہی غلطی نہ ہوگی، یہ تکمیل مصنف اور آپ دونوں حضرات کے لئے ہماری طرف سے ایصال ثواب بھی ہے، اور آپ کی یادگار بھی ہے، پھر اس کی تخریج کے آپ محرک بھی ہیں فقہ کی کوئی کتاب لکھنا ایک عظیم کام ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس کتاب فقہ پر کام کی توفیق بخشی، اصحاب علم و فضل و استفادہ کرنے والوں سے دعاء خیر کی اپیل و درخواست ہے، تاکہ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت بہتر فرمادے، اور جو کوئی ٹوٹا پھوٹا کام ہوتا ہے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ قبول فرمائے!

اس کتاب کے میں نماز لے عمومی مسائل کے بعد رسالہ ”روح الصلوٰۃ“ بھی ہے جو انتہائی مفید رسالہ ہے اس کے مندرجات کے حوالہ جات بھی شامل بحث ہیں، تاکہ اہل علم کا ذوق اسے قبول بھی کرے اور مفید بھی ہو۔

کتب تخریج

- ۱۔ قرآن مجید، تفسیر نور العرفان، ادارہ کتب اسلامیہ گجرات۔
- ۲۔ بخاری شریف، جلد اول، قدیمی کتب خانہ کراچی۔
- ۳۔ مسلم شریف، جلد اول، قدیمی کتب خانہ کراچی۔
- ۴۔ جامع الترمذی، جلد اول، دوم، قاروقی کتب خانہ (ملتان۔ لاہور)۔
- ۵۔ سنن نسائی، قدیمی کتب خانہ کراچی۔
- ۶۔ سنن ابی داؤد، مکتبہ امدادیہ ملتان۔
- ۷۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد اول، مکتبہ رحمانیہ لاہور۔

- ۸۔ ریاض الصالحین (عربی)، مکتبہ رحمانیہ لاہور۔
- ۹۔ احیاء علوم الدین، دارالمعرفت، بیروت۔
- ۱۰۔ غنیۃ الطالبین (مترجم)، مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم اے جناح روڈ کراچی۔
- ۱۱۔ حسامی شریف، بک لینڈ لاہور۔
- ۱۲۔ اصول الشاشی۔
- ۱۳۔ تنویر الابصار، درمختار، رد المحتار، جلد اول، دوم، سوم، مکتبہ امدادیہ ملتان، نقل دارالکتب العلمیہ (بیروت۔ لبنان)۔
- ۱۴۔ الفتاویٰ الہندیہ یعنی فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، نورانی کتب خانہ پشاور۔
- ۱۵۔ فتاویٰ قاضی خان متصل بہ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، نورانی کتب خانہ پشاور۔
- ۱۶۔ فتاویٰ رضویہ (جدیدہ)، رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔
- ۱۷۔ بہار شریعت (تخریج شدہ) حصہ اول تا چہارم، مکتبہ المدینہ کراچی۔
- ۱۸۔ شرح وقایہ اولین، مکتبہ امدادیہ ملتان۔
- ۱۹۔ ہدایہ اولین، مکتبہ شرکت علمیہ ملتان۔
- ۲۰۔ منیۃ المصلیٰ مع التعليق المجلی، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔
- ۲۱۔ نور الایضاح، مکتبہ ضیائیہ راولپنڈی پاکستان۔
- ۲۲۔ فتح القدیر، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ۔ ۲۳۔ شمع شبستان رضا۔
- ۲۳۔ بحر الرائق شرح کنز الدقائق، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی۔
- ۲۵۔ عربی لغت ”لسان العرب“ دارالاحیاء التراث العربی، بیروت۔
- ۲۶۔ فیروز اللغات اردو، فیروز سنز لاہور۔

- ۲۷۔ زینت المحافل ترجمہ نزہۃ المجالس، شبیر برادرز لاہور
- ۲۸۔ فضائل الایام والشہور، فیصل آباد ۲۹۔ درۃ الناصحین عربی، کوئٹہ
- ۳۰۔ نور الایضاح (مترجم)، مکتبہ قادریہ لاہور۔
- ۳۱۔ المعجم الوسیط، مترجم، لغت، لاہور
- ۳۲۔ مسند امام اعظم، حاشیہ تنسیق النظام۔
- ۳۳۔ سنن کبریٰ نسائی ۳۴۔ جامع الاحادیث،
- ۳۵۔ مصنف عبدالرزاق ۳۶۔ مصنف ابن ابی شیبہ
- ۳۷۔ نزہۃ المجالس ومنتخب الغنائس (عربی)، کتاب العقائد وفضل الذکر والقرآن وایات منہ وسور، فصل الصلوات لیلا ونہارا، صفحہ ۱۴۲، مکتبۃ القاہرۃ، مصر
- وغیرہ کئی کتب سے استفادہ کیا گیا ہے جیسا کہ حوالہ جات اس پر شاہد ہیں، فائدہ اٹھانے والے حضرات دعا ضرور فرمائیں تاکہ یہ کام دنیا میں لوگوں کو مفید اور آخرت مجھے اور تمام پڑھنے والوں کے لئے مفید اور نجات کا سبب ہو، اللہ تعالیٰ اسے اپنی بارگاہ قدس میں قبول فرمائے! آمین! بجاہ طہ ولین سیدنا و سید المرسلین۔

قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی

فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

جانشین و خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ قادریہ شطاریہ ضیائیہ لاہور

صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ حیدری مسجد کاموکی

خطیب جامع مسجد عمرہ چشمہ فیض محمدی عمر روڈ کاموکی

۲۰۰۹/۱۰/۱۳ ۵۲۰۳۳۳۳۳۸۹۳۲۳

پیش لفظ

از قلم: الحاج حضرت مولانا مفتی محمد مظہر اللہ شاہ صاحب غفرلہ شاہی امام مسجد جامع فتح پوری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ اَجْمَعِیْنَ

ا م ب ا م ب ا م ب ا م ب ا م ب ا م ب ا م ب ا م ب ا م ب ا م ب ا م ب ا م ب ا م B

اہل علم پر اظہار من الشکر ہے کہ قدوة العلماء الراستخین زبدة الاولیاء الواصلین علامہ محقق و مدقق حضرت مولانا محمد رکن دین شاہ صاحب نقشبندی مجددی مسعودی الوری قدس سرہ کا رسالہ رکن دین اس پایہ کار سالہ ہے جو اپنی ذات میں مستغنی عن التوصیف کی شان رکھتا ہے مولیٰ تعالیٰ نے کچھ ایسی قبولیت اسے عطا فرمائی کہ چند ہی سالوں میں لاکھوں کی تعداد میں طبع ہو کر دنیا کے گوشہ گوشہ میں پہنچ گیا اور نہ صرف عوام نے اس کو اپنا حرز جان بنایا بلکہ بعض علماء نے اپنا مستدل ٹھہرا یا اور اپنے فتاویٰ میں اس سے استدلال کیا لیکن بعض لوگوں نے طباعت میں کچھ ایسی بے احتیاطی سے کام لیا کہ بعض مسائل بالکل مسخ ہو گئے تھے اس لئے ایک زمانہ ہوا کہ فقیر نے بہ اشارہ مولانا ممدوح قدس سرہ اس کی تصحیح کی تھی لیکن اب اس میں سے بھی کوئی نسخہ دستیاب نہیں ہوتا اور اس زمانہ میں جو شائع ہو رہے ہیں ان کا بھی تقریباً وہی پہلا سا حال ہو چکا ہے اس لئے عزیزہ تمیز میاں محمد مسلم احمد سلمہ اللہ نے انہی بازاری رسالوں میں سے ایک رسالہ کو ایک خاص انداز میں مجھے پیش کر کے مشورہ دیا کہ پھر دوبارہ اس کی تصحیح کر دی جائے لہذا ان کی خاطر پھر دوبارہ تصحیح کر دی گئی ہے غرض اس میں جو تصرفات ہو چکے اس سے تو مجھے کچھ علاقہ نہیں البتہ مسائل کی تصحیح کر دی ہے انشاء اللہ تعالیٰ آپ مسائل اس میں صحیح پائیں گے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس سے نفع پہنچائے و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

محمد مظہر اللہ مفتی عنہ

امام مسجد جامع فتح پوری دہلی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ حَمْدًا کَثِیْرًا وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَآلِہِ

الْعَظِیْمِ وَاَصْحَآئِہِ الْفَخِیْمِ، اَمَّا بَعْدُ!

فقیر حقیر مسکین محمد رکن الدین حنفی نقشبندی مجددی الوریٰ خدمت میں برادرانِ دینی کے ملتمس ہے کہ فقیر کو بہ سبب کمال بے بضاعتی و بے مائیگی یہ ہوس ہرگز نہیں ہے کہ بہ زمرہ مؤلفین و مصنفین شمار کیا جائے یہ حصہ جن حضرات کا ہے (وہی اس کے مستحق ہیں) فقیر نے تو محض اپنی نجات کا ذریعہ سمجھ کر بہ حسبِ خواہش احباب یہ چند مسائل ضروری بطور سوال و جواب نہایت سلیس اردو میں شرح و قافیہ، ہدایہ، طحطاوی، کبیری تنویر، درمختار، ردالمحتار، فتاویٰ عالمگیری، فتح القدیر وغیرہ سے نقل کر کے ایک جگہ جمع کر دیئے ہیں تاکہ کم استعداد والوں کو بھی مسائل کے سمجھنے میں دقت نہ ہو اور اختلافی مسائل سے احتراز کیا ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے!

اگر حضرات اہل علم کسی مسئلے کو خلاف اپنی تحقیق کے اس رسالہ میں پائیں بعد از ملاحظہ کتب مذکورہ بالا فقیر کو بھی مطلع فرمائیں فقیر ممنون ہوگا۔

اے الہ العالمین! بہ طفیل حبیب پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس رسالے کے پڑھنے اور سننے والوں کو توفیق عمل عطا فرما۔ اور ان کے عمل کے صدقے میں اس عاجز کی مغفرت فرما! آمین ثم آمین!

محمد رکن الدین شاہ

رحمۃ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ

مقدمہ

س۔ حکم شرع کتنی قسم پر ہے؟

ج۔ دو قسم پر۔ ایک امر۔ دوسرا نہی ۱

س۔ امر کس کو کہتے ہیں؟

ج۔ امر وہ حکم شرع ہے جس سے کسی فعل کی طلب ثابت ہو ۲

س۔ نہی کس کو کہتے ہیں؟

ج۔ نہی وہ حکم شرع ہے جس سے کسی فعل کی ممانعت (کرنے سے رکنا) ثابت ہو ۳

س۔ مامورات کتنی قسم پر ہیں؟

ج۔ چار قسم پر، ۱، فرض، ۲، واجب، ۳، سنت، ۴، مستحب

س۔ ان کی تعریف اور حکم بیان فرمائیے؟

ج۔ فرض وہ ہے جو دلیل قطعی ۵ سے لزوماً ثابت ہو۔

۱۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے احکام ہیں وہ شرع و شریعت ہے

۲۔ سورہ آل عمران/۱۰۲، ۱۱۰، ۱۱۴۔

۳۔ (۱) ہو طلب الفعل، حسامی، ص ۲۹، شیخ امام حسام الدین محمد بن محمد بن عمر، متوفی ۶۴۴، بک لینڈ لاہور (۲) اصول الشاشی، صفحہ ۳۳، اسحاق بن ابراہیم سمرقندی، متوفی ۳۲۵ھ۔

۴۔ ہو فی اللغة المنع و فی الاصطلاح قول القائل لغيره لا تفعل، یعنی لغت میں نہی کا مفہوم روکنا ہے، اور اصطلاح میں دوسرے کو کہنا ہے، نہ کر! حسامی، حاشیہ، صفحہ ۴۶، بک لینڈ لاہور، اصول الشاشی صفحہ ۳۶، حاشیہ، ۴۶، اسحاق بن ابراہیم سمرقندی، متوفی ۳۲۵ھ، کراچی۔

۵۔ قرآن کی وہ آیات جن کا مفہوم واضح ہے یا وہ محکم (مما زاد وضوحاً علی الظاہر والنص والتاویل علی وجہ لا یبقی احتمال التخصیص والتاویل یعنی ان میں اتنی وضاحت ہوتی ہے کہ تاویل کی ضرورت نہیں، حسامی، ص ۸، شیخ امام حسام الدین محمد بن محمد بن عمر، متوفی ۶۴۴، بک لینڈ لاہور) ہیں اور سنت متواترہ (وہ احادیث جن کے راوی ہر درجہ میں اس (باقی آئندہ صفحہ پر

واجب وہ ہے جو دلیل ظنی سے لزوماً ثابت ہو۔

سنت دو قسم پر ہے ایک مؤکدہ جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ۸ نے ہمیشگی کی ہو۔

بقیہ گزشتہ صفحہ) قدر ہوں کہ ان کا جھوٹ پر اکٹھا محال و ناممکن ہو اور ان کی تعداد کا شمار نہ ہو سکے، ان کی کثرت اور عدالت کی وجہ سے ان کی اماکن کے مختلف ہونے کی وجہ سے اور یہ سلسلہ اسی طرح رہے حتیٰ کہ رسول اللہ تک پہنچے، اور ان کا مفہوم قطعی ہوتا ہے اس میں کوئی شک شبہ نہیں ہوتا۔

(۱) حسامی، ص ۶۷، شیخ امام حسام الدین محمد بن محمد بن عمر، متوفی ۶۴۴، بک لینڈ لاہور (۲) رد المحتار جلد اول ص ۲۰۷ مکتبہ امدادیہ ملتان)

۶۔ لازمی طور پر، تفصیل بہار شریعت حصہ دوم کتاب الطہارت کی ابتداء ص ۶۴۳ مکتبہ المدینہ کراچی میں دیکھیں!

۷۔ تاویل شدہ آیات کی دلیل یا وہ دلیل جس میں کوئی سقم و شک ہو، جیسے مؤول، حسامی، ص ۶، شیخ امام حسام الدین محمد بن محمد بن عمر، متوفی ۶۴۴، بک لینڈ لاہور۔

۸۔ حضور کے نام کے ساتھ درود شریف صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ صلعم لکھنا سخت ناجائز ہے یہ بلا عوام تو عوام ۱۴ صدی کے بڑے بڑے اکابر و فحول کہلانے والوں میں بھی پھیلی ہوئی ہے۔ کوئی صلعم لکھتا ہے کوئی صلعم کوئی فقط ص کوئی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بدلے عم یا ۔۔ یا ۔۔ ایک ذرہ سیاہی یا ایک انگل کاغذ یا ایک سیکنڈ وقت بچانے کیلئے کیسی عظیم برکات سے دور پڑتے اور محرومی اور بے نصیبی کا ڈنڈا پکڑتے ہیں۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: پہلا وہ شخص جس نے درود شریف کا ایسا اختصار کیا (کمی کی) اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔

علامہ سید مہلاوی، در مختار میں فرماتے ہیں: فتاویٰ تاتار خانیہ سے منقول ہے:

مَنْ كَتَبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْهَمْزَةِ وَالْبَيْتِ بِكَفٍّ لَانَّهُ تَخْفِيفٌ وَتَخْفِيفُ الْآيَاتِ كُفْرٌ

یعنی کسی نبی کے نام پاک کے ساتھ درود یا سلام کا ایسا اختصار لکھنے والا کافر ہو جاتا ہے

(ہانی آئندہ صفحہ پر)

اور جس کا ترک موجب اساءت ۹ ہو۔

دوسری غیر مؤکدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ فعل جس کا ترک شارع (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کو نا پسند تو ہو مگر موجب اساءت نہ ہو۔

بقیہ صفحہ گزشتہ) کہ یہ ہلکا کرنا ہوا اور معاملہ شان انبیاء سے متعلق ہے اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان کا ہلکا کرنا ضرور کفر ہے۔ شک نہیں کہ اگر معاذ اللہ قصداً استخفافِ شان ہو تو قطعاً کفر ہے (یعنی اگر کوئی ارادۃً ایسی کی کرے تو یقیناً کافر ہے) حکم مذکور اسی صورت کیلئے ہے۔ یہ لوگ صرف کسل، جاہلی نادانی، جاہلی سے ایسا کرتے ہیں تو اس حکم کے مستحق نہیں مگر بے برکتی و بے دلتی، کم بختی، زیون قسمتی میں شک نہیں۔

اقول: ظاہر ہے کہ الْقَلَمُ اِحْدَى اللِّسَانَيْنِ قلم بھی ایک زبان ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جگہ مہمل بے معنی صلعم لکھنا ایسا ہے کہ نام اقدس کے ساتھ درود شریف کے بدلے کچھ الم غلم بکنا۔

اللہ عز و جل فرماتا ہے:

فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿١﴾

جس بات کا حکم ہوا تھا ظالموں نے اسے بدل کر کچھ اور کر لیا تو ہم نے آسمان سے ان پر عذاب اتار دیا۔ وہاں بنی اسرائیل کو فرمایا گیا تھا قُولُوا حِطَّةٌ یُّوْکُہُ ہمارے گناہ اترے انہوں نے کہا حِطَّةٌ ہمیں گہوں ملے۔ یہ لفظ بامعنی تو تھا اور ایک نعمت الہی کا ذکر تھا۔ وہاں حکم ہوا کہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٢﴾

اے ایمان والو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجو!

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ أَبَدًا۔ (باقی آئندہ صفحہ پر)

مستحب جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کیا ہو اور کبھی چھوڑ دیا ہو یا جس کو سلف نے پسند فرمایا ہو۔

بقیہ گزشتہ صفحہ) اور یہ حکم وجوہا خواہ استجابا یا ہر بار نام اقدس سننے یا زبان سے لینے یا قلم سے لکھنے پر ہے، تحریر میں اس کی بجائے آوری نام اقدس کے ساتھ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لکھنے میں تھی اسے بدل کر صلعم، صلعم یا عم یا ۔۔ یا م۔ کر لیا جو کچھ معنی ہی نہیں رکھتا۔ کیا اس پر نزول عذاب کا خوف نہیں کرتے وَالْعِبَادُ بِاللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

یہ تو محل درود ہے جس کی عظمت اس حد پر ہے کہ اس کی تخفیف میں پہلوئے کفر موجود ہے۔ اس سے اتر کر صحابہ و اولیاء رَضِیَ اللہ عَنْہُمْ کے اسماء طیبہ کے ساتھ رضی اللہ عنہ کی جگہ رض لکھنے کو علماء کرام نے مکروہ و باعث محرومی بتایا ہے۔

سید علامہ طحطاوی فرماتے ہیں:

يُكْرَهُ الرَّمْزُ بِالرَّضَىٰ بِالْكِتَابَةِ بَلْ يُكْتَبُ ذَلِكَ كُلُّهُ بِكَمَالِهِ۔

امام نووی شرح صحیح مسلم شریف میں فرماتے ہیں:

وَمَنْ غَفَلَ هَذَا حَرَّمَ خَيْرًا عَظِيمًا وَقُوَّةَ فَضْلًا جَسِيمًا۔

جو اس سے غافل ہوا خیر عظیم سے محروم رہا اور بڑا فضل اس سے فوت ہوا، والعیاذ باللہ

تعالیٰ! یوں ہی قدس سرہ یا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جگہ ق یا رح لکھنا حماقت و حرمان برکت ہے ایسی باتوں سے احتراز کرنا چاہئے، اللہ تعالیٰ توفیق خیر عطا فرمائے آمین۔ (فتاویٰ افریقہ، امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی ص ۶۰، ۶۱، مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم اے جناح روڈ کراچی، فتاویٰ رضویہ جلد ۲۲ صفحہ ۶۹۲، جلد ۳۰ صفحہ ۶۶۳۔ یہاں پورے درود پاک کا لکھنا لازم و واجب قرار دیا گیا ہے۔

(۱) البقرہ/۵۹ (۲) الاحزاب/۵۶

۹۔ برائی کرنے کا باعث۔

۱۰۔ اگلے زمانہ کے لوگ۔ (فیروز اللغات اردو فیروز سنز لاہور ص ۸۰۶)

مامورات کا حکم

مامورات کا حکم یہ ہے کہ فرض کا کرنے والا ثواب پاوے گا اور نہ کرنے والا عذاب اور انکار کرنے والا کافر۔

واجب کا کرنے والا ثواب پاوے گا اور نہ کرنے والا عذاب، مگر منکر ۲ کافر نہیں۔

سنت مؤکدہ کا کرنے والا ثواب پاوے گا اور نہ کرنے والا جھڑکی ۳ پاوے گا لیکن ترک کی عادت کر لے گا تو مستحق عقاب ۴ ہوگا اور سبک یعنی ہلکا جاننے والا کافر۔ سنت غیر مؤکدہ کا کرنے والا ثواب پاوے گا نہ کرنے پر عذاب نہیں۔ مستحب کا کرنے والا فضیلت حاصل کرنے والا ہوگا نہ کرنے والا پر عتاب ۵ و عذاب کچھ نہیں۔

س۔ منہیات ۱ کتنی قسم پر ہیں؟

ج۔ چار قسم پر (۱) حرام (۲) مکروہ تحریمی (۳) اساءت (۴) مکروہ تنزیہی۔

س۔ انکی تعریف اور احکام بیان فرمائیے۔

ج۔ حرام وہ ہے جس کی ممانعت قطعی دلیل سے لزوماً ثابت ہو۔

مکروہ تحریمی وہ ہے جس کی ممانعت دلیل ظنی سے لزوماً ثابت ہو۔

اساءت وہ جس کی ممانعت کا لزوم حرام و مکروہ تحریمی جیسا نہ ہو۔

۱۔ اسلامی احکامات، فرض، سنت وغیرہ ۲۔ انکار کرنے والا۔ نہ ماننے والا، رد کرنے والا

۳۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس پر غصے ہوگا ۴۔ عذاب ۵۔ غضب الہی۔ اللہ تعالیٰ کا غصہ (باقی آئندہ صفحہ پر)

مکروہ تنزیہی وہ ہے جس کی ممانعت شفقاً وادباً ہو۔

منہیات کا حکم

منہیات کا حکم یہ ہے کہ حرام کا چھوڑنے والا ثواب پاوے گا اور کرنے والا عذاب اور اس کی حرمت کا منکر کافر۔

مکروہ تحریمی کا نہ کرنے والا ثواب پاوے گا اور کرنے والا عذاب۔

اسماء کے کرنے والے پر عتاب ہوگا اور عادت کرنے والے پر عتاب۔

اور مکروہ تنزیہی کا ترک کرنے والا فضیلت حاصل کرنے والا ہوگا اور کرنے

والے پر عذاب ہے نہ عتاب ۱۔

س۔ اس آپ کے بیان فرض و حرام سے مسائل اختلافیہ مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین میں بڑی خرابی واقع ہوئی اس لئے کہ اجتہادی مسائل میں ایک مجتہد (دوسرے مجتہد) کے (استنباط کردہ) فرض اور حرام کا منکر ہے اور اسی طرح مقلد بھی بہ تقلید اپنے امام کے دوسرے امام کے فرض اور حرام سے انکار کرتا ہے تو اب یہ انکار بہ موجب آپ کے بیان کے کیسا ہوا؟

ج۔ فرض اور حرام کی دو قسمیں ہیں ایک اعتقادی دوسرا عملی۔

(۱) فرض اعتقادی وہ ہے جس پر عمل کے ساتھ اعتقاد بھی فرض ہو جیسے مطلق سر

بقیہ صفحہ گزشتہ) ۲۔ نمی کی جمع۔ وہ امور جن سے اسلامی شریعت میں روکا گیا ہے۔

۱۔ بہار شریعت تزیج شدہ، صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی، صفحہ ۶۳۳، ج ۲، دوم، مکتبہ المدینہ کراچی

۲۔ عقیدہ۔ یقین۔ ایمان۔ محرم (فیروز اللغات اردو۔ فیروز سنز لاہور ص ۱۰۱)

کا مسح۔ یہ فرض متفق علیہ آئمہ اربعہ ہے۔ اگر کوئی مطلق سر کے مسح کا انکار کرے تو وہ سب کے نزدیک کافر ہے جس فرض و حرام کے انکار پر کفر کا حکم ہے وہاں اعتقادی مراد ہے ۵۔

اور عملی وہ ہے کہ جس کا صرف عمل ہی فرض ہو یعنی اس کے فوت ہو جانے سے عمل کی صحت فوت ہو جائے۔ جیسے مقدار مسح سر کا اختلاف کہ حنفی کے نزدیک چوتھائی سر سے کم کا مسح صحت وضو کا مانع ہے اور حنبلی کے نزدیک سارے سر سے کم کا اس کا انکار باہمی موجب کفر نہیں ۸۔

س۔ کیا ایسی اشیاء نہیں ہیں جن کے لئے نہ حکم امر ہے نہ نہی؟

ج۔ ہاں ایسی بھی ہیں۔ ان کو مباح ۹ کہتے ہیں ۱۰۔

۴۔ آئمہ اربعہ سے مراد امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ، امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ، امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۵۔ بہار شریعت تخریج شدہ، علامہ مولانا محمد امجد علی اعظمی، صفحہ ۴، جزء ۲ مکتبہ المدینہ کراچی۔

۶۔ درست ہونا مراد وضو کا صحیح ہونا۔ ۷۔ یعنی چوتھائی سر سے کم کا مسح کرنے سے وضو نہیں ہوتا

۸۔ یعنی اگر کوئی حنفی، حنبلی فقہ کی اس بات کا انکار کرے تو اس کی یہ بات اسے کافر نہیں بناتی۔

بہار شریعت تخریج شدہ، علامہ مولانا محمد امجد علی اعظمی، صفحہ ۴، ۵، جزء ۲ مکتبہ المدینہ کراچی۔

۹۔ یعنی وہ چیزیں جن کے کرنے کا حکم اسلام میں موجود نہیں اور ان سے روکا بھی نہیں گیا اور یہ دین اسلام کی کسی بات کے خلاف بھی نہیں۔

۱۰۔ بہار شریعت تخریج شدہ، علامہ مولانا محمد امجد علی اعظمی، صفحہ ۵، جزء ۲ مکتبہ المدینہ کراچی۔

یا اللہ یا رسول اللہ

یا اللہ یا رسول اللہ



اللہ اکبر اللہ اکبر

یا رسول اللہ

کِتَابُ الطَّهَارَةِ

پہلا باب وضو کے بیان میں

س۔ وضو میں فرض خفیوں کے نزدیک کیا کیا ہے؟

ج۔ اوّل منہ کا دھونا طول ۲ میں شروع پیشانی سے جہاں عموماً بال اگتے ہیں ٹھوڑی سے نیچے تک اور عرض ۳ میں ایک کان کی لوٹنے سے دوسرے کان کی لو تک۔

دوسرے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔

تیسرا چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

چوتھا دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

س۔ وضو میں سنت کیا کیا ہیں؟

۱۔ صفائی۔ پاکی۔ پاکیزگی۔ وضو۔ استنجاء۔ آبدست۔ غسل کرنا۔ (فیروز الغات اردو۔ ص

۸۸۲ فیروز سنز لاہور)

۲۔ لبائی ۳۔ چوڑائی

☆ کان کی جڑ، کان کے نیچے کے رخ کی نوک، کچیا

۴۔ (۱) القرآن، سورہ مائدہ / ۶ (۲) شرح الوقایہ، جزء اول، ص ۵۴،

(۳) رد المحتار، جلد اول، ص ۲۰۸ تا ۲۱۳، ناشر مکتبہ امدادیہ ملتان (۴) نور الایضاح (۵)

القدوری (۵) ہدایہ (۶) تمام کتب فقہ حنفی (۷) مدیۃ المصلیٰ، ص ۱۶، ۱۷، علامہ سدید الدین

کاشغری، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور اور تعلیق الحجلی لمافی مدیۃ المصلیٰ، شیخ وصی احمد سورتی، صفحہ

۱۶ تا ۲۰، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔

ج۔ (وضو کی سنت میں درج ذیل ہیں)

اول نیت کرنا رفع حدت ۵ کی یا قربت ۶ کی

دوسرے زبان سے بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَام
پڑھنا اگر یہ یاد نہ ہو تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا ۸

تیسرے پہنچوں تک دونوں ہاتھ دھونا ۹ اگرچہ پاک ہوں ۱۰

☆ سنت وہ عمل ہے جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیکر کی ہو اور کبھی چھوڑ بھی دیا ہو،
مدیۃ المصلیٰ ص ۲۰، علامہ سدید الدین کاشغری، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور، فتح القدیر۔
۵ حدت یعنی ناپاکی کی حالت (مراد حدت اصغر بے وضو کی حالت) کو دور کرنا، مدیۃ المصلیٰ ص ۲۳،
علامہ سدید الدین کاشغری، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور اور تعلیق المجلیٰ لمافی مدیۃ المصلیٰ، شیخ
وصی احمد سورتی، صفحہ ۲۵، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔

۶ اللہ تعالیٰ کے قرب کی نیت، یعنی عبادت کرنے کی، یا ثواب کے حصول کی نیت

۷ (۱) ذریعہ التجاح، عبدالرزاق بقرالوی، صفحہ ۳۳ مع (۲) نور الایضاح، حسن بن عمار شرملائی
ص ۲۳، مکتبہ ضیائیہ راولپنڈی پاکستان

۸ مدیۃ المصلیٰ ص ۲۲، علامہ سدید الدین کاشغری، مکتبہ قادریہ، جامعہ نظامیہ لاہور (۲) حسن
بن عمار شرملائی، نور الایضاح، ص ۲۲، مکتبہ ضیائیہ راولپنڈی پاکستان

۹ کسی عضو کے دھونے کے یہ معنی ہیں کہ اس عضو کے ہر حصہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہہ جائے
بھیک جانے یا تیل کی طرح چڑھ لینے یا ایک آدھ بوند بہہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اس
سے وضو یا غسل ادا ہوگا (بہار شریعت دوسرا حصہ تخریج شدہ ص ۱۰ مکتبہ المدینہ کراچی)

۱۰ مدیۃ المصلیٰ ص ۲۰، علامہ سدید الدین کاشغری، مکتبہ قادریہ، جامعہ نظامیہ لاہور (۲) نور
الایضاح، حسن بن عمار شرملائی، ص ۲۲، مکتبہ ضیائیہ راولپنڈی پاکستان (باقی آئندہ صفحہ پر)

چوتھے ہاتھوں کی انگلیوں میں خلال کرنا۔ ۱۱

پانچویں مسواک کرنا۔ ۱۲

چھٹے کلی کرنا۔ ۱۳

ساتویں ناک میں پانی ڈالنا۔ ۱۴

آٹھویں ہر عضو کو تین بار دھونا۔ ۱۵

نویں ترتیب یعنی اول منہ دھونا پھر کہنیوں تک ہاتھ دھونا پھر سر کا مسح کرنا پھر

ٹخنوں تک پیر دھونا۔ ۱۵

دسویں پے در پے دھونا ایک عضو دوسرے عضو کے دھونے تک خشکی نہ ہو

جائے۔ ۱۶

گیارہویں ڈاڑھی کے اندر خلال کرنا۔ ۱۷ اس صورت سے کہ پشت دست

۱۱ مدیۃ المصلیٰ ص ۲۲، علامہ سدید الدین کاشغری، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور

۱۲ مدیۃ المصلیٰ ص ۲۳، علامہ سدید الدین کاشغری، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور (۲) حسن

بن عمار شرنبلالی، نور الایضاح، ص ۲۲، مکتبہ ضیائیہ راولپنڈی پاکستان

۱۳ مدیۃ المصلیٰ ص ۲۲، علامہ سدید الدین کاشغری، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور (۲) حسن

بن عمار شرنبلالی، نور الایضاح، ص ۲۲، مکتبہ ضیائیہ راولپنڈی پاکستان

۱۴ مدیۃ المصلیٰ ص ۲۲، علامہ سدید الدین کاشغری، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور

(۲) حسن بن عمار شرنبلالی، نور الایضاح، ص ۲۲، مکتبہ ضیائیہ راولپنڈی پاکستان

۱۵ مدیۃ المصلیٰ ص ۲۶، علامہ سدید الدین کاشغری، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور (۲) حسن

بن عمار شرنبلالی، نور الایضاح، ص ۲۲، مکتبہ ضیائیہ راولپنڈی پاکستان

۱۶ مدیۃ المصلیٰ ص ۲۶، علامہ سدید الدین کاشغری، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور (۳) حسن

بن عمار شرنبلالی، نور الایضاح، ص ۲۲، مکتبہ ضیائیہ راولپنڈی پاکستان

۱۷ (۱) مدیۃ المصلیٰ ص ۲۳، علامہ سدید الدین کاشغری، مکتبہ قادریہ جامعہ (بقیہ آئندہ صفحہ پر

آنکھوں کے سامنے رہے ہتھیلی آگے کو۔ ☆

بارہویں سارے سر کا مسح کرنا ۱۸

تیرھویں کانوں کا مسح کرنا ۱۹

چودھویں پاؤں کی انگلیوں کے اندر خلال کرنا اس طرح سے شروع کرے کہ بائیں پاؤں کی چھنگلی پر ختم کرے اور بروقت خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلی انگلی کو پاؤں کی

بقیہ گزشتہ صفحہ) نظامیہ لاہور (۲) حسن بن عمار شرمیلالی، نورالایضاح، ص ۲۳، مکتبہ ضیائیہ راولپنڈی

☆ درمختار، رد المحتار ج ۱، ص ۲۳۸ نقل بیروت، مکتبہ امدادیہ ملتان، پانی کے چلو سے بھی خلال ہے،

۱۸ (۱) مدیۃ المصلی ص ۲۳، علامہ سدید الدین کاشغری، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور، اور مسح

سے مراد پانی کی تری پہنچانا ہے (۲) شرح الوکایہ ص ۵۷ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ (۳) نورالایضاح،

حسن بن عمار شرمیلالی، ص ۲۲، مکتبہ ضیائیہ راولپنڈی پاکستان

مسح کا طریقہ سر اور کان وغیرہ کے مسح کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہتھیلیوں کو مع

انگلیوں کے تر کر کے اول مقدم سر (سر کا اگلا حصہ) سے گدی تک کیچنے اس طرح انگلیاں بیچ میں

سارے سر کے ملائی (ملنے والی) رہیں اور ہتھیلیاں دونوں ہاتھوں کی غیر ملائی اس کے بعد دونوں

انگلیوں کو وسط سر کے دونوں جانب ملائی کر کے گدی سے جانب مقدم کیچنے بعد میں دونوں مسہ یعنی

انگوٹھے کے پاس کی انگلیوں سے دونوں کانوں کے باطن اور انگوٹھوں سے ظاہر دونوں کانوں کو مسح

کرے اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرے۔ جدید پانی کی کانوں اور گردن کا مسح کیلئے کوئی

ضرورت نہیں ہاں اگر عمامہ یا ٹوپی کو ہاتھ مسح سے پہلے لگایا ہو تو اب سر اور کانوں کے مسح کیلئے نئے

پانی کی ضرورت ہے (۱) مدیۃ المصلی، ص ۲۳، علامہ سدید الدین کاشغری، مع (۲) تعلیق لکھلی لدانی

مدیۃ المصلی، علامہ مولانا وصی احمد سورتی، صفحہ ۲۳، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور،

۱۹ (۱) مدیۃ المصلی ص ۲۳، علامہ سدید الدین کاشغری، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور (۲)

تعلیق لکھلی لدانی مدیۃ المصلی ص ۲۳، علامہ سدید الدین کاشغری، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور،

انگلیوں کے نیچے سے اوپر کی طرف کھینچے۔ ۲۰

س۔ مستحبات ۲۱ وضو کیا کیا ہیں؟

ج۔ سترہ (۱۷) ہیں (۱) قبلہ رخ بیٹھنا ۲۲

(۲) مٹی کے برتن سے وضو کرنا ۲۳

۲۰ (۱) مدیۃ المصلیٰ ص ۲۴، علامہ سدید الدین کاشغری، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور، اس کتاب میں ۱۵/۱ مل کر دھونے کو اور ۱۶/۱ نجاست مخرج سے تجاوز کر جائے اور درہم کی مقدار سے کم ہو تو اسے دھونے کو سنت لکھا ہے (۲) تعلیق الحجلی لمافی مدیۃ المصلیٰ ص ۲۵، علامہ مولانا وصی احمد سورتی، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور (۳) حسن بن عمار شرمیلالی، نور الایضاح، ص ۲۳، مکتبہ ضیائیہ راولپنڈی (۴) رد المحتار، جلد اول، ص ۲۲۲ تا ۲۲۴، مکتبہ امدادیہ ملتان (۵) شرح الوقایہ، جزء ۱، ص ۶۲، مکتبہ امدادیہ ملتان، (۶) فتاویٰ عالمگیری جلد اول ص ۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۱ وہ افعال کہ نظر شرع میں پسند ہوں مگر ترک پر کچھ ناپسندی نہ ہو خود حضور اقدس ﷺ نے انہیں کیا یا ان کی ترغیب دی یا علمائے کرام نے پسند فرمایا اگرچہ احادیث میں ان کا ذکر نہ آیا ان کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر مطلقاً کچھ نہیں (بہار شریعت حصہ دوم، ص ۵، تخریج شدہ مکتبہ المدینہ) مستحب وہ فعل ہے جسے نبی پاک نے ایک بار (یا دو بار) کیا اور اسے چھوڑ دیا اور وہ فعل جسے اسلاف یعنی پہلے لوگوں نے پسند کیا (۱) در مختار، جلد اول، ص ۲۳۶، مکتبہ امدادیہ ملتان (۲) تعلیق الحجلی لمافی مدیۃ المصلیٰ ص ۲۶، علامہ مولانا وصی احمد سورتی، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور ۲۲ (۱) مدیۃ المصلیٰ ص ۲۷، علامہ سدید الدین کاشغری، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور (۲) تعلیق الحجلی لمافی مدیۃ المصلیٰ ص ۲۷، علامہ مولانا وصی احمد سورتی، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور، (۳) نور الایضاح، حسن بن عمار شرمیلالی، ص ۲۳، اسلامک بک سینٹر راولپنڈی، (۴) بہار شریعت تخریج شدہ، مولانا امجد علی اعظمی، مفتی ص ۱۸، مکتبہ المدینہ کراچی۔

۲۳ (۱) بہار شریعت تخریج شدہ، مولانا امجد علی اعظمی، مفتی ص ۱۹، مکتبہ المدینہ کراچی۔

(۳) آفتابہ ۲۴ وضو بائیں ۲۵ طرف رکھنا۔

(۴) اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کرنا ۲۶

(۵) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا ۲۷

(۶) ہر عضو پر پہلے تر ہاتھ ملنا ۲۸

(۷) وقت سے پہلے غیر معذور کو وضو کرنا ۲۹

(۸) انگلی کو پھیرنا جبکہ ڈھیلی ہوور نہ پھر فرض ہے ۳۰

۲۳ ڈھکنے دار اور دستہ لگا ہوا لوٹا (فیروز اللغات اردو۔ ص ۲۳ فیروز سنز لاہور)

۲۵ یہ اس صورت میں ہے جبکہ وضو لوٹے وغیرہ جیسے برتن میں پانی لے کر کر رہا ہو، اگر برتن بڑا ہو جس میں چلو ڈال کر وضو کرے تو دائیں طرف رکھے۔

(۱) فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۹۶، نورانی کتب خانہ پشاور (۲) بہار شریعت تخریج شدہ، مولانا مفتی امجد علی اعظمی، ص ۱۹، مکتبہ المدینہ کراچی۔

۲۶ (۱) نور الایضاح، صفحہ ۲۳، اسلاک بک سینٹر اوپنڈی (۲) بہار شریعت تخریج شدہ، ص ۱۸
۲۷ (۱) مدیۃ المصلیٰ ص ۲۷، علامہ سدید الدین کاشغری، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور (۲) تعلیق الجلی لمافی مدیۃ المصلیٰ ص ۲۷، علامہ مولانا وصی احمد سورتی، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور (۳) نور الایضاح، حسن بن عمار شرملائی، ص ۲۵، اسلاک بک سینٹر اوپنڈی۔

۲۸ (۱) بہار شریعت تخریج شدہ، مولانا امجد علی اعظمی، مفتی ص ۱۹، مکتبہ المدینہ کراچی۔

۲۹ (۱) مدیۃ المصلیٰ ص ۲۶، علامہ سدید الدین کاشغری، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور (۲) تعلیق الجلی لمافی مدیۃ المصلیٰ ص ۲۷، علامہ مولانا وصی احمد سورتی، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور (۳) نور الایضاح، حسن بن عمار شرملائی، ص ۲۵، اسلاک بک سینٹر اوپنڈی۔ بہار شریعت تخریج شدہ، ص ۱۹

۳۰ (۱) مدیۃ المصلیٰ ص ۲۹، ۲۷، علامہ سدید الدین کاشغری، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور

(۲) نور الایضاح، حسن بن عمار شرملائی، ص ۲۳، اسلاک بک سینٹر اوپنڈی (۳) بہار شریعت

تخریج شدہ، مولانا امجد علی اعظمی، مفتی ص ۱۹، مکتبہ المدینہ کراچی۔

(۹) ہر عضو دھوتے وقت بسم اللہ کہنا ۳۱

(۱۰) وضو میں درود شریف پڑھنا ۳۲

(۱۱) گردن کا مسح کرنا ۳۳

(۱۲) دھونے میں اعضا کو داہنی طرف سے شروع کرنا ۳۴

(۱۳) وضو کا پانی بچا ہوا کھڑے ہو کر پینا ۳۵

۳۱ (۱) مدیۃ المصلیٰ ص ۲۷، علامہ سدید الدین کاشغری، مع (۲) تعلیق الحلی لمافی مدیۃ المصلیٰ

ص ۲۷، علامہ مولانا وصی احمد سورتی، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور۔

ان دو کتابوں میں ہے، ہر عضو دھوتے وقت بسم اللہ پڑھے اور کلمہ شہادت پڑھے!

ابتداء میں (۳) نور الایضاح، حسن بن عمار شرنبلالی، ص ۲۳، اسلامک بک سینٹر اوپنڈی۔

ہر عضو پر (۴) بہار شریعت تخریج شدہ، مولانا امجد علی اعظمی، مفتی ص ۲۰، مکتبہ المدینہ کراچی۔

۳۲ بہار شریعت تخریج شدہ، مولانا امجد علی اعظمی، مفتی ص ۲۰، مکتبہ المدینہ کراچی۔

۳۳ (۱) نور الایضاح، حسن بن عمار شرنبلالی، ص ۲۳، اسلامک بک سینٹر اوپنڈی، سنت میں

ذکر کر کے پھر اسے مستحبات کہا ہے (۲) بہار شریعت تخریج شدہ، مولانا امجد علی اعظمی، مفتی ص ۱۸، مکتبہ المدینہ کراچی۔

۳۴ (۱) نور الایضاح، حسن بن عمار شرنبلالی، ص ۲۳، اسلامک بک سینٹر اوپنڈی ضعیف قول

میں مستحب کہہ رہے ہیں جب کہ ذکر سنن میں کیا ہے۔ (۲) بہار شریعت تخریج شدہ، مولانا امجد علی اعظمی، مفتی ص ۱۸، مکتبہ المدینہ کراچی۔

۳۵ اس وقت یہ دعاء پڑے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ

رِزْقِيْ مدیۃ المصلیٰ میں دعایوں ہے: اللہم اشفنی بشفاعتک وداونی بدوائک وعافنی من

بلائک واعصمنی من الاہوال والامراض والاعجاج۔ (۱) مدیۃ المصلیٰ ص ۳۰، علامہ سدید

الدین کاشغری، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور (۲) تعلیق الحلی لمافی مدیۃ (باقی آئندہ صفحہ پر

(۱۴) اعضا مامورہ ☆ کو حد و معینہ سے زیادہ دھونا۔

(۱۵) بائیں ہاتھ سے دونوں پاؤں کا دھونا، ۳۶

(۱۶) غیر سے مدد نہ چاہنا مگر معذور کو درست ہے ۳۷

(۱۷) بعد وضو کے اَنَا اَنْزَلْنٰکَ اور کلمہ شہادت ۳۹ مع اس دعا کے پڑھنا

بقیہ گزشتہ صفحہ) المصلیٰ ص ۳۰، علامہ مولانا وصی احمد سورتی، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور (۳) نور الایضاح، حسن بن عمار شرملائی، ص ۲۵، اسلامک بک سینٹر اوپنڈی (۴) بہار شریعت تخریج شدہ، مولانا امجد علی اعظمی، مفتی ص ۲۱، مکتبہ المدینہ کراچی۔

☆ جن (کے دھونے) کا حکم دیا گیا ہے۔ (۱) بہار شریعت تخریج شدہ، مولانا امجد علی اعظمی، مفتی ص ۲۰، مکتبہ المدینہ کراچی۔

۳۶ (۱) بہار شریعت تخریج شدہ، مولانا امجد علی اعظمی، مفتی ص ۲۰، مکتبہ المدینہ کراچی۔

۳۷ عذر یہ ہیں برتن بھاری ہو یا بیماری ہو یا کم سنی ہو۔ (۱) مدیۃ المصلیٰ ص ۲۷، علامہ سدید الدین کاشغری، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور (۲) تعلیق الحلی لمافی مدیۃ المصلیٰ ص ۲۷، علامہ مولانا وصی احمد سورتی، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور (۳) نور الایضاح، حسن بن عمار شرملائی، ص ۲۳، اسلامک بک سینٹر اوپنڈی۔

۳۸ (۱) مدیۃ المصلیٰ ص ۳۰، علامہ سدید الدین کاشغری، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور (۲) تعلیق الحلی لمافی مدیۃ المصلیٰ ص ۳۰، علامہ سدید الدین کاشغری، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور (۳) در مختار، جلد ۱، ص ۲۵۷، مکتبہ امدادیہ ملتان (۴) بہار شریعت تخریج شدہ، مولانا امجد علی اعظمی، مفتی ص ۱۹، مکتبہ المدینہ کراچی۔ جو انا از لہا کو وضو کے اثر میں پڑھے پچاس سال کے گناہ معاف، حدیث میں ہے: جو ایک بار پڑھے وہ صدیقین سے ہے، جو دو بار پڑھے اسے شہداء کے دیوان میں لکھا جائے گا، جو تین بار پڑھے اس کا حشر اللہ تعالیٰ انبیاء کے ساتھ کرے گا۔

۳۹ کلمہ شہادت کی ہر وضو کو دھوئے وقت بات ہو چکی، اور دعا جو متن میں (باقی آئندہ صفحہ پر

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ سُبْحَانَكَ
اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ وَاَشْهَدُ اَنْ
مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ يَهْدِيْ سُبْحَانَكَ اَسْمَانِ كِيْ طَرَفٍ نَظَرَ كَرَّكَ پڑھے۔ ۴۰
س۔ وضو کے اندر کیا کیا دعائیں پڑھی جاتی ہیں مع ترجمہ بیان کیجئے؟
ج۔ ہر عضو کے دھونے کے وقت علیحدہ علیحدہ دعائیں پڑھی جاتی ہیں چنانچہ
کلی کرتے وقت یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ
ترجمہ (اے اللہ میری مدد کر تلاوت قرآن پر اور اپنے ذکر اور اپنے شکر پر
اور اپنی عبادت کی خوبی پر)

ناک میں پانی ڈالتے وقت یہ پڑھے:

بقیہ گزشتہ صفحہ) کلمہ شہادت کے ساتھ وضو کے بعد مٹا پڑھنا ذکر ہے اسے بعد یا دوران وضو
مدیۃ المصلیٰ نے لکھا ہے۔

حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی کلمہ شہادت کو بعد وضو کے پڑھے گا اس کے لئے آٹھوں
دروازے جنت کے کھول دیئے جائیں گے جس سے چاہے بہشت میں داخل ہو۔ رواہ المسلم
صحیح المسلم کتاب الطہارت باب الذکر المستحب عقب الوضوء ص ۱۲۲ قدیمی کتب خانہ کراچی)
۴۰ (۱) مدیۃ المصلیٰ ص ۲۹، علامہ سدید الدین کاشغری، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور
(۲) تعلیق الحلی لمافی مدیۃ المصلیٰ ص ۲۹، علامہ مولانا وحسی احمد سورتی، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور
(۳) بہار شریعت تخریج شدہ، مولانا امجد علی اعظمی، مفتی ص ۲۲، مکتبہ المدینہ کراچی۔
(۴) تنویر الابصار ودر مختار، جلد اول، ص ۲۳۸ تا ۲۵۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

(صاحب بہار شریعت نے ۶۵ سے زیادہ مستحبات ذکر کئے ہیں ص ۸، ۲۲۲ تخریج شدہ دوسرا حصہ)

اَللّٰهُمَّ اَرْحِنِيْ رَاثِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرْحِنِيْ رَاثِحَةَ النَّارِ

(اے اللہ سنگھا مجھ کو جنت کی خوشبو اور نہ سنگھا مجھ کو خوشبو نار دوزخ کی)

بروقت منہ دھونے کے یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيِضُ وُجُوهُ وَتَسْوَدُ وُجُوهُ !

(اے اللہ روشن کر میرا منہ جس دن روشن ہوں گے بہت سے منہ اور سیاہ

ہوں گے بہت سے منہ)

جب داہنا ہاتھ دھوئے تو یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ كِتَابِيْ يَمِيْنِيْ وَحَسَابِيْ حَسَابًا يَسِيْرًا !

ترجمہ (اے اللہ نامہ اعمال میرا میرے دائیں ہاتھ میں دیکھو اور حساب میرا

آسان کیجیو!)

بایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِشِمَالِيْ وَلَا مِنْ وَرَآءِ ظَهْرِيْ !

(اے اللہ مت دیکھو! میرے بائیں ہاتھ میں میرا اعمال نامہ اور نہ میری

پیٹھ کے پیچھے سے)

جب سر کا مسح کرے تو یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَظْلِنِيْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلُّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ !

(اے اللہ سایہ دیجو! مجھ کو اپنے عرش کے نیچے جس روز نہ ہوگا کوئی سایہ مگر

تیرے عرش کا سایہ) ۱۱

۱۱ (۱) ذریعہ النجاء، علامہ مولانا عبد الرزاق بقرالوی، ص ۳۳، مکتبہ ضیائیہ اوپنٹری

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ!

(اے اللہ کر تو مجھ کو ان لوگوں میں سے جو سنتے ہیں قول کو اور پیروی کرتے

ہیں اس کی جو زیادہ حسین ہوتا ہے)

جب گردن کا مسح کرے تو یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ! (اے اللہ بچا تو میری گردن آگ سے)

دایاں پاؤں دھوتے وقت یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ ثَبِّثْ قَدَمِيْ عَلٰی الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ!

(اے اللہ ثابت رکھ دونوں پاؤں میرے صراط پر جس دن پھسلیں پاؤں)

بایاں پاؤں دھوتے وقت یہ پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا وَ سَعْيِيْ مَشْكُوْرًا وَ تَجَارَتِيْ لَنْ تَبُوْرًا!

(اے اللہ کر میرے گناہوں کو بخشا ہوا اور میری کوشش کو قبول کر اور میری

تجارت نہ برباد ہونے والی) ۴۲

ظفریابی دشمن کے لئے ہر عضو کے دھونے کے وقت یا قَایِد بھی پڑھتا رہے! ☆

س۔ مسواک میں مستحب کیا کیا ہیں؟

ج۔ (۱) داہنے ہاتھ میں مسواک کا پکڑنا اس صورت سے کہ چنگلی ۳۳ اور زانگشت یعنی

۴۲ (۱) ذریعہ النجاح حاشیہ نور الایضاح، مولانا علامہ عبدالرزاق بھٹرا لوی، ص ۲۴، مکتبہ

ضیائیہ راولپنڈی. (۲) رد المحتار، جلد ۱، ص ۲۵۲، مکتبہ امدادیہ ملتان (۳) تعلیق الجلی لمافی مدیہ المصلی،

علامہ مولانا وصی احمد سورتی، صفحہ ۲۸، لاہور ۳۳ سب سے چھوٹی انگلی ☆ شمع شبستان رضا، صفحہ ۲۱۱

انگوٹھا نیچے رہے اور تین انگلیاں اوپر رہیں۔

(۲) تلخ لکڑی کی ہو یا زیتون یا پیلو کی۔

(۳) سیدھی ہو (۴) بے گرہ ہو۔

(۵) ایک بالشت کی مقدار ہوا اگر بالشت سے زیادہ ہو تو شیطان سوار ہوتا ہے،

(۶) موٹائی میں چھٹکی کے برابر ہوتا۔

(۷) دانتوں میں عرضاً کرے طولاً نہ کرے اور ادنیٰ درجہ مسواک کا تین

مرتبہ کرنا ہے اور اوپر کے دانتوں میں اور اسی قدر نیچے کے دانتوں میں تین پانی کے

ساتھ اور یہ پانی علاوہ مضمضہ ۴۴ کے ہے۔ ۴۵

س۔ مکروہات مسواک کیا کیا ہیں؟

ج۔ (۱) لیٹ کر کروٹ سے کرنا کہ اس سے طحال یعنی تلی زیادہ ہوتی ہے۔

(۲) مٹھی سے پکڑنا کہ اس سے بواسیر پیدا ہوتی ہے۔

(۳) چوسنا کہ اس سے اندھا پن ہوتا ہے۔

(۴) بعد فارغ ہونے کے مسواک کو نہ دھونا کہ اس سے شیطان کرتا ہے۔

(۵) مسواک کو کھڑی نہ رکھنا کہ اس سے جنون ہوتا ہے۔

(۶) انار یا ریحان یا بانس کی لکڑی سے کرنا ۴۶

۴۳ مٹھی ۴۴ (۱) فتاویٰ مالگیری، ص ۷۵ اورانی کتب خانہ پشاور (۲) تعلیق لکھلی لا

فی مدیۃ المصلی، علامہ مولانا دوسی احمد سورتی، صفحہ ۴۸، مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ لاہور میں اکثر مستحبات ہیں

(۲) بہار شریعت تخریج شدہ، علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی، صفحہ ۱۶، ج ۱، مکتبہ المدینہ کراچی

۴۶ (۱) بہار شریعت تخریج شدہ، علامہ مولانا محمد امجد علی اعظمی، صدر الشریعہ، (باقی اگلے صفحہ پر

س۔ مسواک وضو کی سنت ہے یا نماز کی؟

ج۔ ہم حنفیوں کے نزدیک سنت وضو کی ہے۔ اور شافعیوں کے نزدیک سنت نماز کی ہے۔ ثمرہ ۴۷ اس اختلاف کا یہ ہے کہ اگر مسواک کر کے ایک وضو سے چند نمازیں پڑھیں تو ہم حنفیوں کے نزدیک ہر نماز کا ثواب ستر نماز ۴۸ بے مسواک کے برابر ہوگا۔ برخلاف شافعیوں کے۔ ان کے نزدیک علاوہ اس نماز کے جس میں مسواک کی ہر نماز میں اس قدر ثواب نہ ہوگا۔ جب تک ہر نماز کی لئے جدا جدا مسواک نہ کرے۔ ۴۹

س۔ اگر کسی کے ہاتھ میں یا پاؤں میں شگاف ہے تو وہ کیا کرے؟

ج۔ اگر پانی بہانے سے عاجز نہیں ہے تو پانی بہالے اور اگر پانی سے بھی تکلیف ہو تو اس موضع پر مسح کرے اور اگر مسح بھی نہ کر سکے تو آس پاس کی جگہ دھوے اس جگہ کو چھوڑ دے۔ ۵۰

س۔ وضو کی توڑنے والی کیا چیزیں ہیں؟

بقیہ صفحہ گزشتہ (صفحہ ۱۶، جزء ۱، مکتبہ المدینہ کراچی (۲) رد المحتار، جلد اول، ص ۲۳۲، ۲۳۵ مکتبہ امدادیہ ملتان،

۴۷ حاصل، فائدہ (۱) بہار شریعت تخریج شدہ، علامہ مولانا محمد امجد علی اعظمی، صدر الشریعہ، صفحہ ۱۶، جزء ۱، مکتبہ المدینہ کراچی

۴۸ جیسے کہ نبی پاک کی حدیث مبارک ہے کہ ”صَلَاةٌ بِسِوَاكِ أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِينَ صَلَاةً بِغَيْرِ سِوَاكِ“ یعنی ایک نماز مسواک کے ساتھ بے مسواک ستر نمازوں سے افضل ہے، رد المحتار، جلد اول، ص ۲۳۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۴۹ رد المحتار، جلد اول حاشیہ، ص ۲۳۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۵۰ در مختار، جلد اول، ص ۲۱۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

ج۔ پاخانہ و پیشاب کی جگہ سے کوئی چیز نکلنا۔
جسم کے اندر کسی جگہ سے خون یا پیپ ۵۱ کا نکل کر مخرج سے پاک ۵۲ جگہ پر پہنچنا۔

سہارے سے سونا بشرطیکہ سرین زمین پر نہ جمے ہوں۔

منہ بھر ۵۳ کے قے آنا۔

نماز کے اندر بالغ کا قہقہہ مارنا ۵۴ اگر چہ سہواً ہی ہو۔

بے ہوشی اگر چہ نشہ سے ہی ہو۔

مباشرت فاحشہ یعنی دونوں شرمگاہوں کا بلا حائل بھڑ جانا ۵۵ اگر چہ دو عورتوں کے درمیان ہی ہو۔ ۵۶

۵۱ ریم سفید مادہ یعنی ریشہ جو پھوڑوں اور زخموں میں پڑ جاتا ہے۔

۵۲ پاک جگہ سے مراد وہ جگہ ہے جس کے پاک کرنے کا حکم وضو یا غسل میں ہو (تویر الابصار، جلد اول، ص ۲۶۱، مکتبہ امدادیہ ملتان)۔

۵۳ بلغم کی قے اگر چہ منہ بھر ہونا قرض وضو نہیں (۱) تویر الابصار و در مختار، جلد اول، ص ۲۶۷

مکتبہ امدادیہ ملتان (۲) فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۱، نورانی کتب خانہ پشاور

۵۴ بہ حالت خواب یا جنازہ کی نماز میں قہقہہ سے ہنسا منہ نماز نہیں۔

(۱) فتاویٰ عالمگیری، جلد اول ص ۱۲، نورانی کتب خانہ پشاور

۵۵ لیکن مرد کے وضو ٹوٹنے کیلئے انتشار شرط ہے (تویر الابصار و در مختار، جلد اول، ص ۲۷۷

مکتبہ امدادیہ ملتان)

۵۶ (۱) بہار شریعت مع خراج شہدہ، علامہ مولانا محمد امجد علی اعظمی، صدر الشریعہ، صفحہ ۳۱۵، ۳۱۶

جزء ۱، مکتبہ المدینہ کراچی (۲) تویر الابصار و در مختار، جلد اول، ص ۲۷۸، ۲۷۹، مکتبہ امدادیہ ملتان

س۔ رتخ اور پٹھری اور کیڑے پیشاب کی جگہ سے نکلیں تو یہ بھی ناقض وضو ہیں یا نہیں؟
ج۔ اگر یہ چیزیں زخم کے اندر سے نکلیں تو ناقض وضو نہیں پیشاب کی جگہ سے پٹھری اور
کیڑے کا نکلنا وضو کو توڑ دے گا نہ رتخ کا نکلنا کیونکہ پیشاب گاہ کی رتخ درحقیقت عضو
کا اختلاج ہے اور یہ ناقض وضو نہیں مگر پاخانہ کی جگہ سے برآمد ہونا ان سب چیزوں
کا ناقض وضو ہے۔ ۵۸۔

س۔ اگر کسی عورت کی پیشاب اور پاخانہ کی جگہ پھٹ کر ایک ہو جائے اور اس کو رتخ
آوے یہ نہیں معلوم ہو کہ یہ ہوا پاخانہ کی جگہ سے نکلی یا پیشاب کی جگہ سے تو اس کا وضو رہا
یا نہیں؟

ج۔ اگر اس عورت کی رتخ میں بو ہے تو اس عورت کا وضو ٹوٹ گیا کیونکہ بدبو اس رتخ
میں ہوتی ہے جو پاخانہ کی جگہ سے نکلتی ہے اور وہ ناقض وضو ہے اور اگر بدبو نہیں تو یہ رتخ
پیشاب کی جگہ سے نکلی اور یہ اختلاج ہے اور اختلاج وضو کو نہیں توڑتا مگر احتیاط اس میں
ہے کہ وضو کر لے۔ ۵۹۔

س۔ جو تک اور چھرا اور چھڑی ۶۰ کے خون چوسنے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

۵۷۔ پھڑکنا۔ دھڑکنا۔ بے چین ہونا۔ بے قرار ہونا (فیروز اللغات اردو، ص ۵۷ فیروز سنز لاہور)

۵۸۔ (۱) تنویر الابصار و در مختار، جلد اول، ص ۲۶۳، مکتبہ امدادیہ ملتان (۲) بہار شریعت تخریج

شدہ، علامہ مولانا محمد امجد علی اعظمی، صدر الشریعہ، صفحہ ۲۶، جزء ۱، مکتبہ المدینہ کراچی

۵۹۔ بہار شریعت تخریج شدہ، علامہ مولانا محمد امجد علی اعظمی، صدر الشریعہ، صفحہ ۲۶، جزء ۱، مکتبہ

المدینہ کراچی (۲) فتاویٰ عالمگیری جلد ۱، ص ۱۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۶۰۔ خون پینے والا کیڑا۔ جوا کثر نکلتے بکری گائے بھینس کے جسم سے چمٹا رہتا ہے (فیروز

ج۔ جو تک کے خون چوسنے سے تو وضو جاتا رہے گا پھر اور کھٹل وغیرہ کے چوسنے سے نہیں جاتا چھڑی اگر بڑی ہو تو جو تک کے حکم میں ہے اور چھوٹی ہے تو پھر کے حکم میں آئے۔
س۔ آنکھ دکتے وقت جو پانی آنکھ سے بہتا ہے اس سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں
ج۔ جو پانی آنکھ یا ناک یا کان وغیرہ سے درد کے ساتھ برآمد ہو وہ سب ناقض وضو ہے۔ ۶۲

س۔ آنسو اور پسینہ سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ ج۔ ان سے وضو نہیں ٹوٹتا ۶۳
س۔ تھوک میں اگر خون مل جائے تو وضو ہایا نہیں؟

ج۔ جب تک خون غالب ہے یعنی اگر تھوکنے سے سرخی نمودار ہو تب تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر زردی سے ہے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ ۶۴

س۔ بوا سیر والے یا غیر بوا سیر والے کے مقعد یعنی کالجنگ نگی تو اس کا وضو ہایا نہیں؟
ج۔ اگر کالجنگ ۶۵ خود بخود نکل کر اندر چلی گئی تو وضو نہیں ٹوٹتا جب تک نجاست ظاہر نہ ہو اور ہاتھ یا کپڑے سے اندر کریں تو وضو ٹوٹ گیا ۶۶

۶۱ بہار شریعت تخریج شدہ، علامہ مولانا محمد امجد علی اعظمی، صدر الشریعہ، صفحہ ۲۸، ج ۱، مکتبہ المدینہ کراچی، فتاویٰ عالمگیری، ملا نظام الدین و علماے کثیر، باب اول فی الوضوء، فصل خامس، جلد اول، ص ۱۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۶۲ درمختار، جلد اول، ص ۲۶۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۶۳ درمختار، جلد اول، ص ۲۶۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۶۴ مقعد (پیشہ) کے گوشت کا فحاشیت و نسیف کے باعث نکل آنا (فیروز اللغات، ص ۹۸۳ لاہور

۶۵ (۱) فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۰، نورانی کتب خانہ پشاور (۲) درمختار، ص ۲۸۲، جلد

اول، ملتان۔ ۶۶ رد المحتار، جلد اول، ص ۲۶۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ اگر زخم پر پٹی باندھی اور خون وغیرہ کی تراوٹ پٹی پر ظاہر ہوگئی تو اب وضو رہا یا نہیں؟

ج۔ وضو بعد ظاہر ہونے خون وغیرہ کے ٹوٹ جائے گا۔ کیونکہ یہ تراوٹ بہ جائے بہنے

کے ہے اگر یہ پٹی نہ ہوتی تو خون بہہ جاتا۔ ۶۷

س۔ ایک شخص بیٹھا سو رہا ہے اس طرح کہ جھک جھک کر زمین کے قریب ہو جاتا ہے

اس کے وضو کیلئے کیا حکم ہے؟

ج۔ جب تک گرے نہیں وضو ہے اگر گرتے ہی جاگ پڑا تب بھی وضو ہے گا۔ وزن

نہیں۔ اسی طرح اگر سوتا ہوا قریب کی باتیں سنتا ہے تو بھی وضو نہیں جاوے گا۔ ۶۸

س۔ اپنی یا غیر کی شرمگاہ دیکھنے سے بھی وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں؟

ج۔ ہرگز نہیں اگر اپنی یا غیر کی شرمگاہ کو چھو بھی لیا جائے تب بھی وضو نہیں جاتا۔ ۶۹

س۔ عورت کے مساس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

ج۔ نہیں جاتا جب تک کہ مذی وغیرہ نہ نکلے لیکن مستحب ہے کہ وضو کر لے۔ ۷۰

س۔ مکروہات وضو کیا کیا ہیں؟

ج۔ مکروہات وضو یہ ہیں۔ ۱۔ چہرہ پر زور سے پانی مارنا، ۱۔

۲۔ پانی کا حاجت سے کم و بیش کرنا یعنی نہ تو مثل تیل کی طرح چڑے نہ حد

۶۷ در مختار، جلد اول ص ۲۷۲، جلد اول، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۶۸ فتاویٰ عالمگیری، ص ۱۳، جلد اول، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۶۹ فتاویٰ عالمگیری، ص ۱۳، جلد اول، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۷۰ تنویر الابصار و در مختار، جلد اول، ص ۲۵۷ تا ۲۶۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۔ (۱) نور الایضاح، ص ۲۵، مکتبہ ضیائیہ راولپنڈی (۲) معیہ المصلی، ص ۳۱، ۳۲، مع تعلیق
الحجلی لمافی تعلیق الحجلی، مکتبہ قادریہ، جامعہ نظامیہ لاہور،

اسراف کو پہنچے۔ ۲

۳۔ وضو کے اندر بلا ضرورت واشد دنیا کی باتیں کرنا، ۳

۴۔ تین بار مسح کرنا نئے پانی سے ۴

۵۔ ناپاک مکان میں وضو کرنا۔

۶۔ عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا۔

۷۔ مسجد کے اندر وضو کرنا۔

۸۔ اسی پانی میں تھوکرنا اور ناک سکنا جس سے وضو کر رہا ہے اگرچہ پانی

جاری ہو۔ ۵

۹۔ وضو میں پیر دھونے کے وقت پاؤں کو قبلہ کے رخ سے نہ پھیرنا، ۵

۱۰۔ بائیں ہاتھ سے منہ میں کلی کیلئے پانی لینا اسی طرح ناک میں بھی، ۵

۱۱۔ داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا بغیر عذر کے۔ ۶

۱۲۔ کسی برتن کو اپنے وضو کیلئے ہی خاص کر لینا۔ ۶

۲ (۱) نور الایضاح، ص ۲۵، مکتبہ ضیائیہ راولپنڈی (۲) مدیۃ المصلیٰ، ص ۳۱، ۳۲، مع توفیق

الحکمی لسانی تعلیق الحکمی، مکتبہ قادریہ، جامعہ نظامیہ لاہور،

۳ (۱) فتاویٰ عالمگیری، جلد ۹، ص ۹، نورانی کتب خانہ پشاور (۲) نور الایضاح، ص ۲۵،

مکتبہ ضیائیہ راولپنڈی

۴ (۱) نور الایضاح، ص ۲۵، مکتبہ ضیائیہ راولپنڈی (۲) مدیۃ المصلیٰ، ص ۳۱، ۳۲، مع توفیق

الحکمی لسانی تعلیق الحکمی، مکتبہ قادریہ، جامعہ نظامیہ لاہور،

۵ صاحب بہار شریعت نے ۲۱ مکروہات ذکر کئے ہیں اور یہ قاصد بیان فرمایا کہ ہر صحت کا

ترک مکروہ ہے اور ہر مکروہ کا ترک صحت ہے۔ ۶ نور الایضاح، ص ۲۵، مکتبہ ضیائیہ راولپنڈی۔

- س۔ اگر ایک شخص کو شک ہوا کسی عضو کے دھونے یا مسح کرنے میں وہ کیا کرے؟
- ج۔ اگر یہ شک اول مرتبہ ہے اور اثناء وضو میں ہے تو جس عضو کی نسبت شک پیدا ہوا ہے اس کو پھر دھو لے یا مسح کر لے اور اگر بعد فراغ وضو شک ہوا ہے تو خواہ اس کو یہ شک اول مرتبہ ہو یا ایسے شک کا عادی ہو کچھ التفات نہ کرے اور اپنے کو با وضو سمجھے اور اگر اس کو یقیناً معلوم ہو کہ ایک عضو نہیں دھویا ہے مگر تعین وضو میں شک ہے تو بائیں پاؤں کو دھو ڈالے اور اگر بائیں پاؤں کا دھونا یقینی ہے تو دائیں پاؤں کو دھوئے ۷
- س۔ ایک شخص کو وضو تھا مگر ٹوٹنے میں شک ہے یہ کیا کرے؟
- ج۔ یہ شخص اپنے کو با وضو سمجھے۔ ۸

۷ (۱) رد المحتار، جلد اول، ص ۲۸۳، مکتبہ امدادیہ ملتان (۲) بہار شریعت تخریج شدہ، علامہ مولانا محمد امجد علی اعظمی، صدر الشریعہ، صفحہ ۳۲، جزء ۱، مکتبہ المدینہ کراچی۔

۸ (۱) رد المحتار، جلد اول، ص ۲۸۳، مکتبہ امدادیہ ملتان (۲) بہار شریعت تخریج شدہ، علامہ مولانا محمد امجد علی اعظمی، صدر الشریعہ، صفحہ ۳۳، جزء ۱، مکتبہ المدینہ کراچی۔

باب غسل کے بیان میں

س۔ غسل کتنی طرح کا ہوتا ہے؟

ج۔ چار طرح کا ہوتا ہے۔ ایک فرض۔ دوسرا واجب۔ تیسرا سنت۔ چوتھا مستحب۔

س۔ فرض غسل کون کون سے ہیں؟

ج۔ غسل جنابت۔ غسل بعد انقطاع حیض۔ غسل بعد انقطاع نفاس۔

س۔ واجب غسل کون کون سے ہیں؟

ج۔ ایک میت کا غسل زندہ پر واجب ہے۔ دوسرا سارے بدن پر نجاست لگ جانے سے یا بعض بدن پر نجاست لگی مگر نجاست کا مقام مخفی ہے یعنی یہ معلوم نہیں کہ نجاست حقیقی کہاں لگی ہے تو اب سارے بدن کا غسل واجب ہے۔

۱۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اول ص ۱۶ نورانی کتب خانہ پشاور

۲۔ ناپاکی۔ نجاست۔ آلودگی۔ خصوصاً وہ ناپاکی جو مرد عورت کے صحبت کرنے یا احتلام سے ہو یا مرد کی شرمگاہ کا (حشفہ) اگلا حصہ عورت کی شرمگاہ میں عمل صحبت پورا کئے بغیر صرف چھپ جائے، تو اس سے بھی غسل واجب ہوتا ہے، یہ جنابت ہے (فیروز اللغات اردو ص ۳۷۳ فیروز سنز لاہور)

۳۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اول ص ۱۶ نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ تہذیب البصائر جلد اول ص ۲۹۵ تا ۳۰۳ مکتبہ امدادیہ ملتان

۴۔ یہ غسل فرض عملی کفایہ ہے فقہائے کرام نے انحطاط رتبہ کے باعث واجب کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ (رد المحتار جلد اول ص ۳۰۶ مکتبہ امدادیہ ملتان)

۵۔ درمختار میں اس مقام پر اس غسل کو واجب ہی لکھا ہے لیکن مختار یہ ہے کہ اس کے ایک حصے کو دھو ڈالنا ہی کافی ہے البتہ غسل کر لینا مستحب ہے

۶۔ ۱۔ درمختار جلد اول ص ۳۰۷ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اول ص ۱۶ نورانی

کتب خانہ پشاور

س۔ سنت غسل کتنے ہیں؟

ج۔ پانچ ہیں۔ ۱۔ جمعہ کی نماز کیلئے۔ ۲۔ عیدین کی نماز کیلئے۔ ۳۔ احرام حج۔ ۴۔ یا عمرہ کیلئے۔ ۵۔ وقوف عرفات کیلئے۔ ۶۔

س۔ مستحب غسل کتنے ہیں؟

ج۔ تیس (۲۳) ہیں۔ دیوانگی اور غشی ۸ دور ہونے کے بعد۔ چھپنے ۹ لگوانے کے بعد۔ شب براءت یعنی پندرہویں شعبان المعظم میں۔ شب عرفہ میں یعنی نویں رات ذوالحجہ کو۔ شب قدر میں۔ نزدیک ٹھہرنے مُزدَلَفَہ کی صبح کو دن قربانی کے۔ نزدیک داخل ہونے منا کے واسطے سنگساری کے۔ داخل ہونے کے وقت مکہ معظمہ میں واسطے طواف زیارت ال کے۔

۷۔ ۱۔ درمختار و تنویر الابصار جلد اول ص ۳۰۸، ۳۰۹ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اول ص ۱۶ نورانی کتب خانہ پشاور۔
۸۔ پاگل پن۔ اور بے ہوشی۔

۹۔ دشنہ۔ استرا۔ نشتر۔ گودنے کا آلہ۔ فصد۔ ٹیکا۔ گودنا وغیرہ کے بعد (فیروز اللغات اردو ص ۲۸۱ فیروز سنز لاہور)

۱۰۔ منیٰ اور عرفات کے درمیان ایک مقام جہاں حاجی لوگ عرفات سے واپسی پر ۹ اور ۱۰ ذی الحجہ کی رات کو قیام کرتے ہیں (فیروز اللغات اردو، ص ۱۲۳۸، فیروز سنز لاہور)

۱۱۔ طواف زیارت حج میں فرض ہے کہ اس کے کیے بغیر حج صحیح نہیں ہوتا، اس کا وقت قربانی کے دن طلوع فجر کے بعد ہے۔ نیز اہل عراق کے ہاں اس کا نام طواف زیارۃ ہے اور اہل حجاز کے ہاں طواف الافاضہ ہے اور طواف یوم نحر اور طواف رکن ہے۔ (نور الایضاح) (مترجم)، ص ۲۹۹، مکتبہ قادریہ لاہور۔ المختصر القدوری مع التوضیح الضروری ص ۵۳، مکتبہ امدادیہ ملتان)

سورج گرہن ۱۲ اور چاند گرہن ۱۳ کی نماز کیلئے۔ خوف کے وقت۔ دفع مصیبت مثل تاریکی دن یا سخت آندھی وغیرہ وغیرہ کیلئے۔ مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے وقت برائے تعظیم جناب رسالت مآب محمد ﷺ۔ نئے کپڑے پہننے کے وقت مردہ نہلانے کے بعد۔ مقتول پر بروقت قتل خواہ وہ کیسا ہی قتل ہو۔ سر سے مراجعت ۱۴ کے وقت۔ عورت مستحاضہ پر خون بند ہو جانے پر۔ نابالغ پر جو سن کے لحاظ سے بالغ ہو۔ بعد داخل ہونے اسلام کے جب کہ پاک ہو لیکن اگر جنبی ہو تو غسل واجب ہوگا۔ لوگوں کے مجمع میں حاضر ہونے کیلئے۔ گناہ سے توبہ کرنے والے پر، تحکم ۱۵ پر جب کہ ۱۶ اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے۔ ۱۷

۱۲ چاند کا زمین اور سورج کے درمیان آ کر سورج کی روشنی زمین تک نہ پہنچے دینا۔ کسوف۔ گرہنی آفتاب (فیروز اللغات اردو، ص ۸۱۹، فیروز سنز لاہور)

۱۳ چاند پر زمین کا سایہ پڑنے کے باعث چاند پر سورج کی روشنی نہ پڑنا۔ (فیروز اللغات اردو ص ۵۱۴ فیروز سنز لاہور)

۱۴ واپسی۔ واپس ہونا۔ لوٹنا وغیرہ

۱۵ وہ شخص جو خواب کی حالت میں ناپاک ہوا ہو، انزال ہو کر غسل واجب ہو گیا۔

۱۶ رد المحتار جلد اول ص ۳۱۱ مکتبہ اداویہ ملتان۔

۱۷ تخریج البصار در معانی جلد اول ص ۳۱۰-۳۱۱ مکتبہ اداویہ ملتان

فصل اول۔ جنابت کے بیان میں

س۔ جنابت کسے کہتے ہیں؟

ج۔ لغت میں جنابت دوری کو کہتے ہیں۔ اور شرعاً ۱۔ اس حالتِ ناپاکی کو کہتے ہیں کہ جو منی ۲ کے نکلنے یا ادخالِ حشفہ ۳ کے بعد تمام جسم سے متعلق ہوتی ہے چونکہ اس حالت میں عبادت مخصوصہ سے دوری ہو جاتی ہے اس لئے یہ حالت شریعت میں جنابت سے تعبیر کی گئی ہے۔

س۔ غسل کے واسطے منی کا نکلنا کسی شرط کے ساتھ ہے یا نہیں؟

ج۔ منی کا خارج ہونا دفع ۴ کے اور شہوت ۵ کے ساتھ شرط ہے، عام ہے اس سے کہ چھونے سے ہو یا دیکھنے سے یا ہاتھ کے عمل سے۔ سوتے میں نکلے یا جاگتے میں۔ مرد سے نکلے یا عورت سے۔ اگر بغیر ان شرائط کے منی نکلے گی تو جنابت ثابت نہ ہوگی اس پر غسل بھی فرض نہ ہوگا۔ مثلاً کسی نے بوجھ اٹھایا یا بیماری سے یا کسی اور سبب علاوہ ان اسباب مذکورۃ الصدر کے منی نکلی تو غسل فرض نہ ہوگا نہ وہ جنبی کہلائے گا۔ ۶

۱۔ قانون اسلام کے مطابق۔ از روئے شرع۔ (فیروز اللغات اردو، ص ۸۴۰، فیروز سنز لاہور)
۲۔ وہ سفید لیس دار رطوبت جو عضو تناسل سے بوقت انزال نکلتی ہے۔ نطفہ۔ (فیروز اللغات اردو، ص ۱۳۰۸، فیروز سنز لاہور) ۳۔ آلہ تناسل کی سپاری (سر) (فیروز اللغات اردو، ص ۵۷۰، فیروز سنز لاہور) ۴۔ دفع کو دینے کو کہتے ہیں۔

۵۔ خواہش، آرزو، حصول لذت کا شوق، خواہش جماع، جنسی خواہش (فیروز اللغات اردو، ص ۸۵۲، فیروز سنز لاہور)

۶۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۴، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ تنویر الابصار، درمختار، جلد اول، ص ۲۹۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ ادخال بے حشفہ بھی مخصوص ہے یا عام؟

ج۔ مخصوص ہے۔ عورت اور مرد زندہ قابل شہوت کے قبل ۸ یا ۹ برس کے ساتھ اور اگر آدمی کے سوا جانور یا زندہ کے سوا مردہ اور قابل شہوت کے سوا صغیرہ غیر مشتمات ۱۰ کے ساتھ ہوگا تو غسل فرض نہ ہوگا جب تک انزال نہ ہو تو اس وقت سبب غسل انزال ۱۱ ہوگا نہ کہ دخول ۱۲۔ یہ حکم غسل کیلئے ہے اس سے یہ نہ سمجھ لینا چاہئے کہ مرتکب ۱۳ ان امور کا مستحق سزا بھی نہ رہا ہے۔ ۱۴

س۔ اگر کوئی شخص سوتے سے جاگے اور اس نے بچھونے پر یا ران پر یا ا حلیل ۱۵ میں تری پائی تو وہ کیا کرے؟

بے داخل کرنا۔

۸ اگلا حصہ، عورت کا اندام نہانی (شرمگاہ 'فرج' ستر) (فیروز اللغات اردو، ص ۹۳۸، فیروز سنز لاہور)

۹ پیٹھ، پیچھا، پشت، کسی چیز کا پچھلا حصہ، چوڑا، گاڑ، مقعد، سُرہ، کون، (فیروز اللغات اردو، ص ۶۱۵ فیروز سنز لاہور)

۱۰ جسے دیکھ کر شہوت نہ آتی ہو۔

۱۱ منی نکلتا ۱۲ عضو تناسل کا داخل ہونا

۱۳ ارتکاب کرنے والا، کسی فعل کا کرنے والا، قصور وار، مجرم۔ (فیروز اللغات اردو، ص ۱۲۲۵، فیروز سنز لاہور)

۱۴ در مختار، رد المحتار، جلد اول، ص ۳۰۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۵ ا حلیل ذکر (آلہ تناسل) کے سوراخ کو کہتے ہیں۔

ج۔ اگر اس کو احتلام یاد ہے اور اس کو مذی اور منی کے ہونے میں یقین ہو یا شک ہو دونوں صورتوں میں اس پر غسل واجب ہوگا اور اگر یقین ہے کہ وہ ودی ہے تو غسل واجب نہیں ہوگا۔ ۱۶

س۔ یہ صورت احتلام یاد ہونے کے ساتھ بیان کی گئی ہے اور جس کو احتلام یاد نہ رہے وہ کیا کرے؟

ج۔ یہ شخص اپنے یقین پر عمل کرے پس اگر ودی اور مذی کا یقین ہے تو غسل واجب نہ ہوگا۔ اور اگر منی کا یقین ہے تو غسل واجب ہوگا۔ اور اگر شک ہو کہ وہ منی ہے یا مذی تو اب اس کو یاد کرنا چاہئے کہ سونے سے پہلے اس کا عضو مخصوص منتشر تھا یا ساکن۔ اگر منتشر تھا تو اس پر غسل واجب نہیں ورنہ واجب ہے۔ ۱۷

س۔ منی اور مذی اور ودی کی تشریح بیان کیجئے؟

ج۔ منی غلیظ اور سفید ہوتی ہے جو شہوت سے لذت کے ساتھ برآمد ہو کر عضو کو منکسر کر دیتی ہے مذی وہ ہے جو ملاعبت یا تصوّر عورت سے بہ حالت انتشار عضو مخصوص سے سفیدی مائل رقیق چپ سا برآمد ہو۔ اور ودی گاڑے پیشاب کو کہتے ہیں۔ جو بعد پیشاب نکلے۔ ۱۸

۱۶ رد المحتار جلد اول ص ۳۰۱ مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۷ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۴، ۱۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ رد المحتار، جلد اول، ص ۳۰۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۸ ۱۔ رد المحتار، جلد اول، ص ۳۰۴، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ ہدایہ، ص ۳۳، مکتبہ شرکتہ علمیہ

ملتان۔

س۔ منی اور مذی اور ودی کے حکم کو بیان کیجئے؟

ج۔ منی کے نکلنے سے غسل فرض ہوتا ہے مذی اور ودی کے نکلنے سے غسل فرض نہیں

ہوتا۔ ۱۹

س۔ مرد و عورت دونوں ہم بستر ہوئے اور دونوں میں مباشرت واقع نہیں ہوئی اور دونوں سو گئے صبح بروقت بیداری بستر پر دھبہ پایا۔ اور احتلام دونوں کو یاد نہیں اب غسل کس پر فرض ہے؟

ج۔ اس دھبہ کو دیکھنا چاہئے کہ اگر دھبہ لمبا سفید غلیظ ہے تو مرد پر غسل واجب ہے اور اگر دھبہ گول رقیق اور زرد ہے تو عورت پر۔ ۲۰

س۔ ایک مرد کو احتلام اور انزال کی لذت تو یاد ہے مگر بعد بیداری اس نے بدن پر یا بستر پر کوئی نشان نہیں پایا اس پر بھی غسل واجب ہے یا نہیں؟

ج۔ اس مرد پر غسل فرض نہیں۔ اور اسی حکم میں عورت بھی داخل ہے۔ ۲۱

س۔ کسی عورت نے جماعت ۲۲ کے بعد غسل کیا اور نماز ادا کی پھر اس کی پیشاب گاہ

۱۹۔ ۱۔ تنویر الابصار، درمختار، جلد اول، ص ۲۹۶، ۳۴۰ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ ہدایہ، ص ۳۳، مکتبہ شرکۃ علیہ ملتان۔

☆ احتیاط اس میں ہے کہ دونوں غسل کریں۔ رد المحتار، جلد اول، ص ۳۰۳، مکتبہ امدادیہ ملتان

۲۰۔ رد المحتار، جلد اول، ص ۳۰۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۱۔ ۱۔ تنویر الابصار، درمختار، جلد اول، ص ۳۰۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول

ص ۱۵، نورانی کتب خانہ پشاور

۲۲۔ جماعت: عورت سے ہم بستری، جماع، محبت، ہم خوابی (فیروز اللغات اردو ص ۱۲۰۵،

فیروز سنز لاہور)

منی اس کے شوہر کی برآمد ہوئی تو یہ عورت اعادہ غسل کا کرے یا نماز کا؟

ج۔ اس پر نہ اعادہ غسل کا ہے نہ نماز کا۔ ۲۳

س۔ ایک شخص کو احتلام ہوا اور جاگنے کے وقت کوئی علامت نہ پائی پھر وضو کیا اور نماز پڑھی اس کے بعد منی نکل آئی اس پر غسل واجب ہے یا نہیں اور اس نماز کا اعادہ بھی ہے یا نہیں؟

ج۔ اس پر غسل واجب ہے اور نماز کا اعادہ نہیں۔ ۲۴

س۔ اگر کسی کے پیشاب کرتے ہوئے منی نکلی ہو تو اس پر غسل فرض ہوا یا نہیں؟

ج۔ اگر اس وقت میں تنیدی ۲۵ تھی تو غسل فرض ہوا، ورنہ نہیں۔ ۲۶

۲۳ رد المحتار، جلد اول، ص ۲۹۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۴ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۵ تیزی، شہوت، انتشار آلہ تناسل

۲۶ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۴، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ در مختار، جلد اول، ص

۲۹۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

فصل دوم۔ حیض کے بیان میں

س۔ فرض غسل کی اقسام میں ایک قسم فرض غسل کی بعد انقطاع حیض بیان کی گئی ہے۔ اب یہ بتلائیے کہ حیض کس کو کہتے ہیں؟

ج۔ جو خون کہ عورتوں کو بلا ولادت رحم^۲ کے اندر سے آتا ہے اس کو حیض کہتے ہیں اس کی رنگت سرخ، سیاہ، زرد، سبز، مکدر^۳، خاکستری ہوتی ہے۔
س۔ حیض کی کوئی مدت معین ہے؟

ج۔ ہاں معین ہے تین دن رات سے کم اور دس رات دن سے زیادہ خون حیض نہیں ہوتا ہے اگر اس مدت سے کم یا زیادہ ہو تو حیض کا خون نہیں ہے اس کو استحاضہ کہیں گے اور یہ زمانہ تین رات دن کا یا دس رات دن کا ساعتِ فلکی سے شمار ہو گا نہ ساعتِ زمانی و لغوی سے۔^۵

س۔ ساعتِ فلکی کس کو کہتے ہیں؟

ج۔ ساعتِ فلکی پندرہ درجہ کی ہوتی ہے اس کا اندازہ نجومی گھڑیوں سے کیا گیا ہے ایک رات دن کی چوبیس گھڑیاں یعنی گھنٹے ہوئے اس حساب سے تین رات دن کے جو کمتر مدت حیض کی مقرر کی گئی ہے ۷۲ گھنٹے ہوئے۔ تو اب شروع سے ختم کمتر مدت حیض کا

۱۔ حیض کا خون ختم ہو جانا۔ ۲۔ گدلا، میلا۔

۳۔ بچہ دانی۔ گر بھ۔ جمع ارحام۔ (فیروز اللغات اردو ص ۷۰۶ فیروز سنز لاہور)

۴۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۳۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۵۔ ۱۔ تہذیب الابصار، درمختار، رد المحتار، جلد اول، ص ۴۷۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری

جلد اول، ص ۳۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۳۔ حدایہ اولین، ص ۶۲، ۶۳، مکتبہ شریک علیہ ملتان۔

وقت ۷۲ گھنٹے ہوا اس وقت میں اگر پاؤ گھنٹے کی کمی بھی ہوگی تو وہ حیض نہ ہوگا۔ مثلاً ایک عورت کو اول بار خون آیا جب کہ صبح کے چھ بجے تھے اور چوتھے دن پونے چھ بجے خون منقطع ہوا اور پھر اس کے بعد اکثر مدت کی میعاد تک جو دس رات دن کی رکھی گئی ہے جس کے ۲۴۰ گھنٹے ہوتے ہیں کسی دن خون نہیں دیکھا تو اب بوجہ اس پاؤ گھنٹے کی کمی کے یہ خون حیض کا شمار نہ ہوگا کیونکہ میعاد مقررہ سے پاؤ گھنٹے کی کمی واقع ہوئی۔ اگر چھ بجے منقطع ہوتا یا چھ بجے سے تجاوز کرتا اس وقت حیض ہوتا اب استحاضہ ہے۔ اسی طرح اکثر مدت میں اگر پاؤ گھنٹہ کی زیادتی خون ہو جاوے گی تو حیض شمار نہ ہوگا مثلاً ایک عورت کو صبح کے چھ بجے حیض شروع ہوا اور گیارہویں دن سوا چھ بجے ختم ہوا تو اس پاؤ گھنٹہ کی زیادتی حیض نہیں ہے چھ بجے تک حیض ہے اور پاؤ گھنٹہ استحاضہ کا ہے یہ مثال تو مبتداء ☆ کی ہوئی۔ عادت والی اپنی عادت پر جتنے دن زیادہ خون دیکھے وہ سب استحاضہ ہے۔ ۱۔

س۔ استحاضہ کس کو کہتے ہیں؟

ج۔ استحاضہ بے بیماری کا نام ہے اس میں خون رحم سے نہیں آتا بلکہ کوئی رگ جو متعلق فرج داخلی کے ہوتی ہے پھٹ جاتی ہے۔

اور اس میں جماع ۸ و نماز وغیرہ سب درست ہے مگر مستحاضہ ہر نماز کے لئے تجدید وضو

☆ مبتداء: وہ عورت جس کو پہلی بار حیض آیا ہو۔

۱۔ در مختار، رد المحتار، جلد اول، ص ۶۷۷، ۷۷۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

بے حیض کثرت سے آتا۔ وہ خون جو بیماری کے سبب حیض کے ایام کے سوا دوسرے دنوں میں

بھی آتا ہے۔ (فیروز اللغات اردو ص ۹۰ فیروز سنز لاہور)

کرے معذور کی مانند۔

س۔ عورت کے پاس رہنے کی بھی شریعت میں کوئی میعاد مقرر ہے؟

ج۔ ہاں کم از کم پندرہ دن میعاد طہر کے معین ہیں اور ایک ماہ میں دو حیض بھی ممکن ہیں اور زیادہ حد طہر کی کوئی نہیں تمام عمر کو بھی گھیر سکتا ہے۔ ۱۰

س۔ اگر صغیرہ پہلے نو برس سے اور حاملہ پہلے جننے سے اور بڑھیا یا بچپن یا ساٹھ برس والی بڑھاپے میں خون دیکھے تو حیض کا حکم ہے یا نہیں؟

ج۔ یہ خون حیض کا نہیں ہے استحاضہ کا ہے خون حیض اور خون استحاضہ کی شناخت یہ ہے کہ خون حیض میں بدبو ہوتی ہے اور استحاضہ کے خون میں بدبو نہیں ہوتی۔ ۱۱

س۔ اگر عورت نے پاکی کی حالت میں نماز یا روزہ شروع کیا اور پھر نماز روزہ کے اندر حائضہ ہو گئی تو کیا کرے؟

ج۔ اگر روزہ یا نماز نفل ہے تو قضا دونوں کی لازم آئے گی اور اگر فرض ہے تو صرف فرض روزہ کی قضا ہے نماز کی نہیں۔ ۱۲

۵۔ مرد کا عورت سے محبت کرنا۔ ہم بستر ہونا۔ مباشرت۔ مجامعت۔ (فیروز اللغات اردو، ص

۹۰ فیروز سنز لاہور) ۹۔ مقررہ وقت معینہ مذت۔

۱۰۔ در مختار، جلد اول، ۴۷۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ حدایہ اولین، ص ۶۶، مکتبہ شریکۃ علیہ ملتان۔

۱۱۔ تنویر الابصار، در مختار، جلد اول، ص ۴۷۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول،

ص ۳۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۲۔ در مختار، جلد اول، ص ۳۸۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۳۸، نورانی

کتب خانہ پشاور۔

س۔ اس کی کیا وجہ ہے کہ نماز اور روزہ نفل کی اور فرض روزہ کی تو قضا ہے اور فرض نماز کی نہیں؟

ج۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر نفل پہلے شروع کرنے سے نفل ہے اور بعد شروع کرنے کے وہ نفل واجب ہو گیا اب اس نفل کا ادا کرنا بعد انقطاع حیض واجب ہو گیا کیونکہ خود اس نے اپنے ذمہ واجب کر لیا ہے اور واجب خدا ہے اس لئے اپنا واجب تو خدا نے معاف کر دیا اور جو خود خریدا ہے وہ معاف نہیں کیا گیا۔ ۱۳

س۔ اچھا فرض روزوں کی قضا کیوں ہے۔ اس کا جواب نہیں ملا؟

ج۔ اس کی وجہ ایک تو یہ ہے کہ روزے فرض سال تمام میں ایک ماہ کے ہوتے ہیں اور اکثر حیض کے دس دن ہیں پس دس دن کے روزوں کی قضا تمام سال میں کوئی حرج نہیں رکھتی برخلاف نماز کے کہ اگر نماز معاف نہ ہوتی تو ہر مہینہ میں قضا نماز پچاس اور ہر سال میں چھ سو ہوتیں ☆۔ اور اس میں تکلیف اور حرج بہت تھا۔ اس لئے شارع نے نماز کو معاف فرمایا: لَا يَكْلِفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وَسْعَهَا فرمانِ عالی شان ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب حضرت حوا علیہا السلام کو بتلائے حیض دیکھا تو رب العزت سے حکم نماز دریافت فرمایا۔ بارگاہ اقدس سے حکم معافی صادر ہوا۔ حضرت صفی علیہ السلام نے روزے کا حکم اپنے قیاس سے نماز پر دیدیا شان نیازی نے اس دخل کو پسند نہ فرمایا اس لئے روزے کی قضا ہوئی۔ ۱۴

۱۳ در مختار، رد المحتار، جلد اول، ص ۴۸۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

☆ اور اگر وتر کی بھی شمار کی جائے کہ وہ بھی واجب ہے تو مہینہ کی ۱۶۰، اور سال کی ۷۲۰ ہوتی

ہیں یعنی اکثریت کی۔ ۱۴ در مختار، رد المحتار، جلد اول، ص ۴۸۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ ایک عورت کو اول مرتبہ دو دن خون آ کر بند ہو گیا۔ اور پھر چھٹے دن کونہ آیا تین دن بیچ میں پاک رہی اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج۔ یہ عورت چھ دن تک حیض میں ہی شمار ہے اس تین دن کی درمیانی پاکی کا کوئی اعتبار نہیں۔ جو پاکی کہ درمیان دو خونوں کے دس دن کے اندر ہوتی ہے ایسا طہر متخلل بین الدمین ۱۵ سب حیض میں ہی داخل ہے خواہ یہ طہر عادت والی کو ہو یا غیر عادت والی کو۔ ۱۶

س۔ ایک عورت عادت والی ہے اس کو عادت کے خلاف خون آیا مثلاً پانچ دن کی عادت تھی ایک دفعہ چھ دن آ گیا یا سات دن کی عادت تھی ایک دفعہ آٹھ یا نو دس روز تک آیا تو اس عورت کے لئے کیا حکم ہے؟

ج۔ اس عورت کی عادت بدلی ہے دس دن کے اندر جتنے دن خون آیا وہ ایام حیض ہی میں داخل ہیں۔ ۱۷

س۔ اگر عادت والی عورت کو گیارہ دن خون آوے تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج۔ جتنے دن عادت سے زیادہ ہیں وہ استحاضہ میں شمار ہیں مثلاً ایک عورت کی عادت چار دن کے حیض کی تھی اور ایک دفعہ اس کو گیارہ دن تک خون آیا گویا سات دن عادت سے زیادہ ہوئے ہیں تو یہ عورت اسی عادت کے موافق چار دن تک تو حیض میں شمار ہوگی

۱۵ دو خونوں (حیضوں) کے درمیان حائل ہو جانے والا طہر (پاکی کے دن)۔

۱۶ تنویر الابصار، درمختار، جلد اول، ص ۴۸۲ تا ۴۸۴، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۷ ۱۔ رد المحتار، جلد اول، ص ۴۷۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اول ص ۳۹

نورانی کتب خانہ پشاور۔

اور سات دن کا خون استحاضہ شمار ہوگا غرض اکثر مدت یعنی دس دن سے جہاں خون متجاوز ہوا تو اب عادت کے ایام منہا کر کے زائد ایام پر استحاضہ کا حکم ہو جائے گا۔ ان ایام میں استحاضہ کے روزے اور نماز سب ادا کرے۔ ۱۸۔

س۔ یہ حکم عادت والی کیلئے معلوم ہوا غیر عادت والی مبتداء اگر پہلی مرتبہ گیارہ دن تک خون پائے تو وہ کیا کرے؟

ج۔ غیر عادت والی دس دن حائضہ ہے اور دس دن سے ایک دن یا دو دن جس قدر ایام زیادہ ہوں وہ سب استحاضہ ہیں۔ ۱۹۔

س۔ مستحاضہ کہ جس کو عرصہ سے برابر خون جاری ہے اگر وہ اپنے حیض کے دنوں کی تعداد کو بھول جائے تو کیا کرے؟

ج۔ اٹکل دوڑائے ۲۰ اور خوب سوچے ظن غالب پر عمل کرے یعنی جن دنوں کو طہر خیال کرے ان میں نماز وغیرہ ادا کرے اور جن دنوں کو حیض سمجھے ان میں نماز ترک کر دے۔ ۲۱۔

س۔ ایک مستحاضہ کو حیض کے دن کی تعداد تو یاد ہے مگر عشراتِ ثلاثہ کا دورہ یاد نہیں کہ کون

۱۸۔ ۱۔ رد المحتار، جلد اول، ص ۴۷۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اول ص ۳۹ نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۹۔ ۱۔ تہذیب الابصار، درمختار، رد المحتار، جلد اول، ص ۴۷۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۳۷، ۳۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۰۔ اندازہ کرے۔ قیاس کرے۔

۲۱۔ رد المحتار، جلد اول، ص ۴۷۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

سے عشرہ میں حائضہ ہوتی تھی پہلے عشرہ میں یا دوسرے میں یا تیسرے میں یہ عورت کیا کرے؟

س۔ یہ بھی وہی کرے جو دنوں کی تعداد بھولنے والی کرے یعنی جس عشرہ میں حیض کا ظن غالب ہو اس میں اپنے کو حائضہ تصور کرے اور جس عشرہ میں اپنے کو طہر میں سمجھے اس میں وہ طاہر ہے۔ ۲۲

س۔ ایک عورت کو کسی بھی طرف ظن غالب نہیں۔ دونوں جانب اس کی برابر ہیں وہ کیا کرے؟

ج۔ اس عورت کو اب یہ سوچنا چاہیے کہ طہر اور حیض میں تردد ☆ ہے یا طہر اور حیض اور انقطاع حیض میں اگر حیض اور طہر میں تردد ہے تب تو ہر نماز کیلئے وضو کر کے صرف فرض واجب سنت مؤکدہ ادا کرے اور قرآن بقدر مفروض پڑھے مسجد میں نہ جاوے اور قرآن شریف کو مس نہ کرے اور اگر طہر حیض اور انقطاع حیض میں تردد ہے تو ہر نماز کے واسطے غسل کرے اور اس میں بھی نماز غیر مؤکدہ نہ پڑھے اور شوہر کو جماع سے

۲۲ رد المحتار، جلد اول، ص ۴۷۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

☆ الفرق تردد بین الحمض والطهر و تردد بین الحمض والطهر والانقطاع اس صورت میں ظاہر ہوگا کہ ایک عورت کو ایک مہینہ میں ایک مرتبہ حیض ہوتا تھا اور اتنا یاد ہے کہ انقطاع نصف اخیر میں ہوتا تھا اور کوئی خاص عشرہ یاد نہیں تو نصف اول میں طہر اور حیض میں تردد ہوگا اور حرمت اور حلت جب عبادات میں ٹکرائیں تو حلت کو ترجیح دی جائے گی پس وضو کر کے نماز پڑھے۔ اور چونکہ نصف اخیر میں حیض اور طہر کے ساتھ انقطاع حیض کا بھی احتمال ہے بتا دیں غسل کر کے نماز پڑھے کیونکہ انقطاع حیض موجب غسل ہے۔

رد المحتار، جلد اول، ص ۴۸۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

رو کے اور مسجد میں بھی نہ جاوے۔ ۲۳

س۔ یہ عورت رمضان شریف کے روزے کس طرح رکھے؟

ج۔ اس عورت کو یہ بھی یاد ہے کہ ابتدائے حیض رات میں ہوا تھا یا دن میں اگر رات میں شروع ہونا یاد ہے تو یہ عورت تمام رمضان کے روزے رکھ کر بیس دن کے روزوں کی قضا کرے اور اگر دن میں حیض آنا یاد ہے تو بعد رکھنے سارے روزے رمضان شریف کے بائیس روزے اور قضا کرے اور اگر یہ بھی یاد نہیں کہ رات میں حیض شروع ہوا تھا یا دن میں تو یہ اکثر مشائخ کے نزدیک بیس دن کے روزوں کی قضا کرے بشرطیکہ ہر مہینہ میں ایک مرتبہ حیض آتا ہو۔ ۲۴

س۔ ایسی عورت طواف کعبہ بھی کرے یا نہیں؟

ج۔ کرے گی مگر طواف الزیارت کہ جو فرض ہے اس کا تو بعد دس دن کے پھر اعادہ کرے طواف الصدر کو جو رخصت ہونے کے وقت ہوتا ہے اس کا اعادہ نہیں اس لئے کہ یہ طواف حائضہ سے ساقط ہے۔ ۲۵

س۔ حائضہ عورت سے مساس وغیرہ بھی درست ہے یا نہیں؟

ج۔ ناف اور گھٹنے کے درمیان کی جگہ کے علاوہ سب بدن سے مساس اور فائدہ لینا

۲۳ ۱۔ رد المحتار، جلد اول، ص ۴۸۰، ۴۸۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول،

ص ۴۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۴ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۴۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ در مختار، رد المحتار، جلد اول،

ص ۴۸۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۵ در مختار، رد المحتار، جلد اول، ص ۴۸۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

درست ہے۔ ۲۶

س۔ حائضہ عورت سے کھانا پکوانا اور اس کی مستعمل چیزیں استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ سب جائز ہے بلکہ حائضہ کو اپنے بچھونے سے علیحدہ رکھنا لائق نہیں کہ یہ فعل ہنود اور یہود کے ساتھ مشابہ ہے۔ ۲۷

س۔ اگر کوئی شخص حائضہ سے جماع یعنی صحبت کر لے تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

ج۔ توبہ و استغفار کرے اور امیر ہے تو صدقہ بھی دے صورت صدقہ کی یہ ہے کہ جماع اگر ایسی حالت میں کیا ہے جب خون سرخ آ رہا ہے تب تو ساڑھے چار ماشہ سونا دے اور اگر خون کی زردی کی حالت میں جماع کیا ہے تو سوا دو ماشہ سونا دے۔ ۲۸

س۔ کیا عورت کے لئے بھی یہی حکم ہے؟

ج۔ عورت کیلئے یہ حکم نہیں ہے۔ ۲۹

س۔ یہ بھی بتلا دیجئے کہ انقطاع حیض کے بعد صحبت کرنا غسل سے پہلے بھی حلال ہے یا نہیں؟

۲۶ ۱۔ درمختار جلد اول ص ۴۸۶ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ شرح وقایہ، جلد اول، ص ۱۳۰ مکتبہ

امدادیہ ملتان۔ ۳۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۳۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۷ رد المحتار، جلد اول، ص ۴۸۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۸ ۱۔ رد المحتار، جلد اول، ص ۴۹۴، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص

۳۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۹ درمختار، جلد اول، ص ۴۹۴، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

ج۔ جو عورت کہ بعد اکثر مدت حیض یعنی دس دن کے بعد پاک ہوئی اس سے قبل ز غسل بھی وطی یعنی صحبت کرنا حلال ہے پہلی مرتبہ والی ہو یا دس دن کی عادت والی اگر مستحب یہ ہے کہ ایسی عورت سے بھی جب تک غسل نہ کرے صحبت نہ کرے اور جو عورت ایسی ہو کہ جس کا خون دس دن سے کم بند ہو جائے وہ جب تک غسل نہ کر لے یا اس پر آخر وقت نماز کا اس قدر نہ گزرے کہ جو غسل اور تحریمہ کو کافی ہے اس وقت تک اس سے وطی جائز نہیں ☆ اور یہی حکم نفاس ☆ کا ہے۔ ۳۰

س۔ وہ کون سی عورت کہ جس پر بعد انقطاع حیض تاخیر غسل نماز کی آخری وقت مستحب تک واجب ہے؟

ج۔ یہ عورت وہ ہے کہ جس کا خون عادت سے کم میں منقطع ہوا ہو مثلاً اس عورت کی عادت چار دن کے حیض کی تھی اور اب کی دفعہ خون حیض تیسرے دن منقطع ہوا تو اب اس عورت پر غسل میں تاخیر واجب ہے۔

① لیکن یہ اس وقت ہے جبکہ عادت کے موافق خون بند ہو گیا ہو اور اگر عادت کے دنوں سے کم میں بند ہو تو غسل کر کے عورت نماز پڑھے لیکن اس سے جماع جائز نہیں ہوگا تا وقتیکہ عادت کے دن پورے نہ ہو لیس (در مختار، رد المحتار، جلد اول، ص ۴۹۰، مکتبہ امدادیہ ملتان)

② نفاس کا حکم مثل حیض کے ہے ہر چیز میں سوائے سات چیزوں کے اور وہ سات چیزیں یہ ہیں: بلوغ۔ استبراء۔ عدت۔ طلاق۔ سنت اور بدعت میں فرق۔ کفارہ کے روزوں کے اتصال کا فرق۔ کمی نفاس کی کوئی حد معین نہ ہونا زیادتی کی چالیس دن حد معین ہونا۔ رد المحتار، جلد اول، ص ۴۹۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۰ ۱۔ تنویر الابصار، در مختار، رد المحتار، جلد اول، ص ۴۸۹ تا ۴۹۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۳۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

جب کہ نماز کا وقت مکروہ نہ ہو جائے۔ ۳۱

س۔ حیض اور نفاس والی کو کیا چیزیں حرام ہیں؟

ج۔ ۱۔ نماز کا پڑھنا۔ ۲۔ روزہ رکھنا۔ ۳۔ طواف کعبہ کرنا۔ ۴۔ قرآن شریف کو پڑھنا

۵۔ اور چھونا ☆۔ ۶۔ اور جماع کرنا۔ یہ سب چیزیں حرام ہیں۔ ۳۲

س۔ اگر کوئی عورت معلمہ ہو تو بہ حالت حیض و نفاس قرآن کی تعلیم کس طرح سکھائے؟

ج۔ ایک ایک کلمہ سکھائے دو کلموں کے درمیان توقف کرے قرآن کے جے کرانے

اس کو درست ہیں۔ ۳۳

س۔ ایسی عورت تسبیح اور تہلیل اور کھانے کے وقت بسم اللہ بھی پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟

ج۔ ہاں ان کے پڑھنے کا مضائقہ نہیں بلکہ مستحب یہ کہ جب نماز کا وقت ہو تو وضو

۳۱۔ ۱۔ شرح وقایہ، جلد اول، ص ۱۳۱، ۱۳۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص

۳۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

☆ چھونا اگر اس غلاف اور اس جلد سے ہے کہ جو قرآن شریف سے علیحدہ ہے تو درست ہے۔

اگر اس غلاف اور جلد کے ساتھ ہے جو قرآن شریف سے سلا ہوا ہے تو درست نہیں اور یہی حکم

جنابت والی اور بے وضو پر بھی ہے مگر بچے اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص

۳۸، ۳۹ نورانی کتب خانہ پشاور)

۳۲۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ۳۸، ۳۹ نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ تنویر الابصار، درمختار،

جلد اول، ص ۳۸۸ تا ۳۸۴ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۳۔ شرح وقایہ جلد اول ص ۱۲۸ تا ۱۳۱ مکتبہ امدادیہ

ملتان۔

۳۳۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۳۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ شرح الوقایہ، جلد اول،

ص ۱۳۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۳۔ رد المحتار، جلد اول، ص ۴۸۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

کرے اور گھر میں نماز کی جگہ آ بیٹھے اور جتنی دیر میں نماز ادا کرتی ہے اتنی دیر سُبْحَانَ
اللہ اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھتی رہے مگر سختی وغیرہ جس پر آیات قرآنی لکھی ہوں چھوٹا
جائز نہیں اور تفسیر اور فقہ اور حدیث کی کتابوں کو چھوٹا اس کے لئے مکروہ ہے۔ ۳۴
س۔ یہ بھی بتلا دیجئے کہ حیض کا شروع ہونا کب متحقق ۳۵ ہوتا ہے؟

ج۔ جب خون فرج خارج تک آ جائے قبل اس کے نماز روزہ نہیں توڑے گی۔ ۳۶
س۔ کسی عورت نے بہ حالت طہارت اپنی فرج داخل میں کپڑا یا روئی کو لگایا اور وہ خون
سے سرخ ہو گیا اور فرج خارج میں گدی ۳۷ رکھی اور وہ خون سے سرخ نہیں ہوئی بوجہ
حائل ہونے کپڑے کے اب اس عورت پر کس وقت سے حکم حیض ہے؟
ج۔ اس عورت کی مدت حیض اس وقت سے متحقق ہوگی۔ جب فرج داخل سے کپڑے
کو اٹھائے گی یا خود وہ کپڑا خون کے زور سے اپنے مقام سے علیحدہ ہو جائے اور یہ حکم
استحاضہ اور نفاس اور پیشاب کا ہے اور مرد کیلئے بھی یہی حکم ہے جب کہ وہ اپنے سوراخ
ذکر میں روئی رکھے مگر قلفہ یعنی جائے ختنہ اس حکم سے خارج ہے قلفہ میں جب پیشاب
آپہنچے گا وضو ٹوٹ جائے گا۔ ۳۸

۳۴ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۳۸، ۳۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۳۵ ثابت ہوتا ہے۔

۳۶ ۱۔ رد المحتار، جلد اول، ص ۴۷۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ شرح وقایہ اولین، ص ۱۲۱، مکتبہ

امدادیہ ملتان۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۳۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۳۷ کاغذ یا کپڑے کی تہ۔

۳۸ شرح وقایہ اولین، ص ۱۲۱، ۱۲۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

فصل سوم نفاس کے بیان میں

س۔ فرض غسل کی ایک قسم غسل بعد انقطاع نفاس ہے نفاس کس کو کہتے ہیں؟

ج۔ نفاس وہ خون ہے کہ جو بعد بچہ پیدا ہونے کے عورت کے رحم سے آتا ہے۔ ۱۔

س۔ اس کی بھی کوئی حد معین ہے؟

ج۔ اس کی کمی کی تو کوئی حد نہیں مگر زیادہ کی حد چالیس دن معین ہے اس سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ ۲۔

س۔ وہ نفاس والی کہ جس نے پہلی بار بچہ جتا اور اس کو پچاس دن تک خون آیا یا عادت والی عورت جس کی عادت بیس دن کے نفاس کی ہے اور ایک دفعہ پچاس دن خون آیا تو ان دونوں عورتوں کے لئے کیا حکم ہے؟

ج۔ وہ عورت کہ جس نے پہلی مرتبہ بچہ جننے کے بعد پچاس دن تک خون دیکھا چالیس دن تک نفاس والی اور بعد چالیس دن کے مستحاضہ ہوگی اور عادت والی زچہ کے بیس دن عادت کے موافق زچگی میں شمار ہوں گے اور تیس دن باقی کے استحاضہ میں اسی طرح دونوں کی کمی زیادتی اور جماع اور غسل کے اوقات میں سب احکام نفاس کے مثل احکام حیض کے ہیں۔ اور حیض کا مفصل بیان باب حیض میں گزر چکا ہے۔ ۳۔

س۔ اگر کسی عورت کا بچہ پیٹ چاک کر کے نکالا جاوے تو ایسی عورت کیلئے کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر خون رحم جاری ہوا ہے تو یہ عورت نفاس والی ہے ورنہ زخم والی ٹھہرے گی اور نماز

۱۔ تنویر الابصار، درمئی، جلد اول، ص ۴۹۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ تنویر الابصار، جلد اول، ص ۴۹۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۔ درمئی، جلد اول، ص ۴۹۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

روزہ سب ادا کرے گی۔ ۴

س۔ اگر کسی عورت حاملہ کے نصف سے کم بچہ نکل کر رہ گیا اور وقت نماز قریب الاختتام ہے تو کیا یہ عورت نفاس والی ہے اور اس وقت کی نماز معاف ہے یا نہیں؟

ج۔ یہ عورت اس وقت نفاس والی نہیں ہے اور جب کہ نفاس ثابت نہیں تو نماز کس طرح معاف ہو سکتی ہے اس وقت کی نماز بھی اشارہ سے ادا کرے جائے غور ہے کہ جب ایسے وقت میں نماز ادا کرنے کا حکم ہے تو صحیح اور تندرست عورت ذرا سے عذر کے ساتھ کیونکر نماز قضا کر سکتی ہے ہاں اگر بچہ نصف سے زیادہ نکل آئے اور خون بھی جاری ہو جائے تو اب نماز معاف ہے اور یہ عورت نفاس والی ہوگی۔ ۵

س۔ جوڑواں بچوں کی ماں کا نفاس اول بچہ کی ولادت سے ہوگا یا دوسرے بچہ کی ولادت سے؟

ج۔ نفاس کے لئے اول بچہ کی ولادت معتبر ہے اور عدت ۶ کیلئے دوسرے بچے کی۔ کیونکہ رحم کا منہ اول بچہ کی ولادت پر کھلتا ہے اس لئے اس کے بعد کا خون چالیس دن تک نفاس ہے اور عدت کے لئے انخلائے رحم بے ضروری ہے اور انخلائے رحم دوسرے مولود ۸ کے بعد ثابت ہوگا۔

(۴، ۵) در مختار، جلد اول، ص ۴۹۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۶۔ تعداد، شمار، وہ مدت شرعی جس میں عورت دوسرا نکاح نہ کر سکے۔ مطلقہ (طلاق شدہ) کے لیے تین مہینے، بیوہ کیلئے چار ماہ دس دن اور حاملہ کیلئے وضع حمل تک (فیروز اللغات اردو ص ۸۹۱ فیروز سنز لاہور) عدت کی مدت قرآن پاک سے ثابت ہے۔

بے رحم کا خالی ہونا۔ ۸ جنا ہوا۔ بچہ۔

اس لئے عدت کے انقضاء میں ولد ثانی کی ولادت معتبر ہے۔ ۱۰

س۔ کتنے عرصہ کے بعد پیدا ہوئے بچے جوڑواں کہلائیں گے؟

ج۔ چھ مہینے سے کم کے عرصہ میں جو بچے پیدا ہوں۔ ۱۱

س۔ چھ مہینے سے زیادہ کا کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر چھ مہینے یا زیادہ کا فاصلہ دو بچوں کے درمیان ہوا تو وہ دو حمل اور دو نفاس قرار دیئے جائیں گے۔ ۱۲

س۔ اسقاط ۱۳ والی کیلئے کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر اسقاط ایسی حالت میں ہو جب کہ اعضاء کا ظہور ہو چکا تھا (جو ایک سو بیس دن کے بعد ہوتا ہے) اس کے بعد کے خون کیلئے نفاس کا حکم ثابت ہے اور اگر ظہور اعضاء سے پہلے اسقاط ہوا تھا تو وہ حیض ہے بشرطیکہ پندرہ دن طہر کے گزرنے کے بعد تین ہی دن خون جاری رہا ہو اور اگر تین دن خون جاری رہا۔ مگر پندرہ دن کا طہر پہلے نہیں گزرا تو اب یہ استحاضہ ہے۔ ۱۴

۹ پورا ہونا۔ گزرتا۔ تکمیل۔ اختتام (فیروز اللغات اردو، ص ۱۳۱، فیروز سنز لاہور)

۱۰ تنویر الابصار، درمختار، رد المحتار، جلد اول، ۴۹۹، ۵۰۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۱ ۱۔ درمختار، جلد اول، ص ۴۹۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۳۷،

نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۲ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۳۷، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۳ حمل کا ضائع ہونا۔ حمل کا گر جانا۔

۱۴ درمختار، جلد اول، ۵۰۰، ۵۰۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ ایک عورت کا حمل ساقط ہو کر خون جاری ہوا اور یہ خبر نہیں کہ بعض اعضاء کی خلقت ظاہر ہوئی تھی یا نہیں مثلاً اندھیرے میں گر پڑا اور پھینک دیا گیا حمل کے دنوں کو بھول گئی تو اس عورت پر کیا حکم ہے؟

ج۔ یہ عورت اپنے حیض کے یقینی دنوں میں نماز وغیرہ ترک کرے اور باقی دنوں میں غسل کر کے نماز وغیرہ ادا کرے معذور کے مانند۔ ۱۵

س۔ معذور کس کو کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟

ج۔ معذور وہ ہے جس کا عذر ایک نماز کے پورے وقت کے برابر رہے اور وہ اس کے روکنے میں بے قابو ہو جیسے نکسیر جاری ہو یا خون استحاضہ یا ریح یا پیشاب یا پیپ یا پانی کسی مقام یا بدن سے۔

اس کا حکم یہ ہے کہ وضو ہر نماز کے لئے کرے اور اس وضو سے اس وقت میں جو فرض اور نفل چاہے پڑھے معذور کے وضو کو وقت کا جانا توڑتا ہے یا دوسرے حدث کا لاحق ہونا مثلاً ایک عورت مستحاضہ نے ظہر کا وضو کیا تو اب اس وضو سے امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ و امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک خروج ظہر کے وقت تک جو چاہے پڑھے جہاں وقت ظہر گزرے وضو ٹوٹا اور اگر اس عورت کو استحاضہ کے سوا دوسرا حدث یعنی ناک سے خون کا جاری ہونا وقت کے اندر لاحق ہوا تو اب ناقص وضو اس دوسرے حدث کا لاحق ہے نہ پہلے کا۔ ۱۶

س۔ اگر کسی معذور کا سارے وقت میں بالاستیعاب عذر نہیں ہے بلکہ تھوڑی دیر کو اس کا

۱۵۔ در مختار، جلد اول، ۵۰۱، ۵۰۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۶۔ ۱۔ در مختار، جلد اول، ص ۵۰۲ تا ۵۰۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول،

ص ۴۱۴۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔

عذر منقطع بھی ہو جاتا ہے اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج۔ جس کا عذر قلیل زمانہ کو منقطع ہو جاتا ہے وہ عدم انقطاع کے برابر ہے۔ ۱۷

س۔ قلیل زمانہ معذور کے حق میں کیا رکھا گیا ہے؟

ج۔ جس میں معذور عذر سے خالی رہ کر نماز ادا کر سکے۔ ۱۸

س۔ معذور اپنے نجس ۱۹ کپڑے کو بھی دھو لے یا اسی سے نماز پڑھ لے؟

ج۔ اگر ایسی ۲۰ حالت ہے کہ جو دھوے تو نماز سے فارغ ہونے سے پہلے پھر دوبارہ

نجس ہو جائے گا تو اس کے بغیر دھوئے نماز پڑھ لے ورنہ کپڑے کا دھونا واجب ہے

اسی طرح بدن اور مکان کا حکم ہے۔ ۲۱

۱۷ در مختار، جلد اول، ص ۵۰۴، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۸ رد المحتار، جلد اول، ص ۵۰۴، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۹ گندہ۔ ناپاک۔ پلید۔

☆ مثل پیشاب کرنے یا پاخانہ پھرنے یا کسیر جانے وغیرہ کے۔

۲۰ غویہ الا بصائر، در مختار، جلد اول، ص ۵۰۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

فصل چہارم ☆ احکامات غسل

س۔ مفروض۔ غسل میں کیا کیا چیزیں فرض ہے کہ جن کے بغیر ناپاکی دور نہیں ہوتی؟
ج۔ تین چیزیں ہیں: اول منہ بھر کر کلی کرنا، دوسرے ناک میں ☆ پانی ڈالنا، تیسرے سارے بدن کو دھونا۔ ۲

س۔ سنتیں غسل میں کیا ہیں؟

ج۔ دس ہیں ۱۔ نیت کرنا۔ ۲۔ دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک دھونا۔ ۳۔ اور بسم اللہ پڑھنا
۴۔ شرمگاہ کو پہلے غسل کے دھونا خواہ نجاست ہو یا نا ہو۔ ۵۔ وضو کرنا۔ ۶۔ تین بار سر اور
تمام بدن پر پانی ڈالنا ☆۔ ۷۔ قبلہ کی طرف منہ نہ کرنا جب کہ ننگا ہو۔ ۸۔ تمام بدن پر
پانی مل لینا تاکہ سارے بدن پر پانی اچھی طرح پہنچ جائے۔ ۹۔ ایسی جگہ نہانا جہاں کو
ئی نہ دیکھے۔ ۹۔ پانی میں کمی اور زیادتی نہ کرنا۔ ۱۰

۱۔ وہ غسل جو جنابت، حیض یا نفاس کی وجہ سے ضروری ہوا ہو۔

① ناک میں پانی ڈالنے کی حد یہ ہے کہ جہاں تک ناک کا چڑا نرم ہے وہاں تک پانی پہنچ
جائے (فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۶، نورانی کتب خانہ پشاور)۔

۲۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ تنویر الابصار، جلد اول، ص
۲۸۳، ۲۸۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

② پانی ڈالنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے سر پر پانی ڈالے پھر دائیں موٹھے پر پھر بائیں موٹھے
پر ڈالے۔ درمختار، جلد اول، ص ۲۹۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۴، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ درمختار، رد المحتار، جلد اول،
ص ۲۹۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ مستحبات غسل کیا کیا ہیں؟

ج۔ غسل کرتے وقت کلام نہ کرنا۔ بعد غسل کپڑے سے بدن پر کچھ ڈالنا۔ اور باقی مستحبات وہی ہیں جو وضو کے ہیں سوائے استقبال قبلہ کے۔ ۴

س۔ ناک میں خشک پڑی مانع طہارت ہے یا نہیں؟

ج۔ بے شک مانع طہارت ہے اسی طرح گندھا ہوا آٹا ناخنوں میں لگا رہنا مانع طہارت ہے پہلے ناک کی پڑی اور آٹے کو دور کرے تب غسل کرے ورنہ غسل نہ ہوگا۔ ۵

س۔ کسی کے بدن یا بالوں میں مہندی یا روغن ملا ہوا ہو تو یہ مہندی یا روغن مانع طہارت ہے یا نہیں؟

ج۔ یہ مانع طہارت اور غسل نہیں اور نہ ناخنوں میں میل یا مٹی کا ہونا۔ ۶

س۔ دانتوں میں ریشہ یا گوشت کا یا کوئی کھانا رہ جائے تو غسل اتر جائے گا یا نہیں؟

ج۔ اتر جائے گا ہاں اگر کوئی چیز سخت ہوگی کہ جو پانی پہنچنے کو مانع ہے تو غسل نہیں اترے گا۔ ۷

س۔ انگوٹھی یا کان کی بالیاں غسل کے وقت اتاری جائیں یا کیا؟

۴۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۴، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ درمختار، رد المحتار، جلد اول، ص ۲۹۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۵۔ ۱۔ درمختار، رد المحتار، جلد اول، ص ۲۸۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۴، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۶۔ تنویر الابصار، درمختار، جلد اول، ص ۲۸۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۷۔ درمختار، جلد اول، ص ۲۸۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

ج۔ انگوٹھی یا بالی اگر اتنی تنگ ہے کہ پانی نہ پہنچ سکے تو اتارنا واجب ورنہ حرکت ہی کافی ہے۔ ۵

س۔ عورتوں کو چوٹی گندی ہوئی کھولنا بروقت غسل کیسا ہے؟
ج۔ ضروری نہیں ہے۔ فقط بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچالیں اگر بال کھلے ہوں تو عورتوں پر سب کا دھونا واجب ہے۔ اس لئے کہ اب حرج اور مشقت نہیں رہی جس طرح کہ مردوں کو ڈاڑھی کا دھونا اور کھلے بالوں کا دھونا واجب ہے بوجہ حرج نہ ہونے کے صرف جڑوں کا ترک کرنا کافی نہیں ہے مرد عورت سے گندے ہوئے بالوں میں مستثنیٰ ہے اگر مرد کے سر پر بال گندھے ہوئے ہوں تو مرد پر بالوں کا کھولنا اور چیرنا بھی واجب ہے ۹

س۔ گیسو چوٹی سے علیحدہ گندھے ہوتے ہیں ان کو بھی بروقت غسل کھولے یا نہیں؟
ج۔ ہاں گیسوؤں کا کھولنا عورتوں پر واجب ہے۔ ۱۰

۸۔ تنویر الابصار، جلد اول، ص ۲۸۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۹۔ ۱۔ درمختار، جلد اول، ۲۸۷، ۲۸۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ شرح وقایہ، جلد اول، ص ۸۰، ۸۱

۱۰۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

(عالمگیری کی عبارت سے یہ مسئلہ ثابت نہیں ہوتا۔ وہاں عبارت یوں ہے: ”وَلَمْ يَسْ عَلِمَهَا بَلْ ذَوَائِبُهَا هُوَ الصَّحِيحُ كَذَا فِي الْهُدَايَةِ“ اور عورت پر گیسوؤں کا گیلنا لازم نہیں، یہی صحیح ہے اور اسی طرح ہدایہ میں ہے، ہدایہ اولین، ص ۳۱، مکتبہ شرکت علیہ ملتان) شرح وقایہ میں ایک ضعیف قول سے مصنف کا موقف ثابت ہوتا ہے: ”قَالَ بَعْضُ مَشَائِخِنَا تَبَلُّ ذَوَائِبِهَا وَ تَعَصِيرُهَا لَكِنَّ الْأَصَحَّ عَدَمُ وَجُوبِهِ“ بعض مشائخ نے کہا کہ عورت اپنے (باقی آئندہ صفحہ پر

س۔ اگر کسی عورت کو سر پر پانی ڈالنا ضرر کرنا ہو تو وہ کیا کرے اور وہ اس عذر سے اپنے خاوند کو جماع سے منع کر سکتی ہے یا نہیں؟

ج۔ سر کا مسح کر لے اور باقی دھو لے عورت اس عذر سے اپنے خاوند کو جماع سے نہیں روک سکتی کیونکہ وہ حق خاوند ہے شریعت میں رعایت حق خاوند کی کس قدر رکھی ہے..... جائے غور ہے۔ ۱۱

س۔ اگر کوئی شخص کلی کرنا غسل میں بھول گیا اور نماز کے وقت اس کو یاد بھی نہیں آئی البتہ اس درمیان میں پانی ضرور پیا ہے تو اب اس شخص کو دوبارہ غسل کرنا چاہیے یا کیا؟

ج۔ غسل دوبارہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے درمیان کا پانی پینا بجائے کلی کرنے کے ہے بشرطیکہ کے منہ بھر کر پیا ہو چسکی سے نہ پیا ہو۔ ۱۲

س۔ غسل اور وضو کے لئے کس قدر پانی ہونا چاہیے؟

ج۔ ایک صاع ☆ پانی غسل کے لئے اور ایک مد ☆ وضو کے لئے چاہیے لیکن اسراف اور کمی نہ ہو۔ ۱۳

بقیہ صفحہ گزشتہ) بالوں کو تر کرے گی، لیکن زیادہ صحیح اس کا واجب نہ ہونا ہے۔ شرح وقایہ اولین، ص ۸۱، مکتبہ امدادیہ ملتان، کے حاشیہ میں بھی اسی طرح کی گفتگو ہے کہ واجب ہی ہونا چاہیے مگر صحیح ترین یہی بات ہے کہ واجب نہیں۔

۱۱ در مختار، رد المحتار، جلد اول، ص ۲۸۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۲ در مختار، جلد اول، ص ۲۸۴، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

☆ تحقیق اور احتیاط یہ ہے کہ صاع تین سوا کا وزن روپے بھر اور نصف صاع یعنی ایک مد ۵۷

روپے پانچنی بھر ہے، بہار شریعت (حرید تحقیق فطرانہ کے باب میں دیکھیں، صفحہ ۳۸۵)

۱۳ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶ بلورانی کتب خانہ پشاور۔

س۔ جنابت والے کو غسل کی جگہ ایسی ملے کہ جہاں بے پردگی ہو تو کیا کرے؟
 ج۔ اگر مرد جنبی ہے اور بے پردگی بھی مردوں سے ہوتی ہے تو کچھ پروانہ کرے۔ مرد
 مردوں کے رو برو نہالیں اور عورت عورتوں کے سامنے نہالے کیونکہ نظر کرنا ہم جنس کی
 طرف خفیف تر ہے برخلاف غیر جنس کے اور اگر جنبی عورت ہے اور بے پردگی مردوں
 سے ہوتی ہے تو یہ عورت تیمم کرے اگر خوف جاتے رہے نماز کا ہو ورنہ تاخیر کرے غسل
 میں۔ ۱۴

س۔ پانی سے استنجا بھی کرے یا نہیں؟

ج۔ استنجا تو کسی صورت میں نہ مرد مردوں کے سامنے اور نہ عورت عورتوں کی موجودگی
 میں کرے کیونکہ اوّل تو نجاست حقیقی ڈھیلوں سے دور ہوگئی۔ اب صرف پانی سے
 فضیلت حاصل کرنا ہے اور اگر نجاست حقیقی زائل نہیں بھی ہوئی ہے تو نجاست حقیقی
 غلیظ بقدر درہم مانع صلوٰۃ نہیں اور کشف عورت غیر کے سامنے سب طرح حرام ہے۔

۱۵

۱۴ در مختار، جلد اول، ص ۲۸۹، ۲۹۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۵ رد المحتار، جلد اول، ص ۲۹۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

باب تیمم

س۔ تیمم کس کو کہتے ہیں اور کس چیز پر ہوتا ہے؟

ج۔ لغت میں تیمم مطلق قصد کو کہتے ہیں اور اصطلاح شرع میں تیمم اس قصد کو کہتے ہیں جو پاک کرنے والی مٹی یا جنس مٹی کی طرف طہارت حاصل کرنے کی غرض سے کیا جائے۔ اور یہ مخصوصات امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے مٹی اور جنس مٹی پر یعنی پتھر، چونا، گيرو، ملتانى سرمہ، ہڑتال، گندہک، یا قوت، زبرجد، فیروزہ، عقیق، سیندھا اور نمک وغیرہ ان سب پر درست ہے۔

س۔ تیمم کی شرائط اور ارکان بیان کیجئے؟

ج۔ سات شرائط ہیں (۱) اسلام کا ہونا (۲) نیت کرنا (۳) مسح کرنا (۴) تین یا زیادہ انگلیوں سے مسح کرنا (۵) مٹی یا جنس ① مٹی کا ہونا (۶) مٹی یا جنس مٹی کا مطہر ہونا (۷) پانی کا نہ ہونا حکماً ② یا حقیقتاً ③ ارکان تیمم میں اول رکن دو ضرب ہیں یعنی اول

۱۔ انوار البصار، درمختار، جلد اول، ص ۳۹۰، ۳۹۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری،

جلد اول، ص ۲۶، ۲۷، نورانی کتب خانہ پشاور۔

① اگر مٹی نا پاک خشک ہے تو اس پر نماز درست ہے مگر اس سے تیمم درست نہیں وہ مستعمل پانی کی طرح پاک کرنے والی نہیں۔

② حکمایہ کہ بیماری یا بیماری کی زیادتی کے خوف وغیرہ سے پانی کا استعمال نہ کر سکتا ہو۔

③ حقیقتاً کہ پانی کا ایک میل تک اصلاً موجود نہ ہونا خواہ مسافر ہو یا مقیم شہر ہو یا باہر۔

۱۔ درمختار، جلد اول، ص ۳۹۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۲۷، نورانی

کتب خانہ پشاور۔

ضرب مٹی پر مار کر منہ پر مسح کرے اور دوسری ضرب مار کر دونوں ہاتھوں کا مسح کرے کہ کوئی مقام مسح کرنے اور ہاتھ پہنچنے سے خالی نہ رہے۔ ۲

س۔ تیمم کی سنتیں بیان کیجئے؟

ج۔ (۱) بسم اللہ کہنا (۲) دونوں ہتھیلیوں کو مٹی پر مارنا (۳) ہتھیلیوں کو مٹی پر رکھ کر آگے کو کھینچنا (۴) ہتھیلیوں کا پیچھے کو ہٹانا (۵) ہاتھوں کو جھاڑنا (۶) مٹی پر ہاتھ رکھنے کے وقت انگلیوں کا کشادہ رکھنا (۷) ترتیب ☆ یعنی اول چہرے کا مسح کرنا پھر داہنے ہاتھ کا پھر بائیں کا مسح کرنا (۸) پے در پے بلا توقف مسح کرنا اس طرح پر کہ اگر پانی کا استعمال کیا جاتا تو عضو متقدم خشک نہ ہوتا۔ ۳

س۔ تیمم کرنا کس شخص کو جائز ہے؟

ج۔ اول اسی شخص کو جو عاجز ہو اس مطلق پانی کے استعمال سے جو کافی ہو اس کی طہارت کو بہ سبب دوری ایک میل ☆ کے۔ دوسرے اس شخص کو جو بہ سبب لاحق ہونے

۲ در مختار، جلد اول، ص ۳۹۳، ۳۹۴، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

① تیمم کا زیادہ صحیح طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی تین انگلیوں کو معہ کچھ ہتھیلی کے اوپر پشت سیدھے ہاتھ کی رکھ کر انگلیوں کے سروں سے کہنیوں تک کھینچے بعد اس کے انگلی شہادت اور انگوٹھے اور باقی ہتھیلی سے باطن ہاتھ کا مسح کر لے انگلیوں کے سروں تک۔ اسی طرح پھر بائیں ہاتھ کا مسح کرے (شرح وقایہ، جلد اول، ص ۹۷، ۹۸، مکتبہ امدادیہ ملتان) ۳ در مختار، جلد اول،

ص ۳۹۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ② ایک میل چار ہزار گز کا ہوتا ہے اور گز ۲۳، انگل اور انگل

۶ جو کا۔ اور میل کا فاصلہ جانب توجہ میں (جس طرف کو جارہا ہے) دو میل ہے اور دائیں بائیں ایک

میل معتبر ہے۔ (۱- شرح وقایہ، جلد اول، ص ۹۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲- در مختار، جلد اول،

ص ۳۹۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۳- فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۲۷، نورانی کتب خانہ پشاور)۔

بیماری یا خوف زیادتی بیماری کے استعمال پانی سے عاجز ہو۔ تیسرے اس شخص کو جس کو پانی لینے میں دشمن کے سبب سے خوف آبرو جانے کا ہو یا جان جانے کا ہو عام ہے اس سے کہ یہ دشمن آدمی ہو یا غیر آدمی مثلاً سانپ یا آگ وغیرہ۔

س۔ آب مطلق اور کافی کی قید کس واسطے لگائی گئی ہے؟

ج۔ یہ قید اس واسطے کے آب مقید اور غیر کافی بہ منزلہ معدوم ہے یعنی اگر کسی شخص کے پاس آب مقید یعنی گلاب، کیڑہ، آب باقلہ، آب تربوز وغیرہ ہے تو اس پانی سے وضو نہیں کر سکتا یا غیر کافی اس قدر پانی ہے کہ خواہ اس سے وضو کرے یا نجاست حقیقی جو کپڑے اور بدن کو مانع نماز لگی ہوئی ہے دور کرے تو اس قدر پانی سے بھی وضو درست نہیں کپڑے اور بدن کو دھو دھو کے بدلے تیمم کرے سب کے نزدیک یا بقدر پیاس۔ عام ہے اس سے کہ اپنی پیاس ہو یا غیر کی آشنا ہو یا اجنبی تو ان سب صورتوں میں باوجود کافی پانی وضو کے لئے ہونے کے پھر غیر کافی سمجھا گیا اور تیمم جائز ہوا۔

س۔ جن نمازوں میں بہ سبب خوف مخلوق کے تیمم کر کے نماز پڑھنا جائز ہوا ہے جیسا کہ عورت کو مرد فاسق کے سبب۔ مدیون کو قرض خواہ کے سبب وغیرہ آیا۔ بعد رفع خوف ان نمازوں کا اعادہ کیے یا نہیں؟

ج۔ اگر یہ خوف مرد فاسق اور قرض خواہ کے دلانے سے پیدا ہوا ہے تب تو بعد رفع اس

۳۔ تخریص الابصار، درمکار، ردالمکار، جلد اول، ص ۳۹۵ تا ۳۹۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۵۔ نہ ہونے کی طرح ہے۔ ۱۔ درمکار، جلد اول، ص ۴۲۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۶۔ یعنی انہیں دوبارہ پڑھا جائے گا یا نہیں۔

نماز کا اعادہ ہے اور اگر مرد فاسق اور قرض خواہ وغیرہ کو دیکھ کر خوف خود بہ خود پیدا ہوا ہے اور خوف سے تیمم کر کے نماز پڑھے تو اس نماز کا اعادہ نہیں۔^۸ اور پھر اس نے تیمم کر کے نماز پڑھی تو یہ عجز بندہ کی جانب سے پیدا ہوا اور فعل عباد، حق اللہ کے اسقاط میں معتبر نہیں اور جو خوف بغیر کہے دشمن کے خود بہ خود اس کو دیکھ کر پیدا ہوا تو وہ ایسا ہے کہ جیسے مرض پیدا ہو گیا۔ چونکہ اس کے پیدا کرنے میں کوئی درمیان نہیں اور وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے اس لئے اس پر اعادہ نماز کا حکم نہیں۔^۹

س۔ اگر کسی نے قرآن پڑھنے کیلئے یا قبرستان جانے کیلئے یا دفن میت کیلئے یا اذان کہنے کے لئے یا کسی اور غیر مقصود عبادت کیلئے تیمم کیا تو اس تیمم سے نماز ادا کر سکتا ہے یا نہیں؟
ج۔ اس تیمم سے فرض نماز ادا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ تیمم میں ایسی عبادت مقصودہ کی نیت شرط ہے کہ جو بغیر طہارت کے صحیح نہیں اور یہ سب جو سوال میں مذکور ہوئے ان کا کرنا بے طہارت بھی درست ہیں۔^{۱۰}

س۔ اگر سجدہ تلاوت کیلئے یا نماز جنازہ کیلئے تیمم کیا تو کیا اس سے بھی فرض نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

ج۔ ہاں پڑھ سکتا ہے کیونکہ یہ دونوں عبادت مقصودہ ہیں اور یہ بلا طہارت درست نہیں۔^{۱۱}

۸۔ درمختار، جلد اول، ص ۳۹۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۹۔ رد المحتار، جلد اول، ص ۳۹۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۰۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۲۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ شرح وقایہ، جلد اول، ص

۹۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۳۔ درمختار، جلد اول، ص ۴۱۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۱۔ درمختار، جلد اول، ص ۴۱۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ کیا نماز جنازہ کو غیر معذور اس حالت میں کہ پانی موجود ہے اور تندرست بھی ہے صرف تیمم سے ادا کر سکتا ہے؟

ج۔ ادا کر سکتا ہے جبکہ نماز جنازہ فوت ہو جانے کا خوف ہوا اگرچہ جنبی اور حائضہ ہی کیوں نہ ہوں مگر ولی میت کا ایسا کرنا درست نہیں، اسی طرح کسوف و خسوف اور عیدین ☆ کی نمازوں کو بھی بہ خوف فوت ہو جانے کے تیمم سے صحیح آدمی اور پانی والا پڑھ سکتا۔ غرض جو نمازیں اپنا خلیفہ نہیں رکھتی ہیں وہ فوت ہو جانے کے خوف سے تیمم کے ساتھ باوجود موجود ہونے پانی کے اور تندرستی کے پڑھی جاسکتی ہیں۔ ۱۲۔

س۔ کیا سجدہ تلاوت کو ایسی حالت میں تیمم سے نہیں کر سکتا؟

ج۔ نہیں کر سکتا کیونکہ اس کے فوت ہو جانے کا خوف نہیں وضو کر کے کر سکتا ہے۔ ۱۳۔

س۔ جمعہ کی نماز بھی بہ خوف تلف ہو جانے کے پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

ج۔ اس نماز کو بھی نہیں پڑھ سکتا کیونکہ جمعہ کا خلیفہ ظہر موجود ہے۔ ۱۴۔

س۔ ایک شخص کنوئیں پر پہنچا مگر رسی ڈول نہ ہونے سے پانی لینے سے عاجز ہے، اب اس شخص پر بھی تیمم کرنا درست ہے یا نہیں؟

☆ یہ حکم کل نماز عید فوت ہونے پر ہے اور اگر مقتدی وضو کر کے شریک ہو سکتا ہے بعض نماز میں

تو تیمم اب درست نہیں رہا۔ اسی طرح جنازہ کی تکبیر میں شریک ہو سکتا ہے تو تیمم جائز نہیں۔

(رد المحتار، جلد اول، ص ۴۰۸، مکتبہ امدادیہ ملتان)

۱۲۔ درمختار، رد المحتار، جلد اول، ص ۴۰۸، ۴۰۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۳۔ درمختار، رد المحتار، جلد اول، ص ۴۱۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۴۔ تہذیب الاصول، درمختار، جلد اول، ص ۴۱۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

ج۔ درست ہے بشرطیکہ اس کے پاس کوئی کپڑا ایسا نہ ہو کہ اس کو کنوئیں میں ڈال کر اور نچوڑ کر وضو کر سکے۔ ۱۵

س۔ ایک شخص کے پاس کپڑا تو موجود ہے مگر قیمتی ہے اگر اس کو کنوئیں میں ڈالے تو کپڑا بگڑ جانے کا اندیشہ ہے یہ شخص وضو کرے یا تیمم؟

ج۔ اگر بقدر ضرورت پانی کی قیمت سے زیادہ نقصان اس کپڑے کے تر ہونے سے لازم آئے تو تیمم کرے ورنہ اس صورت سے کوئیں میں ڈال کر وضو کرے۔ ۱۶

س۔ ایک جنبی آدمی کے ساتھ جانور ہے اور پانی اس قدر ہے کہ غسل کر لے یا جانور کو پلاوے اب فرمائیے کیا کرے؟

ج۔ اگر اس کے پاس ایسا برتن موجود ہے جس میں غسلالہ ۱۷ جمع ہو سکے تو اس برتن میں خود بیٹھ کر غسل کرے اور اس غسلالہ سے جانور کو دفع تشنگی ۱۸ کرے اور اگر ایسا برتن نہیں تو خود تیمم کرے اور پانی جانور کو پلاوے۔ ۱۹

س۔ ایک شخص نے بوجہ نہ ہونے پانی کے تیمم کیا اور پانی اس کو بعد تیمم مل گیا مگر اسی وقت کسی ایسے مرض میں مبتلا ہوا کہ غسل یا وضو نہیں کر سکتا تو اب وہی تیمم پہلا باقی رہا یا

۱۵۔ ۱۔ تنویر الابصار، رد المحتار، جلد اول، ص ۴۰۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۲۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۶۔ در مختار، رد المحتار، جلد اول، ص ۴۰۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۷۔ دھوون۔ استعمال شدہ پانی۔ وہ پانی جس سے ہاتھ منہ دھویا جائے اور دھونے کے بعد پھینک دیا جائے۔ (فیروز اللغات اردو، ص ۹۱۳، فیروز سنز لاہور)

۱۸۔ یعنی اس کی پیاس دور کرے۔

۱۹۔ در مختار، جلد اول، ص ۴۰۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

تیمم اور کر لے؟

ج۔ وہ تیمم کہ جو بہ حالت پانی نہ ہونے کے کیا گیا تھا باطل ہوا اس لئے کہ رخصت کے اسباب کا معتبر ہونا پہلے رخصت کے شمار اور کفایت کرنے کو مانع ہے تو اب دوسرا تیمم دوسرے سبب سے کرے گا۔ ۲۰

س۔ ایک نماز کے تیمم سے کئی وقت کی نماز ادا کر سکتے ہیں یا صرف اسی وقت کی؟
ج۔ ہمارے نزدیک تیمم مطلق بدلا ہے وضو اور غسل کا تو جس طرح ایک غسل اور وضو سے کئی وقتوں کی نماز فرض اور نفل ادا کر سکتے ہیں اسی طرح اس کو بھی ادا کر سکتے ہیں ۲۱
س۔ اگر تیمم کرتے وقت انگوٹھی یا عورتیں چوڑیوں کو نکالیں نہیں تو جائز ہوگا یا نہیں؟
ج۔ تیمم درست نہیں ہوگا۔ کیونکہ مسح کے وقت انگوٹھی اور چوڑیوں کا ماتحت مسح سے خالی رہے گا ہاں اگر چوڑیوں اور انگوٹھی کو جگہ سے ہٹالیں اور مسح اس مقام کا کر لیں تو پھر نہ اتاریں تیمم درست ہو جائے گا۔ ۲۲

س۔ کوئی شخص خود تیمم نہیں کر سکتا تو کیا دوسرا اس کو تیمم کرائے؟
ج۔ ہاں کروائے انھیں دو ضربوں کے ساتھ اول ضرب سے اس کے منہ کو مسح کراوے
☆ پوری طرح پر۔ دوسری ضرب کے ساتھ اپنے ایک ہاتھ سے اس کے ایک ہاتھ کو

۲۰۔ ۱۔ درمختار، جلد اول، ص ۴۰۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۴۹، ۴۰،

نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۳۔ تنویر الابصار، درمختار، جلد اول، ص ۴۰۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۲۔ ۱۔ درمختار، رد المحتار، جلد اول، ص ۴۰۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول،

ص ۲۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ☆ پورے طور پر اس طرح کہ اگر ایک بال یا ہاتھوں کے

کناروں کو یاد ہوا ناک کو چھو دے گا تو تیمم درست نہ ہوگا دوسرے کو تیمم کراوے یا خود کرے۔

اور دوسرے اپنے ہاتھ سے اس کے دوسرے ہاتھ کو مسح کر اوڑھے مگر نیت تیمم کرنے والے پر ہے نہ کرانے والے پر۔ ۲۳

س۔ ایک مسافر کے پاس دوسرا آدمی ایسا ہے جس سے پانی کا حال دریافت کر سکتا ہے لیکن اس مسافر نے بغیر دریافت کئے تیمم سے نماز پڑھ لی بعد نماز اس سے دریافت کیا اور اس نے قریب پانی بتایا تو نماز ہوئی یا نہیں؟

ج۔ نہیں ہوئی ہاں اگر یہ مسافر پہلے نماز سے دریافت کر لیتا اور وہ نہ بتاتا پھر یہ مسافر تیمم کر کے نماز پڑھتا۔ اور بعد میں پانی قریب ہونے کا نشان دیتا تو نماز جائز ہو جاتی اس لئے کہ جو تلاش اس پر واجب تھی وہ اس نے کر لی۔ پہلی صورت میں مسافر نے تلاش نہ کی اس لئے نماز نہیں ہوئی مزید برآں اگر مسافر بغیر تلاش کئے پانی نماز پڑھ لے تو گنہگار ہوگا۔ کیونکہ اس نے اس چیز کو ترک کیا جو اس پر واجب تھی یعنی تلاش اور اگر پانی کی جگہ تک ایک میل کا فاصلہ ہے اور اب اس پانی کے ملنے کی امید میں وقت تنگ ہو جائے تو یہ انتظار مستحب ہے نماز کے اخیر وقت مستحب تک انتظار کرنا اور اگر امید نہ ہو تو تاخیر نہ کرے۔ ۲۴

س۔ ایک کافر نے اسلام لانے سے پہلے تیمم کیا اور دوسرے نے وضو کیا آیا یہ دونوں بعد اسلام کے نماز اس تیمم اور وضو کے ادا کر سکتے ہیں؟

۲۳۔ ۱۔ در مختار، رد المحتار، جلد اول، ص ۴۰۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۲۶، نواری کتب خانہ پشاور۔

۲۴۔ ۱۔ تنویر الابصار، جلد اول، ص ۴۱۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۲۹، نواری کتب خانہ پشاور۔

ج۔ جس نے تیمم کیا ہے وہ عند الطرفین ☆ نماز نہیں ادا کر سکتا کیونکہ تیمم میں نیت شرط ہے اور وہ اسلام لانے سے پہلے نیت کا اہل نہیں تھا اور جس نے وضو اسلام لانے سے پہلے کیا تھا وہ بعد اسلام لانے کے اسی وضو سے نماز پڑھ سکتا ہے کیونکہ وضو میں نیت شرط نہیں ۲۵

س۔ اگر کسی کے آدھے سے زیادہ اعضاء زخمی ہوں تو وہ کیا کرے؟

ج۔ تیمم کرے شمار ☆ کی راہ سے وضو میں اور پینش کی راہ سے غسل میں۔ ۲۶

س۔ کیا تیمم اور دھونا جمع نہیں ہوتا؟

ج۔ دونوں جمع نہیں ہوتے۔ ۲۷

س۔ ایک مسافر کے پاس پانی ہے مگر بہ گمان اس کے کہ یہ پانی کافی نہیں ہے نماز تیمم سے پڑھ لی اور بعد نماز کے معلوم ہوا کہ پانی کافی ہے تو اب کیا کرے؟

۲۵ ۱۔ تنویر الابصار، درمختار، جلد اول، ص ۴۱۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۲۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔

☆ یعنی وضو میں اکثر اعضاء کا بلحاظ شمار اعتبار ہے پس چہرہ اور دونوں ہاتھ اور سر زخمی ہوں اور پاؤں زخمی نہ ہوں تو تیمم کرے کیونکہ اعضاء تعداد میں زیادہ ہوئے۔ اور غسل میں اکثریت کا اعتبار بلحاظ پینش ہے پس اگر اکثر حصہ بدن کا زخمی ہو اور تھوڑا نہ ہو تو غسل کا تیمم کرے۔ (۱۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اول ص ۲۸ نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ درمختار، رد المحتار، جلد اول، ص ۴۲۹، مکتبہ امدادیہ ملتان)

۲۶ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۲۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ تنویر الابصار، درمختار،

جلد اول، ص ۴۲۹، ۴۳۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۷ تنویر الابصار، درمختار، جلد اول، ص ۴۳۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

ج۔ وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھے۔ ۲۸

س۔ ایک مسافر نے تیمم کر کے نماز شروع کی اور اٹھائے نماز میں دوسرے شخص کے پاس پانی معلوم ہوا تو اب کیا کرے؟

ج۔ اگر اس کو گمان غالب ہے کہ مانگنے سے دیدے گا تو نماز کو توڑ دے اور اگر نہ دینے کا گمان ہے تو نماز نہ توڑے اور اگر پہلے نماز سے ایسے شخص کو پاوے اور پھر اس کے بغیر مانگے ہوئے صرف اس وہم سے کہ پانی مانگنے سے نہ دے گا تیمم سے نماز پڑھے گا تو درست نہ ہوگی اور اگر شک کی حالت میں نماز پوری کر لی اور پھر نماز کے بعد اس شخص سے پانی مانگا اور اس نے دے دیا ☆ تو پھر وضو کر کے نماز پڑھے اور اگر پہلے انکار کیا اور پھر دیا تو پہلے تیمم سے نماز درست ہوئی لیکن اب تیمم جاتا رہا۔ ۲۹

س۔ دو برتنوں میں پانی ہے ایک برتن کا پانی پاک اور دوسرے کا ناپاک ہے مصلیٰ ۳۰ نہیں جانتا کہ پاک کون سا ہے اور ناپاک کون سا تو ایسی صورت میں کیا کرے؟

ج۔ تیمم کرے۔ ۳۱

س۔ قیدی وغیرہ کو اگر پانی اور مٹی دونوں پر قدرت نہ ہو تو کیا کریں؟

۲۸ در مختار، جلد اول، ص ۴۱۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

☆ خواہ وہ قیمتا ہی پانی دے مگر قیمت دستور سے زیادہ نہ ہو۔

۲۹ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۲۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ شرح وقایہ، جلد اول،

ص ۱۰۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۰ نمازی۔

۳۱ شرح وقایہ اولین، ص ۱۰۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

ج۔ بسبب حرمت اوقات نمازیوں کے مشابہ ☆ ہو جائیں اگر پاک زمین پائیں
ورنہ نماز کا اشارہ ہی کریں کھڑے ہو کر پھر جب پانی اور مٹی وغیرہ پر قدرت حاصل
ہو تو اس نماز کا اعادہ کریں۔ ۳۲

س۔ سفر میں ایک مرد ہے ایک عورت، مرد پر غسل جنابت ہے اور عورت پر غسل حیض،
اور وہاں پر ایک میت بھی ہے پانی صرف اس قدر ہے کہ ایک کو کافی ہو تو یہ پانی کون
استعمال میں لاوے؟

ج۔ اگر یہ پانی ان میں سے کسی کی ملک ہے تو مالک ہی کا صرف کرنا اس پانی کا اولیٰ
ہے اور اگر وہ سب کی ملک ہے تو وہ میت مستحق ہے سب تیمم کریں۔ اور اگر پانی مباح
ہے تو جنبی سب سے اولیٰ ہے کیونکہ نجاست جنابت کی سب سے اشد ہے واضح رہے
تیمم غسل اور وضو کا ایک ہی طرح پر ہے۔ ۳۳

س۔ ایک مٹی سے کئی آدمی یا ایک ہی شخص کئی مرتبہ تیمم کر سکتا ہے یا نہیں؟
ج۔ ایک آدمی کئی مرتبہ کر سکتا ہے اور ایک جماعت بھی کر سکتی ہے مٹی پانی کے حکم میں
مستعمل نہیں۔ ۳۴

ج۔ تیمم کن کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟

☆ یعنی رکوع و سجود کریں و جواب۔

۳۲ تنویر الابصار، درمختار، جلد اول، ص ۴۲۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۳ ۱۔ درمختار، جلد اول، ص ۴۲۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۳۰،

نورانی کتب خانہ پشاور۔

۳۴ درمختار، جلد اول، ص ۴۲۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ج۔ جن چیزوں سے تیمم کی اصل

یعنی وضو ٹوٹ جاتا ہے اور پانی پر قادر ہونے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے ۳۵
 س۔ جنبی کو پانی ملا کر غسل کے وقت کوئی عضو باقی رہ گیا بعد ازاں حدیث اصغر ۳۶ ہو گیا
 پھر دونوں حدیثوں کے لئے ایک تیمم کیا بعد اس کے اتنا پانی ملا کہ وضو اور بقیہ عضو غیر
 مغسولہ ۳۷ جنابت کو کفایت کرتا ہے تو اب کیا کرے؟

ج۔ وضو اور بقیہ عضو غیر مغسولہ کو دھو لے تیمم دونوں حدیثوں کا باطل ہو جاوے گا اور اگر
 اتنا پانی ہے کہ صرف عضو غیر مغسولہ کو کفایت کرتا ہے نہ وضو کو تو غسل کے حق میں تیمم
 ٹوٹ گیا وضو کے حق میں باقی ہے اور اگر صرف ایک کیلئے کافی ہے خواہ اس سے وضو
 کرے یا عضو غیر مغسولہ کو دھو لے تو پہلے اس عضو کو دھو دے جو غسل سے باقی رہا ہے
 مگر وہ تیمم جو واسطے حدیث اصغر کے تھا نزدیک امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے ٹوٹ گیا اس
 حدیث کا تیمم دوبارہ کرے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ پہلا تیمم
 بدستور ہے۔ اور اگر اس نے اس قدر پانی سے وضو کر ہی لیا اور عضو غیر مغسولہ
 کو نہیں دھویا تو جنابت کے حق میں اس کا تیمم ٹوٹ گیا دونوں روایتوں کے مطابق
 تو اب پھر تیمم کرے گا۔ ۳۸

س۔ ایک شخص نے ایک جماعت کو جنگل میں تیمم کرتے دیکھ کر کہا کہ اے جماعت والو

۳۵ ۱۔ تنویر الابصار، جلد اول، ص ۴۲۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص

۲۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۳۶ یعنی وضو ٹوٹ گیا۔ ۳۷ وہ عضو جو جنابت کے غسل

میں دھلنے سے رہ گیا۔ ۳۸ ۱۔ شرح وقایہ، جلد اول، ص ۱۰۴، مکتبہ امدادیہ ملتان

۲۔ رد المحتار، جلد اول، ص ۴۲۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

یہ پانی ہے جو تم میں سے چاہے وضو کرے اور وہ پانی ایک شخص کے وضو کے لائق ہے

تو جماعت والوں کو کیا کرنا چاہئے اور اگر یوں کہا کہ اس قدر پانی میں نے تم سب کو دیا تو کیا کرنا چاہئے؟

ج۔ صورت اول میں جب ایک شخص وضو کرے گا تمام کے وضو باطل ٹھہریں گے کیونکہ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ قدرت اس پانی پر حاصل ہوئی کہ جس سے وضو کر سکتا تھا اور دوسری صورت میں کسی کا بھی تیمم نہ جائے گا کیونکہ اس موہوب پانی میں سب کا حصہ ہے۔ اور ہر ایک حصہ اتنا نہیں جو وضو کو کافی ہو تو گویا کسی نے پانی اپنی طہارت کے موافق نہیں پایا ہاں اگر سب مل کر ایک شخص کو ہبہ کر دیں تو امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تیمم اس شخص کا جس کو جماعت نے پانی ہبہ کیا ہے باطل نہ ہوگا کیونکہ ہبہ مشترک شے کا امام کے نزدیک درست نہیں تو گویا پانی ملک واہب پر ہے اور صاحبین کے نزدیک تیمم اس شخص کا جس کو پانی جماعت نے دے دیا ہے جائز ہاں اس شخص کو اسی پانی سے وضو درست ہے۔ ۳۹

۳۹ ۱۔ شرح وقایہ، جلد اول، ص ۱۰۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ رد المحتار، جلد اول، ص ۴۷۷،

مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۳۔ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۳۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔

باب ☆ موزوں پر مسح کرنا

س۔ موزوں پر مسح کرنا کیسا ہے؟

ج۔ درست ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے عقائد میں علامت اہل سنت و الجماعت سے اس کو رکھا ہے۔ ۱۔

س۔ کیا سفر اور حضر دونوں میں درست ہے؟

ج۔ ہاں دونوں میں درست ہے مگر مدت کے تعین میں مقیم اور مسافر کے حق میں فرق ہے۔ مقیم کی مدت مسح ایک رات دن ہے وقت حد ☆ سے اور مسافر کی مدت مسح تین رات دن ہے وقت حد ۲ سے اب اس عرصہ میں ایک رات دن یا تین رات میں جب حدت ہو تو تمام وضو کرے مگر پیر نہ دھو دے اس پر مسح کرتا رہے اور یہ حکم ہے وضو کیلئے جنابت والے کیلئے نہیں ہے۔ ۳۔

۱۔ التعلیق الجلی شرح مدیہ المصلی، فصل فی المسح علی الخفین، ص ۴۷، مکتبہ قادریہ لاہور۔

☆ ایک مقیم نے صبح کے وقت وضو کر کے موزہ پہنا اور اس کا گیارہ بجے دن کے وضو ٹوٹ گیا تو اب دوسرے دن گیارہ بجے تک جب حدت ہو وضو کرے بجائے پیر دھونے کے موزوں پر مسح کرتا رہے۔ اب دوسرے دن گیارہ بجے کے وقت اگر با وضو ہے تو صرف دونوں پیر موزوں سے نکال کر دھو دے باقی وضو درست ہے تو از سر نو تمام وضو پاؤں سمیت کرے۔ اسی طرح مسافر تین رات دن تک وقت حدت سے مسح کرتا رہے۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۳۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ وضو ٹوٹ جانے کے وقت سے۔

۳۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۳۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ تنویر الابصار، در مختار،

جلد اول، ص ۴۵۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ مقیم نے موزوں پر مسح کیا اور ایک رات دن گزرنے سے پہلے مسافر ہوا تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج۔ اس کی مدت مسح تین دن رات جو کہ مسافر کیلئے ہے مقرر ہو جائے گی اسی طرح اگر مسافر ایک رات دن گزرنے سے پہلے مقیم ہو جائے تو اب اس مسافر کی میعاد مسح ایک دن کی ہوگی۔ ۴

س۔ اگر مقیم بعد ختم مدت مسح مسافر ہو یا مسافر ایک دن رات گزرنے کے بعد مقیم ہو تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

ج۔ موزوں کو پیر سے نکال کر پھر سے دھوے۔ ۵

س۔ وہ کون سے موزے ہیں جن پر مسح درست ہے؟

ج۔ وہ موزے چمڑے و بانات (اون کا موٹا کپڑا) وغیرہ کے ہیں جن میں پانی اثر نہ کرے اور ان کو پہن کر سفر طے کر سکتا ہو اگر لوہے یا لکڑی کے ہوں گے تو مسح درست نہ ہوگا اس لئے کہ ان کو پہن کر آدمی عادت کے موافق بے تکلف چل نہیں سکتا اسی طرح سوت کی جرابوں پر بھی مسح درست نہیں کیونکہ ان میں پانی سرایت کرتا ہے۔ ۶

س۔ کس مقدار کا موزہ مسح کیلئے چاہئے؟

۴۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۳۳، ۳۴، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ تہذیب الا بصائر،

درمختار، جلد اول، ص ۳۶۶ تا ۳۶۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۵۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۳۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۶۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۳۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ رد المحتار، جلد اول، ص

۳۳۷ تا ۳۴۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

ج۔ جس سے دونوں ٹخنے چھپ جائیں۔ اگر موزہ ایسا ڈھیلا ہو کہ ڈھیلے پن کے سبب

اوپر سے پاؤں دکھائی دیں تو اس پر بھی مسح درست ہے۔ ۷

س۔ اگر موزہ پھٹا ہو تو کس مقدار تک مسح جائز ہے؟

ج۔ اگر پیر کی تین انگلیوں کے برابر پھٹا ہوا ہے اور چلنے کے وقت پیر موزوں سے اس

قدر کھل جاتا ہے تو مسح درست نہیں اور اگر اس سے کم ہے تو درست ہے اور اگر لمبا پھٹا

ہے کہ اس میں تین انگلیاں برابر سما جاتی ہیں لیکن اتنا کھلتا نہیں تو مسح درست ہے اور اگر

چلنے کے وقت اتنا کھل جاتا ہے کہ تو مسح درست نہیں ایسے ہی ایک موزہ تھوڑا تھوڑا کٹی

جگہ سے پھٹا ہوا ہے اور جمع کرنے میں تین انگلیوں کے موافق ہو گیا ہے تو مسح درست

نہیں اور اگر دونوں موزے تین انگلیوں کی مقدار پھٹے ہوئے ہیں تو مسح درست ہے۔ ۸

س۔ ایک شخص کا ایک پاؤں پورا موزے سے نکلا یا بعض حصہ تو یہ شخص اسی پاؤں کو

دھو دے یا دونوں کو یا اسی کو دھو دے اور دوسرے پر مسح کرے؟

ج۔ اکثر قدم نکل جانے سے مسح دونوں پاؤں کا ٹوٹ جاتا ہے اب دونوں ہی پاؤں کو

موزے سے نکال کر دھوئے اس لئے کہ موزوں میں دھونا اور مسح کرنا جمع نہیں ہوتا۔ ۹

س۔ مسح کس طرح کرے؟

ج۔ مسنون طریقہ یہ ہے کہ اپنے داہنے ہاتھ کی انگلیوں کو معہ ہتھیلیوں کے داہنے

۷ شرح وقایہ، جلد اول، ص ۱۱۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۸ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۳۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۹ ۱۔ درمختار، جلد اول، ص ۴۶۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ شرح وقایہ، جلد اول، ص ۱۱۴، مکتبہ

موزے کے اگلے حصہ پر رکھے اور انگلیوں کو کھولے ہوئے پنڈلی کی طرف ٹخنوں سے اوپر تک کھینچے۔ ۱۰

س۔ ایک شخص نے انگلیاں کشادہ ۱۱ نہ کیں مگر مقدار تین انگل ہاتھ کا مسح کیا آیا اس کا مسح درست ہے؟

ج۔ ہاں درست ہے لیکن خلاف سنت ہے ایک ہی انگل سے ایک مرتبہ مسح کرنا بھی درست نہیں۔ ۱۲

س۔ ایک شخص نے ایک ہی انگلی سے ایک ہی جگہ تین مرتبہ خط کھینچا یہ بھی درست ہے یا نہیں؟

ج۔ درست نہیں۔ ہاں تین جگہ علیحدہ علیحدہ اگر خط کھینچا تو درست ہے اور اگر شخص الٹا مسح کرے یعنی پنڈلیوں سے پاؤں کی انگلیوں کی طرف کھینچے تو یہ بھی خلاف سنت ہے ۱۳

س۔ ایک شخص موزوں پر مسح بھول گیا پھر مینہ پڑا یا پانی بعد تین انگشت کے پڑا یا ایسی گھاس پر چلا کہ جو مینہ کے پانی سے تر ہے اس کا بھی مسح ہو گیا یا نہیں؟

ج۔ اس شخص کا مسح ہو گیا۔ اسی طرح سر پر مینہ کا پانی پڑنے سے بھی سر کا مسح ہو جائے گا ۱۴

۱۰۔ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۳۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ شرح وقایہ، جلد اول،

ص ۱۰۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۱۱۔ کھولنا، کھلا رکھنا۔

۱۲۔ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۳۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۳۔ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۳۲، ۳۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۴۔ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۳۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

- س۔ موزوں پر ایسی جگہ مسح کرنا کہ جو پاؤں سے خالی ہے درست ہے یا نہیں؟
- ج۔ درست نہیں اگر اس خالی جگہ میں پاؤں لے جا کر مسح کرے تو درست ہے پھر اس جگہ سے پاؤں جدا ہونے پر دوبارہ مسح کرے گا۔ ۱۵
- س۔ اگر ایک موزہ کے اندر پانی چلا جاوے جس سے تمام پاؤں بھیگ جاوے اس صورت میں مسح قائم رہے گا یا نہیں؟
- ج۔ اس صورت میں بھی مسح ٹوٹ جائے گا پاؤں کو موزہ سے نکال کر پھر دھو دے۔ ۱۶
- س۔ مسح کو توڑنے والی کیا چیزیں ہیں؟
- ج۔ جو چیزیں وضو کو توڑنے والی ہیں وہ سب مسح موزہ کو توڑنے والی ہیں اور دونوں موزوں سے پاؤں کا نکالنا یا صرف ایک کا یا اکثر قدم کا نکالنا بھی ناقص مسح ہے اور مدت کا گزرنا بھی مسح کو توڑنا ہے پانی موجود ہونے کے وقت۔ ۱۷
- س۔ دستانوں پر بھی مسح درست ہے یا نہیں؟
- ج۔ دستانوں پر مسح درست نہیں اسی طرح عمامہ ٹوپی اور برقعہ پر جائز نہیں۔ ۱۸
- س۔ اس مسح کا اس معذور کے حق میں جس کا وضو وقت کے جاتے رہنے سے ٹوٹ جاتا ہے کیا حکم ہے؟

۱۵ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۳۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۶ شرح وقایہ، جلد اول، ص ۱۱۴، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۷ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۳۴، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۸ ۱۔ شرح وقایہ، جلد اول، ص ۱۱۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ تنویر الابصار، جلد اول، ص ۴۵۷،

مکتبہ امدادیہ ملتان۔

ج۔ معذور کو اگر وضو کے وقت عذر موجود نہ تھا اور اس نے بعد وضو کامل موزہ پہنا تو اب اس کو مثل تندرستوں کے مدت معلومہ تک مسح جائز ہے اور اگر وضو کرتے وقت یا ایک موزہ پہنتے وقت عذر پیدا ہو تو مسح وقت کے اندر جائز ہے خارج وقت میں جائز نہیں ۱۹۔
س۔ جس شخص کو مدت مسح ہونے کے بعد خوف پاؤں کے اکڑ جانے کا بہ سبب سردی کے ہو اس شخص کے لئے کیا حکم ہے؟

ج۔ اس شخص کے موزوں کے مسح کا حکم ساقط ہوا۔ ٹوٹی ہوئی ہڈی یا بندھی ہوئی لکڑی یا تختی کے مسح کا حکم طاری ہوا جس کو جبیرہ کہتے ہیں ۲۰۔ تو اب اس وقت میں آدمی سے زیادہ کا مسح کفایت کرتا ہے برخلاف مسح موزہ کے ۲۱۔ جبیرہ کا حکم ہے کہ جب تک زخم کا دھونا یا مسح کا کرنا یا پٹی کھولنا ضرر کرے اس وقت تک جبیرہ پر مسح کرے پھایا اور پٹی بھی اسی حکم میں ہے۔ ۲۲۔

س۔ زخم کے ساتھ بعض اچھی جگہ بھی بند رہنے میں آ جاتی ہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟
ج۔ جب کہ دھونا اور کھولنا مضر ہو تو اس جگہ کا بھی مسح زخم کے ساتھ درست ہے بلکہ گرد پٹی کے اگر کچھ بدن کھلا رہے اور اس کے دھونے میں خوف ہو کہ پٹی تر ہونے سے زخم میں نقصان ہو گا تب بھی مسح درست ہے۔ ۲۳۔

(۱۹، ۲۰) فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۳۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۱ درمختار، جلد اول، ص ۴۶۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۲ شرح وقایہ، جلد اول، ص ۱۱۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۳ اسد اللکھار، جلد اول، ص ۴۷۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ شرح وقایہ، جلد اول، ص ۸۸، مکتبہ

امدادیہ ملتان۔ ۳۔ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۳۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔

س۔ ایک شخص کا زخم تو ایسا نہیں کہ جس پر مسح ضرر دے مگر پٹی ایسی صورت سے باغی

گئی ہے کہ جس کے کھولنے میں نقصان ہے یعنی خون سے چپک گئی ہے اس طرح کے اگر اس کو اکھاڑتے ہیں تو زخم کی تازگی کا احتمال ہے تو اس صورت میں مسح پٹی پر ہوگا یا زخم پر؟

ج۔ ایسی صورت میں مسح پٹی پر ہوگا۔ ۲۴

س۔ ایک شخص کو پٹی کھولنے میں ضرر ہے یعنی ایسی جگہ بندھی ہوئی ہے کہ خود نہیں باندھ سکتا اور نہ کوئی دوسرا آدمی باندھنے والا ہے اب بھی مسح کرے یا کھول کر دھو دے؟

ج۔ یہ شخص بھی صاحب عذر ہے مسح کرے۔ ۲۵

س۔ کسی کا پھایا خود گر پڑے بغیر گرائے اس کیلئے کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر زخم اچھا نہیں ہوا اور جبیرہ یا پھایا گر پڑا تو نہ دھونا اس جگہ کا لازم ہوا اور نہ مسح سابقہ باطل ہوا اور زخم کے اچھے ہونے کے سبب پھایا گرا ہے تو اب مسح باطل ہے اور دھونا اس جگہ کا واجب ہے۔ ۲۶

س۔ زخم کی پٹی پر مسح کیا پھر وہ گر گئی اور دوسری پٹی بذلی تو اب دوبارہ مسح کرے یا نہیں؟

ج۔ دوبارہ مسح کرنا بہتر ہے۔ ۲۷

۲۴ در مختار، رد المحتار، جلد اول، ص ۴۷۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۵ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۳۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ در مختار، جلد اول، ص

۴۷۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۶ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۳۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۷ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۳۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ شرح وقایہ، جلد اول،

ص ۱۱۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ پٹی اور جبیرہ پر مسح کس حد تک ضروری ہے؟

ج۔ آدمے سے زیادہ پر۔ اگر آدمے سے کم پر مسح کرے گا تو درست نہ ہوگا۔ ۲۸

س۔ کیا اس میں حدیث اکبر اور اصغر کی کوئی قید ہے؟

ج۔ نہیں دونوں حالتوں میں برابر ہے خواہ بے وضو والا باندھے یا جنابت والا سب پر مسح ہے۔ ۲۹

س۔ اگر اوپر کی پٹی دور ہو جاوے تو نیچے کی پٹی پر مسح کا اعادہ ہے یا نہیں؟

ج۔ نیچے کی پٹی پر مسح کا اعادہ واجب نہیں مگر مستحب ہے۔ ۳۰

س۔ اگر کوئی دوسرے آدمی سے موزے پر مسح کرائے تو درست ہے یا نہیں؟

ج۔ درست ہے مگر نیت وہ کرے جس کے موزے پر مسح ہو۔ ۳۱

۲۸ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۳۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ تہذیب البصائر، جلد اول،

ص ۴۷۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۹ ۱۔ درمختار، جلد اول، ص ۴۷۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۳۶،

نورانی کتب خانہ پشاور

۳۰ ۱۔ درمختار، جلد اول، ص ۴۷۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۱ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۳۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔

باب نجاسات کے بیان میں

س۔ نجاست کتنی طرح کی ہوتی ہے؟

ج۔ دو طرح کی ہوتی ہے ایک نجاست حکمیہ۔ دوسرے نجاست حقیقیہ۔ ۱۔

س۔ نجاست حکمیہ کس کو کہتے ہیں؟ اور یہ کس چیز سے دور ہوتی ہے؟

ج۔ نجاست حکمیہ وہ ہے جو نظر نہ آوے صرف شارع کے حکم سے بدن پر ایسی ناپاکی

طاری ہوتی ہے جس کا وجوب ازالہ عذر سے ساقط نہیں جیسے حدث اکبر ① یا حدث

اصغر ② کہ بظاہر کوئی ناپاکی بدن سے لگی ہوئی معلوم نہیں ہوتی اور پھر ایسی ناپاکی ہے

کہ کسی عذر، وجوب ازالہ کی معافی نہیں چونکہ اس نجاست کے وجود کا تحقق حکماً ہے اسی

واسطے اس کا نام حکمیہ رکھا گیا اور یہ مطلق پانی سے دور ہوتی ہے تاکہ مقید پانی سے۔ ۲۔

س۔ مطلق پانی کس کو کہتے ہیں؟ اور مقید کس کو؟

ج۔ مطلق پانی وہ ہے جس کے اندر بہنا اور پیاس کا دور کرنا اور نباتات کا اگانا اور بے

رنگ ہونا پایا جاوے کہ جو اس کی پیدائشی صفیتیں ہیں جیسے مینہ کا پانی، دریا، ندی، کنوئیں

اور چھوٹے بڑے چشموں کا پانی اور ان پانیوں کی پاکی کا بیان مفصل پانی کے بیان میں

آگے آئے گا اور مقید پانی وہ ہے جو بغیر قید کے نہ بولا جائے مثلاً تربوز کا پانی، باقلہ کا

پانی، عرق گلاب، عرق کیوڑہ، عرق بادیان وغیرہ پر ایسے پانیوں سے نجاست حقیقی دور

۱۔ در مختار، جلد اول، ص ۵۰۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

① جس کو جنابت یا نہانے کی حاجت کہتے ہیں۔ ② بے وضو ہونے کی حالت۔

۲۔ تنویر الابصار، در مختار، رد المحتار، جلد اول، ص ۵۰۹، ۵۱۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

ہو جاتی ہے نہ نجاست حکمی۔ ۳

س۔ نجاست حقیقیہ کس کو کہتے ہیں؟

ج۔ نجاست حقیقیہ وہ ہے جو نظر آوے جیسے پاخانہ پیشاب وغیرہ۔ اور اس نجاست کی مقدار معافی کی بھی معین ہے چونکہ اس کے وجود کا تحقق حقیقہ ہوتا ہے اس لئے اس کو حقیقیہ کہا گیا ہے۔ اور یہ دو قسم کی ہوتی ہے غلیظہ اور خفیفہ۔ ۴

س۔ غلیظہ کس کو کہتے ہیں؟

ج۔ امام صاحب کے نزدیک غلیظہ اس کو کہتے ہیں جس میں دو نص متعارض نہ ہوں اور صاحبین کے نزدیک جس میں مجتہدین دین رحمہم اللہ کا اختلاف نہ ہو۔ ۵

س۔ نجاست غلیظہ میں کیا چیزیں شامل ہیں؟

ج۔ جو چیزیں آدمی کے بدن سے ایسی نکلتی ہیں کہ جن سے غسل یا وضو واجب ہوتا ہے سوائے ریح کے جیسے پاخانہ، پیشاب، منی، مذی، ودی، خون حیض، نفاس، استحاضہ، کچہ لہو، پیپ، خون جاری، منہ بھر ① کرتے۔ ان کے علاوہ شراب اور پاخانہ اور پیشاب ان چوپایہ جانوروں کا جن کا گوشت حرام ہے خواہ درندے ہوں مثل شیر، بلی ② وغیرہ

۳ رد المحتار، جلد اول، ص ۳۲۳، ۳۲۴، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۴ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۴۵، ۴۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۵ رد المحتار، جلد اول، ص ۵۲۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

① بچہ کی تے کا بھی یہی حکم ہے۔

② بلی اور چوہ ہے کا پیشاب بہ سبب نہ ہونے بچاؤ کے معاف ہے سوائے پانی اور اس کے

برتنوں کے۔ (رد المحتار، جلد اول، ص ۵۲۳، مکتبہ امدادیہ ملتان)

کے ہوں یا مثل گدھے وغیرہ کے پاخانہ ربط اور مرغی اور سانپ اور جونک کا اور گوبر گائے بھینس کا اور میٹھی اونٹ بکری کی اور ہر حلال چوپایہ کا پاخانہ اور غیر ماکول اللحم ۶ پرند جانوروں کا پیشاب سوائے چمگاڈ کے اور مرداریہ سب نجاست غلیظہ ہیں۔ ۷ س۔ نجاست غلیظہ کا کیا حکم ہے؟ اور نجاست خفیفہ کس کو کہتے ہیں؟

ج۔ نجاست غلیظہ اگر گاڑھی ہے تو ساڑھے چار ماشہ کے وزن اور پتلی ہو تو ہتھیلی کے گڑھے کے برابر کپڑے یا بدن پر لگ جاوے تو اس قدر معاف ہے۔ نجاست خفیفہ امام صاحب کے نزدیک وہ ہے جس میں دو نص ۸ متعارض اور صاحبین کے نزدیک وہ ہے جس میں مجتہدین کا اختلاف ہو مثلاً گھوڑے اور حلال جانوروں کا پیشاب مثل گائے بکری وغیرہ کی بیٹ۔ اور ان پرند جانوروں کی جن کا گوشت کھانا حرام ہے۔ ۹ س۔ نجاست خفیفہ کا کیا حکم ہے؟

ج۔ کمتر چوتھائی سے ہر کپڑے اور بدن کا معاف ☆ ہے۔ مثلاً انگر کھاوا یا بدن پر ۶ وہ جانور جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا۔

۷ ۱۔ در مختار، جلد اول، ص ۵۲۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۴۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۸ ایک دوسرے کے برخلاف۔

۹ تنویر الابصار، در مختار، رد المحتار، جلد اول، ص ۵۲۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

☆ معاف سے مراد یہ ہے کہ اس قدر نجاست کے ساتھ نماز اصل میں صحیح ہے اور یہ مراد نہیں کہ وہ مکروہ بھی نہیں بلکہ مقدار معینہ کا دور کرنا واجب ہے اگر دور نہ کرے گا تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی اور اس مقدار سے کم کا دور کرنا سنت ہے اور دور نہ کرنا مکروہ تنزیہی ہے اور زیادہ مقدار معینہ سے دھونا فرض ہے اور نہ دھونا مہطل نماز ہے یہی حکم نجاست خفیفہ کا ہے۔ (در مختار، جلد اول، ص ۵۲۰، ۵۲۱، مکتبہ امدادیہ ملتان) ۱۰ ایک قسم کا مردانہ لباس۔ قبا

نجاست خفیفہ لگی، تو اب دیکھنا چاہئے کہ دامن میں نجاست لگی یا آستین میں یا کلی میں اگر دامن میں لگی ہے تو چوتھائی سے کم دامن کا اس آلودگی سے معاف ہے اسی طرح بدن پر لگے تو دیکھے کہ ہاتھ میں ہے یا کمر میں یا پیٹ میں اگر ہاتھ میں ہے تو ہاتھ کا چوتھائی حصہ معاف ہے ہر عضو کا علیحدہ علیحدہ کم چوتھائی سے دیکھا جائے گا اور یہ حکم عضو کا کپڑے اور بدن کے واسطے ہے نہ پانی کے لئے کہ پانی اور ہر چیز بہنے والی کے حق میں کوئی بھی مقدار معاف نہیں اور اگر تھوڑی سی بھی نجاست گر جاوے گی تو سارا پانی ناپاک ہو جاوے گا خواہ نجاست غلیظہ ہو یا نجاست خفیفہ۔ ۱۱

س۔ نجاست حقیقیہ کس چیز سے دور ہوتی ہے؟

ج۔ ۱۔ آب مطلق اور آب مقید کے دھونے سے۔ ۲۔ رگڑنے ① سے مثل جوتے اور چمڑے کے موزے کے جبکہ جسم دار نجاست لگے۔ ۳۔ پونچھنے سے مثل آئینہ اور روغنی برتنوں وغیرہ کے جن میں بعد پونچھنے کے اثر نجاست باقی نہ رہے۔ ۴۔ خشک ② ہو نے سے مثل زمین کے خشکی حرارت آفتاب سے ہو یا ہوا سے۔ ۵۔ چھیلنے سے مثل لکڑی کے۔ ۶۔ ذات کے بدلنے سے مثلاً شراب سرکہ ہو جاوے یا گدھانک سار میں نمک بن جاوے۔

۱۱۔ ۱۔ ردالمحتار، جلد اول، ص ۵۲۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۴۶۔

نورانی کتب خانہ پشاور۔

① رگڑنا خواہ زمین پر ہو خواہ لکڑی پر یا ناخن یا پتھر وغیرہ سے ہو۔

② یہ حکم زمین اور ان چیزوں کے حق میں ہے جو زمین پر ثابت اور قائم ہیں۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری

، جلد اول، ص ۴۴، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ ردالمحتار، جلد اول، ص ۵۱۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۷۔ آگ ☆ میں جلانے۔ ۸۔ اکثر میں سے بعض کے نکال دینے سے جیسے اناج کہ بروقت جدا کرنے بھوسی کے جس کو گا ہنا کہتے ہیں نیل گو برا اور پیشاب کرتے ہیں اگر اس میں سے کچھ نکل گیا تو سب اناج پاک ہو گیا یا روئی تھوڑی جو کہ نصف سے ناپاک تھی اور پھر دھنکی گئی تو بعض حصہ نکل جانے سے جو کہ دھنکنے ☆ میں جا تا رہا باقی روئی پاک ہو گئی۔ ۱۲۔

س۔ چھا چھ، دودھ، تیل مستعمل پانی ان سے بھی نجاست حقیقی دور ہو جاتی ہے یا نہیں؟ ج۔ نہیں! اس لئے کہ ان میں چکنائی ہوتی ہے ہاں مستعمل پانی سے نجاست حقیقی دور ہو جاتی ہے۔ ۱۳۔

س۔ اکثر یہ مشہور ہے کہ یہ پانی پاک تو ہے مگر پاک کرنے والا نہیں اس کے کیا معنی؟

☆ اگر برتن مٹی یا پتھر کا ہے اور نجاست اس کے اجزاء میں گھس گئی ہے تو آگ میں جلانے سے بھی نجاست دور ہو جاتی ہے اسی طرح گو برا اور لید کی راکھ سے طہارت کرنے کا فتویٰ ہے، بکری کی سری خون میں بھری ہوئی جلادی جائے وہ بھی پاک ہے۔ مٹی کے برتن جو نجس مٹی سے بنائے جائیں یا وہ اینٹیں جو نجس پانی سے بنائی جائیں اور پھر آگ میں پکائی جائیں۔ سب پاک ہیں (فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۴۴، نورانی کتب خانہ پشاور۔)

☆ مگر شرط یہ ہے کہ جس قدر حصہ ناپاک ہوا ہے اس مقدار میں یا اس سے زیادہ نکل جائے نہ کم (۱۔ رد المحتار، جلد اول، ص ۵۱۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۴۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔)

۱۲۔ ۱۔ درمختار، رد المحتار، جلد اول، ص ۵۱۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۴۵۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۳۔ درمختار، جلد اول، ص ۵۱۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

ج۔ اس کے یہ معنی ہے کہ یہ پانی نجاست حکمیہ کا پاک کرنے والا نہیں ہے یعنی اس پانی سے غسل اور وضو نہیں کر سکتے۔ ۱۴۔

س۔ مستعمل پانی کس کو کہتے ہیں؟

ج۔ مستعمل پانی وہ ہے جس سے حدث دور کیا جاوے یا عبادت کی نیت سے بدن پر صرف کیا جاوے جس وقت یہ پانی عضو سے جدا ہو مستعمل ہو جاتا ہے۔ ۱۵۔

س۔ بدن یا کپڑے پر غلیظہ اور خفیہ دونوں نجاستیں لگیں اور اپنی مقدار معافی سے دونوں نجاستیں کم ہیں تو اب کیا حکم ہے؟

ج۔ ایسی صورت میں نجاست خفیہ نجاست غلیظہ کے تابع ہوتی ہے دونوں کی مقدار ملا کر دیکھا جائے اگر غلیظہ کی مقدار کو پہنچ جائیں۔ تو غلیظہ کا حکم ہوگا۔ ۱۶۔

س۔ کپڑے کو کس طرح دھوئے؟

ج۔ جو نجاست کپڑوں میں نمودار نہیں اس کا محل تو دھونے والے کے گمان غالب میں ایک بار کے دھونے سے پاک ہو جاتا ہے اور دوسرا اس والے کے لئے تین بار یا سات بار دھونا اور نچوڑنا مبالغہ کے ساتھ معتبر ہے اور جو نجاست کہ نمودار ہو اس کا زوال عین و اثر معتبر ہے خواہ دھونے سے ایک ہی بار کے ہو۔ ۱۷۔

۱۴۔ ۱۔ درمختار، جلد اول، ص ۳۵۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۲۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۵۔ ۱۔ درمختار، جلد اول، ص ۳۳۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۲۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۶۔ تنویر الابصار، درمختار، جلد اول، ص ۵۲۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۷۔ تنویر الابصار، درمختار، جلد اول، ص ۵۳۶، ۵۳۹، ۵۴۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ اگر کسی چیز پر ایسی بدبودار نجاست لگ جائے کہ جس کی بدبودھونے کے بعد بھی نہ جائے مثلاً ناپاک تیل یا مردار جانور کی چربی لگ جائے کہ جو بعد دھونے کے دور نہ ہو ان کے لئے کیا حکم ہے؟

ج۔ تین بار دھو ڈالنے کے بعد نجاست کی بدبو یا تیل کی چکنائی کا رہنا مضر طہارت نہیں ہاں اگر مردار جانور کی چکنائی ہے تو البتہ مضر طہارت ہے اس لئے کہ وہ عین نجاست ہے۔ ۱۸۔

س۔ ایک شخص نے نجس کپڑے کو بقدر اپنی طاقت دھونے کے بعد نچوڑا پھر کسی دوسرے شخص نے اپنی طاقت کے موافق اسی کپڑے کو نچوڑا اب اس کپڑے میں سے چند قطرے پانی کے نکلے اس کپڑے کی طہارت کا حکم پہلے نچوڑنے میں ہے یا پچھلے نچوڑنے میں؟

ج۔ ہر شخص بقدر اپنی طاقت کے احکام کا مخاطب ہے دوسرے کی طاقت سے یہ شخص قادر نہیں ٹھہرے گا اگر پہلے شخص نے اپنی طاقت کے موافق نچوڑ لیا تھا تو اس کے نزدیک پاک ہو گیا تھا دوسرے نے جب نچوڑا تو اس کے نزدیک اب پاک ہوا۔ ۱۹۔

س۔ اگر کوئی شخص کپڑے کے باریک ہونے کے سبب نچوڑنے میں مبالغہ نہ کرے جب بھی وہ کپڑا پاک ہو گا یا نہیں کیونکہ اس نے اپنی طاقت کے موافق نچوڑا نہیں ہے، ج۔ یہ کپڑا بہ سبب ضرورت کے پاک ہو جائے گا۔ ۲۰۔

س۔ بڑے فرش دری وغیرہ جو نچوڑنے میں نہیں آتے انکی طہارت کس طرح پر ہے؟

۱۸۔ درمختار، جلد اول، ص ۵۳۷، ۵۳۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

(۱۹ ۲۰) درمختار، جلد اول، ص ۵۳۰، ۵۳۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

ج۔ اتنا کثیر پانی ڈالے کہ جس سے زوال عین نجاست ہو جائے کہ اس قدر پانی ڈالنے سے طہارت ہو جاتی ہے بلا شرط نچوڑنے ① اور سکھانے ② کے۔ ۲۱

س۔ نجاست غلیظہ اور خفیہ کا نجار اور دھواں اگر کپڑے اور بدن کو لگ جائے تو کیا؟
ج۔ جب تک اثر نجاست مثل رنگ یا بدبو کے کپڑے پر پیدا نہ ہو کپڑا اور بدن پاک ہے۔ ۲۲

س۔ ایک شخص کے کپڑے یا بدن پر نجاست لگ گئی اور یہ یاد نہیں کہ کون سے مقام پر لگی ہے تب یہ شخص کیا کرے؟

ج۔ وہ شخص اپنے گمان غالب پر بدن یا کپڑے کو دھو ڈالے خواہ نجاست دوسری طرف لگی ہوئی ہو بدون اٹکل کے بھی دھوے گا تو بھی کپڑا پاک ہو جاوے گا۔ ۲۳
س۔ کیا یہ طہارت بعد علم کے بھی رہے گی یعنی اب معلوم ہوا کہ ناپاکی فلاں جگہ پر لگی تھی کیا پہلا دھونا کافی ہوگا؟

ج۔ بعد علم کے طہارت نہیں رہ سکتی اب جس طرف کا علم ہوا ہے اسی طرف دھو ڈالے۔ ۲۴

① جس کو نچوڑنا مشکل ہو اس کو پے در پے دھونا پانی کا جاری قائم مقام نچوڑنے کے ہے۔

② سکھانے سے مراد تھکا ٹھکا (پے در پے قطرے گرنا) کا بند ہو جانا ہے۔

۲۱ درمختار، جلد اول، ص ۵۳۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۲ ۱۔ رد المحتار، جلد اول، ص ۵۳۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۴۷،

نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۳ تنویر الابصار، درمختار، جلد اول، ص ۵۳۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۴ درمختار، جلد اول، ص ۵۳۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ دیوار یا چھت کہ جو گوبر اور مٹی سے لپی جاوے بعد خشک ہونے کے اگر اس پر گیلا کپڑا رکھ دیں تو ناپاک ہو گا یا نہیں؟

ج۔ اس سے کپڑا ناپاک نہیں ہوتا جب تک کہ اثر نجاست ناپایا جاوے۔ ۲۵۔
 س۔ پاک کپڑا ناپاک پانی میں دھویا گیا اور نچوڑنے کے بعد تری رہ گئی اس کو پاک خشک کپڑے میں لپیٹا گیا جس میں اس کی تری آئی تو اس پاک کپڑے کے لئے کیا حکم ہے؟

ج۔ جب تک ناپاک کپڑے کی تری اس قدر پاک کپڑے میں نہ پیدا ہو کہ نچوڑنے میں قطرے نکلیں اس وقت تک پاک ہے۔ ۲۶۔

س۔ جانور کے ذبح کے بعد جو خون اس کی رگوں میں اور گوشت میں رہ جاتا ہے اس سے جو کپڑا آلودہ ہو جائے وہ کیا ہے؟

ج۔ پاک ہے اس لئے کہ خون جاری نہیں ہے اس سے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے اگرچہ بہت ہو۔ اگر جاری خون کپڑوں میں لگ جاوے اور اس خون سے کپڑے اس مقدار تک کہ جو نجاست غلیظہ کی مقدار اوپر بیان کی گئی ہے آلودہ ہو جائے تو کپڑے ناپاک ہو جائیں گے مگر جگر اور تلی کا خون پاک ہے۔ ۲۷۔

س۔ جانور کا پتہ کیا ہے؟

ج۔ ہر جانور کے پتہ کا حکم اس کے پیشاب کے حکم میں ہے نجاست غلیظہ اور خفیفہ ہونے میں۔ ۲۸۔

(۲۶ ۲۵) فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۴۷، نورانی کتب خانہ پشاور۔

(۲۸ ۲۷) فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۴۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔

س۔ جگال جانوروں کا کیسا ہے؟

ج۔ جگال ہر جانور کا اس کے پاخانے کے حکم میں ہے۔ ۲۹

س۔ مردہ جانور کی کیا چیزیں پاک ہیں؟

ج۔ بال، ہڈی، پٹھا، کھرم، سینک، پر، پشم، ناخن، دانت یہ سب چیزیں پاک ہیں بشرطیکہ اس میں کسی پر چکنائی نہ ہو مگر دودھ جو بکری کے تھن میں بعد مرنے کے رہ جائے پاک ہے۔ ۳۰

س۔ آدمی کے سر کے بال کیسے ہیں؟

ج۔ پاک ہیں بشرطیکہ اکھڑے ہوئے نہ ہوں۔ ۳۱

س۔ چمھر، پسو، جوں، مچھلی اور جس قدر جانور پانی میں رہتے ہیں ان کا خون کیسا ہے؟

ج۔ ان سب کا خون پاک ہے اگرچہ بہت ہو۔ ۳۲

س۔ دودھ دوتے وقت بکری کی میٹھی دودھ میں گر جائے تو دودھ ناپاک ہوا یا کیا؟

ج۔ اسی وقت اگر سالم کو پھینک دیں تو بضرورت پاک ہے اور گر ٹوٹ جائے تو دودھ ناپاک ہو گیا۔ ۳۳

س۔ پاخانے کی نکھیاں کپڑے اور بدن پر بیٹھیں تو کپڑا اور بدن ان سے ناپاک ہوتا

۲۹ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۴۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

(۳۰ ۳۱) درمختار، جلد اول، ص ۳۵۹، ۳۶۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ فتاویٰ

عالمگیری، جلد اول، ص ۴۴، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۳۲ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۴۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۳۳ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۴۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

ہے یا نہیں؟

ج۔ اگر بہت سی ہوں تو ناپاک ہو جائے گا ورنہ نہیں۔ ۳۴

س۔ چوہے کی مینگنی گیہوں میں گر جائے اور گیہوں کے ساتھ پس کر آٹا ہو جائے یا تیل میں گرے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ جب تک اس کا مزہ نہ بدلے آٹا پلید نہ ہوگا۔ ۳۵

س۔ اگر گھی جما ہوا ہو اور اس میں چوہا مر جائے یا اور نجاست پڑ جائے تو اب یہ گھی کس طرح پاک ہو سکتا ہے؟

ج۔ چوہے مردہ کے آس پاس کا نکال کر پھینک دیا جائے باقی گھی پاک ہے اور جے ہوئے گھی کا مطلب یہ ہے اگر کسی طرف سے گھی نکالا جائے تو اسی وقت سب مل کر

برابر نہ ہو جائے۔ ۳۶

س۔ اگر پتلا گھی یا تیل یا اور کوئی چیز مثل شہد و چھا چھ کے ہو اور اس میں نجاست گر جائے تو کیسے پاک کرے؟

ج۔ اس میں پانچویں حصہ کا پانی ڈال کر تین دفعہ جوش دیں اور ہر دفعہ پانی جلائیں تیسری دفعہ پاک ہو جائے گا ۳۷۔ اور بعض نے مقید کیا ہے کہ جتنا شہد وغیرہ ہوا اتنا اتنا ہی پانی ڈال کر تین دفعہ جوش دیں اور ہر دفعہ پانی جلا دیں۔ ۳۸

۳۴ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۴۷، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۳۵ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۴۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۳۶ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۴۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔

(۳۷ ۳۸) رد المحتار، جلد اول، ص ۵۴۳، ۵۴۴، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ گوشت، گھی، دودھ سڑا ہوا کھانا درست ہے یا نہیں؟

ج۔ گوشت درست نہیں دودھ اور گھی درست ہے۔ ۳۹

س۔ اگر چوہا مرا ہوا یا اور کوئی نجاست لوٹے میں پائے اور پانی حمام یا مکے سے لیا جاتا ہے مگر یہ خبر نہیں کہ یہ چوہا حمام میں مرا یا مکہ یا کنویں میں اور نجاست کنواں سے آئی یا حمام یا مکہ میں سے آئی تو اب ایسی حالت میں نجاست کا حکم کس پر کیا جائے؟

ج۔ جس برتن میں نجاست پائی جائے اسی پر نجاست کا حکم ہوگا اور لوٹے کا پانی نجس ہو انہ کے مٹکا اور کنویں اور حمام کا اس لئے کہ حادثات کی اضافت اقرب اوقات کی طرف ہوتی ہے۔ ۴۰

س۔ ایک شخص کے پاس تین گھڑے ہیں ایک گھڑے میں شہد ہے دوسرے میں گھی اور تیسرے میں شیرہ خرما ہے پھر ہر ایک میں سے ایک حصہ لے کر باہم مخلوط کیا اس میں سے مردہ چوہا نکلا یا اور کوئی نجاست نکلی تو اب کیا کرے؟

ج۔ اس چوہے کو آفتاب کی تیش میں رکھے اگر اس میں سے چکنائی نکلے تو گھی کا گھڑا ناپاک ہے اور اگر جما ہوا رہا تو شہد کا گھڑا ناپاک ہے اور نرمائی اور چپ پیدا ہو تو شیرہ خرما کا گھڑا ناپاک کیونکہ دھوپ سے گھی پگھلتا ہے، شہد سمٹتا ہے اور شیرہ خرما نرم ہوتا ہے۔ ۴۱

س۔ ذبیحہ ۴۲ اور آب اور طعام کی حرمت اور حلت میں دو خبریں متعارض سنیں جائیں تو

۳۹ درمکار، جلد اول، ص ۵۶۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۴۰ درمکار، جلد اول، ص ۵۶۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۴۱ درمکار، جلد اول، ص ۵۶۲، ۵۶۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۴۲ قربانی کا جانور، شرعی طور پر ذبح کیا ہوا جانور (فیروز اللغات اردو، ص ۶۹۰، فیروز سنز لاہور)

کس پر عمل کرنے؟

ج۔ دونوں خبروں کو ساقط اعتبار کر کے اصل پر عمل کرے یعنی ذبیحہ کو حرام سمجھے کیونکہ ذبیحہ میں بوجہ تعذیب اصل حرمت ہے اور پانی اور کھانے کو حلال جانے کیونکہ پانی اور کھانے میں اصل حلت ہے۔ ۴۳

س۔ کافروں کے مستعمل کپڑے پاک ہیں یا ناپاک؟

ج۔ پاک ہے لیکن پاجامہ کو بغیر دھوئے اگر نماز پڑھے گا تو مکروہ ہوگی۔ ۴۴

س۔ مشرکوں کا جھوٹا پاک ہے یا پاک؟

ج۔ مطلق آدمی کا جھوٹا پاک خواہ وہ کافر ہے یا مشرک مرد ہو یا عورت جنبی ہو یا حائضہ۔ ۴۵

س۔ اجنبی عورت کا جوٹھا مکروہ مشہور ہے یہ کیوں؟

ج۔ یہ کراہت بسبب لذت گیری کے ہے نہ بہ سبب نجاست کے۔ ۴۶

س۔ کافر اور مشرک تو نجس ہیں بقول **إِنَّمَا الْمُشْرِكُ كُفُونٌ نَجَسٌ** ان کا جوٹھا پاک کیوں کر ہے؟

۴۳ درمختار، جلد اول، ص ۵۶۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۴۴ رد المحتار، جلد اول، ص ۵۶۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ فتاویٰ رضویہ جدیدہ، جلد ۴، ص ۴۹۰۔

۴۵ ۱۔ تہذیب الابصار، درمختار، جلد اول، ص ۳۸۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد

اول، ص ۲۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۴۶ درمختار، رد المحتار، جلد اول، ص ۳۸۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول،

ص ۲۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

ج۔ کفار اور مشرکین کی نجاست اعتقادی ہے، اگر خسی نجاست ہوتی تو جناب سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کافر کو مسجد شریف میں شب باش نہ ہونے دیتے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے ۴۷

لیکن یہ ضرورت کے وقت کا مسئلہ ہے نہ کہ بے ضرورت بھی، اس لئے کہ جوٹھے میں اثر ضرور ہے۔

س۔ وہ کون سے جانور ہیں جن کا جوٹھا پاک ہے؟

ج۔ گھوڑے اور گدھے اور خچر اور کل ان جانوروں کا جوٹھا جو حلال ہیں خواہ چار پایہ ہوں یا پرند پاک سوائے مرغی کو چہ گرد ۴۸ اور گائے نجس خوار ۴۹ کے۔ ۵۰

س۔ وہ کونسے جانور ہیں جن کا جوٹھا ناپاک ہے؟

ج۔ سور، کتا، ہاتھی اور کل چار پائے جن کا گوشت حرام ہے جوٹھا بھی حرام ہے۔ ۵۱

س۔ وہ کونسے جانور ہیں جن کا جوٹھا مکروہ ہے؟

ج۔ بلی کا بشرطیکہ اس نے فوراً پانی ناپیا ہو چوہا کھانے کے بعد اور ان جانوروں کا جو گھروں میں رہتے ہیں جیسے چوہے اور چھکلی وغیرہ اور ان پرند جانوروں کا جوٹھا جن کا گوشت حرام ہے مثلاً کوا، اور چیل اور باز وغیرہ کے اور یہ کراہت بھی دولت مندوں

۴۷ ردالمحتار، جلد اول، ص ۳۸۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۴۸ آوارہ مرغی۔ ۴۹ گندی مندی چیزیں کھانے والی۔

۵۰ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۲۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۵۱ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۲۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ ردالمحتار، جلد اول، ص

۳۸۲، ۳۸۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

کے لئے ہے نہ غریبوں کے لئے۔ ۵۲

س۔ گدھے اور خچر کا جوٹھا پاک بیان کیا گیا ہے۔ حالانکہ ان کا جوٹھا مشکوک مشہور ہے یہ کیوں کر؟

ج۔ اس کی مشکوک خود پاک ہونے کے اندر نہیں ہے بلکہ دوسرے کو پاک کرنے کے اندر ہے۔ ۵۳

س۔ کسی جگہ سوائے اس مشکوک پانی کے اور کوئی پانی نہیں ہے تو کیا کرے؟

ج۔ اس مشکوک پانی سے بھی وضو کرے گا اور پھر تیمم بھی کرے صرف ایک پر یعنی وضو یا تیمم پر اکتفا جائز نہیں۔ ۵۴

س۔ پسینہ جانوروں کا کیسا ہے؟

ج۔ پسینہ ہر جانور کا اس کے جوٹھے کے حکم میں ہے جس کا جوٹھا پاک ہے اس کا پسینہ بھی پاک ہے اور جس کا جوٹھا ناپاک ہے اس کا پسینہ بھی ناپاک ہے اور جس کا جوٹھا مکروہ ہے اس کا پسینہ بھی مکروہ ہے۔ ۵۵

س۔ آدمی کا پسینہ کیسا ہے؟

ج۔ پاک ہے خواہ کافر ہو یا مشرک، جنبی ہو یا حائضہ، نہ اس سے کپڑے ناپاک

۵۲ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۲۴، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ درمختار، جلد اول، ص

۳۸۴، ۳۸۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۵۳ تنویر الابصار، جلد اول، ص ۳۸۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۵۴ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۲۴، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۵۵ تنویر الابصار، جلد اول، ص ۳۸۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

ہوتے ہیں نہ بدن۔ ۵۶

س۔ لعاب ہاتھی کا جو اس کی سوٹ کے اندر سے گرتا ہے کیا ہے؟

ج۔ ناپاک ہے۔ ۵۷

۵۶ در مختار، جلد اول، ص ۳۸۱، ۳۸۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۵۷ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۴۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

باب پانی کی پاکی اور ناپاکی کے بیان میں

س۔ مطلق پانی کہ جس سے نجاست حکمیہ دور ہو جاتی ہے کتنی قسم پر ہے؟

ج۔ دو قسم پر ہے ایک جاری پانی۔ دوسرا بند پانی۔ ۱۔

س۔ جاری پانی کس کو کہتے ہیں؟

ج۔ جس کو لوگ عرف میں بہتا ہوا کہیں۔ ۲۔

س۔ کس مقدار میں نجاست گر جانے سے جاری پانی ناپاک ہوگا؟

ج۔ جاری پانی نجاست کی مقدار پر نجس نہیں ہوتا جب تک کہ نجاست کا اثر جاری پانی

کے اوصاف ثلاثہ یعنی رنگ بو اور مزہ کو نہ بدل دے جس وقت نجاست کے سبب ایک

بھی صفت جاری پانی کی متغیر ہوگی۔ جاری پانی ناپاک ہو جائے گا۔ ۳۔

س۔ جاری پانی کا کوئی وصف جب نجاست سے بدل جائے تو پھر کسی طرح پاک ہو

سکتا ہے؟

ج۔ جب پانی پاک اس میں اس قدر مل جاوے کہ اس کے وصف متغیرہ کو دور کر دے

تب پاک ہو جائے گا۔ ۴۔

س۔ بہت سے آدمی تالاب یا نہر کے کنارے بیٹھ کر وضو کریں تو کیا وضو جائز ہوگا؟

۱۔ در مختار، جلد اول، ص ۳۳۴، ۳۳۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ ۱۔ تنویر الابصار، در مختار، جلد اول، ص ۳۳۴، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد

اول، ص ۱۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۳۔ تنویر الابصار، جلد اول، ص ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۴۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

ج۔ ہاں جائز ہے۔ ۵

س۔ چھت پر نجاست پڑی ہوئی ہو اور مینہ برسا اور چھت ٹپک کر کپڑے پر پڑی تو اب یہ کپڑا ناپاک ہوا یا نہیں؟

ج۔ جب تک مینہ برس رہا ہے جاری پانی کے حکم میں ہے اس وقت ٹپکے سے کپڑا ناپاک نہیں ہوتا جس وقت مینہ بند ہوگا پھر اگر پانی ٹپکے گا تو کپڑا ناپاک ہو جائے گا اور یہ حکم طہارت کا عین برسنے کی حالت میں بھی اس وقت تک ہے جب کہ پانی کے اوصاف ثلاثہ میں تغیر نہ ہوا ہو اور اگر چھت کی نجاست کے اثر سے ٹپکے پانی میں تغیر ہو گیا ہے تو عین برسنے کی حالت میں بھی کپڑا ناپاک ہو جائے گا اسی طرح اگر چھت پر متفرق مقامات میں نجاست پڑی ہے مگر پرنا لے کے سرے پر نہیں ہے اور مینہ کا پانی بغیر اوصاف ثلاثہ کے پرنا لے سے جاری ہوا وہ بھی پاک ہے اور اگر نجاست پرنا لے کے پاس ہے اور اکثر پانی یا نصف اس نجاست سے مل کر آتا ہے تو یہ ناپاک ہے۔ ۶

س۔ بند پانی کتنی قسم پر ہے؟

ج۔ دو قسم پر ہے ایک قلیل۔ دوسرا کثیر۔ ۷

س۔ بند پانی کثیر کس کو کہتے ہیں؟

ج۔ بند پانی کثیر وہ ہے کہ ایک طرف کی نجاست پڑی ہوئی کا اثر دوسری طرف کو نہ پہنچے علماء متاخرین نے اس کی مقدار عام فہم یوں بیان کر دی ہے کہ جو حوض دہ درودہ مربع چالیس گز اور مدور اڑتالیس گز ہو اس میں پانی کثیر ہوتا ہے اس مقدار کے حوض میں

(۵) ۶) فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۱۷۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۷) فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۱۸۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔

ایک طرف کی نجاست کا اثر دوسری طرف نہیں پہنچتا ہے اور حوض کبیر بھی اسی مقدار سے تعبیر کیا جائے گا اور گہرائی صرف اس قدر معتبر ہے جس سے پانی بھرنے کے وقت چلو سے زمین نہ کھل جائے اور یہی گہرائی جاری پانی کے لئے بھی ہے۔ ۷

س۔ کثیر پانی کی پاکی اور ناپاکی کا کیا حکم ہے؟

ج۔ اسکی پاکی اور ناپاکی کا حکم وہی ہے جو جاری پانی کا ہے یعنی جب اثر نجاست سے ایک صفت بھی بدلے خواہ رنگ بدلے یا بدبو بدلے اسی وقت پانی بھی ناپاک ہو جائے گا۔ ۸

س۔ ایک حوض اوپر سے دہ دردہ کی مقدار ہے اور نیچے سے کم ہے ایسا حوض نجاست گرنے سے ناپاک ہوگا یا نہیں؟

ج۔ نہیں۔ لیکن ہاں! جب اوپر کا پانی فٹا ہو کر نیچے اس مقدار پر پہنچے جو دہ دردہ سے کم ہو تب ناپاک ہوگا۔ ۹

س۔ ایک حوض نیچے سے تودہ دردہ ہے اور اوپر سے اتنا نہیں نجاست گرنے پر اس کا کیا حکم ہے؟

ج۔ اس حوض کا پانی ناپاک ہے جب تک نیچے دہ دردہ کی مقدار کو نہ پہنچے۔ ۱۰

س۔ حوض کبیر میں جہاں نجاست پڑی ہوئی ہے وہ جگہ بھی پاک ہے یا نہیں؟

۷ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۸ تنویر الابصار، درمختار، رد المحتار، جلد اول، ص ۳۳۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

(۱۰) ۱۔ درمختار جلد اول ص ۳۳۳، ۳۳۴ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول،

ص ۱۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

ج۔ اگر نجاست نظر آتی ہے تو ناپاک ہے اس جگہ سے بقدر ایک چھوٹے حوض کے ہٹ کر وضو اور غسل کرے۔ ۱۲

س۔ ایک جو ہڑ جس میں پانی ناپاک بھرا تھا پھر وہ خشک ہو گیا دوبارہ اسی میں پانی بارش کا جمع ہوا تو اب وہ پہلی نجاست اس پانی سے عود کرے گی یا نہیں؟

ج۔ عود نہیں کرے گی اور یہ پانی پاک ہے۔ ۱۳

س۔ حوض کبیر میں کائی ۱۴ جمی ہوئی ہو اس سے بھی وضو اور غسل درست ہے یا نہیں؟

ج۔ اگر کائی ہلانے سے مل جاتی ہے تب تو درست ہے ورنہ نہیں اسی طرح پانی پر جمی ہوئی برف کا بھی حکم ہے۔ ۱۵

س۔ اگر جنگلوں میں کثیر اور قلیل مقدار کے پانیوں میں بوجہ گر جانے پتے وغیرہ کے بد بو آنے لگتی ہے ایسے پانی سے وضو اور غسل درست ہے یا نہیں؟

ج۔ درست ہے نجاست کے سبب سے تو ذرا سے تغیر کا بھی اعتبار ہے اور پاک چیز کے سبب سے تغیر کا اعتبار اس وقت اعتباری ہے جبکہ پتلا پن جاتا رہے یا پانی نہ رہے۔ ۱۶

۱۲ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۳ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۴ وہ سبزی جو اکثر بند پانی کے اوپر یا بدسات میں چونے کی دیواروں وغیرہ پر جم جاتی ہے، ایک قسم کی پھپھوندی، پانی کا جالا۔ (فیروز اللغات اردو، ص ۹۸۵، فیروز سنز لاہور)

۱۵ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۶ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۲۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ تہذیب البصائر، جلد

اول، ص ۳۳۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ کسی پانی میں بدبو تو آرہی ہے مگر یہ نہیں معلوم کہ بدبو نجاست کی ہے یا ناپاک چیز کی ایسے پانی سے وضو اور غسل درست ہے یا نہیں؟

ج۔ درست ہے جب تک وقوع نجاست کا یقین نہ ہو اس لئے کہ اکثر پانی ٹھہرا رہنے سے بھی بودار ہو جاتا ہے۔ ۱۷

س۔ بند پانی قلیل کس کو کہتے ہیں؟ اور اس کا حکم نجاست کیا ہے؟

ج۔ جو مقدار میں وہ درودہ سے کم ہو۔ قلیل پانی قلیل نجاست سے ہی ناپاک ہو جائے گا اس پانی کیلئے تغیر اوصاف ثلاثہ کی قید نہیں ہے۔ ۱۸

س۔ کتنی قلیل نجاست اس پانی کو ناپاک کر دے گی؟

ج۔ جس کے گرنے سے پانی کو حرکت ہو جائے۔ ۱۹

س۔ کونیں میں اونٹ اور بکری کی مینگنیاں یا گوبر اور لید گر جائے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ جب تک بہت ☆ نہ گریں کنواں پاک ہے اور یہ حکم ٹوٹی اور ثابت تر اور خشک سب پر یکساں ہے۔ ۲۰

س۔ بہت کس کو کہتے ہیں؟

۱۷۔ ۱۔ در مختار، جلد اول، ص ۳۳۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ شرح وقایہ، جلد اول، ص ۸۴، مکتبہ

امدادیہ ملتان۔

۱۸۔ در مختار، جلد اول، ص ۳۳۱، ۳۳۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۹۔ رد المحتار، جلد اول، ص ۳۳۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

☆ اس کنوئیں کا حکم ہے جس کا بچاؤ مینگنیاں وغیرہ سے دشوار ہو۔

۲۰۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

ج۔ بہت وہ ہے جس کو مبتلی ☆ بہت سمجھے۔ ۲۱

س۔ کوئے اور چیل کی بیٹ سے کنواں نجس ہوتا ہے یا نہیں؟

ج۔ ان سے کنواں نجس نہیں ہوتا۔ ۲۲

س۔ جب قلیل نجاست قلیل پانی کو نجس کر دیتی ہے پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ گوبر اور لید

غیرہ مذکورۃ الصدر نجاستوں سے جب تک بہت نہ ہو کنواں نجس نہیں ہوتا؟

ج۔ بے شک قیاس تو یہی چاہتا تھا کہ کنواں ان چیزوں سے ناپاک ہو جائے مگر عموم

بلوی کے سبب ایک حد تک خاص چیزوں کے ساتھ کنوئیں کو نجس نہیں کیا گیا۔ دوسرے

کنوئیں کے احکام برخلاف قیاس آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہیں یہی وجہ ہے کہ

کسی شے نجس سے تو سارا پانی نجس نکالا جائے اور کسی شے سے چند ڈول اور کسی شے

نجس سے کچھ بھی نہیں جیسے کہ آگے مفصل مسائل معلوم ہوں گے اس لئے کنوئیں کے

ساتھ اور قلیل پانی ملحق نہیں ہو سکتے اگر مکے وغیرہ میں ان نجاستوں مذکورہ میں سے

کوئی تھوڑی بھی نجاست گر جائے گی تو فوزاً سارا پانی پینکا جائے گا۔ ۲۳

س۔ اس حکم میں جنگل اور شہر کے کنوؤں میں کوئی فرق ہے یا نہیں؟

☆ مبتلی وہ ہے جس کو سوائے اس کنوئیں کے پانی کے اور پانی نہ ملے۔ (لم یوجد فی کتاب)

۲۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ رد المحتار، جلد اول، ص

۳۸۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۲۔ درمکار، جلد اول، ص ۳۷۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۳۔ ۱۔ ہدایہ اولین، ص ۴۱، مکتبہ شرکت علیہ ملتان۔ ۲۔ رد المحتار، جلد اول، ص ۳۶۶، مکتبہ

امدادیہ ملتان۔

ج۔ فرق ہے یہ حکم بہ سبب ضرورت اور نہ بچاؤ ہو سکنے کے جنگل اور ان کنوؤں کے ساتھ جہاں مویشیوں کی آمدورفت زیادہ رہتی ہے مخصوص ہے اور شہر میں بھی اگر ضرورت مجبور کرے تو بہ موجب اس مسئلہ **الضَّرُورَاتُ تُبَيِّمُ الْمَحْظُورَاتِ** ☆ جب تک بہت نہ ہوں میٹگنی وغیرہ سے ناپاک نہ ہوگا۔ ۲۴

س۔ کنوئیں کے مفصل احکامات بیان کیجئے۔

ج۔ کنوئیں کا پانی جن چیزوں کے گرنے سے نکالا جاتا ہے دو قسم کی چیزیں ہیں ایک قسم کی چیزیں تو وہ ہیں کہ جن کے گرنے سے باجماع سلف ۲۵ پانی کا نکالنا واجب ہے اور پانی کا نکالنا ہی کنوئیں کی طہارت ہے دوسری قسم کی وہ ہیں جن سے کنوئیں کا پانی نکالنا مستحب ہے اور یہ اسی کنوئیں کے لئے ہے جو درودہ کی مقدار کا نہیں اور اگر درودہ کی مقدار کا کنواں ہوگا تو وہ مثل جاری اور کثیر پانی کے ہوگا ۲۶ اور اس کے احکامات اوپر درج ہو چکے ہیں۔

س۔ وہ کیا کیا چیزیں ہیں جن سے کنوئیں کا پانی نکالنا واجب ہے؟

☆ ضرورتیں ناجائز کو جائز کر دیتی ہیں۔ مثلاً اس پیا سے کو جسے جان کا خوف ہو شراب کا پینا اور ایسے ہی بھوکے کو خنزیر کا گوشت کھانا علیٰ ہذا القیاس۔ اور بہت سی چیزیں ہیں کہ جن کو ضرورت نے جائز کر دیا ہے۔ اسی قاعدے کے تحت ہندوستان کے وہ کنوئیں بھی داخل ہیں جن میں بہ سبب غلبہ کفار نہاتے وقت ان کی دھوتیوں کی چھینٹیں پڑتی ہوں، اور عموم بلوی بھی اسے کہتے ہیں۔

۲۴ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔ رد المحتار، جلد اول، ص ۳۸۰،

۲۵ پہلے بزرگان دین کی متفقہ رائے کے مطابق۔

۲۶ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۹، ۲۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔

ج۔ اگر نجاست نظر آتی ہے تو ناپاک ہے اس جگہ سے بقدر ایک چھوٹے حوض کے ہٹ کر وضو اور غسل کرے۔ ۱۲

س۔ ایک جو ہڑ جس میں پانی ناپاک بھرا تھا پھر وہ خشک ہو گیا دوبارہ اسی میں پانی بارش کا جمع ہوا تو اب وہ پہلی نجاست اس پانی سے عود کرے گی یا نہیں؟

ج۔ عود نہیں کرے گی اور یہ پانی پاک ہے۔ ۱۳

س۔ حوض کبیر میں کائی ۱۴ جمی ہوئی ہو اس سے بھی وضو اور غسل درست ہے یا نہیں؟

ج۔ اگر کائی ہلانے سے مل جاتی ہے تب تو درست ہے ورنہ نہیں اسی طرح پانی پر جمی ہوئی برف کا بھی یہی حکم ہے۔ ۱۵

س۔ اگر جنگلوں میں کثیر اور قلیل مقدار کے پانیوں میں بوجہ گر جانے پتے وغیرہ کے بدبو آنے لگتی ہے ایسے پانی سے وضو اور غسل درست ہے یا نہیں؟

ج۔ درست ہے نجاست کے سبب سے تو ذرا سے تغیر کا بھی اعتبار ہے اور پاک چیز کے سبب سے تغیر کا اعتبار اس وقت اعتباری ہے جبکہ پتلا پن جاتا رہے یا پانی نہ رہے۔ ۱۶

۱۲ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۳ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۴ وہ سبزی جو اکثر بند پانی کے اوپر یا برسات میں چونے کی دیواروں وغیرہ پر جم جاتی ہے، ایک قسم کی پھپھوندی، پانی کا جالا۔ (فیروز اللغات اردو، ص ۹۸۵، فیروز سنز لاہور)

۱۵ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۶ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۲۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ تہذیب البصائر، جلد

اول، ص ۳۳۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ کسی پانی میں بدبو تو آرہی ہے مگر یہ نہیں معلوم کہ بدبو نجاست کی ہے یا ناپاک چیز کی ایسے پانی سے وضو اور غسل درست ہے یا نہیں؟

ج۔ درست ہے جب تک وقوع نجاست کا یقین نہ ہو اس لئے کہ اکثر پانی ٹھہرا رہنے سے بھی بودار ہو جاتا ہے۔ ۱۷

س۔ بند پانی قلیل کس کو کہتے ہیں؟ اور اس کا حکم نجاست کیا ہے؟

ج۔ جو مقدار میں وہ درودہ سے کم ہو۔ قلیل پانی قلیل نجاست سے ہی ناپاک ہو جائے گا

اس پانی کیلئے تغیر اوصاف تلاش کی قید نہیں ہے۔ ۱۸

س۔ کتنی قلیل نجاست اس پانی کو ناپاک کر دے گی؟

ج۔ جس کے گرنے سے پانی کو حرکت ہو جائے۔ ۱۹

س۔ کونیں میں اونٹ اور بکری کی مینگنیاں یا گوبر اور لید گر جائے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ جب تک بہت ☆ نہ گریں کنواں پاک ہے اور یہ حکم ٹوٹی اور ثابت تر اور خشک

سب پر یکساں ہے۔ ۲۰

س۔ بہت کس کو کہتے ہیں؟

۱۷۔ ۱۔ در مختار، جلد اول، ص ۳۳۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ شرح وقایہ، جلد اول، ص ۸۴، مکتبہ

امدادیہ ملتان۔

۱۸۔ در مختار، جلد اول، ص ۳۳۱، ۳۳۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۹۔ رد المحتار، جلد اول، ص ۳۴۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

☆ اس کونیں کا حکم ہے جس کا بچاؤ مینگنیاں وغیرہ سے دشوار ہو۔

۲۰۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

ج۔ بہت وہ ہے جس کو مبتلی ☆ بہت سمجھے۔ ۲۱

س۔ کوئے اور چیل کی بیٹ سے کنواں نجس ہوتا ہے یا نہیں؟

ج۔ ان سے کنواں نجس نہیں ہوتا۔ ۲۲

س۔ جب قلیل نجاست قلیل پانی کو نجس کر دیتی ہے پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ گوبر اور لید

وغیرہ مذکورۃ الصدر نجاستوں سے جب تک بہت نہ ہو کنواں نجس نہیں ہوتا؟

ج۔ بے شک قیاس تو یہی چاہتا تھا کہ کنواں ان چیزوں سے ناپاک ہو جائے مگر عموم

بلوی کے سبب ایک حد تک خاص چیزوں کے ساتھ کنوئیں کو نجس نہیں کیا گیا۔ دوسرے

کنوئیں کے احکام برخلاف قیاس آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہیں یہی وجہ ہے کہ

کسی شے نجس سے تو سارا پانی نجس نکالا جائے اور کسی شے سے چند ڈول اور کسی شے

نجس سے کچھ بھی نہیں جیسے کہ آگے مفصل مسائل معلوم ہوں گے اس لئے کنوئیں کے

ساتھ اور قلیل پانی ملحق نہیں ہو سکتے اگر مکے وغیرہ میں ان نجاستوں مذکورہ میں سے

کوئی تھوڑی بھی نجاست گر جائے گی تو فوراً سارا پانی پینکا جائے گا۔ ۲۳

س۔ اس حکم میں جنگل اور شہر کے کنوؤں میں کوئی فرق ہے یا نہیں؟

☆ مبتلی وہ ہے جس کو سوائے اس کنوئیں کے پانی کے اور پانی نہ ملے۔ (لم یوجد فی کتاب)

۲۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ رد المحتار، جلد اول، ص

۳۸۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۲۔ درمکار، جلد اول، ص ۳۷۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۳۔ ۱۔ ہدایہ اولین، ص ۴۱، مکتبہ شرکت علیہ ملتان۔ ۲۔ رد المحتار، جلد اول، ص ۳۶۶، مکتبہ

امدادیہ ملتان۔

ج۔ فرق ہے یہ حکم بہ سبب ضرورت اور نہ بچاؤ ہو سکنے کے جنگل اور ان کنوؤں کے ساتھ جہاں مویشیوں کی آمدورفت زیادہ رہتی ہے مخصوص ہے اور شہر میں بھی اگر ضرورت مجبور کرے تو بہ موجب اس مسئلہ المسلمہ الضَّرُورَاتُ تُبَيِّمُ الْمَحْظُورَاتِ ☆ جب تک بہت نہ ہوں میٹگنی وغیرہ سے ناپاک نہ ہوگا۔ ۲۴

س۔ کنوئیں کے مفصل احکامات بیان کیجئے۔

ج۔ کنوئیں کا پانی جن چیزوں کے گرنے سے نکالا جاتا ہے دو قسم کی چیزیں ہیں ایک قسم کی چیزیں تو وہ ہیں کہ جن کے گرنے سے باجماع سلف ۲۵ پانی کا نکالنا واجب ہے اور پانی کا نکالنا ہی کنوئیں کی طہارت ہے دوسری قسم کی وہ ہیں جن سے کنوئیں کا پانی نکالنا مستحب ہے اور یہ اسی کنوئیں کے لئے ہے جو وہ درودہ کی مقدار کا نہیں اور اگر وہ درودہ کی مقدار کا کنواں ہوگا تو وہ مثل جاری اور کثیر پانی کے ہوگا ۲۶ اور اس کے احکامات اوپر درج ہو چکے ہیں۔

س۔ وہ کیا کیا چیزیں ہیں جن سے کنوئیں کا پانی نکالنا واجب ہے؟

☆ ضرورتیں ناجائز کو جائز کر دیتی ہیں۔ مثلاً اس پیاسے کو جسے جان کا خوف ہو شراب کا پینا اور ایسے ہی بھوکے کو خنزیر کا گوشت کھانا علیٰ ہذا القیاس۔ اور بہت سی چیزیں ہیں کہ جن کو ضرورت نے جائز کر دیا ہے۔ اسی قاعدے کے تحت ہندوستان کے وہ کنوئیں بھی داخل ہیں جن میں بہ سبب غلبہ کفار نہاتے وقت ان کی دھوتیوں کی ٹھمیں پڑتی ہوں، اور عموم بلای بھی اسے کہتے ہیں۔

۲۴ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔ رد المحتار، جلد اول، ص ۳۸۰،

۲۵ پہلے بزرگان دین کی متفقہ رائے کے مطابق۔

۲۶ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۹، ۲۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔

ج۔ وہ دو قسم کی چیزیں ہیں ایک تو ایسی ہیں جن کے گرنے سے سارے کنوئیں کا پانی نکلتا ہے دوسری وہ ہیں جن سے سارا پانی نہیں نکلتا کچھ معینہ ڈول نکالے جاتے ہیں ۲۷
س۔ وہ کون سی چیزیں ہیں جن کے گرنے سے سارا پانی نکالنا واجب ہے؟

ج۔ اول کبیر الاندام ۲۸ جانور کے کنوئیں میں گر کر مر جانے سے مثل بکری وغیرہ کے، دوسرے پھٹنا اور پھول جانا ان جانوروں کا جن کے اندر خون جاری ہے خواہ چھوٹے ہوں مثل چڑیا اور چوہے وغیرہ کے یا متوسط ہوں۔ مثل مرغی وغیرہ کے مگر آبی ۲۹ نہ ہوں عام ہیں۔ اس سے کہ یہ جانور باہر کنوئیں سے گرے ہوں یا اندر گر کر پھٹے پھولے ① ہوں، تیسرے بد جانور ② کا مجرد گرنا خواہ مرے یا نہ مرے، چوتھے کافر ③ مردہ کا گرنا، پانچویں مسلمان مردہ کا غسل سے پہلے گرنا، چھٹے اس جانور کا زندہ برآمد ہونا جس کا جو ٹھانا پاک ہو یا مشکوک بشرطیکہ منہ اس کا گرنے کے وقت پانی میں ڈوبا ہو۔ ساتویں نجاست حقیقی ④ کا گرنا،

۲۷ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۸ بڑے جسم والا۔ ۲۹ مثلاً مچھلی، کچھوا، مینڈک وغیرہ۔

① پھٹنے اور پھولنے میں بالوں کا جھڑنا بھی داخل ہے۔ (۱۔ درمختار، جلد اول، ص ۳۶۸، مکتبہ

امدادیہ ملتان ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۹، نورانی کتب خانہ پشاور)

② (یعنی سور) یہ حکم بہ وجہ نجس اللحم ہونے کے ہے اس کا اگر ایک بال بھی گر جائے

تو سارا پانی کنوئیں کا نکالا جائے گا۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۹، نورانی کتب خانہ پشاور)

③ خواہ بعد غسل گرے یا قبل غسل۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۹، نورانی کتب خانہ پشاور

④ اگر ایک قطرہ میثاب کا گر جائے گا تو سارا پانی نکالا جائے گا خواہ وہ میثاب کا قطرہ آدی

کا ہو یا گائے بھینس وغیرہ کا (درمختار، رد المحتار، جلد اول، ص ۳۶۶، مکتبہ امدادیہ ملتان)

خواہ خفیفہ ہو یا قلیلہ۔ ۳۰

س۔ کنوئیں میں اگر جوتی گر جائے تو کیا کیا جائے؟

ج۔ سارا پانی نکالا جاوے۔ بشرطیکہ جوتی مستعملہ میں نجاست کا لگا رہنا یقینی ہو ورنہ نہیں۔ ۳۱

س۔ وہ کیا کیا چیزیں ہیں جن سے سارا پانی نہیں نکلتا ہے معہ مقدار برآمدگی پانی بیان فرمائیے۔

ج۔ جو جانور کہ دموی ① ہیں مثل کبوتر اور بلی کے اگر وہ کنوئیں میں سے مردہ نکلیں تو چالیس ② ڈول سے ساٹھ ڈول تک نکالے جائیں گے اور اگر وہ جانور دموی مثل چڑیا اور چوہے کے ہیں۔ تو ان کے مرنے سے صرف بیس ڈول سے تیس ڈول نکالے جائیں گے۔ ۳۲

س۔ وہ کون سے جانور ہیں جن کے مرنے سے کنوئیں کا پانی نجس نہیں ہوتا؟
ج۔ جن جانوروں میں خون جاری نہیں ہے ان کے گر کر مر جانے سے کنواں نجس نہیں ہوتا مثل بچھو، کنکھو، بھڑو وغیرہ۔ ۳۳

۳۰۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ تنویر الابصار، درمختار، جلد اول، ص ۳۶۶ تا ۳۷۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۱۔ کیونکہ نجاست کے گرنے سے یہی حکم ہے (درمختار، جلد اول، ص ۳۶۶، مکتبہ امدادیہ ملتان)

① دموی وہ جانور ہے جس کے اندر خون جاری ہو۔

② چالیس ڈول واجب طور پر اور ساٹھ ڈول مستحب طور پر۔

۳۲۔ تنویر الابصار، درمختار، جلد اول، ص ۳۷۲، ۳۷۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۳۔ رد المحتار، جلد اول، ص ۳۶۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ جو جانور کہ چوہے اور بلی کے درمیان ہیں ان کیلئے کیا حکم ہے؟

ج۔ ان۔ کے لئے یہی حکم ہے جو چوہے کیلئے یعنی بیس سے تیس ڈول تک۔ ۳۴

س۔ جو جانور کے بلی اور بکرے کے درمیان ہیں ان کیلئے کیا حکم ہے؟

ج۔ ان کیلئے وہی حکم ہے جو بلی کیلئے ہے یعنی چالیس ڈول سے ساٹھ ڈول اس کو یاد

رکھنا چاہئے کہ جو جانور چھوٹے جسم اور متوسط جسم کے درمیان ہیں وہ ہمیشہ چھوٹے کے

حکم میں رہیں گے اور جو جانور کہ متوسط اور کبیر الاندام کے درمیان کا ہے وہ ہمیشہ

متوسط الاندام کے حکم میں رہے گا۔ ۳۵

س۔ دو چوہے کس کا حکم رکھتے ہیں؟

ج۔ ایک چوہے کا حکم رکھتے ہیں۔ ۳۶

س۔ تین چوہے کس کا حکم رکھتے ہیں؟

ج۔ تین سے پانچ چوہے تک بلی کا حکم رکھتے ہیں۔ ۳۷

س۔ چھ چوہے کس کا حکم رکھتے ہیں؟

ج۔ ایک بکری کا حکم رکھتے ہیں۔ ۳۸

س۔ دو بلی کس کا حکم رکھتی ہیں؟

ج۔ ایک بکری کا حکم رکھتی ہیں۔ ۳۹

س۔ آدمی کا بچہ اور بکری کا بچہ کس کا حکم رکھتا ہے؟

۳۴ در مختار، جلد اول، ص ۳۷۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۵ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۲۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔

(۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹) در مختار، جلد اول، ص ۳۷۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

ج۔ ہر بچہ اپنے بڑے کا حکم رکھتا ہے تو آدمی کے بچے کے گر کر مرنے سے خواہ سقط ہی

ہو سارا پانی نکالا جائے گا اسی طرح بکری کے بچے سے بھی۔ ۴۰
س۔ اگر چوہا زخمی کنوئیں سے برآمد ہوا تو کس قدر پانی نکلے گا؟

ج۔ سارا پانی نکالنا چاہئے۔ ۴۱

س۔ یہ چیزیں کہ جن سے پانی نکالا جاتا ہے اگر کنوئیں میں پڑی رہیں اور پانی نکال دیا جائے تب بھی پاک ہو جاوے گا یا نہیں؟

ج۔ ہرگز نہیں! پہلے ان چیزوں کو نکالے پھر پانی کو نکالے تب کنواں پاک ہوگا ہاں اگر کنوئیں میں ایسی چیز گری کہ جو غائب ہو جاوے اور اس کا نکلنا غیر ممکن ہے مثل لکڑی ناپاک یا نجس کپڑے کے ٹکڑے تو کنوئیں کے ساتھ ہی یہ چیزیں بھی پاک ہو جائیں گی۔ ۴۲

س۔ کسی مٹکے یا گھڑے میں کوئی جانور مر گیا اور وہ پانی کسی کنوئیں میں ڈالا گیا تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج۔ جو اس جانور پر کنوئیں میں گر کر مرنے کا حکم تھا وہی اس پانی کا ہوگا مثلاً چوہا مٹکے میں مرا اور وہ پانی کنوئیں میں ڈالا گیا تو اب تمیں ڈول نکالے جائیں گے اور اگر مٹکے میں پھول پھٹ گیا تھا اور پھر پانی کنوئیں میں ڈالا گیا تو اب سارا پانی کنوئیں کا نکالا

۴۰ رد المحتار، جلد اول، ص ۳۷۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۴۱ رد المحتار، جلد اول، ص ۳۷۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۴۲ ۱۔ رد المحتار، جلد اول، ص ۳۲۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۹،

۲۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔

س۔ یہ حکم مکے کے پانی کے ساتھ ہے یا ایک قطرہ گر جانے پر بھی یہی حکم ہے؟
 ج۔ ایک قطرہ کے گر جانے پر بھی یہی حکم جاری ہوگا جو ایک مکے سے ہوگا۔ ۴۴
 س۔ دو کنوئیں ہیں ایک ان میں سے ایسا ہے جس میں سے بیس ڈول نکالنے واجب ہیں نکالنے والے نے پہلا ڈول نکال کر دوسرے کنوئیں میں ڈال دیا اب کیا کرنا چاہئے؟

ج۔ اس دوسرے کنوئیں میں سے بھی بیس ڈول نکال ڈالے پانی پاک ہو جائے گا ۴۵
 س۔ اگر کنواں نجاست کے گھڑے کے قریب ہو تو اس کنوئیں کے پانی کا کیا حکم ہے؟
 ج۔ جب تک اس کنوئیں کے پانی میں اثر نجاست معلوم نہ ہو پاک ہے خواہ دس گز کے فاصلے پر ہو یا ایک گز کے اس میں فاصلہ معتبر نہیں ہے اثر معتبر ہے۔ ۴۶
 س۔ دوسری قسم کی چیزیں اوپر وہ بیان کی گئی ہیں جن چیزوں سے کنوئیں کا پانی نکالنا مستحب ہے وہ کیا کیا ہیں؟

ج۔ جو ہے کے گر کر زندہ نکل آنے سے بیس ڈول نکالنا مستحب ہے، دوسرے بلی اور مرغی جو کھلی پھرتی ہیں ان کے گرنے سے چالیس ڈول پانی نکالنا مستحب ہے، تیسرے جنبی اور بے وضو کے کنوئیں میں اترنے سے چالیس ڈول پانی نکالنا مستحب ہے۔ ۴۷
 س۔ ڈول کی کوئی مقدار معین ہے یا نہیں؟

(۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶) فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۲۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۴۷ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۲۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔

ج۔ جو ڈول جس کنوئیں پر ہو اسی ڈول کی مقدار اس کنوئیں کے لئے معتبر ہے۔ اور اگر

کوئی ڈول مقرر نہیں ہے تو جس ڈول میں ایک صاع ۴۸ پانی آ جائے وہ معتبر ہے ۴۹
 س۔ بعض کنوئیں ایسے ہوتے ہیں کہ وہاں پانی چرس ۵۰ سے کھینچا جاتا ہے اور چرس
 میں کئی ڈول پانی آتا ہے اب معینہ ڈولوں کا اندازہ کیا جائے یا ڈول ہی کھینچا جائے؟
 ج۔ حساب کر لیا جائے جب اس قدر پانی کہ جس کا نکالنا واجب ہے برآمد ہو جائے
 طہارت حاصل ہو جائے گی مثلاً بیس ڈول واجب دو چرس پانی نکال دینے سے کنواں
 پاک ہو جائے گا اور آدھے سے زیادہ ڈول کا پانی سے بھرا ہونا شمار میں کفایت کرتا
 ہے۔ ۵۱

س۔ ایک کنوئیں میں سے چالیس ڈول نکالنا واجب ہو۔ اور اس میں پانی بیس ڈول
 ہے تو اب کیا کرے؟

ج۔ اسی قدر یعنی بیس ڈول پانی نکال دینے سے کنواں پاک ہو جائے گا بعد اس پانی
 نکالنے کے پھر کنوئیں میں زیادہ پانی ہو جاوے تو پھر پانی نہ نکالا جائے۔ ۵۲
 س۔ بعض کنوؤں کی صوتیں ایسی ہوتی ہیں کہ جس قدر پانی نکالو مگر خالی نہیں ہوتا جب
 ایسے کنوؤں سے سارا پانی نکالنے کی ضرورت ہو تو سارا پانی کس طرح نکالا جائے؟

۴۸ ۳۵۱ تولے کا ایک وزن۔ (بہار شریعت، جزء ۵، صفحہ ۳۶، فرید بکڈ پو، دہلی)

۴۹ درمختار، جلد اول، ص ۳۷۴، ۳۷۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۵۰ چڑے کا بڑا ڈول۔ (فیروز اللغات اردو، ص ۵۲۶، فیروز سنز لاہور)

۵۱ درمختار، جلد اول، ص ۳۷۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۵۲ رد المحتار، جلد اول، ص ۳۷۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

ج۔ جس قدر پانی اس کنوئیں میں نکالنے سے پہلے ہو اس کا اندازہ دو مرد متقیوں سے

جن کو پانی کی خوب اٹکل ہو کرائے ورنہ یوں کرے کہ ایک رسی کے سرے میں ایک وزنی شے باندھ کر کنوئیں میں ڈالی جائے اور پھر اس وزنی شے کو کنوئیں کی تک پہنچائے جب رسی ڈھیلی معلوم ہونے لگے اس وقت اس کو اچھی طرح قائم کر کے رسی کے اس مقام پر جو سطح پانی سے متصل ہو نکال کر ایک گرہ دیدے پھر اس وزنی شے کی درمیان کی رسی کو ہاتھوں سے ماپے جس قدر پیمائش میں آوے اسی قدر پانی اس کنوئیں سے برآمد ہوگا پانی نکالنے کا طریقہ یہ ہے ایک گھنٹہ یا ایک پہر پانی نکلنے پر جس قدر پانی کم ہو جائے اسی قدر گھنٹوں یا پہروں کے حساب سے پانی نکلوایا جائے مثلاً ایک کنوئیں میں دس ہاتھ پانی ہے اور ایک گھنٹہ دو ہاتھ پانی متواتر نکالنے پر کم ہوا تو پانچ گھنٹے تک اس میں سے پانی کھینچا جاوے خواہ جدید پانی آتا رہے اور کنواں خالی نہ ہو۔ ۵۳۔

س۔ ایسے کنویں کی نسبت جو کہ پیندا چھٹ نہیں ہو سکتے ہیں بعض علماء نے تین سو ڈول کا فتویٰ دیا ہے یہ کیوں کر ہے؟

ج۔ یہ فتویٰ قول ضعیف پر ہے اور اس کی اصل یہ ہے کہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس فتویٰ کو بغداد شریف کے کنوؤں کے ساتھ ہی مخصوص کر دیا تھا کہ جب انہوں نے دیکھا کہ تین سو ڈول سے زائد پانی بغداد شریف کے کنوؤں میں نہیں ہے تو اس قول سے بھی سارا پانی نکال دینا ثابت ہوا بھلا یہ کیونکر ہو سکتا تھا کہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ ایک عدد مخصوص پر تمام دنیا کے کنوؤں پر فتویٰ دے دیتے جبکہ فقہاء صحابہ کا عمل سارا پانی نکالنے

۵۳ ہدایہ اولین، ص ۴۳، مکتبہ شرکت علیہ ملتان۔

کانجاست کے سبب سے ہو چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عباس و حضرت عبداللہ بن زبیر

سے مخالف اس کے قول منقول ہے بڑی غلطی ہے ان علماء کی بے سمجھی سے اس قول کو حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر کے تمام دنیا کے کنوؤں پر فتویٰ دے رہے ہیں حالانکہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے جہاں یہ فتویٰ دیا ہے اس عدد مخصوص سے سارا پانی نکالنے کا فتویٰ دیا ہے جیسا کہ ثابت ہوا۔ ۵۴

س۔ کنواں پاک ہونے کے بعد ڈول اور رسی کو بھی دھوئے یا کیا؟

ج۔ کنوئیں کی طہارت کے ساتھ طبعاً ۵۵ اس کی سب چیزیں پاک ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ چکلی ☆ اور کنوئیں کا گرد و پیش اور پانی نکالنے والے کا ہاتھ بھی پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ استنجا کرنے والے کا ہاتھ پاک ہو جاتا ہے محل کی طہارت سے۔ ۵۶

س۔ جانور کے گرنے سے پانی کی ناپاکی کا کب سے حکم ہے؟

ج۔ جب سے جانور کے گرنے کا وقت معلوم ہوگا۔ ۵۷

س۔ اگر وقت گرنے کا معلوم نہیں ہوا تو کب سے نجاست شمار ہوگی؟

ج۔ اگر جانور پھٹا پھولا نہیں ہے تو ایک رات اور ایک دن علم ہونے سے پہلے کنوئیں پر ناپاکی کا حکم ہوگا اور اگر پیٹ پھول گیا ہے تو تین رات دن پہلے سے نجاست کا حکم

۵۴ رد المحتار، جلد اول، ص ۳۷۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ☆ چرخی

۵۵ یہ لفظ تبعاً ہے یعنی کنوئیں کی پاکی سے ان چیزوں سے بھی ناپاکی دور ہو جاتی ہے۔

۵۶ ۱۔ رد المحتار، جلد اول، ص ۳۶۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص

۲۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۵۷ تنویر الابصار، جلد اول، ص ۳۷۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

ہوگا پہلی صورت میں ایک رات دن کی نمازیں اور دوسری صورت میں تین رات دن

کی نمازیں پھیری جائیں بشرطیکہ غسل اور وضو اس پانی سے کیا ہو۔ ۵۸

س۔ جنگل میں یا اور کسی جگہ پانی ملا مگر اس پانی کی حالت سے شبہ ہوتا ہے کہ پانی ناپاک ہے اور کوئی آدمی بھی نہیں جس سے دریافت کرے ایسی حالت میں کیا کرے؟
ج۔ اسی پانی سے وضو کرنا جائز ہے جب تک کہ یقین نجاست کا نہ ہو اس شخص پر دریافت حال واجب بھی نہیں ہے۔ ۵۹

س۔ درندہ جانور قلیل پانی پر سے گزرا اور جنگل میں سوائے اس پانی کے اور کوئی پانی نہیں ہے تو کیا کرے؟

ج۔ اگر یہ یقین ہے کہ اس درندے نے اس پانی میں سے پیا ہے تب تو وضو درست نہیں ورنہ درست ہے۔ ۶۰

س۔ اکثر نہاتے ہوئے یا وضو کرتے ہوئے پانی مستعمل کی جھینٹیں پاک پانی میں پڑ جاتی ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

ج۔ پاک ہے جب تک مستعمل پانی غالب نہ ہو لیکن پینا اس کا مکروہ ہے۔ ۶۱

س۔ جو پانی کہ نجاست حقیقی کے سبب خراب ہو جاتے ہیں ان کو کسی اور کام میں بھی

۵۸۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۲۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ تہذیب الابصار، جلد اول،

ص ۳۷۶، ۳۷۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۵۹۔ درمختار، رد المحتار، جلد اول، ص ۳۳۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۶۰۔ رد المحتار، جلد اول، ص ۳۳۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۶۱۔ درمختار، جلد اول، ص ۳۲۷، ۳۵۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

لا سکتے ہیں یا نہیں؟

ج۔ تھوڑا پانی اوصاف تلاش میں سے ایک صفت کے تغیر سے مثل پیشاب کے ہے اس کو تو کسی کام میں نہیں لاسکتے اور اگر ایسا نہیں ہے تو جانوروں کو پلانا اور اس سے گارہ کرنا درست ہے لیکن اس گارہ کو مسجد میں نہ صرف کرے۔ ۶۲۔

باب ☆ استنجا کرنے کے بیان میں

س۔ بیت الخلاء میں کس طرح جائے اور کیا پڑے؟

ج۔ بیت الخلاء میں جانے سے پہلے اس انگوٹھی اور تعویذ کو دور کرے جس میں آیات قرآنی یا اسمائے الہی لکھے ہوں پھر جاتے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبُكَ مِنْ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ یعنی اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں پلیدی اور پلید چیزوں سے، پاخانہ میں داخل ہوتے وقت اول بایاں پاؤں رکھے اور جب نکلے تو اول داہنا قدم نکالے کھڑے ہو کر پا جامہ کمر بند نہ کھولے جب قدمچہ پر بیٹھنے کے قریب ہو تب کشف عورت کرے بیٹھنے میں پاخانہ کے وقت بائیں طرف کو جھکا رہے۔ بعد فراغت یہ دعا پڑھے (پاخانہ گاہ سے نکل کر) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَ عَافَانِیْ یعنی شکر ہے اللہ کا جس نے مجھ سے تکلیف دور کی اور سلامتی عطا کی۔ ۱۔

س۔ وہ کون سی جگہیں ہیں جہاں پاخانہ اور پیشاب منع ہے؟

ج۔ مسجد اور عید گاہ کے آس پاس قبرستان اور چوپائیوں کے درمیان پانی کے اندر خواہ جاری ہو یا بستہ ☆۔ لوگوں کے راستے میں اُگے ہوئے کھیتوں میں۔ ہر سوراخ کے اندر۔ وضو اور غسل کی جگہ پھلے پھولے درخت کے نیچے۔ اسی طرح اس درخت کے

۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۵۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ نور الایضاح (مترجم) ص ۳۶، ۳۷، مکتبہ قادریہ لاہور۔

☆ اسی طرح کنوئیں اور حوض کے کنارے پر بھی مکروہ ہے۔ بستہ سے یہاں

مراد ٹھہرا ہوا پانی ہے۔

نیچے جس کے سرائے میں لوگ بیٹھتے ہوں۔ ۲

س۔ وہ کیا باتیں ہیں جو پاخانہ اور پیشاب کے وقت مکروہ ہیں اور خلاف اولیٰ ہیں؟

ج۔ ننگے سر پاخانہ پھرنا یا پیشاب کرنا۔ پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے کلام ① کرنا پاخانہ میں بہت دیر ② تک بیٹھنا۔ کھڑے ہو کر یا لیٹ کر بلا عذر پاخانہ پھرنا یا پیشاب کرنا۔ بلا ضرورت پاخانہ اور پیشاب اور شرمگاہ کو دیکھنا۔ تھوکنے۔ ناک سکنا۔ پیشاب گاہ سے عبث فعل ③ کرنا۔ دائیں بائیں پھر پھر کر بار بار دیکھنا آسمان کی طرف سراٹھا کر دیکھنا۔ قبلہ کی طرف منہ کرنا یا پشت ④ کرنا اسی طرح چاند، سورج، ہوا کی جانب رخ کرنا نیچے کی جگہ سے اوپر کو پیشاب کرنا۔ ۳

س۔ وہ کیا کیا چیزیں ہیں جن سے استنجا کرنا مکروہ ہے؟

ج۔ اینٹ، پختہ ٹھیکری، ہڈی، کونکہ، کاغذ، جانوروں کا چارہ اور ہر چیز حرمت والی نفع دینے والی سے۔ اور گوبر سے استنجا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ ۵

۲۔ تنویر الابصار، درمختار، جلد اول، ص ۵۵۵، ۵۵۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

① اسی طرح ذکر خدا بھی زبان سے نہ کرے اور سلام، چھینک اور اذان کا جواب نہ دے۔

② اس سے بوا سیر پیدا ہوتی ہے۔

۳۔ مثلاً بلا مقصد پیشاب گاہ کو چھونا وغیرہ۔

④ اسی حکم میں ہم خفیوں کے نزدیک جنگل اور شہر سب برابر ہیں، چھوٹے بچوں کی ماؤں کو زیبا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو قبلہ کے رخ سے پھیر لیا کریں۔

۴۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۵۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ تنویر الابصار

، درمختار، جلد اول، ص ۵۵۴، ۵۵۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۵۔ تنویر الابصار، درمختار، جلد اول، ص ۵۵۱، ۵۵۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ وہ کیا کیا چیزیں ہیں جن سے استنجاء کرنا درست ہے؟

ج۔ مٹی کے ڈھیلوں سے، پتھر سے، پانی سے، ریت سے علاوہ اس کے ہر اس چیز سے جو حرمت والی اور نفع دینے والی نہ ہو لیکن پاک کرنے والی ہو۔ جیسے پرانی روئی اور پرانے کپڑے اور پرانی کھال اور لکڑی وغیرہ۔ ۶

س۔ ڈھیلے اور پتھر سے استنجاء کس طرح کرے؟

ج۔ سردی کے موسم میں مرد کو ڈھیلوں سے استنجاء اس طرح کرنا چاہئے کہ پہلا ڈھیلا پیچھے سے آگے کو کھینچے اور دوسرا آگے سے پیچھے کو۔ تیسرا پہلے کی مانند کھینچے۔ گرمی کے موسم میں مرد اس کے برعکس کرے یعنی اول ڈھیلا پیچھے کو لے جائے اور دوسرا آگے کو اور پھر تیسرا پیچھے کو اس لئے کہ سردی کے موسم میں انگٹیں (خصیتیں) مرد کے سنے رہتے ہیں اور گرمیوں میں چھلکے ہوئے اگر برعکس نہیں کرے گا یعنی اول ڈھیلا پہلے آگے کو لادے گا تو انگٹیں آلودہ نجاست ہو جائیں گے اور عورت دونوں موسموں میں آگے ہی کو کھینچے۔ ۷

س۔ کس قدر شمار ڈھیلوں میں چاہئے؟

ج۔ کوئی شمار معتبر نہیں ہے اس لئے کہ استنجاء کرنے سے مقصود پاکی ہے خواہ ایک سے ہو یا تین سے یا پانچ سے یا زیادہ سے احادیث میں جو تین ڈھیلوں کا ذکر آیا ہے وہ

۶ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۴۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۷ اپنی شرم گاہ کے آلودہ ہونے کے خوف سے (نور الایضاح) (مترجم) ص ۳۵، مکتبہ قادریہ

(لاہور)

۸ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۴۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

غالب عادت کے موافق ہے۔ ۹

س۔ بعد ڈھیلے وغیرہ کے پانی سے دھونا کیسا ہے؟

ج۔ سنت ہے اور اگر مخرج سے نجاست تجاوز کر گئی ہو تو فرض ہے۔ ۱۰

س۔ پانی سے استنجاء کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

ج۔ یہ ہے کہ قبلہ کی طرف سے رخ بچا کر بیٹھے۔ اگر روزہ دار نہ ہو تو پاخانہ کی جگہ خوب ڈھیلا کرے اور بائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی کو ابتداءً استنجے میں دوسری انگلی سے اونچا کر کے نجاست کی جگہ کو دھوئے پھر بیچ کی انگلی کے پاس کی انگلی کو اونچا کر کے اس سے دھوئے پھر چھنگلی انگلی سے دھوئے یہاں تک کہ چکنائی دور ہو جائے اور طہارت کا یقین ہو اور عورت اول دو انگلیوں سے شروع کرے یعنی بیچ کی انگلی اور اس کے برابر والی سے پھر مرد کی طرح طہارت شروع کر دے۔ اگر موسم سرما ہو اور پانی بھی سرد ہو تو دھونے میں مبالغہ کیا جاوے۔ اور ظن غالب پر عمل کرے اور انگلیوں کی چوڑائی سے استنجاء کرے انگلیوں کے سرے سے نہ کرے پانی بھی نرمی سے ڈالے اور انگلیوں سے ملنے میں سختی نہ کرے۔ ۱۱

س۔ پانی سے استنجاء کرنے میں پہلے پاخانہ کی جگہ کو دھوئے یا پیشاب کی جگہ کو؟

ج۔ صاحبین کے نزدیک اول پیشاب کی جگہ کو دھوئے بعد میں پاخانہ کی جگہ کو ۱۲

۹ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۴۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۰ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۵۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ تنویر الابصار

، در مختار، جلد اول، ص ۵۵۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۱ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۴۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۲ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۴۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

س۔ عورت مستحاضہ کو علاوہ وقت پاخانہ اور پیشاب کے استنجاء کرنا ضروری ہے؟

ج۔ مستحاضہ عورت پر ہر وقت کی نماز کیلئے استنجاء کرنا واجب نہیں ہے۔ ۱۳

س۔ اگر کسی کا بایاں ہاتھ شل ہو جائے یا کوئی ایسا عارضہ ہو کہ اس سے استنجاء نہ کر سکتا ہو تو کس طرح پانی سے استنجاء کرے؟

ج۔ اگر کوئی پانی ڈالنے والا نہیں ہے اور نہ جاری پانی پر قدرت ہے تو صرف ڈھیلوں پر ہی کفایت کرے استنجاء اس کے حق میں ساقط ہے اور اگر بیوی یا لونڈی یا جاری پانی پر قدرت ہو تو داہنے ہاتھ سے ہی دھولے ایسی حالت میں داہنے ہاتھ سے دھونے میں کراہت نہیں ہے۔ ۱۴

س۔ اگر کسی کے دونوں ہاتھ ہی لٹے ہوں کس طرح کرے؟

ج۔ ایسے شخص سے استنجاء بالکل اسی وقت ساقط ہوگا جبکہ بیوی یا لونڈی نہ ہو اگر بیوی یا لونڈی ہو تو ان سے استنجاء کروالے اسی طرح وہ بیمار جس کے پاس کوئی عورت ایسی نہیں جس سے جماع حلال ہے اس سے بھی استنجاء ساقط ہے۔ ۱۵

س۔ کسی بیمار عورت کا شوہر موجود نہ ہو بہن اور بیٹی موجود ہوں ان سے بھی استنجاء کر سکتی ہے یا نہیں؟

ج۔ ہرگز نہیں۔ اس عورت سے بھی استنجاء ساقط ہوا جس طرح کہ مرد سے استنجاء ساقط

۱۳ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۴۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۴۔ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۴۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ رد المحتار، جلد اول، ص

۵۵۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۵ درمیان، جلد اول، ص ۵۵۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

ہو جب اس کی بیوی یا لونڈی نہ ہو بیٹا اور بھائی ہو۔ ۱۶۔
 س۔ مرد کو اپنی پیشاب گاہ داسنے ہاتھ:ں پکڑ کر استنجاء کرنا کیسا؟
 ج۔ مکروہ ہے بشرطیکہ بایاں ہاتھ صحیح ہو۔ ورنہ پھر کراہت بھی نہیں۔ ۱۷۔

کتاب الصلوة

باب ☆ نمازوں کے اوقات کے بیان میں

س۔ فرض نمازیں کون کون سی ہیں؟

ج۔ پانچ ہیں۔ فجر۔ ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشاء۔ ۱

س۔ فجر کی نماز کا وقت کب سے شروع ہوتا ہے؟

ج۔ فجر کی نماز کا وقت صبح ثانی یعنی صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور آفتاب کے نکلنے

تک رہتا ہے۔ اور صبح ثانی یعنی صادق اس سفیدی کو کہتے ہیں جو کنارہ آسمان پر عرضاً پھیلتی ہے، برخلاف صبح اول یعنی کاذب کے، وہ طولاً تھوڑی دیر کو ظاہر ہوتی ہے اور پھر

اس کے بعد اندھیرا ہو جاتا ہے۔ صبح کاذب میں نہ نماز کا وقت داخل ہے نہ روزے کا ۲

س۔ ظہر کی نماز کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟

ج۔ ظہر کی نماز کا وقت زوال سے شروع ہوتا ہے اور جب تک سایہ دو مثل ہو سوائے

سایہ اصلی کے اس وقت تک رہتا ہے۔ ۳

۱۔ سورہ دھر، آیت نمبر ۲۵، ۲۶ تفسیر نور العرفان، ادارہ کتب اسلامیہ گجرات

۲۔ سورہ فتح، آیت نمبر ۹ سورہ طہ آیت نمبر ۱۳۰ سورہ مؤمن، آیت نمبر ۵۵

سورہ ق، آیت نمبر ۳۹ صحیح بخاری، ص ۵۰، ۵۱ کتاب الصلوٰۃ باب کیف فرضت

الصلوٰۃ قدیمی کتب خانہ پشاور۔ دیگر کئی آیات واحادیث سے پانچ نمازیں ثابت ہیں

۳۔ ہدایہ اولین، ص ۸۰، ۸۱، مکتبہ شرکت علیہ ملتان۔

۴۔ تنویر الابصار، جلد دوم، ص ۱۴، ۱۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ سایہ اصلی کس کو کہتے ہیں؟

ج۔ وہ سایہ جو عین استواء کے وقت ہر چیز کا رہتا ہے۔ ۴

س۔ زوال کس کو کہتے ہیں؟

ج۔ وسط آسمان سے سورج ڈھلنے کو کہتے ہیں۔ ۵

س۔ اصلی سایہ اور زوال کے پہچاننے کا طریقہ مشروح بیان کریں۔

ج۔ طریقہ یہ ہے کہ ایک سیدھی لکڑی ہموار زمین میں گاڑے جب تک سایہ کم ہوتا ہے اس وقت تک آفتاب بلندی پر ہے اور جب سایہ بڑھنا شروع ہوا معلوم ہو کہ آفتاب ڈھلا اس وقت سایہ کے سرے پر ایک نشان بنادیں۔ اس نشان سے لکڑی تک جو سایہ ہے وہ سایہ اصلی ہے یہ سایہ پیمائش میں ہمیشہ چھوڑا جائے گا اس سایہ اصلی سے جہاں سایہ بڑھے گا اور زوال یعنی اوّل وقت ظہر شروع ہوا۔ ظہر کے اوّل وقت میں اختلاف نہیں آخر وقت میں اختلاف ہے امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک آخر وقت دونا سایہ ہر چیز کے ہونے تک ہے اور صاحبین رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہر چیز کے سایہ مثل تک لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ ظہر کی نماز سایہ کے ایک مثل سے پہلے ہی پڑھ لی جائے تاکہ بالاتفاق وقت پر نماز ادا ہو۔ ۶

س۔ عصر کی نماز کا وقت کب سے کب تک ہے؟

ج۔ سایہ کے دو مثل یعنی دونا ہو جانے سے غروب آفتاب تک۔ ۷

۴ نور الایضاح (مترجم)، ص ۸۹، ۹۱، مکتبہ قادریہ لاہور۔

۵ در مختار، جلد اول، ص ۱۴، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۶ شرح وقایہ اولین، ص ۱۴۳ تا ۱۴۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ (بے اگلے صفحہ پر دیکھیں)

س۔ مغرب کا وقت کب سے کب تک ہے؟

ج۔ مغرب کا وقت سورج کے غروب ہونے سے شفق کے غائب ہونے تک اور امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شفق اس سفیدی کا نام ہے جو بعد غائب ہونے سرخی کے پیدا ہوتی ہے امام صاحب کے نزدیک مغرب کا وقت اس وقت تک ہے۔ اور اسی قول میں زیادہ احتیاط ہے۔ ۵

س۔ عشاء کا وقت کب سے کب تک ہے؟

ج۔ عشاء کا وقت اس شفق کے چھپنے سے صبح صادق تک ہے اور وتر کا وقت بھی یہی ہے۔ ۹

س۔ یہ تو معلوم ہو گیا کہ ابتداء اور انتہاء ہر وقت کی ہے مگر یہ معلوم نہیں ہوا کہ ان اوقات میں مستحب وقت ہر ایک نماز کا کون سا ہے یہ بھی بتا دیجئے؟

ج۔ مردوں کے لئے فجر کی نماز کا مستحب وقت ایسے اجالے میں ہے کہ اگر نماز کا فساد ظاہر ہو تو پھر قراءت مستحبہ ☆ کے ساتھ نماز ادا کرے اور یہ حکم ہر زمانے میں ہے لیکن نحر کے دن حج کرنے والوں کیلئے مزدلفہ میں برخلاف اس کے ہے۔ ان کو اوّل وقت غلس یعنی اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے۔ اور ظہر کے وقت میں سایہ مثل کے اندر اندر موسم گرما میں تاخیر اور موسم سرما میں تعجل مستحب ہے۔ اور عصر کے وقت میں ہر زمانہ میں تاخیر متغیر ☆ ہونے سورج تک مستحب ہے۔ مغرب کے وقت میں تعجل ہر

(۵ ۹) عالمگیری، جلد اول، ص ۵۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔

☆ یعنی بعد سلام اتنا وقت رہے کہ طہارت کر کے چالیس سے ساٹھ آیتوں تک ترتیل کے

ساتھ نماز کا اعادہ کر سکے۔ (درمکار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۲۳، مکتبہ امدادیہ ملتان)

زمانہ میں مستحب ہے۔ عشاء کا وقت تہائی رات تک مستحب ہے۔ اور تہائی سے آدمی رات تک مباح اور عورتوں کے لئے ہر زمانہ میں مستحب وقت نماز فجر کا اندھیرے میں ہے کہ جو شروع وقت فجر ہے۔ اور باقی اوقات میں عورتوں کے لئے افضل یہ ہے کہ انتظار کریں یہاں تک کہ مرد نماز سے فارغ ہو جائیں۔ ۱۰

س۔ ابر کے دن کون سے وقت میں جلدی کرے اور کون سے وقت میں تاخیر کرے؟
ج۔ فجر، ظہر اور مغرب کے وقتوں میں تو ادائیگی نماز کے لئے دیر کرے تاکہ فجر کی نماز رات میں اور ظہر کی زوال سے پہلے اور مغرب کی نماز غروب آفتاب سے پہلے نہ ہو اور عصر اور عشاء میں جلدی کرے تاکہ عصر میں مکروہ وقت نہ آجائے اور عشاء میں بہ سبب بارش اور اندھیری کے لوگ جماعت میں نہ آسکیں۔ ۱۱
س۔ عشاء میں تاخیر زائد از نصف شب اور مغرب میں تاخیر تا ظہور نجوم اور عصر میں تا زردی کیسی ہے؟

ج۔ یہ سب تاخیریں اگر بلا عذر سفر وغیرہ کے ہوں تو مکروہ تحریمی ہیں۔ ۱۲

☆ متغیر ہونے سورج سے یہ مراد ہے کہ سورج کا گردہ (ٹکئیہ) ایسا ہو جائے کہ دیکھنے سے آنکھ نہ چندھیائے اور اگر تغیر سے پہلے نماز شروع کی اور تغیر تک نماز دراز ہو گئی تو مکروہ نہیں اور اگر کسی مشغلہ دنیوی کے سبب از میں تاخیر تنہا آفتاب تک کی گئی تو مکروہ ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۵۲، نورانی کتب خانہ پشاور)

۱۰۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۵۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۲۶۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۵۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۲۔ تنویر الابصار، درمختار، جلد دوم، ص ۲۶، ۲۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ وہ کون سے اوقات ہیں جن میں فرض اور واجب اور نفل سب نمازوں کا پڑھنا ممنوع ہے؟

ج۔ وہ تین وقت ہیں ایک تو طلوع آفتاب ① (سورج نکلنے کا وقت) دوسرے وقت استواء یعنی سورج قائم ہونے سے زوال تک تیسرے وقت غروب یعنی سورج کے سرخ ہونے سے چھپنے تک مگر عصر اسی دن کا کراہت تحریمی سے ہو جائے گا۔ ۱۳

س۔ نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت ان اوقات مٹاؤ میں درست ہے یا نہیں؟

ج۔ اگر یہ دونوں ان وقتوں سے پہلے واجب ہوئے ہیں تو ان اوقات میں نہ پڑھے اور اگر انہی اوقات میں واجب ہوئے ہیں تو جائز ② ہے۔ کیونکہ اس صورت میں جیسا کہ ان کے وجوب میں نقصان ہے۔ ویسا ہی ادائیں بھی نقصان ہے۔ برخلاف پہلی صورت کے کہ اس میں ان کے وجوب میں نقصان نہیں تھا اس لئے ادائیگی میں نقصان کرنے کو منع کیا گیا۔ ۱۴

س۔ وہ کون سے اوقات ہیں جن میں صرف نوافل ہی مکروہ ہیں؟

ج۔ وہ اوقات یہ ہیں۔ طلوع فجر سے نماز فجر تک کا وقت۔ اس وقت میں سوائے

① جب تک انسان سورج کے گردہ دیکھنے پر قادر ہے اس وقت تک آفتاب طلوع کی حالت

میں ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۵۲، نورانی کتب خانہ پشاور)

۱۳۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۵۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ رد المحتار، جلد دوم، ص ۳۰ تا

۳۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

② سجدہ تلاوت کی اگرچہ اس میں اجازت ہے مگر افضل تاخیر ہے اور جنازہ کی نماز میں تاخیر

مکروہ ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۵۲، نورانی کتب خانہ پشاور)

سنتوں فجر کے اور سب مکروہ ہیں۔ نماز فجر کے بعد سے سورج نکلنے تک کا وقت۔ عصر کی نماز کے بعد سے سورج کے چھپنے تک کا وقت۔ غروب آفتاب کے بعد قبل از نماز مغرب کا وقت۔ ہر فرض نماز کی اقامت کا وقت۔ خطبوں کے پڑھے جانے کا وقت۔ اگر کسی نماز کا وقت تنگ ہو جائے تو اس وقت فرض کے سوا سب مکروہ ہیں۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن آفتاب نکلنے کے بعد سے عیدین کی نماز کا وقت۔ عرفات اور مزدلفہ میں جن نمازوں کو جمع کرتے ہیں ان نمازوں کے درمیان کا وقت۔ ۱۵

س۔ وہ کون سی جگہیں ہیں جہاں نماز مکروہ ہوتی ہے؟

ج۔ کعبہ شریف کی چھت پر نماز مکروہ ہے راستوں میں کوڑیوں پر کمیوں میں جہاں جانور ذبح کئے جاتے ہیں غسل خانہ میں، حمام میں، نالے میں، پاخانے کی چھت پر ☆ پاخانہ گاہ میں، عید گاہ میں پہلے اور پیچھے عیدین کی نماز سے۔ ۱۶

س۔ ایک شخص نے پچھلی رات دو رکعت نفل کی نیت باندھی، بعد ایک رکعت طلوع

۱۴ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۵۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۵ تنویر الابصار، درمختار، جلد دوم، ص ۳۶ تا ۴۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

☆ ان کے علاوہ اور بھی جگہیں ہیں جہاں نماز مکروہ ہوتی ہے، جیسے چار پایوں کے بندھنے کی جگہ اور اس جگہ کے پاس جس کو گدھے یا بیل گھماتے ہیں، منصوبہ زمین میں، غیر کی زمین میں بشرطیکہ کہ بوئی یا جوتی ہو، جنگل میں بغیر سترہ کے (درمختار، جلد اول، ص ۴۲ تا ۴۵، مکتبہ امدادیہ ملتان)

۱۶ درمختار، جلد اول، ص ۴۲، ۴۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ (نماز عید سے پہلے اور بعد

نماز عید، عید گاہ میں نوافل کا مکروہ ہونا، تنویر الابصار، جلد دوم، ص ۴۰، مکتبہ امدادیہ)

آفتاب ○ ہو گیا۔ اب اس کو کیا کرنا چاہئے؟

ج۔ اس شخص کو دوسری رکعت کا وقت فجر کے اندر پورا کر لینا قطع سے افضل ہے۔ یہ دونوں رکعت نفل ہو جائیں گے اس لئے کہ یہ نفل بعد فجر کے بغیر قصد واقع ہوئے ہیں۔ ۱۷

س۔ اگر کسی کی فجر کی سنتیں جاتی رہیں تو وہ بعد نماز فجر کے پڑھ لے یا نہیں؟

ج۔ نہیں پڑھے۔ کیونکہ اس وقت میں تا طلوع آفتاب کوئی سنت درست نہیں۔ بلکہ بعد طلوع آفتاب بھی شیخین کے نزدیک نہ پڑھے۔ ۱۸

س۔ تو پھر کس وقت پڑھے؟

ج۔ کسی وقت بھی نہیں پڑھے کیونکہ جب فجر کی سنتیں اپنے وقت میں فوت ہو جائیں بغیر فرض کے تو ساقط ہو جاتی ہیں اور اگر فرض کے ساتھ فوت ہوں تو قبل از زوال فرض کے ساتھ پڑھے۔ ۱۹

س۔ وہ نفل نمازیں کہ جو علاوہ فرض اوقات کے موقت ہیں کیا کیا ہیں؟

ج۔ پانچ ہیں۔ اشراق ، چاشت ، زوال ، تہجد ، اذان۔ ۲۰

۱۷۔ رد المحتار، جلد دوم، ص ۳۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۵۲، نورانی

کتب خانہ پشاور۔

○ یہاں لفظ طلوع آفتاب کی بجائے طلوع فجر ہونا چاہئے۔

۱۸۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۱۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۹۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۵۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۰۔ بہار شریعت، حصہ چہارم (تخریج شدہ) ص ۲۳، مکتبہ المدینہ کراچی۔

س۔ ان کے اوقات کیا ہیں؟

ج۔ اشراق ۲۰ کا وقت طلوع آفتاب کے بعد آفتاب کے گرم ☆ ہونے تک ہے۔ اور جب آفتاب گرم ہو جائے اس وقت سے دوپہر تک چاشت ۲۱ کا وقت ہے۔ اور زوال کے بعد ظہر سے پہلے زوال ۲۲ کی نماز کا وقت ہے۔ اور تہجد ۲۳ کا وقت بعد آدمی رات کے صبح صادق تک ہے۔ تہجد کیلئے افضل وقت اگر رات کے تین حصے کرے تو پچھلا حصہ ہے اگر آدھوں آدھ کرے تو اخیر کی آدمی شب ہے۔ اذان ۲۴ کا وقت بعد از نماز مغرب ہے۔

س۔ دو وقتوں کی نماز ایک وقت میں جمع کر کے پڑھنا کیسا؟

ج۔ عرفات اور مزدلفہ کے سوا اور کسی وقت میں ہم حنفیوں کے یہاں درست نہیں۔ ۲۵

☆ آفتاب کے گرم ہونے سے مراد آفتاب کا چوتھائی آسمان پر پہنچنا ہے۔ (درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۳۶۵، مکتبہ امدادیہ ملتان)

۲۱ درمختار، جلد دوم، ص ۳۶۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۲ درمختار، جلد دوم، ص ۴۵۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۳ درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۳۶۷، ۳۶۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۴ درمختار، جلد دوم، ص ۴۵۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۵ تنویر الابصار، جلد دوم، ص ۳۶، ۳۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

باب ☆ اذان و اقامت کے بیان میں

س۔ اذان کس کو کہتے ہیں؟

ج۔ اذان لغت میں آگاہ اور خبردار کرنے کو کہتے ہیں اور اصطلاح شرع میں فرض نمازوں کیلئے بہ طریق مخصوص چند کلموں معینہ مرتبہ کے ساتھ خبردار کرنے کو کہتے ہیں۔
س۔ وہ کلمے معینہ مرتبہ کتنے ہیں؟

ج۔ پندرہ ہیں اور یہ ہیں۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۝ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۝ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ ۝ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ ۝ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ ۝ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ ۝ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ۝ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ۝ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ۝ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ۝ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۝ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ ۝ اذان اور فجر کی اقامت میں دو کلمے اور زیادہ کئے جاتے ہیں تو ان میں سترہ کلمے ہوئے۔ فجر کی اذان میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ دو مرتبہ اور زیادہ کیا جائے گا اور اقامت میں جسے عوام تکبیر کہتے ہیں بعد حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ دو مرتبہ کہا جائے گا۔
س۔ اذان کہنے کا مخصوص طریقہ کیا ہے؟

ج۔ مؤذن خارج مسجد ۳ اونچی جگہ پر قبلہ رخ کھڑا ہو کر اور دونوں کانوں میں دونوں انگلیاں شہادت کی ڈال کر اول چار مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۝ ایک آواز میں دو بار اور دوسری

۱۔ تنویر الابصار، دورِ عثمانی، جلد دوم، ص ۴۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ مالکیری، جلد اول، ص ۵۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۳۔ مسجد میں اذان کہنا خلاف سنت ہے۔

آواز میں بھی دوبار کہے۔ پھر شہادتین کو چار مرتبہ چار آوازوں میں ادا کرے۔ پھر دائیں طرف کو التفات کرے **حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ** دو آواز میں دوبار کہے اسی طرح بائیں طرف التفات کر کے دوبار دو آواز میں **حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ** کہے پھر ایک آواز کے ساتھ دیکبیر اور ایک آواز کے ساتھ میں تہلیل ۴ کو ادا کرتے ہوئے اذان کو ختم کرے۔ فجر کی اذان میں دو آواز کے ساتھ **بَعْدَ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ** کے **الْصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ** بغیر التفات کے دوبار کہے۔ ۵

س۔ اذان اور اقامت میں **مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ** کی دال کو پیش ۶ کے ساتھ ادا کرے تو کیسا؟

ج۔ غلط ہے کیونکہ نحو کے قاعدہ ہے کہ جس اسم پر اَنْ آجاتا ہے وہ زبر کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

س۔ وہ کیا بات ہے کہ اذان میں موجب کفر ۷ ہے؟

ج۔ اللہ کے الف کو مد کے ساتھ پڑھنا۔ ۹

س۔ بعض لوگ ”اکبر“، ”کو“ اکبار، یعنی الف کا اضافہ کر کے پڑھتے ہیں یہ کیسا؟

ج۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنا۔

۵۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۵۵، ۵۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ تنویر الابصار، در مختار، جلد دوم، ص ۵۰ تا ۵۴، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۶۔ یعنی اَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللَّهِ کی بجائے اَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ پڑھنا

۷۔ وہ علم جس سے کلمات کو جوڑنا توڑنا اور ان کا باہمی تعلق معلوم ہو۔ جملوں کا علم (کتب علم نحو،

فیروز اللغات اردو، ص ۱۳۵۳، فیروز سنز لاہور) ۸۔ وہ بات جو انسان کو کافر بنا دیتی ہے

۹۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۵۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔

ج۔ یہ غلطی فاحش ہے اس سے احتساب کرنا چاہئے۔ ۱۰

ر۔ وہ کیا چیزیں ہیں جواذان میں مکروہ ہیں؟

ج۔ غیر قبلہ رخ اذان کہنا۔ جلدی جلدی بغیر توقف الاصل اقامت کے کہنا۔ ترجیع ①

کرنا۔ بروقت حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے دائیں بائیں طرف

التفات نہ کرنا۔ بیٹھ ② کر اذان کہنا۔ ۱۱

س۔ وہ کیا کیا چیزیں ہیں جواذان میں مست ہیں؟

ج۔ استقبال قبلہ (قبلہ کی طرف رخ کرنا)۔ دائیں بائیں التفات ③ کرنا۔ بروقت

کہنے حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے، تکبیرات میں دوکلموں پر

۱۰ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۵۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۱ اذان کے کلموں میں ضمیر ہے۔

① ترجیع اس کو کہتے ہیں کہ پہلے آہستہ آہستہ کہے پھر چار بار شہادت کو زور سے کہے۔
(رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۴، مکتبہ امدادیہ ملتان)

② بیٹھ کر اذان خاص اپنے لئے کہے تو مضائقہ نہیں۔ (توہید الابصار، جلد دوم، ص ۶۰، مکتبہ

امدادیہ ملتان)

ٹھہرنا ① اور علاوہ تکبیرات کے ہر ایک کلمہ میں ٹھہرنا۔ مثل راگنی کے حروف کے حرکات و سکنات میں کمی بیشی واقع نہ ہونا۔ ۱۳

س۔ اگر مؤذن کسی کلمہ کو مؤخر مقدم ۱۴ کر گیا یا بھول گیا تو اب کیا کیا جائے؟

ج۔ جہاں یاد آئے وہاں سے لوٹ جائے شروع سے اعادہ کی ضرورت نہیں مثلاً اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ پہلے کہہ دیا اور بعد میں اَشْهَدُ اَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا تو اب اس کلمے کے بعد پھر اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ کہے اَشْهَدُ اَنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا بھول گیا تو پھر اسی کلمے کو کہہ کر آگے شروع کر دے۔ ۱۵

س۔ اذان کہنا کیسا ہے؟

ج۔ پانچ وقتوں کی نماز کیلئے خواہ ادا ہوں یا قضا ② اذان کہنا سنت مؤکدہ ہے۔ پس اگر تمام شہر والے اذان ترک کر دیں تو ان سے قتال حلال ہے، اس لئے کہ یہ شعائر اسلام ۱۶ میں سے ہے۔ ۱۷

① مقدار توقف (ٹھہرنے) کی یہ ہے کہ جواب دینے والا جواب دے سکے۔ (رد المحتار، جلد

دوم، ص ۵۳، مکتبہ امدادیہ ملتان) ۱۴ آگے پیچھے۔

۱۳ (۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۵۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ درمختار، جلد دوم، ص ۵۳، مکتبہ امدادیہ ملتان)

۱۵ ۱۔ درمختار، جلد دوم، ص ۵۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۵۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔

② قضا نماز اگر مسجد میں پڑھی جائے تو اذان کہنا مستحب ہے کیونکہ اس میں لوگوں کیلئے پریشانی اور غلط اندازی ہے (رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۹، مکتبہ امدادیہ ملتان)

۱۶ اسلام کی نشانیاں۔ اسلامی رسمیں۔

۱۷ تنویر الابصار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۸، ۴۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ اقامت کا کہنا کیسا؟

ج۔ اقامت فرضوں کیلئے سنت ہونے میں مثل اذان کے ہے بلکہ اذان سے زیادہ افضل اور مؤکد ہے۔ ۱۸

س۔ عورتوں پر اذان یا اقامت ہے یا نہیں؟

ج۔ عورتوں پر اذان اور اقامت نہیں خواہ نماز تنہا پڑھیں یا جماعت کے ساتھ۔ ۱۹

س۔ اذان اور اقامت کس کو کہنا جائز ہے اور کس کو ناجائز؟

ج۔ ہر آزاد بالغ مرد کو جائز ہے عورت اور خنثی ۲۰ اور مدہوش ☆ اور صغیر لا عقل ۲۱

اور جنبی فاسق اور غلام ☆ اور اجیر خاص ان سب کی اذان یا اقامت مکروہ ہے۔ ۲۲

س۔ اگر اشخاص مذکورۃ الصدر ۲۳ اذان یا اقامت کہہ دیں تو کیا کیا جائے؟

۱۸ رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۹ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۵۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۰ وہ شخص جس کی مردانہ یا زنانہ دونوں علامات ناقص ہوں۔ بھجوا۔ مخٹ (فیروز اللغات

اردو، ص ۵۹۶، فیروز سنز لاہور)

① مدہوش جنون کے سبب سے ہو یا نشہ کے سبب سے۔

۲۱ ایسا نابالغ جو عقل نہ رکھتا ہو۔

② اگر غلام اپنے آقا اور اجیر اپنے مستاجر کی اجازت سے اذان کہے تو درست ہے۔ (درمختار

، جلد دوم، ص ۵۹، مکتبہ امدادیہ ملتان)

۲۲ تصویر الابصار، جلد دوم، ص ۶۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۳ اوپر بیان کئے گئے۔

ج۔ سوائے فاسق کے اور سب کی اذان لوٹائی جائے گی مگر اقامت نہ لوٹائی جائیگی۔

کیونکہ اذان کا اعادہ ۲۳ شریعت سے ثابت ہے نہ اقامت کا۔ ۲۵

س۔ بے وضو کی بھی اذان اور اقامت درست ہے یا نہیں؟

ج۔ اذان درست ہے اور اقامت مکروہ ہے۔ ۲۶

س۔ مؤذن شروع اذان میں با وضو تھا۔ مگر درمیان میں بے وضو ہو گیا اب کیا کرے؟

ج۔ اذان اسی حالت میں پوری کرے قطع نہ کرے۔ کیونکہ بے وضو کی شروع سے

اذان کہنا درست ہے اگر وضو کرنے چلا گیا تو اب پھر شروع سے اذان دے۔ ۲۷

س۔ تنہا مسافر اذان کو ترک کرے یا اقامت کو؟

ج۔ یک بارگی دونوں کا ترک مکروہ ہے۔ اگر ایک دو وقت کی اذان ترک ہو جائے تو

مسافر پر مکروہ نہیں۔ مگر اقامت کا ترک ہر حالت میں مکروہ ہے۔ ۲۸

س۔ اگر چند مسافروں نے جنگل میں بغیر اذان کے نماز ادا کی صرف اقامت پر اکتفاء

۲۹ کیا اب یہ لوگ ترک اذان سے گنہگار ہوں گے یا نہیں؟

۲۳ یعنی کسی نا اہل نے اذان کہی یا بے وقت کہی تو اذان کو لوٹانا شریعت سے ثابت ہے مگر

اقامت کا لوٹانا ثابت نہیں۔

۲۵ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۵۴، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ تنویر الابصار، جلد دوم،

ص ۶۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۶ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۵۴، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۷ در مختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۶۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۸ تنویر الابصار، در مختار، جلد دوم، ص ۶۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۹ کافی سمجھنا، کفایت کرنا، بس کرنا وغیرہ۔ (فیروز اللغات اردو، ص ۷۰)

ج۔ اذان خبردار کرنے پر مسنون ہوتی ہے۔ سو حاضری رفقاء سے مقصود حاصل ہے ایسی حالت میں گنہگار ☆ نہیں ہونگے ہاں اقامت کا ترک مکروہ ہے۔ ۳۰

س۔ ایک شخص شہر اور گاؤں میں سوائے اپنے گھر کے مسجد میں نماز نہیں پڑھتا اور نہ کبھی اذان کہتا ہے نہ اقامت اس شخص کے لئے یہ فعل کیسا؟

ج۔ اس شخص کیلئے شہر اور گاؤں کی اذان کافی نہیں ہے ہاں محلہ کی اذان اور اقامت کافی ہوگی ورنہ اس شخص کا حکم مسافر کا سا ہے کہ اذان اور اقامت دونوں کو ترک نہ کرے مکروہ ہے۔ ۳۱

س۔ مؤذن کی بلا اجازت اگر کوئی اقامت کہہ دے تو کیسا ہے؟

ج۔ اگر مؤذن کی غیبت میں کہے تو بلا کراہت درست ہے اور جب مؤذن موجود ہو اور وہ دوسرے کی اقامت سے ناراض بھی ہوتا ہے تو اب مکروہ ہے۔ ۳۲

س۔ اذان اور اقامت کے درمیان کس قدر فصل ۳۳ چاہئے؟

ج۔ اذان اول وقت میں چاہئے اور اقامت اوسط وقت میں سوائے مغرب کے کہ

☆ یہ نفی صرف گنہگار ہونے کی ہے ورنہ مستحب ہے اذان کا کہنا، کیونکہ اذان سے اعلان عی مقصود نہیں بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے ذکر کو زمین میں پھیلانا بھی مقصود ہے۔ (رد المحتار، جلد دوم،

ص ۶۳، مکتبہ امدادیہ ملتان)

۳۰۔ تنویر الابصار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۶۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۵۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۳۲۔ در مختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۶۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۳۔ تنویر الابصار، در مختار، جلد دوم، ص ۶۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۳۔ جدائی۔ فرق۔ فاصلہ

اس میں تین چھوٹی آیتوں کی مقدار فصل کرے۔ ۳۴

س۔ اگر ایک مؤذن دو مسجدوں میں اذان کہے تو کیسا ہے؟

ج۔ اگر اول اذان کے بعد نماز بھی پڑھ لی ہے تو دوسری مسجد میں اسی مؤذن کو اذان

کہنا مکروہ ہے ورنہ مکروہ نہیں۔ ۳۵

س۔ اذان کا جواب دینا کیسا؟

ج۔ اذان کا جواب دو طرح پر ہے۔ جو شخص مسجد سے خارج ہو اس کے لئے تو فعلی

جواب واجب ہے یعنی اذان سنتے ہی سب کام چھوڑ دے یہاں تک کہ تلاوت قرآن

شریف بھی ترک کر کے مسجد کو چلے اس کا یہی جواب ہے اور زبان سے بھی جواب

دینا اس شخص کو مستحب ہے اور جو شخص مسجد کے اندر ہے اس پر زبان سے ہی جواب دینا

مستحب ہے یعنی جب مؤذن تکبیر کہہ چکے تو اسی طرح تکبیر آہستہ آہستہ آواز سے کہے

اسی طرح شہادتین کے بعد شہادتین ادا کرے اور بہ جواب حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے آہستہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ☆ کہے اور صبح کی اذان میں

الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہے یعنی تو سچا ہے اور

نیکو کار ہے اور اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے جواب میں اَقَامَهَا اللّٰهُ وَ

اَدَامَهَا مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْاَرْضُ کہے یعنی قائم رکھے اللہ اس کو اور ہمیشہ

۳۴ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۵۷، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۳۵ درمختار، رد المحتار جلد دوم، ص ۱۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

☆ فتح القدیر میں اس کو اختیار کیا ہے کہ جواب میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اور لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

دونوں کو جمع کہے، اسی طرح حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ میں۔ (رد المحتار، جلد دوم، ص ۶۴، مکتبہ امدادیہ ملتان)

رکھے اس کو جب تک آسمان اور زمین ہیں۔ بعد فراغ اذان کے مؤذن اور سامع اس دعاء کو پڑھیں، حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی بعد اذان کے میرے لئے طلب وسیلہ کرے گا میری شفاعت اس پر واجب ہوگی اور وہ دعایہ ہے: **اللَّهُمَّ ① رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اِنَّ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ (وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ) وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِي وَعَدْتَنِي اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔ ۳۶**

س۔ بعض لوگوں کو اَرْزُقْنَا شَفَاعَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ کے الفاظ اور ختم دعا پر اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور زیادہ کرتے ہیں؟

ج۔ ان کلمات کی کوئی اصل نہیں۔ ۳۷ ②

① ترجمہ:- یعنی اے اللہ! اس دعائے کامل کے رب اور صلوة قائم کے۔ عطا کر محمد ﷺ کو وسیلہ اور بزرگی اور اٹھا ان کو مقام محمود پر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے تحقیق تو وعدہ خلاف ہ نہیں کرتا۔

۳۶ در مختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۶۷، ۶۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۷ رد المحتار، جلد دوم، ص ۶۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

② یہ الفاظ یا اس طرح کے دوسرے الفاظ کی اصل نہ ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ ان لفظوں سے دعا مانگنا ممنوع ہے بلکہ معنی یہ ہے کہ اس دعا کے ساتھ یہ الفاظ منقول نہیں ہیں البتہ احادیث میں اور الفاظ بھی منقول ہیں جیسے **اَرْزُقْنَا شَفَاعَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ** کی جگہ بہار شریعت میں **وَاَجْعَلْنَا فِيْ شَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ** ہے اور **(وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ)** کے الفاظ بھی بہار شریعت میں ہیں رکن دین میں نہیں اس لئے انہیں تو سین میں لکھ دیا گیا ہے، اس دعا میں یا کسی اور دعا میں اپنے لئے یا اپنے لفظوں میں دعا مانگنا منع نہیں ہے حدیث شریف میں ہے **يُشْفَعَانِ لَا تُرْكَانِ، الدُّعَاءُ جُنْدُ الْبَيْتِ وَحِفْدُ الْبَيْتِ** یعنی دو دعا میں دو شے ہیں ایک ان کے بعد کی دعا (بقیہ صفحہ ۱۶۷)

س۔ وہ کون ہیں جن پر اذان کا جواب نہیں؟

ج۔ وہ یہ ہیں۔ حائضہ، زچہ، خطبہ کا سننے والا، نماز پڑھنے والا، جنازہ میں مصروف ہونے والا، جماع کرنے والا، پاخانہ اور پیشاب کرنے والا، علم دین سیکھنے اور سیکھانے

والا۔ ۳۸

س۔ اگر ایک مسجد میں کئی اذانیں ہوں جیسے کہ دہلی کی جامع مسجد فتح پوری میں ہوتی ہیں یا شہر کی کئی مسجدوں میں کئی اذانیں سنیں جائیں تو کون سی اذان کا جواب دینا چاہئے؟
ج۔ جو اذان پہلی ہوئی ہے اس کا جواب دے اور اقامت کا جواب مستحب ہے۔ ۳۹

گزشتہ صفحہ کا بقیہ) اور ایک جنگ کے موقع کی دعا (فتویٰ رضویہ ۶۷۳/۲: سنن ابی داؤد: مستدرک حاکم) ایک اور حدیث پاک میں ہے اِذَا نَادَى الْمُنَادِي فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَ اسْتُجِيبَ الدُّعَاءُ، یعنی جب مؤذن اذان کہتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دعاء قبول ہوتی ہے۔ (فتویٰ رضویہ ۶۷۳/۲) ابوداؤد، ترمذی، اور نسائی میں ہے: لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ: یعنی اذان و اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی۔ اس لئے اس دعا میں ایسے الفاظ سے دعا مانگنا ممنوع نہیں ہے جن سے اپنی اور پوری امت کی دین و دنیا کی بھلائی مراد ہو، امام بخاری کی کتاب مقاصد حسنہ ج ۱ ص ۳۴۳ میں فضیلت کی جگہ والشفاعة يوم القيامة کے الفاظ ہیں اور ۷۵۹ صفحہ پر ایک لمبی دعا منقول ہے، کشف الخفاء ج ۱ ص ۴۰۲،، نیز تحفۃ الخواری میں ملا علی القاری سے مبارک پوری سے والدرجۃ الرفیعہ کے الفاظ بھی مذکور ہیں وغیرہ، قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی۔

۳۸ درمختار، جلد دوم، ص ۶۵، ۶۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۹ درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۷۰، ۷۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

باب ☆ نماز کی شرطوں کے بیان میں

س۔ شرط کس کو کہتے ہیں؟

ج۔ شرط وہ ہے جو ماہیت ا۔ سے خارج ہو۔ اس طرح پر کہ اس کے نہ ہونے سے مشروط ۲ کا نہ ہونا لازم ہو، اور اس کے وجود سے مشروط کا وجود لازم ہو۔ ۳

س۔ نماز کی شرائط کتنی قسم پر ہیں؟

ج۔ دو قسم پر۔ ایک شرط نماز کے واجب ہونے کی دوسری شرط نماز کے صحیح ہونے کی۔

س۔ نماز کے واجب ہونے کی شرائط کیا ہیں؟

ج۔ چار ہیں۔ اول اسلام۔ دوم صحت عقل۔ سوم بلوغ۔ چہارم وقت کا پایا جانا۔ پس ہر مسلمان عاقل۔ بالغ پر کتاب اور سنت اور اجماع سے اوقات مقررہ مذکورہ بالا میں نماز کا ادا کرنا فرض عین ہے۔ پس اس کا تارک منکر کافر ہے اور غیر منکر تارک اعلیٰ درجے کا فاسق ہے، ہم حنفیوں کے یہاں یہ فاسق ایک وقت کی ترک نماز پر قید کیا جائے گا جب تک توبہ نہ کرے برخلاف اور آئمہ کے کہ ان کے یہاں قتل کیا جائے گا تو اب بلا عذر شرعی کسی طرح نماز چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ ۴

س۔ عذر شرعی کیا کیا ہیں؟

۱۔ حقیقت۔ کیفیت۔ اصل وغیرہ (فیروز اللغات اردو، ص ۱۱۹۱، فیروز سنز لاہور)

۲۔ جس پر شرط لگائی گئی ہو۔

۳۔ درمختار جلد دوم ص ۷۳ مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۴۔ ۱۔ درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۰، ۵۱، ۵۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد

اول، ص ۵۰، ۵۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔

رج۔ سات ہیں۔ حیض۔ نفاس۔ بے ہوشی۔ غشی۔ نسیان۔ دیوانگی۔ نیند۔

س۔ بلوغ کی علامت کیا ہے اور برسوں کے اعتبار سے کب ہوتا ہے؟

ج۔ مرد کے لئے احتلام کا ہونا اور عورت کے لئے حیض کا آنا۔ ہمارے زمانہ میں بوجہ کوتاہی عمر ادنیٰ مدت بلوغ کی لڑکے کے حق میں بارہ برس اور لڑکی کے حق میں نو برس اور زیادہ کی حدودوں کے حق میں پندرہ برس رکھی گئی ہے۔ اگر اس درمیان میں لڑکا لڑکی دعویٰ بلوغ کر بیٹھیں تو بلا قسم مقبول ہوگا۔ اگر نو برس سے پہلے لڑکی اور بارہ برس سے پہلے لڑکا دعویٰ بلوغ کرے تو مقبول نہیں نماز باعتبار برسوں کے پندرہ برسوں کی عمر میں فرض ہوگی اگرچہ علامت بلوغ اس وقت تک ظاہر نہ ہوئی ہو۔ مگر ماں باپ پر واجب ہے کہ سات برس کی عمر سے نماز بچے کو پڑھوائیں۔ یہ تاکید قبل از وقت بلوغ عادی کرنے کیلئے ہے۔ ۵

س۔ صحت نماز کی شرطیں کیا ہیں؟

ج۔ پہلی شرط پاک ہونا ہے نمازی کے بدن کا نجاست حکمی یعنی حدث اصغر اور اکبر سے اور نجاست حقیقیہ مغلط اور خفیفہ سے۔ دوسری شرط پاک ہونا نمازی کے اس کپڑے کا ہے جو نمازی کے بدن سے متصل ہے۔ مثلاً ایک چادر کا آنچل اس کے بدن پر ہے اور دوسرے آنچل پر ایسی نجاست لگی ہوئی ہے جو مانع نماز ہے تو اگر نماز کی حرکت سے ناپاک آنچل بھی حرکت کرے تو نماز مانع ہے اور اگر کپڑا اس کے بدن سے متصل نہیں ہے جیسے جائے نماز کہ اس کا ایک کنارہ نجاست مانع صلوٰۃ سے آلودہ ہے۔

اور دوسرا کنارہ پاک ہے تو اس کنارہ پر کہ جس کنارہ پر نجاست نہیں ہے نماز ادا ہو جائے گی مصلیٰ بڑا ہوا چھوٹا۔ تیسری شرط پاک ہونا مصلیٰ کے مکان کا ہے یعنی اس کے دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں قدموں کی جگہ اور سجدہ کی جگہ کا۔ چوتھی شرط ڈھلنا عورت کا ہے۔ یعنی مرد کو ناف کے نیچے سے گھٹنوں تک اور عورت بالغہ آزاد کو تمام بدن کا سوائے چہرے اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں قدموں کے اور لونڈیوں کو پیٹ اور پیٹھ سے رانوں تک پانچویں شرط استقبال ☆ قبلہ چھٹی شرط نماز کی نیت ہے یعنی نماز کا ارادہ خالص اللہ تعالیٰ کے واسطے کرنا۔ نیت میں معتبر دل کا فعل ہے جس کو ارادہ لازم ہے تو صرف زبان سے کہنا کہ جو دل سے مخالف ہو معتبر نہیں کیونکہ یہ کلام ہے نیت نہیں مثلاً دل میں ارادہ ظہر کی نماز کا تھا اور زبان سے عصر نکلا۔ تو نیت صحیح ہے اور زبان کی خطا اس نیت میں کچھ ضرر نہیں۔

س۔ اگر کسی نمازی کے پاس انڈا ہے کہ جو اندر سے خون ہو گیا یا وہ شیشی ہے کہ جس میں پیشاب کسی مریض کا ہے ان اشیاء کا اس کے پاس نماز میں موجود ہونا مانع نماز ہے یا نہیں؟

ج۔ وہ انڈا جو اندر سے خون ہو گیا ہے اس کے ساتھ نماز جائز ہے کیونکہ وہ خون معدن میں ہے برخلاف شیشی کے جس میں پیشاب ہے، مانع نماز ہے کیونکہ وہ معدن سے

☆ یعنی کعبہ کی طرف منہ ہونا خواہ حیثیتاً ہو یا حکماً۔ جیسے کہ مسافر جس کو جنگل میں مست کعبہ معلوم نہیں ہے اور وہ اکل سے دوسری طرف کو کعبہ ٹھہرا کر نماز پڑھ رہا ہے تو اس کا یہ کعبہ حکمی ہے نہ حقیقی۔

علیحدہ ہے۔ ۵

س۔ اگر کوئی نمازی اونچی جگہ کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا ہو اور نیچے کے آدمی کی نظر اس کے ستر پر پڑی تو اس کی نماز ہوگئی یا نہیں؟

ج۔ ستر عورت چار طرف سے چاہئے نہ اسفل ۹ سے اگر کوئی شخص نیچے سے ستر دیکھ لے تو اس کی نماز ہو جائے گی۔ ۱۰

س۔ مفروض ستر عورت کا کھولنا کسی حالت میں بھی درست ہے یا نہیں؟

ج۔ غرض صحیح یعنی بول و برازا یا ختنہ یا علاج یا جماع حلال کے لئے درست ہے۔ ۱۱

س۔ تخر ۱۳ عورت کے بال چوٹی کے کیسے ہیں؟

ج۔ عورت کے بال بھی عورت ہیں ان کے کھل جانے سے بھی نماز فاسد ہوگی۔ ۱۲

س۔ اگر بلا قصد اثناء نماز ۱۵ میں کسی نمازی کا عضو غلیظ یا خفیفہ سے خود بخود کھل گیا تو

اس صورت میں اس نمازی کے لئے کیا حکم ہے؟

۵ ۱۔ رد المحتار، جلد دوم، ص ۷۴، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ معنیہ المصلی، مسائل النجاسة

الحقیقة، ص ۱۶۶، مکتبہ قادریہ لاہور۔

۹ نیچے سے۔

۱۰ رد المحتار، جلد دوم، ص ۸۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۱ پیشاب اور پاخانہ۔

۱۲ در مختار، جلد دوم، ص ۷۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۱۳ آزاد عورت۔

۱۴ ۱۔ در مختار، جلد دوم، ص ۷۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۵۸،

نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۵ نماز کے دوران۔

ج۔ اگر یہ کشف عورت بقدر تین بار سبحان اللہ کہنے کے رہے تو نماز فاسد ہوگی اور اگر یہ کشف عورت فعل مصلیٰ ۱۶ سے ہوگا تو فی الغور نماز فاسد ہوگی۔ ۱۷

س۔ عورت غلیظہ اور خفیہہ میں کون کون سے عضو شامل ہیں؟

ج۔ عورت ☆ غلیظہ مرد اور عورت کے حق میں بول و براز کا محل ہے اور وہ جگہ ہے جو ان دونوں کے آس پاس ہے اور جو اس کے سوا ہے عورت خفیہہ ہے۔ چار برس کا لڑکا لڑکی صغیر سنی میں شامل ہیں۔ یعنی بدن ان کا ڈھکنے کے لائق نہیں بعد چار برس کے مقام بول و براز چھپانے کے لائق ہے پھر دس برس تک بول و براز کا مقام معہ گرد و نواح کے عورت غلیظہ ہو جاتا ہے بعد دس برس کے جو ان کے مانند ہے برہنگی چھپانے میں اور پندرہ ۱۸ برس کا لڑکا عورتوں میں جانے سے منع کیا جاوے۔ ۱۹

س۔ نماز میں کس قدر کھل جانے سے نماز جائز نہیں؟

ج۔ جو عضو ☆ کہ عورت میں داخل ہے اس کی چوتھائی کھل جانے سے نماز جائز نہیں اس سے کم کے کھل جانے سے جائز ہے بشرطیکہ فوراً کشف عورت اس مقدار کے ہوتے ہی ڈھک لیا گیا ہو۔ اور اگر ایک رکن یعنی تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار کھلا

۱۶ یعنی اگر نمازی نے خود شرم گاہ کو کھولا تو فوراً نماز ٹوٹ جائے گی۔

۱۷ درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۳۸۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

☆ عورت غلیظہ اور خفیہہ کا فرق نظر کے اعتبار سے ہے کہ غلیظہ کی طرف نگاہ کرنا، بہ نسبت

خفیہہ کے زیادہ سخت ہے اور نماز کے حق میں دونوں کا حکم برابر ہے۔ رد المحتار، جلد دوم، ص ۸۲۔

۱۸ پندرہ سال کی قید عمر کے حوالے سے بالغ ہونے کی وجہ سے ہے، اگر احکام وغیرہ کے

ساتھ اس سے پہلے بالغ ہو جائے تو اسے عورتوں میں جانے سے روکا جائے گا۔

۱۹ درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۸۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

رہا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور یہ بھی اسی صورت میں ہے جبکہ کشف عورت بدون فعل مصلیٰ کے ہوا اور اگر فعل مصلیٰ سے کشف عورت ہوا تو فوراً نماز فاسد ہو جائے گی اگرچہ ادائے رکن کی مقدار سے کم ہو۔ ۲۰

س۔ اگر کئی اعضا کی برہنگی قلیل مقدار کی پائی جائے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟
ج۔ اس صورت میں ہر عضو کی برہنگی کی مقدار کو جمع کر کے دیکھا جائے گا اگر مجموعہ کی مقدار ان میں سے چھوٹے عضو کے چوتھائی حصے کو پہنچ جائے تو مانع صحت نماز ہوگی ورنہ نہیں۔ پس اگر مثلاً عورت کے کان کا سولہواں اور ران کا سولہواں حصہ کھل جائے تو نماز نہ ہوگی اس لئے کہ جب دونوں کو جمع کیا جاتا ہے تو یہ مقدار کان کے چوتھائی سے بڑھ جاتی ہے۔ ۲۱

س۔ وہ برہنہ جو ستر عورت کی قدرت کسی طرح نہیں رکھتا۔ کیوں کر نماز ادا کرے؟
ج۔ یہ شخص دن کو بیٹھ کر نماز ادا کرے اور رکوع اور سجود کا اشارہ کرے تاکہ برہنگی نہ کھلے

☆ دو فوطے ایک عضو ہیں، ذکر علیحدہ عضو ہے، علیٰ ہذا دوسرین علیحدہ علیحدہ عضو ہیں، مرد کے حق میں ناف سے لے کر عضو مخصوص کی جڑ تک ایک عضو ہے اور ران اور گھٹنا ایک عضو ہے۔ عورت آزاد کے حق میں سر سے پاؤں تک سب عورت ہے۔ یہاں تک کے کان اور سر کے بال لٹکے ہوئے پیٹ، پیٹھ دونوں چھاتیاں اگر بڑی ہوں تو وہ علیحدہ علیحدہ عضو ہیں ورنہ سینہ کے حکم میں ہیں سوائے چہرے اور ہتھیلی اور پاؤں کے کہ یہ عورت نہیں ہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۵۹، نورانی کتب خانہ پشاور)

۲۰۔ ۱۔ تنویر الابصار، درمختار، ردالمحتار، جلد دوم، ص ۸۱، ۸۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۵۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۱۔ ردالمحتار، جلد دوم، ص ۸۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

اور رات کو کھڑے ہو کر پڑھے اس لئے کہ رات کا اندھیرہ اس کی شرم گاہ کو چھپالے گا۔
لیکن افضل یہ ہے کہ رات ہو یا دن نماز بیٹھ کر ہی پڑھے۔ ۲۲

س۔ اگر کوئی شخص اندھیرے مکان میں باوجود قدرت ستر عورت کے نماز برہنہ ادا کرے تو کیا؟

ج۔ ہرگز درست نہیں کیونکہ یہ شخص شرعاً ۲۳ مستور نہیں۔ ۲۴

س۔ اگر کسی کے پاس سوائے ریشمی کپڑے کے اور کوئی بدن چھپانے کے لئے کپڑا نہیں تو کیا کرے؟

ج۔ اسی کپڑے سے بدن چھپا کر نماز پڑھے۔ برہنہ نہ پڑھے۔ ۲۵

س۔ اگر بچے کو کپڑے کی اباحت یا عاریت کا کوئی وعدہ کرے تو اس کے وعدے کا کب تک انتظار کرے؟

ج۔ جب تک کہ نماز کے وقت فوت ہو جانے کا خوف نہ ہو اسی طرح طہارت کا امیدوار بھی انتظار کرے۔ ۲۶

س۔ اگر بچے کو اب کپڑا ملا جس کا چوتھائی حصہ پاک ہو اور باقی ناپاک اور کوئی چیز ایسی

۲۲۔ ۱۔ رد المحتار، جلد دوم، ص ۸۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۵۹،

نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۳۔ یعنی اس شخص نے شرعی طور پر اپنی شرم گاہ کو نہیں ڈھانپا۔

۲۴۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۵۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ رد المحتار، جلد دوم، ص ۸۳،

مکتبہ امدادیہ ملتان۔

(۲۵ ۲۶) فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۵۹، نورانی کتب خانہ پشاور

بھی نہیں جو اس کی نجاست کو دور کر دے تو کیا کرے؟

ج۔ اسی کپڑے سے نماز پڑھے اب برہنہ پڑھے گا تو نماز جائز نہ ہوگی اور اگر کل کپڑا یا چوتھائی سے زیادہ کپڑا ناپاک ہے تو بھی افضل اسی کپڑے سے ہے۔ اگر ننگے کو نماز میں کپڑا مل جاوے تو اس نماز کو توڑ کر پھر سے پڑھے۔ ۲۷

س۔ ننگے کو صرف اس قدر کپڑا میسر آیا کہ جس سے پاخانہ کی جگہ یا پیشاب کی جگہ کو ڈھک لے تو اب ان دونوں میں سے کون سی جگہ کو ستر کر کے نماز پڑھے اور اگر کسی کو بھی نہ ڈھکے تو کیسا؟

ج۔ پیشاب کی جگہ کو ڈھک کر نماز ادا کر لے اس لئے کہ اس میں ادب قبلہ کا بھی ملحوظ ہو گیا اور اگر اس قدر نہ ڈھکے گا تو گنہگار ہوگا ننگے کو جس قدر کپڑا یا اور چیز کہ جو برہنگی کو چھپانے والی ہو مثل بوریا یا پتے وغیرہ کے میسر آئے اسی سے آگایچھا چھپائے اور یہ چھپانا بالاتفاق واجب ہے۔ ۲۸

س۔ ایک آدمی کا پا جامہ اس قدر پھٹا ہوا ہے کہ اگر یہ شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے تو اس کا ستر اس مقدار کا کھلتا ہے کہ جس سے نماز جائز نہیں اور بیٹھ کر پڑھتا ہے تو اس قدر کھلتا ہے کہ جس سے نماز جائز ہے اب یہ شخص کس طرح ادا کرے؟

ج۔ یہ شخص بیٹھ کر ادا کرے اسی طرح رکوع و سجود اشارے سے ادا کرے جبکہ ننگا دکھائی

۲۷۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۶۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ تنویر الابصار، جلد دوم،

ص ۸۶، ۸۷، مکتبہ امدادیہ ملتان

۲۸۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۵۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

دینے کا ڈر ہو۔ نیز ستر عورت مطلقاً ۲۹ فرض ہے نماز میں بھی اور خارج نماز بھی۔ ۳۰
س۔ کوئی نمازی اپنے کسی کپڑے میں نجاست مانع صلوٰۃ اس وقت دیکھے جب کہ وہ
نماز پڑھ چکا ہے اور یہ نہیں معلوم کہ نجاست کب لگی تھی تو کیا کرے؟

ج۔ اسی وقت اس نجاست کو دھو ڈالے اور کسی نماز کا اعادہ نہ کرے۔ ۳۱

س۔ مرد کو کتنے کپڑوں سے نماز پڑھنا مستحب ہے؟

ج۔ تین کپڑوں سے پاجامہ کرتہ یا اور کچھ عمامہ اور ایک کپڑے سے بھی جائز ہے۔

بشرطیکہ تمام بدن ڈھک جائے صرف تنہا پاجامہ سے مکروہ ہے۔ ۳۲

س۔ عورت کو کتنے کپڑوں سے نماز پڑھنا مستحب ہے؟

ج۔ عورت کو بھی تین کپڑوں سے نماز پڑھنا مستحب ہے۔ پاجامہ کرتہ دوپٹہ۔ اگر دو

سے بھی پڑھ لے تو جائز ہے اور ایک کپڑے سے بھی بشرط ڈھک جانے تمام بدن کے

درست ہے ورنہ نہیں۔ ۳۳

س۔ ناپاک کپڑے کا پہننا علاوہ نماز کے جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ جائز ہے۔ ۳۴

۲۹ یعنی نماز کے علاوہ بھی شرم گاہ کو چھپانا ضروری ہے۔

۳۰ ۱۔ درمختار، جلد دوم، ص ۱۳۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۵۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۳۱۔ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۶۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔

(۳۲ ۳۳) فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۵۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۳۴ درمختار، جلد دوم، ص ۸۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ پانچویں شرط نماز کی قبلہ کی طرف منہ کرنے میں مکہ والے غیر مکہ والے سب برابر ہیں یا فرق ہے؟

ج۔ فرق ہے مکہ والوں کیلئے معین کعبہ کی سیدھ میں منہ کرنا اور غیر مکہ والوں کیلئے کعبہ کی سمت منہ کرنا شرط نماز ہے۔ ۳۵

س۔ اس مقام پر مخالف اسلام کیا اعتراض کرتے ہیں کہ کعبہ شریف کو سجدہ کرنا شرک میں داخل نہیں تو اور کیا ہے حالانکہ اسلام کا دعویٰ ہے کہ بجز اسلام کے اور کسی میں توحید نہیں؟

ج۔ یہ اعتراض مخالفین کا اسلام پر ان کی کمال بے عقلی اور بے عملی پر دال ۳۶ ہے۔ اگر مخالفین مسجودہ اور مسجودالیہ کے فرق کو سمجھ لیتے تو کبھی ایسا لغو اعتراض نہ کرتے۔ یاد رکھو کہ مسجودہ وہ ہے کہ جس کے لئے سجدہ کیا جائے اور مسجودالیہ وہ ہے جس کی طرف سجدہ کیا جائے اب بتائیے کہ وہ کون سا مسلمان ہے جو یہ نہیں جانتا کہ جو مسجودہ ہے وہ تو وہی وحدہ لا شریک ہے اور جو مسجودالیہ ہے اس کی طرف منہ کرنا اسی مسجودہ کی تعمیل حکم ہے دوسرے فرق بین یہ ہے کہ مسجودہ مقصود عبادت ہوتا ہے اور مسجودالیہ مقصود عبادت نہیں ہوتا۔ اگر کعبہ شریف مقصود عبادت ہوتا تو معذور کے حق میں ساقط کیوں ہو جاتا۔ حالانکہ معذور جدھر چاہے نماز پڑھ لے۔ جیسا کہ آئندہ مسائل سے معلوم ہوگا۔ برخلاف بت پرست کے کہ بت اس کا مسجودہ ہے اس میں حکمت یہ ہے کہ جو عاقل

۳۵۔ ۱۔ تنویر الابصار، درمختار، جلد دوم، ص ۱۰۸، ۱۰۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۶۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۳۶۔ دال لام کے شد کے ساتھ ہے، دلالت کرنے والا، راہ دکھانے والا، علامت، نشانی۔

بندے اللہ جل جلالہ پر عقل سے جہت کو محال جانتے ہیں ان کی اصل فطرت اس کی مقتضی نہیں کہ نماز میں کسی خاص طرف کو منہ کریں اس لئے اللہ جل شانہ نے ان کو ایسی بات کا حکم دیا کہ جو ان کے پیدا نشی مقتضی کے خلاف ہے تاکہ ظاہر ہو جائیں۔ حکم کے ماننے والے اور نہ ماننے والے، پس ماننے والے عربی زبان میں مسلمان کہلاتے ہیں۔ اور نہ ماننے والے کافر دوسری حکمت یہ ہے کہ جمیع اہل اسلام یک جہتی کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں اور بہت سی حکمتیں بھی ہیں جن کا یہ رسالہ متحمل نہیں۔ ۳۷

س۔ قبلہ کے پچانے کی کیا کیا علامتیں ہیں؟

ج۔ شہروں میں تو مسجدیں۔ جنگلوں اور دریاؤں میں ستارے۔ اور آدمی کو ایسے موقعوں پر آدمی سے دریافت نہ کرنا اور ستاروں سے قبلہ کی شناخت نہ کرنا اور اپنی اٹکل سے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ ۳۸

س۔ ہندوستان میں ستاروں سے قبلہ کی شناخت کا کیا طریقہ ہے؟ اکثر شہروں میں ہندوستان کے قطب تارہ نمازی کے داہنے شانے پر ہوتا ہے پس سامنے قبلہ ہوا۔ ۳۹

س۔ جہاں کوئی بھی علامت نہ ہو وہاں کیا کرے؟

ج۔ نَحْرَی یعنی اٹکل دوڑائے جدھر اس کی اٹکل قبلہ کی سمت مقرر کر دے اسی طرف نماز پڑھ لے اگر بغیر تحری کے پڑھ لے گا تو نماز نہیں ہوگی۔ ۴۰

۳۷ رد المحتار، جلد دوم، ص ۱۰۸، مکتبہ اداویہ ملتان۔

۳۸ در مختار، جلد دوم، ص ۱۱۱ تا ۱۱۳، مکتبہ اداویہ ملتان۔

۳۹ رد المحتار، جلد دوم، ص ۱۱۲، مکتبہ اداویہ ملتان۔

۴۰ در مختار، جلد دوم، ص ۱۱۵، ۱۱۹، مکتبہ اداویہ ملتان۔

س۔ ایک شخص کی اٹکل کسی جانب نہ ہو اور سب سمتوں میں تذبذب ۱۴ ہو تو وہ کیا کرے؟

ج۔ یہ شخص احتیاطاً ہر سمت کو ایک ایک بار نماز پڑھے گا تو اگر ایک شخص نے بعد تحری کے ایک سمت کو ایک رکعت نماز پڑھی پھر اس کی رائے دوسری جانب کو بدلی اب دوسری رکعت اس جانب کو پڑھ لی اسی طرح چاروں سمتوں کو رائے بدلی اور چاروں رکعت چار سمت ادا کیں نماز ہو گئی۔ ۱۴

س۔ ایک شخص نے تحری سے ایک سمت مقرر کی مگر نماز دوسری طرف پڑھی اس کی نماز ہوئی یا نہیں؟

ج۔ اس کی نماز نہیں ہوئی اگر چہ قبلہ کی طرف پڑھی ہو پس دوبارہ پڑھے۔ ۱۴

س۔ ایک شخص نے بعد تحری نماز شروع کی اور اثنائے نماز میں یا بعد ختم ہونے نماز کے معلوم ہوا کہ قبلہ دوسری طرف ہے اب کیا کرے؟

ج۔ اگر اثناء نماز میں علم ہو تو اسی وقت پھر جائے اگر ایک رکن کی مقدار بھی توقف کرے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر بعد ختم نماز کے معلوم ہوا تو اب پھرنے کی ضرورت نہیں۔ ۱۴

۱۴ شک و شبہ۔ ۱۴ تنویر الابصار، در مختار، جلد دوم، ص ۱۱۶، ۱۱۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۴ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۶۴، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ در مختار، جلد دوم، ص ۱۱۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۴ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۶۴، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ رد المحتار، جلد دوم، ص ۱۱۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ ایک شخص نے بعد تحری کے ایک سمت ایک رکعت پڑھی اور دوسری رکعت بہ وجہ ظاہر ہونے خطا کے تحری میں دوسری طرف ادا کی اب یہ معلوم ہوا کہ پہلی رکعت سے ایک سجدہ چھٹ گیا ہے یہ شخص کیا کرے؟

ج۔ اس شخص کی نماز فاسد ہوئی اور از سر نو پڑھے اس لئے کہ اگر سجدہ مذکورہ اس طرف کو کرتا ہے جدھر کو اب نماز پڑھتا ہے تو یہ قبلہ پہلی رکعت کا نہیں اور سجدہ رکعت کا جزو ہے گویا یہ سجدہ قبلہ کو نہ ہوگا جو مصلیٰ کے علم میں پہلی رکعت ادا کرتے وقت تھا اور اگر اس جانب کو کرتا ہے جس طرف کو پہلی رکعت ادا کی جائے تو جو طرف اب اس کے نزدیک قبلہ ہے اس سے پھر نا لازم آتا ہے لہذا از سر نو پڑھے۔ ۴۵

س۔ ایک اندھے نے ایک رکعت قبلہ کے غیر سمت پڑھی پھر ایک شخص نے اندھے کو قبلہ کی طرف پھیر دیا اور اسکے پیچھے اقتداء کر لیا آیا یہ اقتداء بھی درست ہے یا نہیں؟

ج۔ اگر اندھے کو نماز شروع کرتے وقت کوئی ایسا شخص ملا تھا جس سے وہ قبلہ کی سمت پوچھ سکتا تھا مگر اس نے نہ پوچھا تو امام اور مقتدی دونوں کی نماز فاسد ہے اور اگر ایسا شخص نہ ملا تھا تو صرف مقتدی کی نماز فاسد ہے نہ امام کی۔ اسی طرح اس اٹکل کرنے والے کی بھی اقتداء نہ کرے جو ایک طرف کو ترک کر کے نماز کے اندر ہے دوسری طرف پھر گیا بشرطیکہ مقتدی اس کا پہلا حال جانتا ہو۔ ۴۶

۴۵۔ ۱۔ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۶۳، ۶۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ درمکار، جلد دوم، ص ۱۱۸، ۱۱۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۴۶۔ ۱۔ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۶۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ درمکار، جلد دوم، ص ۱۱۸، ۱۱۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ اگر مسبوق اور لاحق کی رائے بعد سلام پھیرنے امام کے بدل گئی تو اب یہ کیا کریں؟

ج۔ مسبوق اپنی رائے کی طرف پھر جائے اور نماز پوری کرے اس کی نماز ہو جائے گی اور لاحق از سر نو ادا کرے کیونکہ مسبوق باقی نماز ادا کرنے میں مثل منفرد کے ہے اور لاحق باقی نماز میں امام کے پیچھے ہے جیسے مدرک مقتدی کہ جب اس کو معلوم ہوا کہ امام قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھ رہا ہے تو اب وہ اپنی نماز کی اصلاح دوسری رکعت میں نہیں کر سکتا اس لئے کہ اگر وہ دوسری طرف اپنی رائے کے موافق منہ پھیرتا ہے تو دیدہ و دانستہ قبلہ کی مخالف سمت کو نماز پڑھتا ہے کہ جو مفسد نماز ہے بس یہی حال لاحق کا ہے۔ ۴۷

س۔ ایک ایسا مریض ہے کہ جو خود قبلہ کی طرف منہ نہیں پھیر سکتا نہ اس کے پاس کوئی ایسا شخص ہے کہ جو قبلہ کی طرف منہ پھیر دے تو یہ اب کیا کرے؟

ج۔ جدھر کو چاہے وہ نماز پڑھ لے اسی طرح اگر کوئی منہ پھیرنے والا ہے لیکن منہ پھیرنا مریض کو ضرور دیتا ہے تو بھی اس کے لئے یہی حکم ہے کیونکہ یہ صاحب عذر ہے اور ہر صاحب عذر کا یہی حکم ہے۔ ۴۸

س۔ ایک شخص نے کشتی یا ریل میں نماز قبلہ کی طرف شروع کی اور اثناء نماز میں کشتی یا ریل کا رخ قبلہ کی جانب سے پھر گیا تو اس نمازی کو کیا کرنا چاہئے؟

۴۷۔ درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۱۱۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۴۸۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۶۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۴۸۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۶۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

ج۔ یہ نمازی قبلہ کی طرف پھر جائے۔ ۴۹

س۔ اٹکل سے جیسے نماز کے لئے قبلہ کو تجویز کرنا ضرور ہے ویسے ہی سجدہ تلاوت اور نماز جنازہ کے لئے ضروری ہے یا نہیں؟

ج۔ ضروری ہے بلکہ مجالس (بیٹھنے) میں بھی اس کا خیال رہے تو بہتر ہے۔ ۵۰

س۔ چھٹی شرط نماز کی نیت ہے نیت کس کو کہتے ہیں؟

ج۔ نیت نماز میں داخل ہونے کے ارادے کو کہتے ہیں۔ یعنی نماز کے وقت اس طرح دل میں جانے کہ دریافت کرنے پر فوراً جواب دے سکے کہ مثلاً آج کی نماز ظہر پڑھتا ہوں اگر یہ جواب تا مل ۵۱ سے ہوگا تو نماز جائز نہ ہوگی۔ ۵۲

س۔ ایک شخص افکار اور تشویشات میں اس قدر منہمک ہے کہ نماز کے وقت دل کے حاضر کرنے سے عاجز ہے یہاں تک کہ بلا تا مل نہیں بتا سکتا کہ کون سے وقت کی نماز پڑھتا ہوں یہ کیا کرے؟

ج۔ ایسے شخص کے حق میں زبان سے ہی کہنا بہ جائے دل کے عمل کے کافی ہے۔ ۵۳

۴۹ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۶۴، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۵۰ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۶۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔ (یہاں قلم بجز سے جواز کی

بجائے سجدہ تلاوت کے لیے تحری کا فرض ہونا مراد ہے)

۵۱ سوچ بچار، فکر، وقفہ، شب، شک و غیرہ۔ (فیروز اللغات اردو، ص ۳۳۹، فیروز سنز لاہور)

۵۲ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۶۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۵۳ ادرعک، جلد دوم، ص ۹۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۶۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔

س۔ زبان سے نیت کرنے میں وہی شخص مخصوص ہے کہ جس کا دل حاضر ہونے سے عاجز ہے یا وہ بھی کرے جس کا دل نماز کے وقت حاضر ہے؟

ج۔ اس شخص کو بھی مستحب ہے تا کہ دل اور زبان میں موافقت ہو جائے۔ ۵۴

س۔ ایک شخص کے دل میں ظہر تو تھا اور زبان سے عصر نکل گیا تو یہ نیت ہوئی یا نہیں؟

ج۔ نیت تو دل ہی کے عمل کا نام ہے یہ زبان سے کہنا لغو ہوا اور دل کا سمجھنا معتبر۔ ۵۵

س۔ نماز کی نیت فرض اور واجب اور سنن کا متعین کرنا کیسا؟

ج۔ فرض اور واجب میں تو تعین فرض ہے یعنی اگر نیت میں متعین نہیں ہوگا کہ یہ نماز

جس کو میں ادا کر رہا ہوں فرض ہے یا واجب اور مثلاً آج کی نماز ظہر کی ہے یا عصر کی

نماز اس کی نہیں ہوگی اسی طرح نماز واجب میں یہ تعین نہیں کیا کہ یہ نماز عید کی ہے

یا نذر وغیرہ کی۔ اور عید کی ہے تو کون سی عید کی اور نذر کی ہے تو کون سی نذر کی تو بھی

اس کی نماز نہیں ہوگی برخلاف سنت کے اس میں بلا تعین سنت اور نفل کے متعلق نماز کی

نیت درست ہے مگر بہتر اس میں بھی یہی ہے کہ تعین کر لے تاکہ سب کے نزدیک

ادا ہو جائے۔ ۵۶

س۔ وہ کیا کیا باتیں ہیں جو نیت میں ضروری ہیں؟

ج۔ منفرد اور امام پر دو باتیں ہیں۔ ایک تو نماز کی نیت میں اللہ ہی کے واسطے کہنا

دوسرے کعبہ شریف کی جانب منہ کرنے کی نیت کرنا۔ اور مقتدی پر دونوں کے ساتھ

تیسری بات اقتدائے امام بھی ضروری ہے۔ رہی تعین رکعات وہ کسی پر ضروری تو نہیں

۵۴ تنویر الابصار، درمختار، جلد دوم، ص ۹۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۵۵ درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۹۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۵۶ تنویر الابصار، درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۹۲ تا ۹۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

ہے۔ مگر کرے تو بہتر ہے۔ ۵۷

س۔ ایسی نیت بتلا دیجئے جو سب کے نزدیک درست ہو؟

ج۔ اس طرح کرے کہ نیت کرتا ہوں میں (یا نیت کی میں نے) آج کے فرض نماز فجر کی یا ظہر کی واسطے اللہ کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے۔ اسی طرح جو وقت ہو نام لیوے اور نیت تکبیر تحریمہ کے ساتھ ہو بعد میں صحیح نہیں ①۔

س۔ اگر کسی کے ذمہ قضا نمازیں اس قدر ہوں کہ جن کی قضا کی تاریخ اور دن معین نہیں کر سکتا فلاں تاریخ یا فلاں دن کا ظہر میرے ذمہ ہے یا مثلاً کتنی ظہر کی نمازیں میرے ذمہ ہیں تو قضا نماز کی نیت کس طرح کرے؟

ج۔ اس طرح نیت کر لیا کرے ”نیت کرتا ہوں میں پہلی فجر کی یا ظہر کی جو میرے ذمہ فرض ہے“۔ ۵۸

س۔ جو نمازی یہ نہیں جانتا کہ فرض کس کو کہتے ہیں اور سنت کس کو؟ آیا اس کی نماز ہوئی یا نہیں؟

ج۔ اس کی نماز نہیں ہوگی کیونکہ اس کی نیت صحیح ② نہیں۔ ۵۹

۵۷ تنویر الابصار، درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۹۳ تا ۹۸، مکتبہ اداویہ ملتان۔

① حتیٰ کے اللہ کہتے ہوئے نیت نہ تھی اکبر کہتے وقت ہوئی تو نیت مستبر نہ ہوگی (رد المحتار، جلد

دوم ص ۹۳ مکتبہ اداویہ ملتان)

۵۸ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۶۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ درمختار، جلد دوم، ص ۹۶

مکتبہ اداویہ ملتان۔

② یعنی جب کہ فرض نماز کو فرض کی نیت نہ پڑے۔

۵۹۔ ۱۔ در مختار، جلد دوم، ص ۹۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۶۷، نورانی کتب خانہ پشاور۔

س۔ مقتدی نیت کس طرح کرے؟

ج۔ اس طرح کرے ”نیت کرتا ہوں میں آج ظہر کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا

طرف کعبہ شریف کے پیچھے اس امام کے۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ ۶۰

س۔ ایک مقتدی نے امام معین کی نیت کی یعنی زید کی اور نکلا وہ عمر اس کی اقتداء

درست ہوگی یا نہیں؟

ج۔ اس نیت سے یہ اقتداء درست نہیں اس لئے نماز بھی نہیں ہوئی۔ ۶۱

س۔ اگر کوئی عشاء کی نماز میں صرف اقتداء کی نیت سے جماعت میں شریک ہو گیا اور

اس کو یہ خبر نہیں کہ جماعت فرض کی ہے یا تراویح کی اس کی نماز ہوگی یا نہیں؟

ج۔ مطلق نیت اقتداء سے اقتداء درست نہیں۔ جب تک امام کی بھی نیت نہ کرے ①

س۔ امام کو بھی امامت کی نیت ضروری ہے یا نہیں؟

ج۔ صحت نمازوں کے لئے مردوں کے حق میں امام کو امامت کی نیت کی ضرورت نہیں

۶۰۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۶۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۶۱۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۶۷، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ رد المحتار، جلد دوم، ص ۱۰۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

① پس اگر یوں کہا کہ امام خواہ نماز عشاء پڑھتا ہو یا تراویح، ہر حال میں اقتداء کرتا ہوں تو درست

ہے۔ اور اگر یوں کہے کہ امام تراویح پڑھتا ہے تو اقتداء نہیں کرتا اور اگر عشاء ہے تو اقتداء

کرتا ہوں تو اس صورت میں مطلقاً اقتداء درست نہیں ہوگی، امام خواہ فرض پڑھتا ہو یا تراویح۔

(فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۶۷، نورانی کتب خانہ پشاور)

② یہاں تک کہ اگر یہ نیت کرے کہ فلاں شخص کا امام نہیں ہوں اور پھر وہی شخص اس کا اقتداء کرے تو اس کی اقتداء درست ہے مگر عورتوں کے حق میں ایسی صورت میں کہ وہ کسی مرد کے محاذی کھڑی ہوں نیت امامت کی امام کو ضروری ہے اس صورت میں اگر عورت بلا نیت امام کے اقتداء کرے گی تو اس کی نماز نہ ہوگی۔ ۶۲

س۔ ایک شخص اکیلا نماز پڑھ رہا ہے پھر ایک شخص نے آ کر اس کا اقتداء کیا جب کہ امام نے امامت کی نیت نہ کی ہو تو کیا یہ اقتداء درست ہے؟

ج۔ درست ہے لیکن امام کے لئے حصول ثواب جماعت نیت پر موقوف ہے دل میں نیت کرے۔ ۶۳

س۔ ایک جنازہ کے امام نے میت کو مرد جان کر نماز پڑھا دی پھر معلوم ہوا کہ یہ میت عورت کی ہے نماز ہوئی یا نہیں؟

ج۔ یہ نماز بوجہ صحیح نہ ہونے نیت کے نہ ہوئی پھر سے پڑھے ہاں اگر جنازہ کی طرف اشارہ بھی کر لیا ہے تو ہو جائے گی۔ ۶۴

س۔ وتر کی نیت کس طرح کرے؟

ج۔ اس طرح کہ ”نیت کرتا ہوں میں تین رکعت نماز وتر واجب کی منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ کے واسطے۔ اللہ اکبر“۔

① لیکن ثواب جماعت بغیر نیت کے ملے گا (در مختار، جلد دوم، ص ۱۰۴، مکتبہ امدادیہ ملتان)

۶۲ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۶۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۶۳ در مختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۱۰۴، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۶۴ در مختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۱۰۴، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ جنازہ کی نماز کی نیت کس طرح کرے؟

ج۔ اس طرح کرے ”نیت کرتا ہوں میں نماز جنازہ کی معہ چار تکبیروں کے دعا واسطے میت کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔“

س۔ عیدین کی نماز کی نیت کس طرح کرے؟

ج۔ اس طرح نیت کرے ”نیت کرتا ہوں میں نماز واجب عید الفطر معہ چھ تکبیرات واجب کے پیچھے اس امام کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔“

س۔ سنت نمازوں کی نیت کس طرح کرے؟

ج۔ سنت نمازوں میں متابعت رسول اللہ ﷺ کی نیت کرے۔ یعنی نیت کرتا ہوں میں چار رکعت سنت ظہر کی بسبب پیروی رسول اللہ ﷺ کی منہ میرا طرف کعبہ شریف کے۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ ۶۵

باب ☆ نماز کی صفت کے بیان میں

س۔ صفت کس کو کہتے ہیں؟

ج۔ لغت میں صفت ایسے معنی کے بیان کو کہتے ہیں جو ذات موصوف میں موجود ہو اور

عرفاً نماز میں صفت وہ کیفیت ہے جو شامل ہو فرض، واجب، سنت، مستحب کو۔

س۔ نماز کے ارکان کیا کیا ہیں۔

ج۔ سات ہیں۔ (۱) تکبیر تحریرہ یعنی اللہ اکبر کہنا (۲) قیام یعنی سیدھا کھڑا ہونا اس

طرح پر کہ اگر ہاتھ چھوڑے جائیں تو گھٹنوں پر پہنچ جائیں گے تو قیام ادا نہ ہوگا (۳)

قراءت یعنی کم از کم ایک آیت پڑھنا (۴) رکوع کرنے میں پیشانی مقابل زانو کے

ہو (۵) سجدہ یعنی ناک اور پیشانی دونوں ز میں پر رکھے اور پاؤں کی انگلیوں میں سے

کم از کم ایک انگلی کا ٹکار ہونا بھی شرط سجدہ ہے اگر ایک انگلی بھی ٹکی نہ رہے گی اور

دونوں پاؤں سجدہ میں اٹھ جائیں گے تو سجدہ نہ ہوگا (۶) قعدہ اخیرہ یعنی بہ مقدار تشہد

۲ اخیر نماز میں بیٹھنا (۷) اپنے کسی فعل کے ساتھ نماز سے خارج ہونا۔ انہی کو ارکان

کہتے ہیں۔ ۳

۱۔ در مختار، جلد دوم، ص ۱۲۶، ۱۲۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲ تشہد یہ ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ السَّلَامُ عَلَیْہَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ تَشْہِدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ

اَشْہِدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ (۱)۔ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۱۷۱ اور انی کتب خانہ

پشاور۔ ۲۔ نور الایضاح (مترجم)، ص ۱۳۳، مکتبہ قادریہ لاہور اور کتب حدیث

۳۔ نور الابصار، در مختار، جلد دوم، ص ۱۲۸ تا ۱۳۷، مکتبہ امدادی ملتان۔

س۔ تکبیر تحریمہ شرط ہے اور آپ نے اس کو رکن میں شمار کیا ہے؟
ج۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نماز کے ساتھ ایسی طلی ہوئی ہے جیسے دروازہ گھر سے تو اس کا ذکر نماز کے ارکان کے ساتھ ہی مناسب ہے۔ ۴

س۔ مقتدی تکبیر تحریمہ کس وقت کہے؟
ج۔ امام کی اللہ اکبر کی (رے) سے اپنے ہمزہ کو ملاوے اگر اکبر کا لفظ امام کے کہنے سے پہلے کہے گا تو نماز شروع نہ ہوگی اس طرح اگر امام کو رکوع میں پایا اور اللہ کا لفظ اس نے رکوع میں جا کر کہا تو نماز شروع نہ ہوگی۔ ۵
س۔ تکبیر اولیٰ کے ملنے کی فضیلت کب تک ہے؟
ج۔ جب تک پہلی رکعت ملے۔ ۶

س۔ ایک شخص نے امام کو رکوع میں پایا اور اس نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی مگر رکوع کی تکبیر کی نیت کی نہ تکبیر تحریمہ کہی۔ آیا یہ نماز کا شروع کرنے والا ہوا یا نہیں؟
ج۔ یہ شخص نماز کا شروع کرنے والا ہو گیا اور نیت اس کی رکوع کی لغو ہوئی۔ ۷
س۔ گونگا اور آن پڑھ کہ اچھی طرح کچھ پڑھ نہیں سکتا اس کی نماز کس طرح ہوگی؟
ج۔ ان کی نماز صرف نیت سے ہو جاتی ہے ان پر زبان ہلانا واجب نہیں۔ ۸

۴ رد المحتار، جلد دوم، ص ۱۲۸، مکتبہ امدادی ملتان۔

۵ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۶۸، ۶۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۶ ۷ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۶۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۸ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۶۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ تنویر الابصار، در مختار، جلد دوم، ص ۱۸۱، مکتبہ امدادی ملتان۔

س۔ دوسرا فرض جو نماز کا قیام ہے یہ قیام فرض واجب سنت سب نمازوں میں فرض ہے یا کچھ قید ہے؟

ج۔ ہاں! قید ہے۔ فرض نماز اور جو ملحق ۹ بہ فرض ہے جیسے نماز نذر اور سنت فجر اور وتر ان سب میں بلا عذر قیام فرض ہے نفل نماز میں قیام فرض نہیں ہے بلا عذر بھی بیٹھ کر جائز ہے۔ ۱۰

س۔ وہ عذر کیا کیا ہیں جن سے فرض نماز بھی بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے؟

ج۔ اول بیماری۔ دوسرے برہنگی۔ شیخو حیات ۱۱ ان عذرات کے علاوہ فرض نماز یا ملحق بہ فرض نماز بیٹھ کر ادا کرے گا تو جائز نہ ہوگی۔ ۱۲

س۔ قیام ساری رکعت میں فرض ہے یا کچھ تفریق ہے؟

ج۔ ہاں تفریق ہے جس قدر نماز میں قراءت فرض ہے اسی قدر قیام بھی فرض ہے یعنی ایک آیت کی مقدار اور بہ قدر سورہ فاتحہ یا چھوٹی سورہ اور فاتحہ کے برابر قیام واجب ہے اور اس سے زیادہ سنت یا مستحب۔ ۱۳

س۔ ایک شخص اگر مسجد میں جماعت سے آ کر نماز ادا کرے تو قیام مفروض کی طاقت

۹ یعنی وہ نماز جس کا درجہ فرض کے قریب قریب ہے۔

۱۰۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۶۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ در مختار، جلد دوم، ص ۱۳۱، ۱۳۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۱۔ بڑھاپا۔

۱۲۔ در مختار، جلد دوم، ص ۱۳۲، ۱۳۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۳۔ در مختار، جلد دوم، ص ۱۳۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

نہیں رہتی ہے اور گھر پر پڑھے تو کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے ایسا شخص جماعت میں آ کر نماز ادا کرے یا گھر میں کھڑا ہو کر نماز پڑھے؟

ج۔ ایسا شخص جماعت میں حاضر نہ ہو گھر میں قیام کے ساتھ نماز ادا کرے کیونکہ قیام فرض ہے جماعت واجب ہے تو واجب کے لئے فرض کو ترک نہ کرے۔ ۱۴
س۔ ایک شخص نماز میں جلدی سے جھکے ہوئے آ کر امام کے ساتھ شریک ہوا مگر تکبیر تحریمہ کے سوائے تکبیر انتقالی رکوع میں جانے کی نہیں کہی۔ یہ رکعت پانے والا ہے یا نہیں؟

ج۔ اگر ایسا جھکا ہوا آیا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ گئے تب تو رکعت کا پانے والا نہیں ہے اس لئے کہ قیام جو فرض تھا وہ ترک ہو گیا اور اگر کھڑے ہو کر تکبیر کہی اور پھر رکوع کیا۔ گو رکوع کے جانے کی تکبیر نہ کہی تو قیام صحیح ہے اور رکعت کے پانے والا بھی ہو گیا۔ ۱۵

س۔ قیام کی صورت کیا ہے؟

ج۔ قیام کی صورت یہ ہے کہ اگر اپنے ہاتھ لمبے کرے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں اس صورت سے تھوڑی دیر ٹھہرنے سے بھی قیام ہو جائے گا۔ لیکن اگر کوئی بلا عذر ایک پاؤں سے قیام کرے تو مکروہ ہے۔ ۱۶

س۔ قراءت کے اندر کس مقدار کی ایک آیت چھوٹی ہونی چاہئے جس سے فرضیت

۱۴ در مختار، جلد دوم، ص ۱۳۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۵ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۶۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۶ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۶۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

ادا ہو جائے؟

ج۔ وہ کلمہ کی آیت مثلاً نَمَّ نَظَرًا ① کے پڑھنے سے فرضیت ادا ہو جائے گی۔ ۱۷
س۔ صحیح حرفوں کے ساتھ اگر قراءت ادا نہ کرے گا تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟
ج۔ قدرت ہونے پر اگر صحیح حروف ② ادا نہ کرے گا تو قراءت جائز نہیں اور یہی حکم
ذبح میں ہے بخلاف معذور کے۔

س۔ عذر والا کون کون ہے؟

ج۔ تو تلا، ہکلا۔ اگر ان سے غیر صحیح حروف بھی نکلیں تو عذر کے سبب معاف ہے۔
س۔ قراءت کتنی رکعتوں میں فرض ہے؟

ج۔ فرض کی دو رکعت ہیں خواہ وہ فرض دو رکعتوں کا ہو یا تین کا یا چار کا اور یہ دو رکعتیں
پہلی ہوں یا پچھلی اگر کسی رکعت میں بھی قراءت نہ پڑھی تو نماز نہ ہوگی اور وتر اور نفل کی
سب رکعتوں میں قراءت فرض ہے۔ ۱۸

① لیکن اس قدر پر اکتفا کرنے والا گنہگار ہوگا (فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۶۹، نورانی
کتب خانہ پشاور)

۱۷ فتاویٰ عالمگیری جلد اول، ص ۶۹، نورانی کتب خانہ پشاور

② صحت الفاظ کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ خود کو کلام مسوع ہو۔ (یعنی خود کو سنائے) اگر
اس قدر آہستہ پڑھا کہ خود بھی نہ سنا تو کافی نہ ہوگا۔ اسی طرح ہر موقع تکلم میں اسماع لفسہ (یعنی
ہر بات کرنے کے موقع پر خود کو سنانا) ضروری ہے، مثل طلاق، عتاق (غلام آزاد کرنے)،
ذبح، بیع (کوئی چیز بیچنے)، شراء (کوئی چیز خریدنے)، وغیرہ وغیرہ کے (فتاویٰ عالمگیری،
جلد اول، ص ۶۹، نورانی کتب خانہ پشاور)

۱۸ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۶۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

س۔ کوئی شخص نیند کی حالت میں قراءت پڑھے تو جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ جائز نہیں بروقت بیداری پڑھے اور یہی حکم اور ارکان کا بھی ہے یعنی سوتے ہوئے سجدہ کیا تو اس کا عادہ کرے اگر سجدہ کے اندر سو گیا تو کچھ بھی نہیں ہاں پوری رکعت سوتے ہوئے ادا کرے تو پوری رکعت نہیں بلکہ نماز نئے سرے سے پڑھے ۱۹

س۔ چوتھا فرض نماز کا رکوع ہے اس کی حد یہ بتلائی گئی کہ کھڑا ہوا آدمی اگر ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں کو پکڑے۔ کبڑا آدمی کے جس کے ہاتھ ہر وقت رکوع کی حد تک پہنچے ہوئے ہوں وہ رکوع کس طرح کرے؟

ج۔ ایسا گہرا رکوع کے لئے سر سے اشارہ کر۔ ۲۰

س۔ پانچواں فرض نماز کا سجدہ ہے تو ایک سجدہ فرض ہے یا دوسرا بھی؟

ج۔ دوسرا سجدہ بھی باجماع امت فرض ہے۔ ۲۱

س۔ اگر کسی نے بلا عذر صرف ناک ہی سجدہ میں رکھی اور پیشانی نہیں رکھی سجدہ ہوایا نہیں؟

ج۔ اس کا سجدہ نہیں ہوا اسی قول پر فتویٰ ہے مگر صاحب عذر کا سجدہ درست ہے۔ ۲۲

س۔ ایک شخص نے صرف پیشانی پر سجدہ کیا اور ناک سجدہ میں نہیں رکھی تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج۔ اس کا سجدہ مکروہ ہے۔ ۲۳

س۔ پیشانی پر عذر کے سبب ناک کے کون سے حصہ پر سجدہ کرے؟

۱۹۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۶۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۰ تا ۲۳۔ فتاویٰ عالمگیری جلد اول، ص ۷۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔

ج۔ اس حصہ پر سجدہ کرے جو سخت ہے اگر صرف نرم جگہ پر جو ناک کا سرا ہے سجدہ کرے گا تو جائز نہیں۔ ۲۴

س۔ اگر کسی کی ناک اور پیشانی دونوں میں عذر ہو تو وہ سجدہ کس طرح ادا کرے؟
ج۔ یہ شخص سجدہ کا اشارہ کرے۔ ۲۵

س۔ گھاس پر یا روئی کے گدے پر سجدہ درست ہے یا نہیں؟
ج۔ اگر سجدہ کے وقت ناک اور پیشانی قرار پکڑے اس طرح پر کہ اگر مبالغہ کیا جائے تو سر نیچا نہ ہو تو درست ہے ورنہ نہیں اور اسی حکم میں وہ پرال ہے جو اکثر موسم سرما میں مسجدوں میں بچھاتے ہیں۔ ۲۶

س۔ ڈانچہ جس کو زمیندار لوگ نگہبانی کھیتوں کیلئے بناتے ہیں اس پر بھی سجدہ درست ہے یا نہیں؟

ج۔ اگر اس پر سجدہ کی جگہ سخت ہے تو سخت کے حکم میں ہے نماز ہو جائے گی ورنہ یہ گھاس کے حکم میں ہے۔ ۲۷

س۔ آدمی کی پیٹھ پر بھی سجدہ درست ہے یا نہیں؟

ج۔ عذر کے ساتھ درست ہے بشرطیکہ وہ بھی اس نماز کو پڑھتا ہو جس کو یہ ادا کر رہا ہے ورنہ درست نہیں ☆ اور وہ عذر تنگی جگہ کا ہے یعنی عیدین اور جمعہ میں جب اس کثرت

۲۴ تا ۲۷ فتاویٰ عالمگیری جلد اول، ص ۷۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔

☆ یعنی ایک آدمی نماز سے خارج بیٹھا ہے، اس حالت میں نمازی نے اس کی پیٹھ پر سجدہ کیا یا وہ نمازی ہے کہ جس کی نماز کے خلاف ہے مثلاً سجدہ کرنے والا فرض ادا کرنے والا ہے اور وہ دوسرا شخص جس کی پیٹھ پر سجدہ کیا وہ سخت پڑھ رہا ہے تو ان صورتوں میں سجدہ نہ ہوگا (فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۷۰، نورانی کتب خانہ پشاور)

سے آدمی جمع ہوں کہ عید گاہ اور مسجد میں گنجائش نہ ہو تو اس وقت بیٹھوں پر سجدہ ہو جائے گا۔ ۲۸

س۔ سجدہ کے لئے قدموں سے کس قدر اونچی جگہ بلا عذر درست ہے؟
ج۔ ایک بالشت اونچی جگہ پر سجدہ جائز ہے اگر اس سے زیادہ اونچی جگہ ہوگی تو بلا عذر جائز نہیں۔ ۲۹

س۔ دونوں سجدوں کی حد فاصل ۳۰ کیا ہے؟
ج۔ بیٹھنے کے قریب ہو جانا۔ اگر اس سے پہلے دوسرا سجدہ کرے گا تو بموجب صحیح قول کے سجدہ نہ ہوگا۔ ۳۱

س۔ ایک شخص ناک اور پیشانی زمین پر رکھنے کے بعد پھر کسی سبب سے مثل کانٹے وغیرہ کے کہ جس سے ناک اور پیشانی کو ضرر پہنچے اٹھا کر دوبارہ ناک اور پیشانی رکھ دے تو دو سجدے ہوئے یا ایک؟

ج۔ ایک ہی سجدہ ہو اسی طرح مقتدی اپنے امام سے پہلے رکوع یا سجدہ میں سے سر اٹھا لے اور پھر جھکا دے تو بھی ایک ہی رکوع اور ایک ہی سجدہ ہوگا اور نماز درست ہو جائے گی۔ ۳۲

۲۸ در مختار، جلد دوم، ص ۲۰۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۹ رد المحتار، جلد دوم، ص ۲۱۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۰ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان کتنا فاصلہ کرنا چاہیے۔

۳۱ در مختار، جلد دوم، ص ۲۱۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۲ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۷۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔

س۔ چھٹا فرض جو نماز کا قعدہ اخیرہ ہے یہ فرض نمازوں ہی میں فرض ہے یا واجب اور سنت نمازوں میں بھی فرض ہے؟

ج۔ سب نمازوں میں فرض ہے اسی طرح اور ارکان بھی سب نمازوں میں فرض ہیں سوائے قیام کے کہ وہ غفلوں میں فرض نہیں ہے۔ ۳۳

س۔ ساتواں فرض جو اپنے اختیار سے لگتا ہے یہ فرض متفق علیہ ہے یا نہیں؟

ج۔ یہ فرض متفق علیہ نہیں ہے اور صحیح یہی ہے کہ فرض نہیں۔ ۳۴

س۔ واجبات کیا کیا ہیں؟

ج۔ (۱) فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں کو قراءت کیلئے معین کرنا (۲) الحمد شریف کا

پڑھنا (۳) الحمد شریف کا سورۃ سے پہلے پڑھنا (۴) پوری الحمد شریف کا ایک دفعہ

پڑھنا (۵) فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب سنتوں کی سب رکعتوں میں

سورۃ ملانا (۶) ترتیب درمیان دو سجدوں کے (۷) قومہ (۸) جلسہ (۹) تعدیل یعنی

اعضا کا ساکن کرنا مقدار سبحان اللہ کہنے کے رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ میں (۱۰)

امام کو جہری نمازوں میں مثل فجر مغرب جمعہ عیدین تراویح اور رمضان کے وتر میں

پکار کر پڑھنا اور دوسری نمازوں میں مثل ظہر عصر کے آہستہ پڑھنا (۱۱) پہلا قعدہ تین

یا چار رکعت والی نماز میں خواہ نفل ہی ہو (۱۲) تشہد دونوں قعدوں میں یعنی اول اور

اخیر دونوں قعدوں میں التحیات کا پڑھنا (۱۳) لفظ سلام ☆ کے ساتھ نماز سے لگنا

۳۳ ۳۴ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۱۷۱ نورانی کتب خانہ پشاور۔

☆ پس جب کہ امام نے سلام پھیرا اور زبان سے لفظ السلام نکالا تو اس سے پہلے کہ لفظ میم

امام کی زبان سے نکلے کوئی اگر قعدہ کرے تو یہ قعدہ درست نہیں ہوگی۔ (بقیہ صفحہ آئندہ)

(۱۴) تکبیر قنوت (۱۵) قراءت قنوت (۱۶) تکبیرات عیدین (۱۷) مقتدی کا قراءت

سے چپ ۳۵ رہنا (۱۸) امام کی تابعداری مقتدی کو کرنا (۱۹) سجدہ تلاوت - ۳۶

س۔ نماز میں سنتیں کیا کیا ہیں؟

ج۔ (۱) اٹھانا دونوں ہاتھوں کا تکبیر تحریمہ کے لئے کانوں کی لوتک تکبیر سے پیشتر (۲)

تکبیر کے وقت انگلیوں کا قبلہ رخ اور کشادہ ① رکھنا (۳) امام کو تکبیرات یعنی تحریمہ و

انتقالی ② پکار کر کہنا بہ قدر اس کی حاجت کے اگر تکبیر تحریمہ سے امام کی نیت صرف

لوگوں کو ہی خبردار کرنے کی ہوگی اور اپنی نماز کی نہ ہوگی تو نہ امام کی نماز ہوگی نہ مقتدیوں

کی (۴) ناف کے نیچے داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر باندھنا (۵) ثناء یعنی سُبْحَانَكَ

اللَّهُمَّ پڑھنا (۶) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھنا (۷) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ

بقیہ صفحہ سابقہ) کیونکہ السلام کہتے ہی وقت اقتداء ختم ہو جاتا ہے بشرطیکہ امام پر سجدہ سہونہ ہو۔

(در مختار، جلد دوم، ص ۱۶۲، مکتبہ امدادیہ ملتان)

۳۵ ۱۔ تنویر الابصار، در مختار، جلد دوم، ص ۲۶۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ تنویر الابصار، در مختار، جلد دوم، ص ۱۹۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۶ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۷۱، ۷۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ رد المحتار، جلد دوم،

ص ۱۴۹، ۱۶۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۳۔ بہار شریعت، تیسرا حصہ (تخریج شدہ) ص ۸۵ تا ۸۷، مکتبہ

المدینہ (بہار شریعت میں ۴۹ واجبات نماز ذکر کئے گئے ہیں)

① یعنی زیادہ کشادہ ہوں نہ بالکل ملی ہوئی بلکہ ان کی حالت پر چھوڑنا چاہیے (در مختار، جلد

دوم، ص ۱۷۱، مکتبہ امدادیہ ملتان)

② امام کے سوا مقتدی اور منفرد اتنی آہستہ کہیں کہ خود سن لیں (در مختار، جلد دوم، ص ۱۷۲، مکتبہ

امدادیہ ملتان)

الرَّحِيمِ پڑھنا (۸) فرض کی کھلی دور کعتوں میں صرف الحمد شریف پڑھنا (۹) آمین کہنا (۱۰) ثناء اور احوذ اور بسم اللہ اور آمین کو آہستہ کہنا (۱۱) قراءت مسنونہ پڑھنا (۱۲) تکبیرات انتقالی یعنی رکوع اور سجدہ کے لئے اللہ اکبر کہنا (۱۳) رکوع میں تسبیح سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ تین مرتبہ کہنا (۱۴) رکوع میں دونوں گھٹنوں کو ہاتھوں کی کشادہ انگلیوں سے پکڑنا (۱۵) امام کو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنا اور مقتدی کو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ☆ کہنا اور تنہا کو دونوں کہنا (۱۶) سجدوں میں دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں کا پہلے پیشانی سے رکھنا اور ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رخ رکھنا (۱۷) سجدوں میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پڑھنا (۱۸) جلسہ اور تشہد میں داہنا ① پاؤں کھڑا رکھنا (۱۹) ہر جلسہ اور تشہد میں دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا (۲۰) اشارہ کرنا سبابہ ② سے بروقت اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ کے (۲۱) درود شریف کا پڑھنا قعدہ اخیر میں (۲۲) دعا کا قعدہ اخیر میں پڑھنا (۲۳) پھیر نامہ کا دائیں اور بائیں طرف سلام کے وقت (۲۴) امام کو فرشتوں اور مقتدیوں کی سلام کی نیت کرنا اسی طرح

☆ اس کا دوسرا سجدہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا اور تیسرا اوجہ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ہے۔

① کھڑے پاؤں کی انگلیوں کو بھی قبلہ رخ رکھنا سنت ہے۔ (ذریعہ میں یہ حوالہ نہیں ملا، بہار شریعت (تخریج شدہ)، تیسرا حصہ ص ۹۸، مکتبۃ المدینہ کراچی)

② اہل اٹھانے کا طریقہ مسنون ہم خفیوں کے نزدیک اس طرح ہے کہ بروقت کہنے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ کے، اہل کلمہ کی اٹھانے کی صورت پر یعنی خضر اور بنصر اور وسطی تینوں انگلیوں کو بند کر کے اور شہادت کی انگلی کو کھڑا کر کے اور انگوٹھے کے سرے کو شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی کے جملہ پردے کے اور جب اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ کے کہے اس انگلی کو گرا دے۔ (ذریعہ، روح المعانی، جلد دوم ص ۲۱۸، مکتبۃ المدینہ کراچی)

مقتدیوں کو دائیں اور بائیں فرشتوں اور مقتدیوں کی نیت کرنا (۲۵) امام کو پست کرنا
دوسرے سلام کا بہ نسبت پہلے سلام کے (۲۶) سلام پھیرنا ان لفظوں سے اَلْسَلَامُ
عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ۔ ۳۷

س۔ مستحبات نماز کیا کیا ہیں؟

ج۔ (۱) مرد کو وقت تکبیر تحریمہ کے دونوں ہاتھ آستینوں سے باہر نکال لینا (۲) دونوں
قدموں کے درمیان بہ قدر چار انگشت ۳۸ کے فاصلہ چھوڑنا (۳) منفرد کو رکوع اور
سجدے میں تین بار سے زیادہ تسبیح ① کہنا (۴) قیام کے وقت اپنی سجدہ گاہ پر اور رکوع
میں دونوں پاؤں کی پیٹھ پر اور سجدہ میں ناک کے سرے پر اور قعود میں اپنی گود پر اور
پہلے سلام میں اپنے داہنے شانے پر اور دوسرے سلام میں بائیں شانے پر نظر رکھنا (۵)
جمائی ② کے وقت منہ بند رکھنا (۶) جہاں تک ممکن ہو کھانسی والے کا کھانسی کو دفع
کرنا۔ ۳۹

۳۷۔ ۱۔ تنویر الابصار، درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۱۷۰ تا ۱۷۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۷۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۳۸۔ چار انگلیوں کی مقدار (بہار شریعت تیسرا حصہ) (تخریج شدہ) ص ۱۰۶، مکتبہ المدینہ

① لیکن جب ختم کرے تو عدد طاق پر مثل پانچ، سات، نو مرتبہ کے۔ (رد المحتار، جلد دوم،

ص ۱۹۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۷۵)

② جمائی نماز میں اگر بہ حالت قیام آئے اور رک نہ سکے تو داہنا ہاتھ منہ پر رکھے اگر اور جگہ

سوائے قیام کے آدے تو بائیں ہاتھ سے رو کے خارج نماز ہر وقت بائیں ہاتھ سے رو کے۔

(درمختار، جلد دوم، ص ۱۷۶، مکتبہ امدادیہ ملتان)

۳۹۔ تنویر الابصار، درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۱۷۵، ۱۷۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ نماز پڑھنے کا وہ طریقہ شروع سے آخر تک کہ جو سلف سے مطابق خفی مذہب کے ہے جس میں فرض واجب سنت اور مستحب سب ادا ہوں بتلائے؟

ج۔ وہ طریقہ یہ ہے کہ جب نمازی نماز شروع کرنا چاہے۔ تو پہلے قبلہ رخ کھڑا ہو۔ اور درمیان دونوں قدموں کے فاصلہ چار انگشت کا چھوڑے پھر نیت دل سے کرے اور مطابق نیت کے زبان سے کہے ”نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز فرض فجر کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے پھر کانوں تک اس طرح اٹھائے کے ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور انگلیاں جُدا جُدا حال پر ہوں اور انگوٹھے کانوں کی نو کے مقابل ہوں اس وقت تکبیر یعنی اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر فوراً دونوں ہاتھ ناف کے نیچے اس طرح باندھے کہ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ کر انگوٹھے اور چنگلی سے پہنچے تک حلقہ کرے اور انگلیاں اوپر کلائی کے رکھے اور پڑھے:-

سُبْحَانَكَ ① اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ② بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ③ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ④ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ⑤ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ⑥ اِيَّاكَ نَعْبُدُوَ اِيَّاكَ

① پاکی بیان کرتا ہوں میں تیری اے اللہ! جو تیرے لائق ہے۔ اور حمد بیان کرتا ہوں میں

تیری ایسی جو تیرے قابل ہے۔ اور برکت والا ہے نام تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور نہیں کوئی معبود سوائے تیرے۔ پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے ساتھ شیطان رائے گئے سے۔

② شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے جو نہایت مہربان رحم کرنے والا ہے۔

③ کل تعریفیں اللہ کے واسطے ہیں جو پالنے والا ہے تمام عالم کا مہربان اور رحمت والا، مالک

دن قیامت کا، تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے ہم مدد مانگتے ہیں دکھلا ہم کو سیدھا

نُسْتَعِينُ ۝ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
 غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝ آمِينَ ۝ اِنَّا اَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ
 لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّا شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝ ☆ یا اور کوئی صورت جو صحیح یاد ہو پڑھے
 پھر رکوع کرے یعنی جھکنے کے ساتھ تکبیر کہے اور رکوع میں پورا پہنچنے تک تکبیر سے فارغ
 ہو جاوے اسی طرح اور دیگر رکن بھی ادا کرے رکن کے اندر تکبیر نہ کہے جیسے کہ اکثر
 عادت ہے کہ اس سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے پھر دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو مضبوط
 پکڑے۔ کشادہ انگلیاں کر کے اور دونوں پنڈلیوں کو سیدھا کھڑا رکھے کمان کی طرح نہ
 جھکائے اور پشت کو پھیلائے اور سرین کو پشت کے برابر رکھے بدون سر کے ابھارنے
 یا سر نیچا کرنے کہ بلکہ سر بھی پشت کے برابر رکھے پھر سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ تین مرتبہ
 پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہوا اور مقتدی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتا
 ہوا پھر اللّٰهُ اَكْبَرُ کہے جھکنے کے ساتھ اور سجدہ کرے اس طرح کہ اول دونوں گھٹنے زمین
 پر رکھے پھر دونوں ہاتھ اس طرح زمین پر رکھے کہ کہنیاں زمین سے علیحدہ رہیں
 پھر ناک اور پیشانی سجدہ میں دونوں ہتھیلیوں کے بیچ میں اس طرح رہے کہ انگوٹھے
 کان کی لو کے برابر ہو جائیں اور اپنے ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے تاکہ سب قبلہ
 کی طرف متوجہ رہیں۔ سجدہ میں پاؤں کی انگلیاں نہ اٹھیں ورنہ سجدہ نہ ہو گا

راستہ، ان کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا نہ ان کا جو غضب کئے گئے ہیں اور نہ ان کا جو گمراہ ہیں۔

☆ تحقیق عطا کیا ہم نے تجھ کو حوض کوثر، نماز پڑھا اپنے رب کیلئے اور قربانی کر اس کے
 واسطے، تحقیق دشمن تیرا وہ بے نسل ہے۔

پھر پڑھے تین دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى پھر سجدہ سے سر اور ہاتھ اٹھانے میں رکنے کے برعکس کرے یعنی پہلے پیشانی اٹھائے پھر ناک پھر ہاتھ پھر اطمینان سے جلسہ کرے۔ پھر اللہ أَكْبَرُ کہتا ہو اور دوسرا سجدہ مثل پہلے سجدہ کے کرے دوسری رکعت کے لئے بنیوں کے بل اللہ أَكْبَرُ کہتا ہوا اٹھے۔ ہاتھ ٹیک کر اٹھنا بلا عذر صحیح نہیں۔ پھر دوسری رکعت ادا کرے اس طرح کہ پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھے پھر الحمد شریف پھر قُلْ ① هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ۝ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝ پڑھے پھر بعد ختم سورۃ کے مثل پہلی رکعت کے رکوع اور قمرہ ۴۰ اور جلسہ ۴۱ اور دوسرا سجدہ کر کے قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر داہنا کھڑا کر کے بیٹھے اس طرح سے کہ کھڑے پاؤں کی اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ رخ رہیں اور زانوں پر ہاتھوں کی انگلیوں کو ان کی حالت پر رکھے لیکن گھٹنوں کو نہ پکڑے ورنہ انگلیاں قبلہ رخ نہ رہیں گی۔ اور پڑھے: اَلْتَّحِيَّاتُ ② لِلّٰهِ وَالصَّلٰوٰتُ وَالطُّيَّاتُ۔ اَلْسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ اَلْسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ ☆

① کہہ! وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس کو کسی نے جانا نہ وہ کسی سے جانا گیا اور نہیں ہے اس کے لئے کوئی کفو وہ ایک ہے۔

۴۰ رکوع کے بعد کھڑا ہونا۔ ۴۱ پہلے سجدے کے بعد بیٹھنا۔

② کل عبادت قولی اور کل عبادت بدنی اور کل عبادت مالی اللہ ہی کے واسطے ہے سلام ہے اوپر تیرے اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکات اس کی، سلام اوپر ہمارے اور خدا کے نیک بندوں پر۔

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ☆ اللَّهُمَّ ① صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ ☆ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ. اللَّهُمَّ ② بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ. اللَّهُمَّ ③ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

☆ گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد ﷺ بندے اللہ تعالیٰ کے اور اس کے رسول ہیں۔

① یہاں انگلی سے اشارہ کرے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔

② اے اللہ! رحمت کاملہ نازل کر اوپر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم اور اوپر ان کی اولاد کے جیسے کہ رحمت نازل کی تو نے اوپر ابراہیم اور اوپر ان کی اولاد کے تحقیق تو سراہا گیا ہے اور بزرگی والا ہے۔

③ اے اللہ! برکت نازل کر تو محمد ﷺ پر اور انکی اولاد پر جیسا کہ برکت نازل کی اوپر ابراہیم اور اوپر اولاد ان کی کے تحقیق تو ہے سراہا گیا اور بزرگ۔ (اگر حضور ﷺ اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسم شریف سے پہلے لفظ سیدنا اور داخل کر دیا جائے اور یوں کہا جائے: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ. اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ. تو ایسا کرنا مستحب ہے۔ در مختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۲۲۳، ۲۲۴، مکتبہ امدادیہ ملتان

④ اے اللہ! تحقیق ظلم کیا میں نے اوپر اپنے نفس کے اور بہت ظلم اور کوئی نہیں بخشے گا گناہوں کو سوائے تیرے، پس بخشش کر میرے لئے مغفرت اپنے پاس سیلور رحم کر میرے اوپر، تحقیق تو بخشے

یہ وہ دعا ہے کہ جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جناب رسول خدا ﷺ نے تعلیم فرمائی تھی پھر نیت ☆ فرشتوں کے سلام کی کر کے وہی طرف منہ پھیر کر کہے السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ اور اسی طرح معنیت کے بائیں طرف کہے۔ یہ ترتیب ہے جس میں فرائض و سنن سب ادا ہو گئے۔ ۴۲

س۔ یہ ترکیب دو رکعت والے فرض کی بیان کی گئی ہے اور چار رکعت مثل ظہر اور عصر اور عشاء یا تین رکعت مثل مغرب اور وتر کے پڑھنا چاہیے تو کیسے پڑھے؟

ج۔ اسی طرح پڑھے صرف فرق اتنا ہے کہ چار رکعت والے فرض میں اسی قعدہ میں جس پر دو رکعت والا فرض ختم ہوا ہے سلام نہ پھیرے کیونکہ اب یہ قعدہ واجب ہے صرف التحیات یعنی تشہد پڑھ کر کھڑا ہو جائے اور ان کچھلی دو رکعتوں میں سوائے الحمد کے اور کچھ نہ پڑھے باقی ساری نماز اسی طرح پڑھے۔ ۴۳

س۔ سنتیں جو چار رکعت والی ہیں کیا وہ بھی اسی طرح پڑھی جائیں؟

ج۔ وہ بھی اسی طرح پڑھی جائیں گی مگر ان چاروں رکعات میں الحمد کے بعد سورت ملاوے (کیونکہ نفل کی چاروں رکعتوں میں سورت ملانا واجب ہے)۔ ۴۴

والا اور رحم کرنے والا ہے۔ (۱۔ ریاض الصالحین (عربی) ص ۴۳۲، حدیث نمبر ۶۴۷۵ مکتبہ

رحمانیہ لاہور۔ ۲۔ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۶۷، نورانی کتب خانہ پشاور)

☆ نیت دل سے کرے زبان سے نہ کرے اگر مقتدی ہے تو امام کی نیت اور اگر امام ہے

تو مقتدیوں کی نیت کرے۔

۴۲ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۴۳۲ تا ۴۳۷، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۴۳ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۶۷، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۴۴ توحید الابصار، جلد ۴، ص ۱۵۰، مکتبہ اسلامیہ پشاور۔

س۔ ختم نماز کے بعد کس قدر ٹھہرے اور کیا پڑھے؟

ج۔ امام کو ان نمازوں میں کہ جن کے پیچھے سنتیں ہیں صرف یہ دعا پڑھنی چاہئے۔ اَللّٰهُمَّ
 ☆ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ رَبُّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
 اور فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور اپنی جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ سنتیں ادا کرے اور ان نمازوں
 میں جن کے پیچھے سنتیں نہیں ہیں جیسے فجر اور عصر کی نماز تو اب امام قوم کی طرف منہ
 کر کے بیٹھے یا داہنے یا بائیں منہ کر کے بیٹھے اور امام مقتدی اور منفرد سب بعد نماز تین
 مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، پڑھ کر ایک بار آیت الکرسی
 اور تینتیس بار سُبْحَانَ اللّٰهِ اور تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور چونتیس بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ
 پڑھیں اس کا بہت ثواب ہے پھر سب دعائیں ۴۵ اور وظائف ہم نے اخیر رسالہ
 میں درج کئے ہیں۔

س۔ امام اور منفرد اور مقتدی سب اسی طرح نماز پڑھیں یا کچھ تفاوت ۴۶ ہے؟
 ج۔ امام اور منفرد تو اسی طرح نماز ادا کریں گے صرف مقتدی نیت میں اقتداء کی نیت
 کرے گا اور رکعت اول میں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھ کر اخیر تک ساکت ۴۷ رہے گا اور
 جہری ۴۸ نماز میں آمین آہستہ اور قومہ میں رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہے گا۔ باقی سب اذکار
 مثل امام کے ادا کرے گا۔ ۴۹

☆ اے اللہ! تیرا نام سلام ہے اور تیری طرف سے سلامتی ہے، برکت والا ہے تو اے رب
 ہمارے! صاحب بزرگی اور اکرام کے۔ ۴۵ در مختار، جلد دوم، ص ۲۴۷، مکتبہ المدنیہ ملتان۔
 ۴۶ فرق۔ ۴۷ خاموش رہے گا۔

۴۸ وہ نماز جس میں امام اونچی آواز سے قراعت کرتا ہے۔

۴۹ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۴۷، نورانی کتب خانہ پشاور۔

س۔ عورتیں بھی اسی طرح پڑھیں یا کچھ فرق ہے؟

ج۔ عورتیں نماز میں بیس باتوں میں مردوں کے مخالف ہیں۔ باقی اسی طرح ادا کریں وہ بیس باتیں یہ ہیں (۱) عورت تحریمہ میں ہاتھ اٹھائے گی اپنے شانے تک برخلاف مرد کے کہ وہ کانوں کی لوث تک اٹھائے گا (۲) یہ آستینوں سے باہر ہاتھ نہ نکالے اور مرد باہر نکالے گا (۳) یہ قیام میں داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھے مرد کلائی پر ہاتھ بہ ترتیب مذکور الصدر ۵۰ باندھے گا (۴) یہ ہاتھ سینہ پر باندھے مرد ناف کے نیچے باندھے گا (۵) یہ رکوع میں کم جھکے مرد زیادہ جھکے گا (۶) یہ رکوع میں ہاتھ پر سہارا نہ دے اور مرد ہاتھ پر سہارا دے گا (۷) یہ رکوع میں انگلیوں کو کشادہ نہ رکھے مرد کشادہ کرے گا (۸) یہ رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھ لے مرد ان کو زور سے پکڑے گا (۹) یہ رکوع میں اپنے گھٹنوں کو جھکائے مرد نہ جھکائے گا (۱۰) یہ رکوع میں کُمٹی رہے مرد برخلاف کرے گا (۱۱) یہ سجدے میں اپنی بغلیں نہ کھولے کُمٹی رہے مرد برخلاف کرے گا (۱۲) یہ سجدے میں اپنے دونوں ہاتھ بچھاوے مرد نہ بچھاوے (۱۳) یہ قعدہ میں اپنے دونوں پاؤں داہنی طرف کو نکال کر اپنی سرین پر بیٹھے مرد بایاں پاؤں فرش کرے گا اور داہنا پاؤں کھڑا کرے گا (۱۴) یہ قعدہ اور جلسہ میں اپنی انگلیاں ملی رکھے برخلاف مرد کے کہ وہ اپنی حالت پر رکھے گا (۱۵) یہ نمازی کے آگے سے اگر کوئی گزرے گا تو عورت ہاتھ پر ہاتھ مارے اور مرد سبحان اللہ کہ کر گزر جانے والے کو متنبہ کرے گا۔ (۱۶) عورت مرد کی امامت نہ کرے گی برخلاف مرد کے کہ وہ اس کی امامت کر سکتا ہے (۱۷) عورت کی جماعت مکروہ تحریمی ہے اور مرد کے حق میں واجب ہے (۱۸) اگر

عورتیں جماعت کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کریں گی تو ان کا امام بیچ میں برخلاف مردوں کے کھڑا رہے گا (۱۹) عورتوں پر جمعہ اور عیدین نہیں اور مردوں پر واجب ہے (۲۰) عورت پر نماز فجر اندھیرے میں مستحب ہے برخلاف مرد کے کہ اس پر ایسے وقت میں نماز فجر کا پڑھنا مستحب ہے کہ خوب اجالا ہو۔ ۱۵

باب ☆ نماز کے مفسداۓ اولیٰ و مکروہات ۲ کے بیان میں

س۔ نماز کو توڑنے والی کیا چیزیں ہیں؟

ج۔ وہ دو قسم کی ہیں۔ ایک قسم تو اقوال کی ہے اور دوسری قسم افعال کی۔ اقوال یہ ہیں

(۱) کلام کرنا خواہ قصداً ۱ ہو یا سہواً ۲ خواب میں ہو یا بیداری میں تھوڑا ہو یا بہت (۲)

سلام تحیت ۳ کرنا قصداً ہو یا سہواً، برخلاف سلام تحلیل ۵ کے کہ اس سے نماز نہیں جاتی

جبکہ سہواً ہو (۳) جواب سلام دینا قصداً ہو یا سہواً (۴) چھینک کا جواب دینا (۵) بری

خبر کے جواب میں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا (۶) خبر خوش پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

پڑھنا (۷) خبر تعجب پر سُبْحَانَ اللّٰہِ ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھنا (۸) سوائے اپنے امام

کے اور کسی کو نماز میں لقمہ دینا (۹) نماز میں ایسی چیز مانگنا جو آدمیوں سے مانگتے ہیں

مثلاً کہے کہ یا الہی فلانی عورت سے میرا نکاح کر دے یا مجھ ہزار دینار دے دے (۱۰)

آہ، اوہ، یا، اف کہنا (۱۱) قرآن شریف سے دیکھ کر نماز پڑھنا مطلقاً (۱۲) قرآن

شریف کا غلط پڑھنا۔

اور افعال یہ ہیں۔ (۱) عمل کثیر (۲) جان کر یا بھول کر کھانا اور پینا (۳) بلا عذر قبلہ کی

طرف سے سینہ کا پھیرنا (۴) بہ قدر دو صفوں کے بلا ضرورت ایک بار چلنا (۵) امام

سے آگے بڑھ جانا (۶) بہ قدر تین کلموں کے نماز میں لکھنا (۷) درد اور مصیبت سے

۱۔ وہ چیزیں جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

۲۔ وہ چیزیں جو نماز میں خلاف سنت ہیں۔

۳۔ یعنی جان بوجھ کر کسی سے بات کرے یا بھول کر۔

۴۔ اگرچہ حکم نہ کہے۔ (رد مظاہر، جلد دوم، ص ۳۷۲، مکتبہ امدادیہ ملتان)

رونا (۸) بالغ کا نماز میں پکار کر ہنسا (۹) نماز میں غیر نمازی ☆ کا کہنا ماننا (۱۰) عورت کا جماعت میں محاذی ہونا چند شرطوں کے ساتھ (۱۱) خلیفہ بنانا ایسے کو جو قابل امامت نہ ہو (۱۲) مسجد سے باہر چلا جانا امام کا بدون خلیفہ کے (۱۳) حدیث کے بعد نمازی کا مقدار ایک رکن کے مقام حدیث پر ٹھہرنا۔ ۵

س۔ کلام کرنا نماز میں جو مفسد بتایا گیا یہ نہیں معلوم ہوا کہ کلام کس کو کہتے ہیں؟
ج۔ کلام دو حرفوں یا ایک حرف مطلب سمجھانے والے کو کہتے ہیں مثلاً ق ایک حرف ہے عربی میں اس کے نگاہ رکھنے کے معنی ہیں تو اس سے بھی نماز ٹوٹ جائے گی یا مخاطب کو کہا (او) تو اس میں دو حرف ہوئے اس سے بھی نماز ٹوٹ جائے گی۔ ہاں ایک حرف بے معنی سے نماز نہیں ٹوٹے گی مگر بلا عذر کھنکارنے اور مٹھارنے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ ۶

س۔ وہ عذر کیا ہیں جن سے کھنکارنا نماز میں درست ہے اور نماز نہیں ٹوٹتی؟
ج۔ امام کو آواز کی درستی کا عذر۔ مقتدی کو امام کی غلطی کی ہدایت کا عذر دوسرے کو اپنی نماز میں ہونے کے اعلام کا عذر۔ ۷

☆ اگر کوئی خارج نمازی سے کہے کہ ہٹ جا اور وہ اس کے کہنے سے بلا خیال عمل شرعی ہٹ گیا تو نماز ٹوٹ جائے گی اور اگر ہٹنے یعنی جگہ دینے میں اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال کر لیا تو نماز فاسد نہ ہوگی (رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۱۲، مکتبہ امدادیہ ملتان)

۵۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۹۸ سے دیکھیں، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ تنویر الابصار، درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۳۷۰ سے دیکھیں، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۶۔ تنویر الابصار، درمختار، جلد دوم، ص ۳۷۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۷۔ ۱۔ درمختار، جلد دوم، ص ۳۷۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۰۱۔

س۔ ٹٹھاری ۸۔ سے نماز ٹوٹ جائے گی یا نہیں؟

ج۔ اس سے نماز نہیں ٹوٹے گی۔ ۹۔

س۔ سلام تحیت اور سلام تحلیل میں کیا فرق ہے؟

ج۔ سلام تحیت تو تحفہ ملاقات ہے جو آپس میں مسلمانوں کے درمیان ہوتا ہے اور سلام تحلیل نماز سے باہر آنے کیلئے ہوتا ہے۔ سلام تحیت نماز میں ہر طرح سے مفید نماز ہے، سلام تحلیل کے لئے جو سہواً اس وقت میں ہو جب کہ اصل نماز میں سہو ہو مثلاً مقیم اپنے کو مسافر سمجھ کر یا ظہر پڑھنے والا اپنے کو جمعہ پڑھنے والا تصور کر کے دوسری رکعت میں سلام پھیر دے تو اس سلام سے نماز فاسد ہو جائے گی اس لئے کہ اصل نماز میں ہی سہو ہو گیا۔ اور اگر وصف نماز میں محل تحلیل پر سہو ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی مثلاً دوسری رکعت کے قعدہ میں سلام پھیرا اس خیال سے کہ چوتھی رکعت ہے۔ تو نماز فاسد نہ ہوگی اسی طرح پڑھتا رہے اخیر میں سجدہ سہو کرے یا جنازہ میں چوتھی تکبیر سے پہلے سلام پھیر دیا تو پھر دعا پڑھ کر چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیر دے اس لئے کہ قیام بھی جنازہ میں محل تحلیل نماز ہے۔ علاوہ ان دو موقعوں کے اور ارکان مثلاً علاوہ جنازہ کی اور نمازوں میں بہ حالت قیام یا رکوع یا سجدہ تحلیل نماز کا سلام سہو پھیر دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی اس لئے کہ یہ موقع سلام تحلیل نمازوں کے نہیں ہیں۔ یہ ضابطہ سہو کیلئے عداً بلا قید ہر صورت میں مفید نماز ہے۔ ۱۰۔

۸۔ وہ آواز جو گھوڑے یا گدھے کو چلانے میں منہ سے نکلتی ہے۔ (فیروز اللغات، ص ۴۴۴)۔

فیروز سنز لاہور

۹۔ تادیلی مالگیری، جلد اول، ص ۱۰۱ نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۰۔ تادیلی مالگیری، جلد اول، ص ۹۸ نورانی کتب خانہ پشاور۔ (باقی آئندہ صفحہ پر)

س۔ وہ کون لوگ ہیں جن پر سلام کرنا مکروہ ہے؟

- ج۔ اکیس آدمی ہیں۔ ۱۔ نماز پڑھنے والے پر۔ ۲۔ تلاوت قرآن کرنے والے پر۔
 - ۳۔ وعظ اور ذکر میں مشغول ہونے والے پر۔ ۴۔ حدیث اور خطبہ پڑھنے والے پر۔
 - ۵۔ ان چاروں چیزوں کی طرف کان لگانے والے پر۔ ۶۔ قاضی پر بروقت قضا یعنی جب قاضی حکم دینے کے لئے مسند قضا پر بیٹھا ہو تو مدعی اور مدعا علیہ اس کو سلام نہ کریں۔ ۷۔ علم شرعی میں بحث کرنے والے پر۔ ۸۔ تکبیر کہنے والے پر۔ ۹۔ علم شرعی سکھانے والے پر بروقت تعلیم شرعی۔ ۱۰۔ اجنبی جوان ① عورتوں پر۔ ۱۱۔ شطرنج کھیلنے والے پر اور جو لوگ ان کی عادت کے مشابہ ہوں مثلاً جواری، شرابی، غیبت کرنے والا، کبوتر باز، گانے بجانے والا ان سب پر بھی سلام مکروہ ہے۔ ۱۲۔ جو شخص اپنی بیوی سے بوس و کنار میں مصروف ہو۔ ۱۳۔ کافر پر۔ ۱۴۔ ننگے پر۔ ۱۵۔ پیشاب یا پاخانہ کرنے والے پر۔ ۱۶۔ کھانا کھانے ② والے پر۔ ۱۷۔ بوڑھے مسخرے پر۔ ۱۸۔ جھوٹے پر۔ ۱۹۔ لوگوں کی عیب جوئی میں مصروف رہنے والے پر۔ ۲۰۔ گالی بکنے والے پر۔ ۲۱۔ اذان کہنے والے پر۔ ان کے علاوہ سب پر سلام مسنون ہے۔ ۱۱۔
- س۔ سلام کس طرح کرے؟

(صفحہ گزشتہ کا بقیہ) ۲۔ درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۳۷۲، ۳۷۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

① اسی طرح اس آدمی کو بھی سلام نہیں کیا جائے گا جو اجنبی عورتوں کو دیکھتا ہو۔ (رد المحتار، جلد

دوم، ص ۳۷۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

② جس وقت سوال کرنے والا بھی بھوکا ہو اور وہ جانتا ہو کہ کھانے سے منع نہیں کرے گا تو

سلام مکروہ نہیں کیونکہ اس سلام سے غرض کھانا کھانے کی ہے۔ درمختار، جلد دوم، ص ۳۷۵۔

ج۔ سلام اس طرح کرے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا سَلَامُ عَلَیْکُمْ ان دو طریقوں کے خلاف سلام درست نہیں جیسے سَلَامُ عَلَیْکُمْ کہتے ہیں۔ یعنی سلام کے میم کو پیش دے کر (سلامُ علیکم) یا ساکن کر کے (سَلَامُ عَلَیْکُمْ) ہرگز درست نہیں ہے۔ ۱۲ س۔ وہ لوگ کون ہیں جن پر جواب سلام کا واجب نہیں؟

ج۔ وہ لوگ یہ ہیں۔ ۱۔ وہ شخص جس کو ان دو طریقوں کے سوائے سلام کہا جائے۔ ۲۔ نماز میں مصروف ہونے والا۔ ۳۔ قرآن یا دعا یا ذکر یا خطبہ یا تکبیر یعنی اقامت یا اذان وغیرہ پڑھنے والا۔ ۴۔ پاخانہ یا پیشاب کرنے والا۔ ۵۔ لڑکا۔ ۶۔ متوالا۔ ۷۔ جوان عورت ☆۔ ۸۔ اونگھنے والا۔ ۹۔ حکم کے خواہاں یعنی مدعا علیہ۔ ۱۰۔ دیوانہ۔ ۱۱۔

س۔ نماز میں اشارے سے بھی سلام کا جواب دے یا نہیں؟

ج۔ اشارے سے بھی نہ دے۔ ۱۲

س۔ چھینکنے والا اگر نماز میں الحمد للہ کہہ لے تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

ج۔ ہو جائے گی اور اپنی طرف مخاطب کر کے (بِسْمِ اللّٰهِ) جواب چھینک بھی دے گا تب بھی نماز فاسد نہ ہوگی غیر کے لئے جواب دینے میں نماز فاسد ہوگی۔ خواہ وہ جواب چھینک ہو یا سلام یا اور کوئی جملہ قرآن کا کسی سائل کے جواب میں ہو مثلاً کسی نمازی سے دریافت کیا کہ تیرا مال کیا ہے اس نے نماز کی حالت میں اس آیت شریف

۱۱ در مختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۳۷۵ تا ۳۷۴، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۲ رد المحتار، جلد دوم، ص ۳۷۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ☆ جس کو غیر مرد نے سلام کیا ہو

۱۳ رد المحتار، جلد دوم، ص ۳۷۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۴ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۹۸ نورانی کتب خانہ پشاور۔

سے جواب دیا۔ الْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ۔ اس کے یہ معنی ہوئے کہ گھوڑے۔ خچر۔ گدھے تو نماز فاسد ہوئی۔ ۱۵۔

س۔ اگر کسی نے نماز میں اللہ پاک کا نام سن کر کہا۔ جل جلالہ یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سن کر کہہ دیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا قراءت سنی اور کہا صَدَقَ اللہُ وَرَسُولُهُ تو ان کلمات سے نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

ج۔ اگر یہ کلمات بہ نیت جواب کے ہوں گے تو نماز فاسد ہوگی۔ ورنہ نہیں۔ ۱۶۔
س۔ مقتدی جس وقت امام کو لقمہ دے کیا نیت کرے اور لقمہ دینا سوائے تراویح کے اور نمازوں میں درست ہے یا نہیں؟

ج۔ لقمہ ☆ دینے کی نیت کرے قراءت کی نیت نہ کرے اور سب نمازوں میں لقمہ دینا درست ہے مگر مقتدی کو امام کے رکتے ہی فوراً لقمہ دینا مکروہ ہے۔ اسی طرح بار بار پڑھنے سے مقتدی پر حاجت لقمہ ڈالنے کی بھی مکروہ ہے اگر بہ قدر واجب قراءت پڑھ

۱۵۔ ۱۔ درمختار، جلد دوم، ص ۳۷۸ تا ۳۸۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۹۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۶۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۹۹۔ ۲۔ درمختار، جلد دوم، ص ۳۸۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔
☆ یہ لقمہ دینے کی اجازت اپنے امام کیلئے ہے اگر غیر کو لقمہ دے گا تو اس لقمہ دینے والے کی نماز جاتی رہے گی۔ اسی طرح اگر امام اپنے مقتدیوں کے علاوہ کسی اور کا دیا ہو لقمہ قبول کرے گا تو اس کی نماز فاسد ہوگی اس کے ساتھ مقتدیوں کی نماز بھی جاتی رہے گی یا مقتدی غیر سے لے کر اپنے امام کو دے گا اور امام قبول کرے گا تو بھی سب کی نماز جاتی رہے گی۔

۱۔ درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۳۸۱، ۳۸۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۹۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

سے پڑھا۔ اِنَّ الدِّیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِیَّةِ میں بجائے صلیحت یا بجائے خیر البریۃ کے شر البریۃ پڑھا تو نماز فاسد ہو جائے گی اس لئے کہ ان تغیرات (تبدیلیوں) سے ایسے معنی ہو گئے کہ جن کا اعتقاد کفر ہے پہلے وَعَصٰی اٰدَمُ رَبَّہٗ کے معنی یہ تھے (اور نافرمانی کی آدم علیہ السلام نے اپنے رب کی) اب تقریباً پیش وزیر کے ساتھ معنی یہ ہووے (اور نافرمانی کی آدم علیہ السلام کی اس کے رب نے نعوذ باللہ منہا) اسی طرح اِنَّ الدِّیْنَ اٰلِیٰح کے یہ معنی تھے (بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے وہ سب خلقت سے بہتر ہیں) اب حرف خیر و شر کے تغیر سے یہ معنی ہوئے (بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے وہ لوگ سب خلقت سے بدتر ہیں) نعوذ باللہ منہا اور اگر ایسی غلطی نہیں ہے کہ جس کے معنی کا اعتقاد موجب کفر ہو تو صرف اعراب کی غلطی کیلئے مفتی بہ ۲۳ یہ قول ہے کہ نماز فاسد نہ ہوگی۔ اس لئے کہ اکثر لوگ اعراب کی تمیز نہیں رکھتے مثلاً لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ میں ت کو پیش سے پڑھا تو نماز درست ہے اور حروف اور کلمات کی غلطی میں یہ قید ہے کہ اگر حروف اور کلمات کے بدلنے سے معنی میں تغیرات فاحش ہوں گے یا بے معنی ہوں گے تو نماز فاسد ہوگی۔ مثلاً هٰذَا الْغُرَابُ کی جگہ هٰذَا الْغُبَارُ پڑھنا صریح تغیر حروف سے غلطی فاحش ہے یَا سَرَّائِرُ کی جگہ یَا سَرَّائِلُ پڑھنا فَاَعِلِیْنَ کی جگہ غَا فِلِیْنَ پڑھنا اور اگر کلمہ یا جملہ کے معنی میں تغیر فاحش نہیں ہوا ہے تو اب یہ دیکھنا چاہئے کہ ویسا کلمہ اور جملہ قرآن میں ہے یا نہیں ہے اگر نہیں تو نماز فاسد ہوگی اور اگر ایسا کلمہ یا جملہ قرآن میں ہے تو نہیں فاسد ہوگی مثلاً عَلِیْمُ کی جگہ حَکِیْمُ یا خَبِیْرُ کی جگہ بَصِیْرُ پڑھنا اور

اگر کچھ بھی معنی نہیں بگڑے اور ویسا کلمہ قرآن میں بھی نہیں ہے تو طرفین رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز فاسد نہ ہوگی جیسے قَوَّامِیْن کی جگہ قِیَّامِیْن پڑھنا۔ ۲۴

ان مسائل میں متقدمین فقہاء اور متاخرین فقہاء کا فروعات میں بہت اختلاف ہے مگر چونکہ فقہاء متاخرین کے قواعد منضبط نہیں ہیں۔ اس لئے نماز کے باب میں بہ موجب قول درمختار و فتاویٰ عالمگیری و کبیری قواعد متقدمین کی پابندی میں زیادہ احتیاط ہے اس لئے فقیر نے بھی انہیں قواعد منضبط کو ہی اختیار کیا ہے اگر زیادہ ضرورت ہو تو بڑی کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے۔

س۔ قراءت کو راگنی سے پڑھنا کیسا ہے؟

ج۔ جبکہ کلمہ بدل جائے مفسد نماز ہے اگر حرف مد اور لین میں حد سے زائد راگنی ہو تو بھی نماز فاسد ہوگی۔ ۲۵

س۔ مد اور لین کس کو کہتے ہیں؟

ج۔ اس حرف علت کو کہتے ہیں کہ جس کی پہلی حرکت اس کے موافق ہو اور اس کے تین حرف ہیں ا، و، ی جیسے خَالِدِیْن میں حرف دال کے نیچے زیر حرف یا کے موافق ہے اور خ پر زبر الف کے موافق ہے اور مُسْلِمُوْنَ میں پیش و کے موافق ہے اور اگر حرکت

۲۴۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۸۲ تا ۷۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ درمختار جلد دوم ص ۳۹۳ تا ۳۹۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۵۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۸۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

حروف علت سے پہلے غیر موافق ہوئی۔ تو اس کا نام لین ہے اس کے دو حرف

ہیں و، ی جیسے خَالِدِیْن میں دال پر زبر یا کے مخالف حرکت ہے اور قَوْل میں واو سے

پہلے زبر خلاف حرکت واؤ کے ہے۔ ۲۶

س۔ ایسے حروف کے بدلنے میں جیسے کہ س اور ص ض ط ظ اور ت ہیں جن کی تمیز مشکل سے ہوئی ہے نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

ج۔ اگر دانستہ بدلے گا تو نماز فاسد ہوگی اور اگر بے اختیار زبان سے نکلے گا یا تمیز حروف کو نہیں جانتا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ ۲۷

س۔ ایک شخص معذور یعنی ہکلا اور تو تلا نہیں ہے مگر زبان اس طرح کی ہے کہ حرف صحیح ادا نہیں ہوتے تو وہ کیا کرے؟

ج۔ یہ شخص معذور نہ ہوگا جب تک کوشش بلیغ صحت قراءت کی نہ کرے اور اگر بعد کوشش بلیغ کے بھی زبان پر حروف صحیح جاری نہ ہوں تو معذور ہے نماز اس کی درست ہے اور اگر کوشش سے بعض حروف میں زبان جاری اور بعض میں نہیں تو اس کو وہ سورتیں اور آیتیں قرآن شریف میں سے تلاش کرنی چاہئیں کہ جن میں وہ حرف ادا نہ ہوں جن میں اس کی زبان رکتی ہے اگر ایسی صورتیں یا آیتیں مل جائیں اور ان سے نماز پڑھتا رہے دوسری سورت یا آیت سے نماز فاسد ہوگی۔ اور اگر ایسی صورت یا آیت نہ ملے تو اسی سے نماز ادا کرتا رہے مگر امامت نہ کرے۔ ۲۸

س۔ اگر کسی نے کھلی ہوئی خطا کی اور پھر لوٹا کر صحیح پڑھ لیا تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اس کی نماز درست ہوئی فاسد نہیں ہوئی۔ ۲۹

۲۶ علم التجوید (زینت القراء قاری غلام رسول صاحب)، ص ۳۸، ۳۹، ادارہ اولیس لاہور۔

۲۷ ۲۸ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۷۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۹ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۸۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

س۔ اگر نماز میں بعض وجہ جواز کی ہو اور بعض فساد کی تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر یہ فساد علاوہ قراءت کے ہے تو احتیاطاً فساد کا حکم ہوگا اور اگر قراءت کی وجہ سے ہے تو جواز کا حکم ہوگا۔ اس لئے کہ قراءت کی غلطی سے محفوظ رہنا بہت مشکل ہے۔ ۳۰۔
س۔ عمل کثیر جو مفسد نماز ہے کس کو کہتے ہیں؟

ج۔ عمل کثیر اس کو کہتے ہیں جس کے سبب سے دور کا دیکھنے والا یہ سمجھ لے کہ اس کا کرنے والا نماز کے اندر نہیں ہے بشرطیکہ وہ عمل اصلاح نماز کے لئے نہ ہو خواہ وہ عمل کثیر اختیاری ہو جیسے کپڑے پہننا یا اختیاری نہ ہو جیسے کسی کے دھکے سے نمازی کا چند قدم اپنی جگہ سے ہٹ جانا کہ اس سے نماز ٹوٹ جائے گی اس لئے کہ یہ عمل کثیر اصلاح نماز کے لئے نہیں ہے اگر وہ عمل کثیر اصلاح نماز کیلئے ہے تو نماز نہیں ٹوٹے گی جیسے نماز میں بے وضو ہو جانے سے وضو کو جانا حالانکہ اس فعل سے دور کا دیکھنے والا کبھی نہیں جان سکتا کہ یہ شخص نماز کے اندر ہے مگر چونکہ یہ عمل کثیر اصلاح نماز کے لئے ہے اس لئے مفسد نماز نہیں۔ اگر دیکھنے والے کو تردد ہو تو اس کے لئے یہ نہیں ہے وہ عمل قلیل ہے اس فعل سے نماز نہیں ٹوٹے گی عمل قلیل اور کثیر میں پانچ قول ۱۷ ہیں ان سب میں یہی قول صحیح تر ہے۔ ۳۱۔

س۔ وہ کونسی شرائط ہیں جن سے عورت کے جماعت میں برابر ہونے سے نماز فاسد

۳۰۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۸۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۳۱۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۰۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۳۸۵، مکتبہ امدادیہ لبنان۔

ہو جاتی ہے؟

ج۔ اول شرط محاذات کی عورتوں کا قابل جماع ۳۲ ہونا ہے دوسری شرط اس نماز کی شرکت ہے جس میں رکوع اور سجود ہو تیسری شرط مرد اور عورت کا از روئے تحریمہ ☆

☆ تحریمہ میں شرکت کے یہ معنی ہیں کہ مرد و عورت امام کی اقتداء کریں اگر بغیر اقتداء منفرد طور پر اپنی اپنی نماز پاس ہو کر پڑھیں تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ فساد کیلئے اسی صورت میں محاذات شرط ہے جبکہ بہ حالت اقتداء ہو، لیکن مجرد اقتداء کافی نہیں۔ اس محاذات کے مفید ہونے کیلئے اور بھی شرط ہے وہ شرکت فی الاداء ہے یعنی نماز امام کے ساتھ بھی اداء کی جا رہی ہو حقیقتاً ہو یا تقدیراً، پس مسبوق کو جس کی اول نماز سے کچھ رکعت جاتی رہی ہیں وہ اپنی فوت شدہ رکعت کو قضا کرنے کیلئے کھڑا ہوا اور عورت بھی مسبوق ہے وہ بھی اپنی فوت شدہ رکعت پڑھنے کیلئے کھڑی ہوئی اس حالت میں دونوں برابر ہو گئے تو کسی کی نماز فوت نہ ہوگی کہ یہ دونوں اپنی اپنی نمازیں پڑھ رہے ہیں امام کے ساتھ ادائیگی نہیں ہو رہی ہے۔ کہ امام کی اقتداء میں دونوں تھے لیکن اس وقت شرکت فی الاداء کے متحقق نہ ہونے کے باعث فساد کا حکم نہ دیا جائے گا۔ بہ نسبت لاحق کے کہ ابتداء سے مرد اور عورت دونوں اقتداء میں شریک تھے اثناء نماز میں دونوں کو حدث ہوا ان کے وضو کرنے تک امام نماز سے فارغ ہو گیا۔ انھوں نے اپنی اپنی باقی ماندہ نمازیں پڑھنی شروع کیں اس دوران میں اگر عورت مرد کے برابر ہو جائے گی تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ کیونکہ اس صورت میں گو شرکت فی الاداء حقیقتاً نہیں، لیکن تقدیراً یہ نماز امام کے ساتھ ہی ادا کی جا رہی ہے پس نماز فاسد ہوگی۔ اسی طرح حقیقتاً شرکت فی الاداء ہوگی جب بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔ یعنی اول سے آخر تک دونوں نے امام کے ساتھ نماز پڑھی یا کوئی بعد میں ان میں سے شریک ہوا اور امام کے ساتھ ادا کرنے ہی کی حالت میں عورت سے کسی رکعت میں محاذ ہو گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

(فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۸۹، نورانی کتب خانہ پشاور)

اور ادا کے شریک ہونا ہے چھٹی شرط اتحاد مکان ہے..... پس اگر مرد ایسے چبوترے پر ہو جو قد آدم ہے اور عورت نیچے تو مرد کی نماز فاسد نہ ہوگی پانچویں شرط دونوں کے درمیان کسی چیز کا حائل نہ ہونا ہے اگر ستون یا سترہ ☆ حائل ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ چھٹی شرط اس عورت کا عاقل ہونا ہے اگر دیوانی برابر کھڑی ہو جائے تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ ساتویں شرط امام کی نیت امامت ہے مطلق عورتوں کی یا مخصوص ایک عورت کی جو جماعت میں حاضر ہوتی رہتی ہے۔ اگر امام عورتوں کی نیت نہ کرے گا تو اقتداء عورت کی درست نہ ہوگی تو محاذی مرد کی نماز بھی فاسد نہ ہوگی۔ اور نیت کا وقت قبل از نماز ہے اگر درمیان میں عورت کے حاضر ہونے کے وقت نیت کرے گا تب بھی اقتداء عورت کا درست نہ ہوگا۔ آٹھویں شرط دونوں کی نمازوں کی جہت کا ایک ہونا پس اگر عورت اندھیری رات میں اٹکل سے دوسری طرف کو نماز پڑھے تو مرد کی نماز فاسد نہ ہوگی۔ ۳۳

س۔ برابری میں کون سے عضو کی برابری معتبر ہے؟

ج۔ عورت کے قدم کی برابری معتبر ہے یعنی عورت کا قدم مرد کے کسی عضو کے مقابل میں ہو خواہ عورت اور مرد دونوں برابر کھڑے ہوں یا عورت آگے ہو۔ ۳۴

س۔ بہن اور ماں وغیرہ محرموں کے ساتھ بھی یہی حکم ہے؟

☆ اگر مرد اور عورت کے درمیان ایک آدمی کا بھی قائلہ چھوڑا ہوا ہے تو اس قدر قائلہ سے

بھی نماز نہیں ٹوٹے گی۔ (فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۸۹، نورانی کتب خانہ پشاور)

۳۳ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۸۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۳۴ رد المحتار، جلد دوم، ص ۳۱۵، مکتبہ ادبیہ لبنان۔

ج۔ یہ حکم سب عورتوں کے لئے شامل ہے خواہ لاجنبیہ ہو یا محرمہ ہو خواہ ایسی عورت ہو جو بالفعل قابل جماع ہے یا ایسی لڑکی ہو جس کی طرف رغبت جماع ہے خواہ ایسی بوڑھی ہو جس سے مرد نفرت کریں۔ ۳۵۔

س۔ اگر عورت مردوں کی صف میں کھڑی ہو جائے تو کتنے آدمیوں کی نماز فاسد ہوگی؟
ج۔ تین مردوں کی ایک تو وہ جو اس کے داہنے طرف ہو دوسرے وہ جو اس کے بائیں طرف ہو تیسرے وہ جو اس کے پیچھے ہو اور اگر دو عورتیں ہوں تو دائیں بائیں اور پیچھے کے آدمیوں کی نماز فاسد ہوگی اور اگر تین عورتیں ہوں تو دو دائیں بائیں مرد کی نماز فاسد ہوگی اور ان کے پیچھے کھڑے ہونے والے مردوں میں سے تین مردوں کی نماز فاسد ہوتی چلی جائے گی آخر صفوں تک۔ ۳۶۔

س۔ اگر عورت نماز اور پڑھتی ہے اور مرد اور پھر برابری ہو تو نماز فاسد ہوئی یا نہیں؟
ج۔ اس سے نماز فاسد نہ ہوگی۔ مگر مکروہ تحریمی ضرور ہے۔ ۳۷۔

س۔ کسی کے دانتوں میں کوئی چیز ہو اور وہ نماز میں نکل جائے تو نماز ٹوٹی یا نہیں؟
ج۔ اگر وہ چنے کی مقدار سے کم ہوگی اور نکل جائے گا تب تو نماز فاسد نہ ہوگی اور اگر چنے کے برابر ہے یا زیادہ ہے تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ ۳۸۔

۳۵۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۸۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۳۶۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۸۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔ رد المحتار، جلد دوم، ص ۳۱۶

۳۷۔ در مختار و رد المحتار، جلد دوم، ص ۳۱۷، مکتبہ امدادیہ ملتان

۳۸۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۰۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ تنویر الابصار، در مختار، جلد دوم، ص ۳۸۲، ۳۸۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ کسی کے دانتوں سے خون نماز کی حالت میں نکلا اور وہ اس کو نگل گیا تو کیسا؟
ج۔ اگر تھوک پر خون غالب تھا تو نماز فاسد ہوئی اور اگر خون مغلوب تھا تو نماز فاسد نہیں ہوئی۔ ۳۹

س۔ اگر کسی نے مٹھائی کھا کر نماز شروع کی اور نماز میں مٹھاس کا مزہ آتا رہا تو نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

ج۔ اس سے نماز فاسد نہ ہوگی۔ ہاں اگر مٹھائی منہ میں ہے یا کوئی چیز مقدار قل کے نماز کے اندر باہر سے منہ میں گئی اور اس کو چبا کر نگل گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ ۴۰
س۔ اگر ایک عورت کا بچہ بحالت نماز دودھ پینے لگ جائے تو عورت کی نماز ٹوٹے گی یا نہیں؟

ج۔ اگر دودھ پستان سے نکلا تو نماز ٹوٹ گئی ورنہ خالی تین چکیوں سے نماز ٹوٹ جائے گی خواہ دودھ پستان سے نکلے یا نہ نکلے۔ ۴۱

س۔ نماز میں کسی کو قے آجائے تو نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

ج۔ اگر قے نماز میں بلا مقصد مصلی کے آجائے تو اب یہ دیکھنا چاہئے کہ منہ بھر کر ہے یا نہیں۔ اگر بھر کر ہوئی تو وضو ٹوٹا نماز نہیں ٹوٹی۔ وضو کر کے اسی پر بیٹا کرے اور اگر منہ بھر کر نہیں ہوئی تو نہ وضو ٹوٹا نہ نماز اور اگر منہ بھر کر قے کی مگر اس کو نگل گیا حالانکہ اس کے باہر ڈالنے پر قادر تھا۔ تو نماز بھی ٹوٹی اور وضو بھی۔ اور اگر منہ بھر کر نہ تھی اور پھر نگل گیا تو بھی بقول امام رحمہ اللہ تعالیٰ نماز ٹوٹی اور اسی قول میں زیادہ احتیاط ہے

اور اگر عہد ا کی تو منہ بھر کے ہونے میں نماز فاسد ہوگی اور اس سے کم میں نہیں۔ ۴۲
س۔ نماز میں کھانا کیسا ہے؟

ج۔ ایک رکن میں تین بار کھانا اور ہر بار ہاتھ اٹھانا تو مفسد نماز ہے اور ایک بار کا کھانا
بلا عذر مکروہ ہے ۴۳

س۔ کیا نمازی کے آگے گزر جانے سے بھی نماز میں خلل پیدا ہو جاتا ہے؟

ج۔ کچھ بھی نہیں۔ ہاں! البتہ گزرنے والا گنہگار ہوگا۔ ۴۴

س۔ نمازی کے آگے گزرنے کی حد کہاں تک ہے؟

ج۔ بڑی مسجدوں اور جنگلوں کے لئے تو یہ حد ہے کہ جہاں تک سجدہ کی جگہ دیکھتے
ہوئے نمازی کی نظر پڑے اور چھوٹی مسجدوں اور گھروں میں جائے نظر کا اعتبار نہیں۔
بلکہ سامنے سے جس جگہ سے بھی دیوار قبلہ تک گزرے گا۔ مکروہ ہے بغیر ستون یا آدمی
کی آڑ کے نکلنے سے گنہگار ☆ ہوگا۔ اور اگر دو شخص اکٹھے تو ان میں سے وہ گنہگار ہوگا جو
نمازی سے زیادہ قریب ہے۔ ۴۵

۴۲ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۰۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۴۳ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۰۴، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۴۴ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۰۴، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ در مختار، جلد دوم، ص ۳۹۸ تا ۴۰۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

☆ حدیث شریف میں ہے کہ اگر گزرنے والا جان لے کہ اس پر کیا گناہ ہے، تو چالیس برس
تک ٹھہرا رہے اور نمازی کے سامنے سے نہ گزرے۔

۴۵ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۰۴، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ در مختار، جلد دوم، ص ۳۹۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ اگر چہ نمازی اونچے چبوترے وغیرہ پر ہوتی بھی گزرنے والا گنہگار ہو گیا یا نہیں؟
ج۔ اگر نمازی اس قدر اونچی جگہ نماز پڑھ رہا ہے کہ گزرنے والے کے اعضاء نمازی کے مقابل نہیں ہوئے تو گزرنے والا گنہگار نہیں اور اگر اعضاء نمازی کے مقابل ہو گئے تو البتہ گنہگار ہوگا۔ ۴۶

س۔ اگر نمازی ایسی جگہ کھڑا ہوا ہے کہ راستہ صرف وہی تھا اور گزرنے والے کو ضرورت گزرنے کی ہے تو اب کیا کرے؟

ج۔ اس صورت میں گزرنے والے پر کوئی گناہ نہیں نمازی پر ہے نمازی کو چاہئے کہ جنگل میں اپنے سامنے سترہ ☆ جو کہ طول میں ایک ہاتھ کی مقدار اور موٹائی میں کم از کم بقدر انگلی کے ہو کھڑا کر لے اور اگر کھڑا نہ کر سکے تو ڈال لے طولاً ڈالے عرضاً نہ ڈالے امام کا سترہ مقتدیوں کا سترہ ہے نمازی اس کو تین ہاتھ کے فاصلے پر اور اس کو داہنے ابرو کے مقابل رکھے۔ ۴۷
س۔ نمازی کے آگے سے کوئی چیز ہاتھ بڑھا کر لی جائے تو کیسا؟

ج۔ اس میں کوئی گناہ نہیں۔ ۴۸

س۔ وہ کون سے عذر ہیں جن کے سبب سے نماز کا توڑ ڈالنا واجب ہے؟

ج۔ وہ یہ ہیں۔ ۱۔ پاخانہ اور پیشاب کے دباؤ کے وقت۔ ۲۔ فریادری فریاد خواہ کیلئے۔
۳۔ جلتے ہوئے اور ڈوبتے ہوئے کے نکالنے کے واسطے۔ ۴۔ اندھے کو کنوئیں میں

۴۶ فتاویٰ عالمگیری جلد اول ص ۱۰۴ نورانی کتب خانہ پشاور۔

☆ اس لکڑی کو کہتے ہیں جو نمازی اپنے آگے بطور آڑ رکھ لیتا ہے یا گاڑ لیتا ہے۔

۴۷ درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۳۹۹، ۴۰۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۴۸ یہ حوالہ نہیں ملا

گرتے ہوئے۔ ۴۹

س۔ ماں باپ آوازیں دیں تو نماز توڑ دے یا نہیں؟

ج۔ اگر فرض نماز ہے تو بدون فریاد خواہی کے نہ توڑے اور اگر نفل نماز ہے تو مطلق پکارنے پر جواب دینا واجب ہے۔ بشرطیکہ ماں باپ کو یہ علم نہ ہو کہ وہ نماز میں مشغول ہے اور اگر علم کے ساتھ ماں باپ پکاریں اور پھر بیٹا بیٹی جواب نہ دیں تو مضائقہ نہیں اور اسی حکم میں مرید اور شاگرد بھی داخل ہیں۔ ۵۰

س۔ وہ عذر کون سے ہیں جن سے نماز کا توڑنا جائز ہے۔

ج۔ اول سانپ بچھو کے مارنے کیلئے دوسرے مقیم کو سواری کے بھاگ جانے کے سبب تیسرے بہ خوف تلف ہو جانے ایسی چیز کے جس کی قیمت پانچ آنے ☆ ہو خواہ وہ چیز نمازی کی ہو یا دوسرے کی۔ ۵۱

س۔ وہ کیا کیا چیزیں ہیں جن سے نماز مکروہ تحریمہ ہو جاتی ہے؟

ج۔ ۱۔ سدل یعنی کپڑے کے دونوں پلوں کو چھوڑ دینا بدون پہننے معمول کے یعنی دوپٹہ یا چادر کو اپنے دونوں مونڈھوں سے لٹکا دے اور اسی میں داخل ہے یہ صورت کہ کرتہ یا انگر کھے کی آستین گردن پر رکھ کر پیچھے کو ڈال لیوے اس طرح کہ جس سے ہاتھ سب نکل رہیں۔ ۲۔ کنکریوں کا مقام سجدہ سے بلا عذر ہٹانا۔ ۳۔ کپڑے کا اوپر اٹھانا۔ اگرچہ مٹی میں بھرنے کے سبب ہو۔ ۴۔ آستین یا دامن چڑھائے ہوئے نماز پڑھنا۔

۴۹ ۵۰ درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۲۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ☆ آ جکل ۱۰۵ روپے

۵۱ درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۲۵، ۴۲۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۵۔ نمازی کا اپنے کپڑے بدن اور داڑھی سے عبث فعل ① کرنا۔ ۶۔ ایسی چیز کا منہ میں رکھنا جس سے قراءت واجبہ ادا نہ ہو سکے اور اگر ایسی ہو جو قراءت مفروض کے مانع ہو تو مفسد نماز ہے۔ ۷۔ انگلیوں کا نماز میں چٹخانا ② یا ۸۔ ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا جس کو تشبیک کہتے ہیں۔ ۹۔ ہاتھوں کا نماز میں کوٹھے ③ پر رکھنا۔ ۱۰۔ نماز میں منہ پھیر کر ادھر ادھر دیکھنا۔ ۱۱۔ نماز میں مثل کتے کے بیٹھنا یعنی دونوں سرین پر بیٹھنا اور زانو کھڑا کر کے دونوں گھٹنے چھاتی سے لگا کر ہاتھ زمین پر ٹیکنا یا دونوں پاؤں کھڑے کر کے ان کی ایڑیوں پر بیٹھنا اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا۔ ۱۲۔ نمازی کا کسی آدمی کے منہ کی طرف نماز پڑھنا۔ اسی طرح دوسرے آدمی کا بھی نمازی کی طرف منہ کر کے بیٹھنا مکروہ تحریمی ہے۔ ۱۳۔ اپنے آپ سے جمائی لینا۔ ۱۴۔ بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھنا۔ ۱۵۔ تنہا امام کا چبوترہ ④ پر ایک ہاتھ اونچے اور مقتدیوں کا نیچے بلا عذر کھڑے ہونا۔ ۱۶۔ نمازی کا اس کپڑے کو پہننا جس میں تصویریں ⑤ جاندروں کی ہوں اسی طرح ۱۷۔ نمازی کے سر پر یا سامنے یادائیں

① جو فعل مفید نماز نہیں وہ عبث ہے۔ (رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۰۶، مکتبہ امدادیہ ملتان)

② یہ فعل خارج نماز مکروہ نہیں جب کہ عادت ہو۔ (در مختار، جلد دوم، ص ۴۰۹، مکتبہ امدادیہ۔)

③ کوٹھا پر ہاتھ رکھنا خارج نماز مکروہ تنزیہی ہے، (در مختار، جلد دوم، ص ۴۰۹، مکتبہ امدادیہ ملتان)

④ امام کا ایک ہاتھ مقتدیوں سے اونچا کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ اور ظاہر روایات کے موافق

مقتدیوں سے امام کا متمیز ہونا یہ حد کراہت ہے۔ (رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۱۵، مکتبہ امدادیہ ملتان)

⑤ مکانوں میں مطلق تصویروں کا رکھنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر تصویریں ذلت کے ساتھ ہوں

جیسے پاؤں کے نیچے یا سرکٹے ہوئے تو مکروہ نہیں۔ (در مختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۱۷، ۴۱۸،

مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۱۰۷، البورانی کتب خانہ پشاور)

بائیں تصویروں کا ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ ۱۸۔ رکوع اور سجدہ اور قومہ اور جلسہ میں اطمینان کا چھوڑنا ۱۹۔ پاخانہ اور پیشاب کی حاجت کے وقت نماز پڑھنا ۲۰۔ چادر کو بدن پر اس طرح لپیٹنا کہ کہیں سے ہرنہ نکلے۔ ۲۱۔ عمامہ ① یا پگڑی کو اس طرح باندھنا کہ بیچ میں سے کھلا رہے۔ ۲۲۔ ڈھانٹہ ②، باندھ کر نماز پڑھنا جس سے ناک اور منہ ڈھک جائے ۲۳۔ کرتہ ہوتے ہوئے صرف پاجامہ سے نماز پڑھنا ۲۴۔ مقتدی کو امام کے پیچھے قراءت پڑھنا۔ ۵۳

س۔ وہ کیا کیا چیزیں ہیں جن سے نماز مکروہ تنزیہی ہوتی ہے؟

ج۔ ۱۔ ایسے میلے کچیلے کپڑوں سے نماز پڑھنا جن کو پہن کر دوسروں کے پاس نہ جائے بشرطیکہ دوسرے کپڑے موجود ہوں۔ ۲۔ اکیلا امام کا محراب ② میں بلا عذر کھڑا ہونا۔ ۳۔ چادر وغیرہ کو داہنی بغل کے نیچے سے لے کر دائیں موٹھوں پر دونوں کنارے الٹا۔ ۴۔ بلا عذر چارزانو یعنی آلتی پالتی بار کر بیٹھنا۔ ۵۔ جمائی ③ کے وقت منہ

① ایسا عمامہ باندھنا جس کے بیچ میں سے سر عکس ہو، خارج نماز بھی مکروہ ہے۔ اکثر زمیندار قوم اس فعل مکروہ میں بہت مبتلا ہیں ان کو زیبا ہے کہ ایسی پگڑی نہ باندھ کریں۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۰۶، نورانی کتب خانہ پشاور)

② لغت میں یہ لفظ ڈھانٹا ہے جس کے معنی ہیں: کپڑے کی پٹی جو منہ چھپانے یا داڑھی بٹھانے کیلئے چہرے پر باندھی جائے۔ (فیروز اللغات اردو، ص ۶۸۳ فیروز سنز لاہور)

۵۳۔ ۱۔ تنویر الابصار، درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۰۵ تا ۴۱۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۰۵ تا ۱۰۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

③ اگر محراب سے امام باہر کھڑا ہے اور سجدہ محراب کے اندر ہوتا ہے تو مکروہ نہیں (درمختار،

جلد دوم، ص ۴۱۴، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۰۸، نورانی کتب خانہ پشاور)

④ جو جمائی نماز میں خود بہ خود آوے اگر وہ ارکان میں سوائے قیام (بقیہ بر صفا) بندہ

کھلا رہنا۔ ۶۔ آنکھوں کا بند کرنا اور اگر خشوع کے لئے کرے تو جائز ہے۔ ۷۔ سجار
 اللہ وغیرہ کا انگلیوں سے یا تسبیح سے شمار کرنا اگر انگلیوں کے پوروں کو دبا کر شمار کرے
 تو مکروہ نہیں۔ ۸۔ ہر عمل قلیل بدون عذر کے کرنا۔ ۹۔ بلا عذر تھوکنایا۔ ۱۰۔ آستین سے
 عمل قلیل کے ساتھ ہوا کرنا یا۔ ۱۱۔ ننگے سر نماز پڑھنا بلا عذر خشوع و خضوع۔ اور اگر
 ٹوپی یا عمامہ گر جائے تو اس کا عمل قلیل کے ساتھ اٹھا کر پھر رکھ لینا افضل ہے۔ ۱۲۔ سجدہ
 میں پاؤں کا ڈھکنا۔ ۱۳۔ دائیں بائیں طرف کو جھک جانا۔ ۱۴۔ دائیں بائیں پاؤں پر
 بلا عذر زور ڈالنا۔ ۱۵۔ نماز میں خوشبو کا سونگنا۔ ۱۶۔ سجدہ وغیرہ میں اپنے پاؤں اور
 ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ کی طرف سے پھیرنا۔ ۱۷۔ مسجد میں اپنی نماز کے لئے جگہ خاص
 مقرر کرنا۔ ۱۸۔ انگڑائی لینا۔ ۱۹۔ رکوع میں گھٹنے پر اور سجدہ میں زمین پر بلا عذر ہاتھ نہ
 رکھنا۔ ۲۰۔ دونوں ہاتھ کانوں سے اوپر اٹھانا یا موٹھوں سے نیچے رکھنا پیٹ کو زانو سے
 ملانا۔ ۲۱۔ بغیر امام کے صفوں کا کھڑا ہو جانا۔ ۲۲۔ امام کا اس قدر جلدی ارکان نماز میں
 کھڑا ہو جانا کہ مقتدی اذکار مسنون کو ادا نہ کر سکیں۔ کبھی کا بلا ضرورت ہٹانا۔ ۲۳۔
 س۔ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے دوسرے شخص نے کپڑا یا مصلیٰ اس کے سامنے ڈال
 دیا تو اس پر سجدہ کرنا کیسا؟

بقیہ صفحہ گزشتہ) کے آئے، تو بائیں ہاتھ کی پشت منہ پر رکھ لے اور اگر قیام میں آئے تو داہنے
 ہاتھ کی پشت منہ پر رکھ لے اور خارج نماز ہمیشہ بائیں ہاتھ کی پشت منہ پر رکھ لے۔ قیام کی حالت
 میں اگر بائیں ہاتھ کی پشت سے رو کے گا تو دو حرکت ہوگی اس لئے حرکت قلیل ایک ہاتھ ہی کو جائز
 رکھے۔ (قادی مالگیری، جلد اول، ص ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱

ج۔ جائز ہے۔ ۵۵

س۔ امام کو جمعہ اور ظہر اور عصر کی نماز میں ان سورتوں کا پڑھنا جن میں سجدہ ہے کیسا ہے

ج۔ مکروہ ہے۔ ۵۶

س۔ نماز میں ایک آیت کا بار بار پڑھنا کیسا ہے؟

ج۔ فرض نمازوں میں عذر و نسیان کے ساتھ مضائقہ نہیں ورنہ مکروہ ہے اور نفل نمازوں

میں مکروہ بھی نہیں۔ ۵۷

س۔ اکثر لوگ سجدہ میں جانے کے وقت دونوں ہاتھوں سے پا جامہ کو چڑھایا کرتے

ہیں ان کی نماز درست ہے یا نہیں؟

ج۔ ایک قول کے موافق جو عمل کثیر میں ہے نماز فاسد ہو جائے گی۔ اس لئے کہ اس

قول میں عمل کثیر کی تعریف یہ ہے کہ یہ فعل دو ہاتھوں سے کیا جائے ورنہ مکروہ ہونے

میں تو کلام نہیں ہے۔ اس سے احتیاط رکھنی چاہئے۔ ۵۸

۵۵ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۰۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۵۶ ۵۷ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۰۷، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۵۸ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۰۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

یا اللہ یا اللہ

یا اللہ یا اللہ



اللہ اکبر اللہ اکبر

یا رسول اللہ

أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ ۝

اللہ کی عبادت ایسے کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو تو اگر دیکھتے نہیں تو وہ تو ضرور دیکھ رہا ہے

رُوحُ الصَّلَاةِ

تصنیف لطیف

حضرت مولانا شاہ رکن الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تخریج و تحقیق انیق

قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی

حرف اول

حضرت مولانا شاہ رکن الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ رکن دین تصنیف فرما کر عامۃ المسلمین کیلئے نماز اور اس کے متعلقات کی ایسی دل نشین تفصیل پیش کی ہے جس کا جاننا اور اس پر عمل کرنا اشد ضروری ہے۔

اور یہ حقیقت ہے کہ مولانا اپنی کوشش میں پوری طرح کامیاب بھی ہیں مگر ان کی یہ کوشش صرف ارکان اسلام کے ظاہری پہلو کو اجاگر کرتی ہے، ضرورت تھی کہ ارکان اسلام خصوصاً نماز کے ظاہری محاسن و باطنی محاسن کے ساتھ جو عامۃ المسلمین کی سمجھ میں آسکے۔ اس سلسلے میں مولانا مرحوم نے رسالہ روح الصلوٰۃ تصنیف فرمایا تھا جو ایک جداگانہ تصنیف ہے جس کے پڑھنے سے نماز کے اندر جو دوسواں اور خطرات پیدا ہوتے ہیں دور ہو کر حضوری دلچسپی پیدا ہونے لگتی ہے۔ گویا صورت نماز کی درنگی رسالہ رکن دین سے ہوتی ہے اور روح الصلوٰۃ سے اس میں روح اور جان پڑ جاتی ہے اور اس طرح دونوں کے انضمام سے نماز کامل ہو کر موجب خوشنودی اور رضائے الہی ہوتی ہے۔

اس رسالہ کو علیحدہ باب کے تحت رکن دین میں شامل کیا گیا ہے جو پہلے کبھی نہ کیا گیا تھا اس طرح رکن دین پڑھنے والوں کو دو کتابوں سے ایک ساتھ استفادہ کرنے کا موقع ملے گا۔

طالب دعا:۔ مسلم احمد عفی عنہ

وما توفیق الا باللہ

مقدمہ

س۔ عبادات میں جیسی مہتمم بالشان نماز ہے ایسی اور کوئی عبادت نہیں اس کی کیا وجہ ہے؟
 ج۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نماز جامع جمیع عبادات ہے۔ یعنی جو عبادت کہ علیحدہ علیحدہ اسلام میں ہے وہ سب اس کے اندر زیادتی کے ساتھ موجود ہے مثلاً روزہ جو ایک مستقل عبادت ہے وہ امساک مثلاً شہ سے مخصوص ہے اور نماز کے اندر علاوہ اس کے اور بھی امساک ہے نہ کسی سے بات کر سکتا ہے نہ کسی کی طرف دیکھ سکتا ہے اور نہ کسی آئے گئے کی خبر لے سکتا ہے نہ خرید ہے نہ فروخت۔ اسی طرح زکوٰۃ ایک علیحدہ عبادت ہے جس سے صرف چند زندہ فقیروں کو آسودگی پہنچتی ہے اور نماز کے اندر تمام ہی امت کو یعنی نمازی جب آخر نماز میں کہتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ (الہی تمام مؤمن مردوں اور عورتوں کی بخشش فرما)۔ تو جمیع امت مرحومہ کے مردے زندے اس سے آسودگی پاتے ہیں۔ حج کے اندر اگر احرام و احلال ہے تو نماز کے اندر تحریم و تحلیل ہے زیادتی یہ کہ وہاں مقصود خانہ کعبہ ہے اور یہاں موعود صاحب خانہ کَمَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ الشَّرِيفِ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ اللّٰهُ الْحِجَابَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ وَجْهِهِ الْكَرِيمِ۔ (تحقیق بندہ جب نماز کی طرف کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور اپنے درمیان کے پردے اٹھا دیتا ہے)۔

۱۔ کنز العمال، کتاب الصلاۃ، فی قسم الافعال، باب ثانی فی احکامها و ارکانها و مفیداتها و مکملاتها، فصل فی اوقات الصلاۃ مجتمعة

۲۔ کنز العمال، کتاب الصلاۃ، فصل ثانی فی فضائل الصلاۃ: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ

جہاد جو ایک عبادت علیحدہ ہے وہ بھی نماز کے اندر شیطان اور نفس کے ساتھ موجود ہے جو قوت اور مکاید میں سب سے زیادہ ہیں۔ یہی وجہ ہے جو آنحضرت ﷺ نے اس جہاد کو جہاد اکبر فرمایا ہے ۳

فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَكُشِفَتْ لَهُ الْحُجُبُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ وَاسْتَقْبَلَتْهُ الْحُورُ الْعِیْنُ مَا لَمْ يَتَمَخَّطُ أَوْ يَتَنَخَّعْ، عن ابی امامہ، جب بندہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں، اس کے اور اس کے رب کے درمیان حجاب ہٹا دئے جاتے ہیں اور موٹی آنکھوں والی حوریں اس کا استقبال کرتی ہیں جب تک وہ بلغم نہیں نکالتا ☆ البحر المدید، سورۃ ابراہیم/ ۳۱ میں ہے: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ اللَّهُ الْحُجُبَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ، وَوَجَّهَهُ بِوَجْهِهِ وَقَامَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ لَدُنْ مَنْكِبِهِ إِلَى السَّمَاءِ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ وَيُؤْمِنُونَ عَلَى دُعَائِهِ إِنَّ الْمُصَلِّيَ لَيَنْشُرُ عَلَيْهِ الْبَرُّ مِنَ عَنَانِ السَّمَاءِ إِلَى مَفْرَقِ رَأْسِهِ وَيُنَادِيهِ مُنَادٍ: لَوْ يَعْلَمُ الْمُتَجَاوِجُ مَنْ يُتَجَاوِجُ مَا انْقَلَبَ ۝ بے شک جب بندہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور اپنے درمیان پردے ہٹا دیتا ہے، اور اپنی ذات کریم کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے، اور فرشتے اس کے کندوں کے پاس سے ہوا کی طرف کھڑے ہو جاتے ہیں اس کے درود پڑھنے پر وہ بھی درود پڑھتے ہیں اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں بے شک نمازی پر آسمان کی طرف نیکی بکھرتی ہے، اس کے سر کی مانگ کی طرف، اور ایک منادی آواز دیتا ہے، اگر دعا مانگنے والا جانتا کہ وہ کس سے دعا مانگ رہا ہے تو وہ نہ پھرتا۔ ایک حدیث شریف میں یوں ہے: جب بندہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ رحمن کے حضور ہوتا ہے تو جب وہ ادھر ادھر توجہ کرے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کس کی طرف توجہ کر رہے ہو؟ کیا مجھے سے کوئی بہتر ہے؟ اے ابن آدم میری طرف توجہ کر کہ بلا شک میں اس سے بہتر ہوں جس کی طرف تو توجہ کر رہا ہے، تفسیر روح البیان، اسماعیل حق، سورۃ مومنون/ ۲۔

۳ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْأَصْفَرِ إِلَى الْجِهَادِ الْأَكْبَرِ ۝ ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف لوٹ آئے ہیں۔ علامہ بغوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جہاد اصغر کافروں سے جہاد کرنا ہے اور جہاد اکبر نفس سے جہاد کرنا ہے، تفسیر بغوی، سورۃ حج/ ۷۸

اگر جہاد اصغر سے اللہ تعالیٰ کی زمین کو فساد سے بچانا اور دین متین کا پھیلا نا مقصود ہے تو جہاد اکبر سے زمین قلب کو جو خاص ^{مطمح} نظر جناب باری عز اسمہ ہے شیطان اور نفس کے شرور اور وساوس سے محفوظ رکھ کر اس کے انوار اور تجلیات سے معمور کرنا منظور ہے۔ اس سے اگر ایک ملک پر قبضہ ہوتا ہے تو اس سے اٹھارہ ہزار عالم

۴۔

رکعتے را کہ ہست از دل و بجاں ملک ہژدہ ہزار عالم داں

مولانا روم رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔

مالک الملک است ہر کس سر نہد بے جہان خاک صد مُلکش دہد

علاوہ ازیں تلاوت قرآن، تسبیح، تحمید، تہلیل، درود خوانی وغیرہ سب ہی کچھ نماز کے اندر موجود ہے پس بعد ایمان کے نماز بہترین عبادت ہے کہ یہ حسن لذاتہ ہے اور خصوصیت سے محل تجلیات افعالی و صفاتی و ذاتی بھی یہی ہے اب جبکہ آپ کو نماز کا جامع جمیع عبادات اور مہتمم بالشان ہونا بخوبی معلوم ہو گیا تو اس کو کمال اہتمام سے ادا کرنا چاہئے کہ اول نماز کو مسائل ظاہری سے آراستہ کرے پھر حضوری اور آگاہی باطنی سے۔

س۔ حضوری کس کو کہتے ہیں؟

ج۔ حضوری اس آگاہی کا نام ہے جو مسلمان کے دل میں اپنے رب کی جانب عظمت اور ہیبت وغیرہ کے ساتھ پیدا ہو۔ پس دل کو حق تعالیٰ کے ساتھ راست اور درست رکھنا اور یاد الہی کو کمال تعظیم اور ہیبت اور محبت کے ساتھ تازہ کرنا نماز سے مقصود ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي ۝ (نماز کو میری یاد کے واسطے قائم

رکھ) اور یاد رفع غفلت کا نام ہے تو اس آیت شریفہ کا یہ مطلب ہوا کہ غفلت دور کر کے نماز کو ادا کرو۔

حضرت علی فرماتے ہیں: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَشِيبُ عَارِضًا (فی الاسلام) وَمَا أَكْمَلَ لِلَّهِ صَلَوةً قَالَ (قيل: و) كَيْفَ ذَاكَ (قال) لَا يَتِمُّ خُشُوعُهَا وَتَوَاضُعُهَا وَإِقْبَالُهَا عَلَى اللَّهِ (عز وجل) فِيهَا (تحقیق مرد اسلام کے اندر بڑھا ہوا جاتا ہے اور نماز کو اللہ کے واسطے کامل نہیں کرتا عرض کیا یہ کیونکر؟ فرمایا کہ خشوع اور تواضع اور اقبال علی اللہ کو نماز کے اندر پورا نہیں کرتا ہے) ۵

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مِنْكُمْ مَنْ يُصَلِّي الصَّلَاةَ كَامِلَةً وَمِنْكُمْ مَنْ يُصَلِّي الصَّلَاةَ النِّصْفَ وَالرُّبْعَ وَالْخُمْسَ حَتَّى يَتْلُغَ الْعُشْرَ (تم میں سے بعض وہ ہے کہ نماز کو کامل طور سے ادا کرتا ہے اور بعض وہ ہے جو آدھی پڑھتا ہے اور بعض چوتھائی اور بعض پانچواں حصہ یہاں تک کہ دسویں حصہ کو پہنچتا ہے) ۶

اس حدیث شریف سے بھی یہی ثابت ہوا کہ بہ قدر حضور قلب نمازی کو نماز کا حصہ ملتا ہے:

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ایسی دو رکعت پڑھے گا جس میں دنیاوی وساوس

۵ موسوعة الحجوث والقرالات العلمیہ، یا من تخلف عن الصلاة، اس میں روایت ہے کہ سیدنا

عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اور اس جگہ قوسین کے اندر دئے گئے الفاظ زیاد ہیں اور آخر میں فیما کالفظ نہیں۔

۶ الدر المنثور، سورۃ مومنون/ ۳-۲۔ سنن کبریٰ، نسائی، منکم من یصلی الصلاة کاملۃ، جزء

اول، حدیث نمبر ۶۱۳۔

اور خطرات حائل نہ ہوں تو خدا تعالیٰ اس کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دے گا۔
اور ایک روایت میں ہے کہ جو کچھ بھی وہ اللہ تعالیٰ سے طلب کرے گا عطا فرما دے

گ۔ ۸

س۔ اب وہ باتیں بتلائی جائیں جن سے وساوس اور خطرات دور ہوں اور حضوری حاصل ہو اور عمدہ خیالات کے ساتھ نماز کے اندر لطف و کیف پیدا ہو۔
ج۔ نمازی چار قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک عوام ☆ دوسرے خواص ☆ تیسرے اخص
الخواص ☆ چوتھے مقربین۔ پھر ہر ایک کی نماز کا لطف علیحدہ علیحدہ ہے۔

یہ وہ حدیث یہ ہے: مَنْ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ لَمْ يُحْدِثْ نَفْسَهُ فِيهِمَا بِشَيْءٍ مِنَ الدُّنْيَا غُفِرَ
لَهُ مَا تَلَاَهُ مِنْ ذَنْبِهِ ○ (تخریج احادیث الحیاء، ۳۹۴ نمبر حدیث، جزء اول)

۸ اس روایت کے الفاظ یہ ہیں: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى
رُكْعَتَيْنِ لَمْ يُحْدِثْ نَفْسَهُ فِيهِمَا بِشَيْءٍ مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ ○
(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الصلوات، فصل فی فضل الصلاۃ) واللہ تعالیٰ اعلم

فصل اول

عوام کی نماز

س۔ عوام کے لئے حضوری پیدا کرنے کی کیا صورت ہے کہ یہی لوگ بوجہ گرفتاری خُتبِ دنیا و اہی تباہی خیالات میں بہت زیادہ مبتلا رہتے ہیں؟

ج۔ یہ تو آپ کو معلوم ہی ہو چکا ہے کہ نماز جامع جمیع عبادات ہے اور اس میں جہاد بھی موجود ہے تو عوام کو نماز کے اندر نفس اور شیطان سے جہاد کرنا ہوتا ہے کہ یہی نفس اور شیطان باعثِ وساوس اور خطرات ہیں پس جب ایسا نمازی نماز کا ارادہ کرے تو میدانِ جہاد میں قدم رکھنے سے پہلے اسلامی وردی اور اسلحہ کی خوب غور سے سنبھال کر لے۔

س۔ اسلامی وردی اور ہتھیار کیا ہیں؟

ج۔ (۱) اسلامی وردی: سارے سر پر بالوں کا کان کی لویا کندھے تک ہونا یا سارے سر کا منڈا ہوا یا کترا ہوا ہونا (بری ۹ وغیرہ ہرگز نہ ہوں) چہرے پر داڑھی کا ایک مشت ہونا۔

اشعة اللمعات میں ہے ”وگذاشتن آں بقدر قبضہ واجب است“

ٹخنہ سے پا جامہ یا تہبند کا اونچا نہ ہونا۔ ایسے کپڑوں کا ہونا جو ریشمی، کسوی، زعفرانی نہ ہوں عورتوں کے پاس ایسے کپڑوں کا ہونا جن سے ان کا بدن یا سر کے بال

۹ پیشانی کے وہ بال جو عورتیں چھونے کر کے ماتھے پر ڈالتی ہیں۔

دکھائی نہ دیں۔ اگر یہ وردی شرعی اسلامی اتری ہوئی ہو تو معرکہ میں دشمن کے دست برد سے بچنا دشوار ہے کیونکہ یہ تو پہلے ہی سے مخالفانہ وردی پہن کر شیطانی گروہ میں داخل ہو کر نقصان اٹھا رہا ہے۔

جیسا کہ فرمان الہی ہے: **لَا اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ** ۱۰۔
(خبردار ہو جاؤ بلاشبہ شیطانی گروہ (یعنی داڑھی منڈے وغیرہ) نقصان پانے والے ہیں) مقررہ وردی سے خاص توجہ اللہ تعالیٰ کی اس کے جانب ہوتی ہے جو موجب اعانت و برتری ہے جیسا کہ ارشاد ہے:

فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۱۱ (آگاہ ہو جاؤ کہ تحقیق اللہ والے (یعنی داڑھی رکھنے والے وغیرہ) غلبہ پانے والے ہیں) ۱۱ اس تبادلہ وردی کو معمولی بات نہ جانے۔ اول یہ ہی بات ہے جو قہر یا مہر کا سبب ہوتی ہے اور اقبال یا اعراض کا باعث۔
(ب) اسلامی اسلحہ: مؤمن کا ہتھیار وضو ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

اَلْوُضُوْءُ سَلٰحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۱۲ وضو مؤمن کا اسلحہ ہے۔ ۱۲

اہل کشف فرماتے ہیں: جس قدر وضو اچھا ہوتا ہے اسی قدر اس کی نماز اچھی ہوتی ہے۔ اب جب اسلامی وردی اور ہتھیار سے آراستگی و پیراستگی ہو گئی تو ساری نماز کو ایک میدان جہاد تصور کرے اور اپنے کو مجاہد۔ شیطان اور نفس کو مقابل اور اپنے خداوند عالم کو اس جہاد کا دیکھنے والا۔ پس ان خیالات کے ساتھ تکبیر کہتا ہوا نماز میں

۱۰ سورۃ مجادلہ/۱۹۔

۱۱ سورۃ مائدہ/۵۶۔

۱۲ لم یوجد فی کتاب من الکتاب۔

داخل ہو جائے اور اسی خیال میں مصروف رہے کہ میرا مالک میرا آقا اس وقت خاص نظر سے مجھے ملاحظہ فرما رہا ہے۔ اور یہ تعلیم اس فرمان نبوی کے مطابق ہے:

فَإِنَّهُ يَرَاكَ (تحقیق وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے) ۱۳

اگر کوئی خطرہ مزاحم (مخالف) اس خیال کا پیدا ہو تو فوراً اس کو قطع کر کے پھر اسی خیال میں مصروف ہو جائے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ان خیالات سے خطرات اور وساوس دور ہو جائیں گے اور تمام نماز درست ہو کر باکیف ہو جائے گی اور یہ نمازی بہت زیادہ ثواب کا مستحق ہوگا۔

نزہت المجالس میں لکھا ہے: جب نماز کا حکم نازل ہوا تو ابلیس لعین نے ایک دردناک چیخ ماری جس سے اس کا سارا لشکر اس کے پاس جمع ہو گیا اس نے نماز کے نازل ہونے کی خبر سنائی۔ شیاطین بولے پھر اس میں کیا حیلہ کرنا چاہئے؟ اس نے کہا جہاں تک بن پڑے لوگوں کو نماز کے اوقات سے روکو اور کسی ایسے دھندے میں مصروف کر دو جس سے ان کو اس وقت اوکنے ☆ کی مہلت نہ ملے کیونکہ رحمت الہی نماز کے اول وقت میں نازل ہوتی ہے۔ شیاطین بولے۔ بھلا اگر ہم اس بات پر قابو نہ پائیں تو کیا کریں کہا جب بنی آدم سے کوئی شخص نماز پڑھنے کھڑا ہو تو تم میں سے چار شخص اس کے ارد گرد کھڑے ہو جاؤ۔ دائیں جانب والا کہے کہ ذرا ادھنی طرف دیکھ لے۔ بائیں جانب والا اپنی طرف متوجہ کرے اسی طرح آگے والا اور پیچھے والا اپنی اپنی طرف رغبت دلائے اور جلدی جلدی نماز ادا

۱۳۔ مسند امام اعظم، کتاب الایمان، بخاری و مسلم وغیرہ، مشہور حدیث ہے۔

☆ بخانی میں کہتے ہیں: ”سر کھر کئے“

کرنے کا وسوسہ دل میں ڈالے اس پر بھی اس نے تمہاری طرف خیال نہ کیا اور برابر نماز میں مشغول رہا تو اس کی ایک نماز کا ثواب چار سو نماز کے برابر لکھا جاوے گا۔ ۱۴
پس اب مجاہد بعد از ظہر یا بی دشمن اپنے رب سے اپنے سارے گناہ بخشوا کر اور چار سو نمازوں کا انعام لے کر سلام کے ساتھ رخصت ہو جائے۔

س۔ اس مجاہد کیلئے اجمالی بات تو خود بتلا دی گئی اب ہر ایک رکن نماز کی تفصیلی باتیں اور بتلا دیجئے تاکہ ہر ایک موقعہ پر دست برد دشمن سے محفوظ رہے۔

ج۔ یہ نمازی اول اللہ کے واسطے خالص نیت کر کے جب کانوں پر ہاتھ لگائے تو یہ خیال کرے کہ اس وقت تک شیطان لعین اور نفس شریک کے بہکانے سے جو میں مبتلائے گناہ رہا ہوں ان سب سے دست بردار ہوتا ہوں گویا توبہ کی صورت تاکید کی کانوں پر ہاتھ رکھنے سے ظاہر کرتا ہوں۔

حدیث شریف میں وارد ہے: **الْكَائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ** (توبہ کرنے والا گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں) ۱۵
تو اس خیال سے شروع نماز میں گناہوں سے طہارت حاصل کر کے اس کی کبریائی بیان کرتا ہوا معرکہ میں داخل ہو۔

۱۴ نزہۃ المجالس و منتخب العفاس (عربی)، کتاب العقائد و فضل الذکر و القرآن و آیات منہ و سور، فصل الصلوات لیل و نہار، صفحہ ۱۴۲، مکتبۃ القا حرة، مصر۔

۲۔ (اردو) زینت الحافل، جلد اول صفحہ ۵۱۰، شبیر برادرز لاہور

۱۵ کنز العمال فی سنن القوال و الافعال، حرف التاء کتاب التوبہ من قسم الاقوال، الفصل الاول فی فعلھا و الترغیب فیھا،

س۔ قیام کے وقت کیا خیال رکھے؟

ج۔ اپنے گناہوں سے دست برداری پر طلب استقامت کا خیال رکھے کیونکہ فرمان خداوندی ہے: فَاسْتَقِمُّ كَمَا أُمِرْتَ ۝۱۶۰ جیسے تجھے حکم دیا گیا ہے اسے سیدھا ہو جا۔ استقامت بڑی چیز ہے اولیاء اللہ فرماتے ہیں:

الْإِسْتِقَامَةُ فَوْقَ الْكِرَامَةِ (استقامت کرامت سے بڑھ کر ہے) ۱۷۱

س۔ قراءت کے وقت کیا خیال رکھے؟

ج۔ یہ خیال رکھے کہ میرے قرآن شریف پڑھنے کو اللہ تعالیٰ سن رہا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ سننے والا ہے تو ضرور ہے کہ صحت قرآن پر کوشش کرے اور کچھ معافی بھی چھوٹی چھوٹی سورتوں کے یاد کرے ورنہ اس کی بعینہ ایسی مثال ہے کہ بادشاہ کے روبرو عرضی پیش کرتا ہے اور اس کو خبر نہیں کہ اُس کے اندر کیا مضمون ہے جب معنی معلوم ہو جائیں تو آیات ترہیب پر خوف کی کیفیت طاری کرے اور آیات ترغیب پر خوش ہو اور اپنے کو امیدوار بنائے اور احکامات کی آیات پر سر تسلیم خم کرے جس کا پورا ثبوت صورتاً رکوع میں دیا جاتا ہے غرض ہر ایک آیت کے معنی سے لطف اور ذوق حاصل کرے کہ میں کس کے سامنے کھڑا ہوا مناجات کر رہا ہوں یہی خیال اس کو کسی دوسری جانب ملتفت (متوجہ) نہ ہونے دے گا۔

جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

لَوْ عَلِمَ الْمُصَلِّي مَعَ مَنْ يُنَاجِي مَا التَفَتَ۔ (اگر نمازی یہ جان لے کہ

۱۶ القرآن الکریم، سورۃ ہود/۱۱۲۔

۱۷۱ یہ کسی بزرگ کا قول ہے یا پھر صوفی کا ارشاد ہے۔

کس کے ساتھ مناجات کرتا ہے تو وہ دوسری جانب التفات نہ کرے گا (۱۸)

س۔ رکوع کے وقت کیا خیال ہونا چاہئے؟

ج۔ اس کی عظمت کا خیال رکھے جس کی وجہ سے اس کی کمر خمیدہ ہو گئی ہے۔

س۔ سجدے کے وقت کیا خیال رکھے؟

ج۔ اپنی ذلت و خواری اور اس کی کمال عزت و جلالت کا خیال رکھے۔

س۔ قعدہ میں کیا خیال رکھے؟

ج۔ اپنے اعزاز و اکرام کا۔ یعنی یہ کہ میں وہی غلامِ نافرمان اور مجاہدِ سرگشتہ و حیران

ہوں جس کو بعد ظفریابی دشمن تمام نماز کی بدولت عموماً اور سجدے کی بدولت خصوصاً

اعزاز و اکرام کے ساتھ معزز و مکرم کر کے دربار میں بٹھلا دیا گیا اور سلامتی کے ساتھ

رخصت کیا جاتا ہوں۔ سبحان اللہ! سجدہ بھی کیا نعمت ہے جو گناہوں کے کفارہ کا سبب

اور رفع درجات کا باعث ہوتا ہے۔

جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا

خَطِيئَةٌ (تحقیق تو خاص خدا کیلئے سجدہ نہیں کرتا مگر بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بہ سبب اس

سجدے کے تیرے لئے درجہ عظیم اور مرتبہ بزرگ اور مٹا دیتا ہے تجھ سے کل

خطائیں) ۱۹

۱۸ تفسیر البحر المدید، سورۃ ابراہیم/۳۱، اس جگہ الفاظ حدیث یوں ہیں: لَوْ عَلِمَ الْمُتَجَنِّبُ مَنْ

يُتَجَنَّبُ مَا انْفَعَلَ ○ معنی وہی ہے۔

۱۹ تفسیر السراج المنیر، باب سورۃ اعراف/۲۰۶۔

مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب پڑھتا ہے بنی آدم سجدے کی آیت قرآن میں سے اور وہ سجدہ کرتا ہے تو شیطان لعین روتا ہوا الگ ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ ہائے افسوس آدمی کو سجدے کا حکم دیا گیا۔ اس نے سجدہ کیا۔ سو اس کے لئے جنت ہوئی اور مجھ کو سجدے کا حکم دیا گیا میں نے سرتابی کی سو میرے لئے دوزخ ہوئی۔ ۲۰

افسوس ہزار افسوس ان بعض مسلمانوں پر جنہوں نے اس نعمت عظمیٰ سے بوجہ تغافل تسامح اور لغزش محرومی حاصل کر رکھی ہے ان کے بارے میں کسی بزرگ کا شعر ہے۔

شیطان ہزار مرتبہ بہتر زبے نماز اوسجدہ پیش آدم وائیں پیش حق نکر
شیطان بے نماز آدمی سے ہزار درجہ بہتر ہے کہ اس نے آدم کو سجدہ نہ اس نے حق تعالیٰ کو سجدہ نہ کیا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں: ہم کسی فعل کے ترک کو اتنا کفر کی طرف عود کرنے کا سبب نہیں جانتے تھے جس قدر کہ نماز کے ترک کو سمجھتے تھے کیونکہ فرمان نبوی ہے:

مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُعْتَمِدًا فَقَدْ كَفَرَ جَهًا رَأٰ ۲۱
جس نے نماز قصداً ترک کی وہ ظاہراً کفر کے قریب پہنچ گیا۔

۲۰ تفسیر السراج الممیر، باب سورۃ اعراف/۲۰۶۔

۲۱ صحیح ابن حبان، کتاب الصلاۃ، باب الوعد علی ترک الصلاۃ۔

حدیث شریف میں ہے: جو کوئی فرض نماز پر محافظت کرے اس کو قیامت کے دن نور اور حجت اور نجات ہوگی۔ اور جو کوئی محافظت نہ کرے نہ اس کو نور ہوگا نہ برہان نہ نجات اور وہ دوزخ میں ہمراہ فرعون اور ہامان کے اور قارون اور ابی بن خلف کے ہوگا۔ ۲۲۔

س۔ کیا کوئی ایسا معیار ہے جس سے عوام کو یہ معلوم ہو جائے کہ ہماری نماز مقبول ہے اور ہمارا رب کریم ہم سے راضی ہے؟

ج۔ وہ معیار یہ ہے کہ عام نمازی فحشاء اور منکر سے باز رہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ۖ

”یعنی بیشک نماز فحشاء اور منکر سے روک دیتی ہے“ ۲۳

اور اگر باوجود ادائیگی نماز فحشاء اور منکر سے مجتنب نہ ہو تو معلوم کرے کہ میری نماز نامقبول ہے اور اس نامقبولیت کی علت خود نماز ہی ہوئی ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

جب نمازی نماز کو ضائع کرتا ہے تو نماز کہتی ہے کہ خدائے تعالیٰ تجھ کو ضائع کرے جیسا کہ تو نے مجھ کو ضائع کیا اور وہ ظلمت ہو کر آسمان کے دروازوں پر ٹھہر جاتی ہے اور پھر اس کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔ ۲۴

دوسری حدیث میں آیا ہے: حضور ﷺ نے صحابہ سے دریافت فرمایا کہ سب

۲۲ مشکوٰۃ شریف، کتاب الصلاۃ، فصل ثالث، جلد اول، حدیث ۵۳۰۔

۲۳ سورہ عنکبوت/۴۵

۲۴ کنز العمال، حرف الصاد، کتاب الصلاۃ، فصل ثانی، فی ارکان الصلاۃ۔

سے زیادہ بری چوری کون سی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جاننے والے ہیں فرمایا: نماز کے اندر کی چوری، عرض کیا: کیونکر؟ فرمایا: لَا تُبْتِمْ رُكُوعَهَا وَلَا سُجُودَهَا وَلَا خُشُوعَهَا وَلَا الْقِرَاءَ قَفِيهَا۔ (یعنی نماز کے اندر رکوع اور سجود اور خشوع اور قراءت کو پورا نہ کرے) ۲۵

پس تمام مسلمانوں پر واجب ہوا کہ اپنی نمازوں کو ہرگز ہرگز قضا نہ کریں بلکہ اوّل اچھے وضو اور مسائل ظاہری سے نماز کی محافظت کریں۔ پھر ان خیالات سے اپنی باطنی نماز کو درست کریں۔ تاکہ ان کا رب ان سے راضی ہو کر ان کو نجات اور ترقی درجات عطا فرمائے اور جو لوگ گروہ خواص میں داخل ہیں ان کے خیالات اور ہوتے ہیں جیسا کہ مولانا فرماتے ہیں۔

آں خیلاتے کہ دام اولیاء است عکس مہر و یان بستان خداست

۲۵ کنز العمال، حرف الصاد، کتاب الصلاۃ، فصل ثانی، فی ارکان الصلاۃ۔ ایک دوسری حدیث میں یوں نہیں ہے: الفاظ مختلف ہیں: اور وہ الفاظ شعبہ الایمان، پہلی، ۲۱، نمبر باب، فصل تحسین الصلاۃ والا کثار منھا لیلۃ ونہار اوما حترنا عن السلف الصالحین، میں دیکھا جائے۔ دونوں حدیثوں کو ملایا جائے تو یہ مفہوم پورا ہو جاتا ہے۔ قادری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی۔

فصل دوم

خواص کی نماز

۱۔ بلاشبہ جب عوام کی نماز ہی ان خیالات سے جو بیان ہوئے پر لطف اور باکیف اور موجب اجر کثیر ہوگئی تو پھر خواص کی نماز خاص خیالات سے عوام کی نماز سے کیونکر نہ ممتاز ہوگی۔ اگر براہ کرم کچھ ان کے خیالات سے بھی آگاہی بخشی جائے تو ممکن ہے کہ انہیں بھی گروہ خاص میں داخل ہونے کی سعی کریں۔

۲۔ گروہ خاص میں داخل ہونے اور ان کی نماز سے حصہ حاصل کرنے کیلئے پہلے کسی حد سے بیعت کرے اور اس کی صحبت میں اخلاص اور محبت سے رہ کر نسبت حاصل کرے لیکن یہ ضرور ہے کہ سچا پیر ہو کہ اس لباس میں جھوٹے مدعی بھی ہوتے ہیں۔

اے بسا بلیس کا دم روئے ہست پس بہ ہر دستے نباید داد ہست

۳۔ یہ بھی بتلا دیجئے کہ سچے پیر کی شناخت کیا ہے تا کہ جھوٹے پیروں کے دھوکے میں نہ آئیں؟

ج۔ اول تو یہ شناخت ہے کہ عقائد اس کے موافق اہل سنت و جماعت کے ہوں جن کی وضاحت ہماری کتاب توضیح العقائد کے اندر ہے۔

دوسرے عبادات و معاملات میں پابند شرع شریف ہو۔ حیلہ طلب نہ ہو۔

تیسرے یہ کہ اس کی صحبت میں اللہ کی یاد ہو اور دنیا سے نفرت اور سرد مہری

پیدا ہو۔

چوتھے یہ کہ صاحب اجازت ہو۔

پانچویں اس کا سلسلہ آنحضرت ﷺ کی ایک مسلسل پہنچتا ہو۔ اول سے بیچ میں سے کسی جگہ منقطع نہ ہو رہا ہو۔

س۔ یہ جو آپ نے فرمایا کہ وہ صاحب اجازت ہو یہ بھی بتلا دیجئے کہ اجازت اس عالم کے اندر ہی بہ حالت بیداری معتبر ہے یا خواب کی حالت کی بھی؟

ج۔ خواب کی اجازت ہرگز معتبر نہیں۔ حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم سرہندی اپنے مکتوبات کی جلد اول کے صفحہ ۱۸۴ میں تحریر فرماتے ہیں۔

”اجازت تعلیم طریقت امر بزرگے ست۔ بہ خواب واقعہ صورت نمی بندد تا در بیداری آں اجازت نکند اجازت صورت پذیر نیست،“

(طریقت کی تعلیم کی اجازت بہت بڑا کام ہے جو خواب اور واقعہ سے نہیں ہوتا جب تک حالت بیداری میں اجازت حاصل نہ کرے، اجازت صورت پذیر نہیں ہے)

چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب جویم نہ شمم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم
(ہم آفتاب کے غلام ہیں سب چیزیں آفتاب سے ہی تلاش کریں گے، نہ ہم رات کے پوجنے والے ہیں کہ رات کی باتیں بیان کریں)

ایسا ہی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے بھی مکتوبات کے دفتر اول کے مکتوب ۷۳ میں خوابات کی بے اعتباری ایسے معاملات میں مرقوم فرمائی ہے، لہذا جب تک اس عالم میں کہ جو ہر طرح سے درالکسل ہے کسی بزرگ کامل کامل صاحب اجازت سے اشاعت سلسلہ کی اجازت حاصل نہ کر لی ہو ہرگز اس سے مرید نہ ہو کیونکہ خواب مظنہ خطا ہے اور شیطان لعین کی تلقی سے غیر محفوظ۔

س۔ اب خواص کی نماز سے بھی آگاہی بخشی جائے؟

ج۔ خواص یعنی سالکین طریقت نماز کے اندر اپنی اسی نسبت میں جو بچے پیر سے اخذ کی ہے مستغرق ہو جائیں اور انوار و تجلیات جو کچھ ان پر ظاہر ہوں ان سے حظ اور کیف حاصل کریں یہ لوگ ظلالی انوار سے نماز کے اندر حصہ وافر حاصل کرتے ہیں۔

س۔ کچھ تفصیل وار ہر ایک موقعہ کا خیال خاص بھی بتلا دیا جائے تو بہتر ہے تاکہ ہر ایک موقعہ کا خیال نسبت میں امداد دے۔

ج۔ ایسا نمازی جب نماز میں مشغول ہو تو رفع یدین کے وقت کل تعلقات سے دست برداری اور تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے اوپر خواہشات نفسانی کی تحریم کا خیال رکھے۔

س۔ قیام کے وقت کیا خیال رکھے؟

ج۔ یہ خیال رکھے کہ میں مثل شمع کے قائم ہوں یعنی جو ظلمت اور تاریکی مجھ پر خواہشات نفسانی سے طاری تھی ان سب پر تکبیر ذبح ہوتے ہی میری مثل شمع کے روشن اور آتش عشق میں مشتعل ہو کر عالم بالا کی ترقیات کی امید میں ایستادہ ہے۔

جیسا کہ مولا ناروم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

موم ہیزم چوں فدائے نارشد ذاتِ ظلمانی ہمہ انوار شد

بر امیدِ راہِ بالا کن قیام ہچو شمع پیشِ محرابِ اے غلام

س۔ قراءت کے وقت کیا خیال رکھے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کو قاری اور اپنے آپ کو سامع ہونے کا خیال رکھے یعنی قراءت کے وقت اپنے آپ کو شجر موسوی کی مانند سمجھے یعنی یہ خیال کرے کہ جو آواز اور الفاظ کہ میرے اندر سے نکلتے ہیں وہ میرے نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہیں جن کو میری سماعت

س۔ رکوع کے وقت کیا خیال رکھے؟

ج۔ یہ خیال رکھے کہ میری قوی شکل جو رکوع کے وقت جھک کر ہو گئی ہے وہ مثل ہلال کے عرشی انوار سے پر نور ہے۔ کیونکہ عرش برزخ ہے درمیان عالم خلق اور عالم امر کے اور رکوع برزخ ہے درمیان قیام اور سجدہ کے۔ تو بوجہ مناسبت برزخیت اس مقام پر عرشی انوار سے خوب مستفید ہونا ہوتا ہے۔ اور اس جگہ استواء کے (راز) سے بھی آگاہی حاصل ہونے کی امید قوی رکھے جو بہ قدر استعداد اہل اللہ پر کھلتا ہے۔

س۔ سجدہ کے وقت کیا خیال رکھے؟

ج۔ یہ خیال رکھے کہ یہ میری دائرہ کی شکل کہ جو سجدہ کے وقت ہو رہی ہے وہ غلال اسماء کے انوار و آثار سے کامل پر نور ہو کر مثل بدر بن گئی ہے اور میں اپنے رب کے دونوں قدموں پر سجدہ کر رہا ہوں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

السَّاجِدُ يَسْجُدُ عَلَى قَدَمَيَّ اللَّهِ تَعَالَى ۲۶۰

(یعنی سجدہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے دونوں قدموں پر سجدہ کرتا ہے)

س۔ دو قدموں سے کیا مراد ہے؟

ج۔ اس جگہ جلالی اور جمالی غلال اسماء مراد ہے۔ اس لئے کہ جس طرح جسم انسان میں اسفل اور مرتبہ تنزل قدم کا ہے اسی طرح ظہور ذات میں اسفل مرتبہ تنزلی ظل کا ہے

پس باعتبار تنزل کے اس مقام پر قدم سے مراد ظلال ہیں۔ اور دو سے صفت جلال و جمال واللہ اعلم بالصواب۔

س۔ قعدہ میں کیا خیال رکھے؟

ج۔ ملائکہ کے درجہ پر فائز ہونے کا۔ اور مرتبہ تکوین مرتبہ تمکین کے حاصل ہونے کا۔ پھر سلام کے ساتھ اس نمازِ خاص کے برکات سے جن و انس بالخصوص ان ملائکہ کو حصہ دیتا ہوا کہ جو اس کے معین القائے خیالات خاص اور الہامات خاص کے نماز کے اندر ہوئے ہیں۔ دربار شاہی سے رخصت ہو جائے۔

فصل سوم

اخص الخواص کی نماز

سبحان اللہ کیا مزے کی باتیں ہیں۔ جن سے حضرات اولیاء اللہ کی صحبت کا شوق پیدا ہوا اور اس نماز کی ادائیگی کا بھی۔ اگر براہ کرم حضرات اخص الخواص کی بھی نماز کا کچھ ذکر کر دیا جائے تو ممکن ہے کہ کوئی اللہ کا بندہ اس کی تحصیل کی طرف بھی سعی کرے۔

ج۔ ان حضرات کی نماز کا کیا بیان کیا جائے۔ یہ حضرات ہر وقت نماز میں ہی رہتے ہیں: الَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ۝۲۷ ان کی نماز کا بیان ہے۔

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بچ وقت آمد نماز اے رہنموی عاشقان خود فی صلوة دائموں

نے بہ بچ آرام گیر دآں خمار کہ در آں سر ہاست پانصد ہزار

یہ حضرات مرتبہ ظلال سے عروج کر کے اصل سے مستفید ہوتے ہیں خصوصاً نماز کے ہر رکن کے اندر اسماء الہی کی تجلیات سے متجلی ہو کر ترقی پر ترقی حاصل کرتے ہیں اور الصَّلَاةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِينَ ۲۸ کے معنی سے اس عروجی مقام پر لطف خاص اٹھاتے ہیں۔ اور ان پر بڑے بڑے علوم اور معارف کھلتے ہیں۔

س۔ کچھ تفصیلی حالت ان حضرات کی نماز کے بھی بیان فرما دیجئے!

ج۔ یہ لوگ تکبیر سے اپنے وجود پر تکبیر کہہ کر مشاہدہ تجلیات اسمائی و صفاتی کے لئے دربار پر انوار میں اسی کے جذب سے منجذب ہو کر حاضر ہوتے ہیں۔ اور اِنْ تَعْبُدُ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ ۲۹۰ (تو اپنے پروردگار کی ایسی عبادت کر گویا تو اس کو دیکھ رہا ہے) کے مصداق ہوتے ہیں۔

س۔ قیام میں ان حضرات پر کون سے اسم کی تجلی منکشف ہوتی ہے؟

ج۔ اسم شریف بِاقِيَوْمٍ کی تجلی مکشوف ہوتی۔ کیونکہ جب تکبیر کے وقت اپنے وجود کی ہی نفی کر ڈالی تو اب اپنا قیام بلکہ تمام عالم کا قیام اسی اسم شریف سے دیکھتے ہیں۔

س۔ قراءت کے وقت ان حضرات پر کونسا اسم متجلی ہوتا ہے؟

ج۔ اسم شریف بِأَمْسِكَلْمٍ کی تجلی سے متجلی ہوتے ہیں، حقیقت قرآنی کھلتی ہے اس کی ثقات اور گرانی سے سینہ پھٹنے لگتا ہے۔ یہ وہ ثقات ہے جس کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّا

۲۸۔ ۱۔ تفسیر حق، سورہ ج، ۷۷۔ ۲۔ تفسیر روح المعانی، سورہ فاتحہ/۳۔

۲۹۔ ۱۔ تفسیر قرطبی، ج ۱۰، ۲۱۰۔ بخاری شریف، کتاب الایمان، باب سوال جبریل النبی علیہ

مَنْ لَفِي عَلَيْكَ قَوْلًا فَيَقُولُ ۝۲۰ (تحقیق ہم ڈالیں گے تیرے اوپر کلام بھاری) اور کیفیت لرزہ و گریہ طاری ہوتی ہے کیوں نہ کیفیت طاری ہو جب پہاڑوں کے حق میں یہ ارشاد ہو رہا ہے۔ لَوْ أَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَرَأَيْنَاهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۝۳۱ (اگر اس قرآن کو ہم پہاڑوں پر اتار دیتے تو البتہ تو ان کو دیکھتا ڈرنے والا اور بہنے والا اللہ کے ڈر سے) یہی ثقل اور وزن کلام شریف کا اس نمازی کو مائل بہ رکوع کر دیتا ہے۔

س۔ رکوع کے وقت کون سے اسم کی تجلی ہوتی ہے؟
ج۔ يَاعَظِيمُ کی۔ اگر اس اسم شریف کی تجلی شان ربوبیت لئے ہوئے نہ ہو تو اس اسم شریف کی تجلی اس کے وجود کو پارہ پارہ کر دے یہی وجہ ہے کہ تسبیح اس مقام پر سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ مقرر ہوئی ہے۔

س۔ سجدے کے وقت کون سے اسم شریف کی تجلی سے مشرف ہوتے ہیں؟
ج۔ اسم شریف يَاعْلَى کی تجلی سے جس سے کمال علو، ہمتی ترقیات باطن میں اور استعلائے نفسی انقطاع ما سوائے اللہ سے پیدا ہو کر اس مقام عالی میں مرتبہ اطلاق سے مستفیض ہوتے ہیں۔ اور مثل آفتاب کے درخشاں و تاباں ہو جاتے ہیں۔ اگر اس جگہ بھی شان ربوبیت شامل نہ ہوتی تو بوجہ کمال علو مرتبہ جناب باری عز اسمہ مصلی کی استعداد، استفادہ سے محرومی حاصل کرتی۔ یہی وجہ ہے جو اس مقام میں تسبیح سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى مقرر کی گئی۔

س۔ قعدہ کے وقت ان حضرات پر کون سے اسم شریف کی تجلی ہوتی ہے؟

ج۔ اسم شریف بِاسْمَتِیْن کی۔ جس سے کمال متانت وقار اور استقامت بہ شریعت غراء اور تحمل بر بلا اور شدت مع اللہ وغیرہ نصیب ہوتا ہے۔ پھر بِاسْلَام کے اندر فانی باقی ہو کر تمام ہی مخلوقات سُفلی اور علوی کو اُن کی نماز کا حصہ عطا ہوتا ہے اور ساری مخلوق ان کی پناہ میں سلامتی سے گزران کرتی ہے جس پر یہ حدیث شریف دال ہے۔ وَبِهِمْ یُمْطَرُونَ وَبِهِ یُرْزَقُونَ ☆ ۳۲ یعنی ان ہی کے صدقہ سے مینہ برسایا جاتا ہے اور انہی کے طفیل سے رزق دیا جاتا ہے۔ الغرض خصوصیت سے ان حضرات کو نماز کے ہر رکن کے اندر اسماء الہی متذکرہ بالا کی سیر ہوتی ہے اور ہر ایک کے اندر فنا اور بقاء اور عروج اور نزول خاص طور سے ہوتا ہے اور وہ وہ علوم اور معارف مکشوف ہوتے ہیں جو نہ کسی کتاب میں دیکھے اور نہ کسی سے سنے۔ مزید برآں جس کسی کو کسی رکن کی حضوری ساری ہی نماز کے اندر رہے اور اس کو دوسرے رکن کی حضوری مانع حضوری حاصل ہو تو اسی طرف متوجہ رہ کر اپنی ساری ہی نماز ختم کر دے دوسری حضوری کی طرف کو جو مانع کیفیت حاصل ہو، متوجہ نہ ہو۔

۳۲ الاولیاء، من کرامات اسحاق بن ابی نبلہ، اس حدیث پاک میں الفاظ یوں ہیں: لَا یَزَالُ فِیْ أُمَّتِیْ سَبْعَةٌ لَا یَدْعُونَ اللّٰهَ بِشَیْءٍ إِلَّا اسْتَجَبَ لَهُمْ یَوْمَ یُطْرَوْنَ وَبِهِمْ یَنْصَرُونَ، وَحَسْبُهُ قَالَ وَبِهِمْ یُدْفَعُ عَنْکُمْ ○ میری امت ہمیشہ سات افراد ایسے رہیں گے کہ وہ جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگیں گے اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا، انہیں کے صدقہ لوگوں کو بارش عطا ہوتی ہے اور انہیں کے سبب لوگوں کی مدد کی جاتی ہے، اور راوی کہتے ہیں: مجھے گمان ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا: اور ان کے واسطے سے تم سے بلائیں ہالی جاتی ہیں۔ گنج و ضعیف الجامع الصغیر، میں یُرْزَقُونَ کا لفظ بھی ہے۔

فصل چہارم

مقربین کی نماز

س۔ حضرات مقربین کی بھی نماز کا کچھ حال بیان فرمادیا جائے تاکہ ترقی ایمان کا باعث ہو؟

ج۔ ان حضرات کی نماز کا بیان میں لانا ہی محال ہے کیونکہ گروہ مقربین میں خصوصیت سے حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات داخل ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے تمام مخلوقات سے برگزیدہ کیا اور بہ تفاوت مراتب تجلی ذاتی کے مشاہدہ کا اصالتاً حقدار بنایا۔ پھر اس مقام مشاہدہ میں انبیاء کرام صلوٰۃ اللہ علیہم والتسلیمات کے گروہ کے اندر سب سے اعلیٰ و ارفع آقائے نامدار سردار و عالم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام ہے۔ جو خلعتِ محبوبیت سے آراستہ و پیراستہ ہیں۔ پھر باوجود حصول اس مرتبہ قصویٰ اور مقام اعلیٰ کے آپ دائم الحزن تھے۔ جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ شریف میں آیا ہے۔ **كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَائِمًا الْحُزْنَ وَ مُتَوَاصِلَ الْفِكْرِ**۔ ۳۳ اس کی یہ وجہ تھی کہ حضور کی قوی استعداد لاشریک تھی وہ اس عالم میں رویت موعودہ آخرت پر مضطرب تھی اور عالم اس رویت کا محل نہیں۔ لہذا یہ بے تابی اور اضطراب باعث حزن و ملال تھا جس پر یہ حدیث شریف دال ہے۔

مَا أَوْذَى نَبِيٍّ مِثْلُ مَا أُذِيتُ ۝ ۳۴

۳۳ سلسلۃ الاحادیث الواحیۃ، التحقیق، اور حلیۃ الاولیاء، میں شدید الفکرہ ہے۔

۳۴ تفسیر لا لوسی، سورۃ انعام/۱۲۷۔

(کوئی نبی ایسا ایذا نہیں دیا گیا جیسا میں دیا گیا ہوں) حالانکہ کوئی ایذا بظاہر حضور کو ایسی نہیں پہنچی جیسی کہ دیگر انبیاء کو پہنچی تھی پس یہ وہی ایذائے معنوی ہے جو بیان ہوئی لَيْتَ رَبِّ مُحَمَّدٍ لَمْ يَخْلُقْ مُحَمَّدًا۔ ۳۵ (یعنی اے کاش محمد ﷺ کا رب محمد ﷺ کو پیدا ہی نہ کرتا) اس حدیث کے اندر بھی بہ وجہ نایاں قتل مقصود اسی قتل اور اضطراب کا بیان ہے جو اوپر مذکور ہوا جس کو عشائے ہی کچھ جانیں گے مَنْ لَمْ يَذُقْ لَمْ يَعْرِفْ ہاں اگر اس اضطراب اور قتل کو قدرے سکون اور قرار اس عالم میں ہوتا تھا۔ تو فی الجملہ نماز کے ہی اندر ہوتا تھا جیسا کہ حدیث شریف سے ظاہر ہے جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ ۳۶ (میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز کے اندر رکھی گئی ہے) جب حضور کی آتش شوق وصال سینہ کے اندر مشتعل ہوتی تھی تو فریاد کرتے اور فرماتے يَا بِلَالُ ارْحَنِي بِالصَّلَاةِ (۳۷) (اے بلال رضی اللہ عنہ ہم کو نماز کے ساتھ آرام پہنچاؤ) تاکہ فی الجملہ نماز میں جمال محبوب سے دل مضطرب، جان حزین کو قرار اور آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچے۔ لِيْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتُ لَا يَسْعُنِيْ فِيْهِ مَلَكٌ مُّقْرَبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ ۳۸ (میرے لئے ایک وقت ہے جس کے اندر کسی فرشتے مقرب کی گنجائش نہیں ہے نہ نبی مرسل کی) وہ وقت تسکین بخش بھی خاص حضور کو نماز کے اندر ہی ہوتا تھا جیسا کہ محققین نے تحریر فرمایا ہے۔ سبحان اللہ! نماز بھی کیا شے ہے جس کے اندر

۳۵ تفسیر حق، سورہ عبکوت/۲۳۔

۳۶ الدر المنکور، سورہ آل عمران/۱۳۔

۳۷ تفسیر ابن کثیر، سورہ المؤمنون/۱۱ تا ۱۱ نمبر آیات

۳۸ تفسیر آلوسی، سورہ بقرہ/۱۸۹۔ تفسیر حق، سورہ احزاب/۴۶۔

عالم آخرت کا معاملہ رکھا گیا ہے۔

س۔ کیا اس نماز کا حصہ آنحضرت ﷺ کے طفیل سے آپ کی امت کو بھی پہنچا ہے؟
 ک۔ بلاشبہ آپ کے صدقہ اور طفیل میں صحابہ کرام اور اولیائے عظام کو بھی ضمناً اور
 وراثتاً و تبعاً جفاوتِ مراتب واستعداد پہنچا ہے۔ اور قیامت تک آپ کی امت کے
 اولیاء اللہ کو پہنچے گا۔ اگر یہ حصہ نہ پہنچتا تو عشاق کی زندگی وبال ہو جاتی۔ چنانچہ صحابہ
 میں جو حصہ حضور کی نماز کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو پہنچا وہ کسی کو نہیں پہنچا جس
 پر یہ حدیث شریف دال ہے: لَا يَنْبَغِي لِقَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يُؤْمَهُمْ غَيْرُهُ۔ ۳۹
 (جس قوم میں ابوبکر ہوں کسی کو یہ لائق نہیں کہ غیر کو امام بنائے) اور اس امر کا ثبوت نبی
 کریم ﷺ نے اپنے اخیر وقت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امام بنا کر کافی
 طور پر فعلاً بھی دے دیا اور اسی نماز کو حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے بھی بروقت ملحوظ
 رکھ کر یوں ارشاد فرمایا جس کو ابوالشکور سالمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے تمہید شریف میں تحریر فرمایا
 ہے: رَضِينَا لِأَمْرِ دُنْيَانَا لِمَنْ يَرْضَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَمْرِ دِينِنَا۔ ۴۰

۳۹ اتحاف الخيرة المحررة بزوائد المسانيد العشرة، كتاب المناقب، في فضائل ابي بكر الصديق

وما جاء في صفته رضي الله تعالى عنه

۴۰ بريقة محمودية في شرح طريقة محمدية وشرعية نبوية، الباب الثاني في الامور المهمة في الشريعة

المحمدية، الفصل الثاني في تصحيح۔

مولاعلیٰ کی نماز

حضرت مولاعلیٰ کرم اللہ وجہہ کی نماز کی کیفیت سنو۔ آپ کو نماز میں مشاہدہ کے اندر اس قدر استغراق ہوتا تھا کہ اپنی اور مافیہا کی خبر نہیں رہتی تھی۔ ایک روز آپ کی ران مبارک میں تیر لگا۔ اور بھال تیر کی ران مبارک میں ٹوٹ گئی آپ نماز میں مشغول ہوئے وہ بھال نکال لی گئی اور آپ کو مطلق خبر نہ ہوئی پھر ایسا نمازی کیوں نہ نماز کو ہی علتِ افضلیت حضرت ابوبکر صدیق گردانے رضی اللہ عنہما، سچ ہے۔

نمازی ران نمازی می شناسد

الغرض جس گروہِ انبیاء میں محبوبِ رب العالمین مشاہدہ تجلیاتِ ذاتی میں بے ہمتاویگانہ ہیں اسی طرح امم سابقہ و لاحقہ کے اندر جانشین اول حضرت ابوبکر صدیق و عتیق رضی اللہ عنہ بھی باتباع اپنے متبوع اور محبوب کے تجلیاتِ ذاتی کے مشاہدہ میں ضمناً نماز کے اندر ممتاز اور فرد ہیں اور اسی نماز کے سبب سے افضل الناس بعد الانبیاء کہلانے کے آپ مستحق ہوئے صحابہ میں اکثر ایسے تھے جن کو اپنی نمازوں میں اس قدر بے ہوشی ہو جاتی تھی کہ عرصہ تک ان کو یہ خبر نہیں رہا کرتی تھی کہ ہمارے داہنی طرف کون کھڑا تھا اور بائیں طرف کون؟ حضرت عبداللہ بن واقد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نماز بہ حالت مظلوبیت پڑھ رہے تھے۔

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو نماز کے اندر بھڑنے اٹھارہ جگہ کاٹا اور وہ اسی طرح نماز ادا کرتے رہے تھے، اتفاقاً ستون گر پڑا اور آپ کو بوجہ استغراق

مطلق خبر نہ ہوئی۔

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ رمضان شریف میں امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جس وقت امام نے یہ آیت پڑھی لَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ۚ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ بے ہوش ہو گئے لوگوں کو گمان ہوا کہ آپ انتقال کر گئے دیکھا تو چہرہ کارنگ سرخ ہے اور ہاتھ پاؤں آپ کے حرکت کے اندر ہیں جس سے گمان ہوا کہ زندہ ہیں۔

ایک روز حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی خدمت شریف میں حاضر ہوئے، دیکھا: ایک شخص بے ہوش پڑا ہے دریافت کیا کہ اس کو کیا ہو گیا ہے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ قرآن شریف کی آیۃ سن کر بے ہوش گیا ہے۔ فرمایا اس کے پاس جا کر پھر اسی آیت کا تکرار کرو! تکرار کے بعد ہی افاقہ ہو گیا۔

اس حکایت سے تکرار رکعات و تسبیحات کی حکمت ظاہر ہوئی یعنی اگر کسی رکعت کے ارکان کے اندر غفلت رہی تو دوسری رکعت میں حضوری ہو یا اگر حالتِ سکر پیدا ہوئی تو بعد رکعتیں صحو کے ساتھ ہو جائیں۔ یا فتائیت سے بقائیت کی طرف ترقی کرے غرض تبدیل حالت کا راز بھی ترقی کے ساتھ تعداد رکعات کے اندر مضمر ہے۔

بہر حال حبیبِ خدا روحی فداء ﷺ کے صدقہ و طفیل میں ہم کو نماز وہ نعمت

عظمیٰ عطا ہوئی ہے جو معراج ہے۔

آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

دل کی راحت ہے۔

جس کے اندر قربت در قربت ہے۔

صوفیاء کرام علیہم الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں کہ جو حالت نماز کے اندر

طاری وہ خارج نماز سے زیادہ معتبر ہے پس مسلمان پر واجب اور لازم ہے کہ اس نعمت

عظمیٰ کا بخوبی حق ادا کریں اور جو حالت ان خیالات مذکورۃ الصدر سے نماز کے اندر

پیدا ہو۔ اس کو حسب فرمودہ بزرگان دین نہایت معتبر سمجھ کر اپنے رب کا دل سے

شکریہ ادا کریں! (رسالہ روح الصلوٰۃ ختم شد)

باب ☆

امامت کے بیان میں

س۔ امامت کس کو کہتے ہیں؟

ج۔ امامت سرداری کو کہتے ہیں۔ اور امام قوم کے پیشوا اور سردار کو کہتے ہیں اور یہ دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک امامت کبریٰ جو لوگوں کو دین و دنیا کے مصالح کی حفاظت کیلئے بطور نیابت کے آنحضرت ﷺ کی طرف سے ہوتی ہے۔ دوسرے امامت صغریٰ کہ وہ مقتدی کی نماز کا امام کی نماز سے چند شرطوں ☆ کے ساتھ وابستہ ہونے کا نام ہے جو یہ ہیں: ۱۔ مقتدی کو اقتداء کی نیت کرنا۔ ۲۔ امام اور مقتدی کی جگہ کا ایک ہونا اگر امام سواری پر ہو اور مقتدی پیادہ ہو یا برعکس یا امام دوسری سواری پر ہو اور مقتدی دوسری سواری پر یا امام ایک مکان میں اور مقتدی دوسرے مکان میں تو ان صورتوں میں بہ وجہ

☆ اقتداء کی شرطوں سے پہلے یہ معلوم کرنا بھی ضروری ہے کہ امام جس کی اقتداء کی جاتی ہے اس کی امامت کے صحیح ہونے کیلئے کیا کیا شرطیں ہیں، سو آگاہ ہونا چاہئے وہ چھ شرطیں یہ ہیں: ۱۔ امام مسلمان ہو مَسْبَبُ شَيْخَيْنِ وغیرہ سے (یعنی حضرت ابو بکر صدیق یا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو گالی دے کر) کافر نہ ہو گیا ہو۔ ۲۔ بالغ ہو۔ ۳۔ عاقل ہو۔ ۴۔ مرد ہو۔ ۵۔ اتنی قراءت جانتا ہو کہ جس سے نماز صحیح ہو۔ ۶۔ عذر سے محفوظ ہو یعنی اخراج ریح (وہ شخص جس کی مسلسل ہوا خارج ہو) اور دائمی نکسیر وغیرہ کا کوئی مرض نہ ہو، لیکن مقتدی بھی اگر امام جیسا ہی صاحب عذر ہے تو البتہ صاحب عذر امام بن سکتا ہے۔ یا اقتداء کرنے والی عورتیں ہوں، ان کی امامت کیلئے مرد ہونا شرط نہیں۔ عورت بھی امامت کر سکتی ہے اگرچہ مکروہ ہوگی۔ نابالغ بچے ہوں تو ان کے امام کا بالغ ہونا کوئی ضروری نہیں، نابالغوں کی نابالغ بھی امامت کر سکتا ہے۔ لیکن ایک آزاد بالغ غیر معذور مرد مسلمان کی امامت نہیں کر سکتا مگر وہی شخص جس میں مذکورہ بالا چھ شرطیں پائی جائیں گی، ۱۔ رد الحکار جلد دوم، ص ۲۸۴، ۲۸۵، مکتبہ امدادیہ۔ ۲۔ نور الایضاح مترجم، ص ۱۲۶، مکتبہ قادریہ لاہور

نہ ہونے اتحاد مکان کے اقتداء صحیح نہیں۔ ۳۔ دونوں کی نماز کا ایک ہونا۔ اگر امام اور فرض پڑھتا ہے اور مقتدی دوسرا یا امام نفل پڑھتا ہے اور مقتدی فرض تو بوجہ ایک نماز نیا ہونے کے اقتداء صحیح نہیں۔ ۴۔ امام کی نماز کا مقتدی کے گمان میں صحیح ہونا۔ اگر مقتدی کی دانست میں امام کی نماز صحیح نہیں تو اقتداء بھی صحیح نہیں۔ ۵۔ مقتدی کا امام کے ایک رکن سے دوسرے رکن میں جانے کو جاننا۔ خواہ خود دیکھ کر جانے یا دوسرے کو دیکھ کر جانے۔ ۷۔ مقتدی کا امام کے حال کو جاننا۔ یعنی یہ کہ امام مقیم ہے یا مسافر خواہ یہ جاننا نماز سے پہلے ہو یا پیچھے اگر ایسی صورت ہو کہ امام نے بھول کر سلام پھیرا یا سفر کے سبب سے تو اقتداء صحیح نہیں ہاں اگر امام مسافر بعد نماز متنبہ کر دے تو درست ہے۔ ۸۔ مقتدی کا کل ارکان میں شریک رہنا اگر کسی رکن کو بالکل چھوڑ دے یا پہلے ادا کر دے تو اقتداء صحیح نہیں ہوا۔ ۹۔ نماز کی شرائط اور ارکان کی بجا آوری میں مقتدی کا امام کی مانند یا کمتر ہونا یعنی اگر امام رکوع اور سجدہ کرنے والا ہے مقتدی بھی ایسا ہی ہے یا امام اشارے سے نماز پڑھتا ہے اور مقتدی بھی اشارہ سے توبہ وجہ مانند ہونے اور انگلی ارکان کے ان دونوں صورتوں میں مقتدی کی اقتداء صحیح ہے نہ کہ برخلاف صورت میں یعنی اگر امام اشارہ سے نماز پڑھنے والا ہو اور مقتدی رکوع و سجود والا تو اب اقتداء صحیح نہیں۔ ۱۰۔

س۔ نابالغ کا اقتداء تراویح میں صحیح ہے یا نہیں؟

۱۔ فرض پڑھنے والے امام کے پیچھے نفل پڑھنے والے کی نماز ہو جائے گی۔ (نور الایضاح

مترجم، ص ۱۲۹، مکتبہ قادریہ لاہور)

۲۔ درعی، رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۸۵، ۴۸۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

ج۔ قول مختار کے موافق کسی نماز میں نابالغ کے پیچھے نماز بالغ کی صحیح نہیں خواہ فرض ہوں یا عید کی نماز یا کسوف و خسوف یا تراویح اس لئے کہ لڑکے نابالغ کے ذمہ کوئی نماز نہیں اس کو صرف عادت ڈالنے کیلئے نماز کا حکم قبل از بلوغ دیا گیا ہے اور اگر لڑکے کی نماز بالفرض نفل بھی ہو تو فرض پڑھنے والے کی نفل پڑھنے والے کے پیچھے لازم آتی ہے اور یہ صحیح نہیں۔ رہے نفل سو بالغ کی نفل نابالغ کی نفل سے قوی تر ہے کیونکہ بالغ کی نفل شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے پس اس صورت میں بِنَاءِ الْقَوِي عَلَى الضَّعِيفِ لازم آئے گی اس لئے تراویح وغیرہ میں بھی نادرست رہا۔

س۔ ہم خفیوں کے نزدیک امامت کا ثواب زیادہ ہے یا مؤذنی کا؟

ج۔ ہمارے نزدیک امامت کا زیادہ ثواب ہے۔

س۔ امامت کے لئے زیادہ حق کس کو حاصل ہے؟

ج۔ سب سے پہلے وہ شخص امامت کیلئے اولیٰ ہے جو نماز کی صحت اور فساد کے مسائل زیادہ جانتا ہو بشرطیکہ متقی ① بھی ہو اور قراءت مسنونہ سے بھی واقف ہو اگر اس باب میں دو آدمی برابر ہوں تو جو قاری ہو یعنی علم تجوید جانتا ہو وہ امام بنایا جاوے اگر اس صفت میں بھی برابر ہوں تو صاحب ورع ② مستحق امامت ہے پھر زیادہ عمر والا اگر

س۔ قوی کی کمزور پر بنیاد رکھنا (کیونکہ واجب نفل سے قوی ہیں)۔

س۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۹۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔

س۔ تنویر الابصار، جلد دوم، ص ۲۸۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

① متقی اس کو کہتے ہیں جو ظاہری گناہوں اور دین پر مطعون (طعنہ زدہ) ہونے سے

بچا ہوا ہو۔ ② صاحب ورع وہ ہے جو مشتبہ چیزوں سے بھی بچے۔

ان باتوں میں بھی برابر ہوں تو ان سب باتوں میں پہلے ہونے کا لحاظ کیا جائے گا۔ اگر لحاظ میں بھی برابر ہوں تو خوش خلق کو فضیلت دی جائے گی۔ پھر زیادہ سب میں خوبصورت کو پھر جوازِ رُذَّیٰ حسب شریف ہو پھر نسب کی رو سے فضیلت ہوگی یعنی سید سب میں افضل ہوگا۔ اگر دونوں سید ہوں پھر جس کی آواز سب سے اچھی ہو وہ مقدم کیا جائے گا۔ پھر جس کی بیوی زیادہ حسین ہو اور یہ بات لوگوں میں یا مسائیوں میں شہرت ہو جانے سے معلوم ہو جاتی ہے اور یہ فضیلت اس وجہ سے ہے کہ اس شخص میں عفت زیادہ ہوگی۔ پھر مستحق امامت زیادہ مال والا ہے جو حلال سے پیدا کرے۔ پھر جاہ والا۔ پھر جس کے کپڑے سب سے زیادہ اچھے ہوں۔ پھر جس کا سب سے بڑا سر ہو۔ چند اشخاص ایک امر شرعی یا عادی میں ایک دوسرے کے مزاحم ہوں تو کسی کو بلا ترجیح مقدم نہ کیا جائے۔ بصورتِ جملہ امور شرعی یا عادی میں مساوی ہونے کے قرعہ ڈالا جاوے جس کے نام قرعہ نکلے وہ شخص امامت کرے۔ یا مقتدیوں کو اختیار دیا جائے جس کو چاہیں پسند کریں۔ اگر اوٹی کے ہوتے ہوئے مقتدی ادنیٰ کو امام بنالیں گے تو برا کریں گے۔ گویا امام اس زمانے میں ملنا مشکل ہے مگر ہمارے اوپر سے بہ وجہ نہ ملنے ایسے امام کے جماعت ساقط ہوگی جیسے کہ مذہب امامیہ میں جماعت ساقط ہوگئی۔ کیونکہ یہ بحث تو فضیلت میں ہے نہ اسقاط جماعت میں اہل سنت و جماعت کا تو یہ عقیدہ ہے کہ اصل نماز فاجر اور فاسق کے پیچھے بھی ہو جاتی ہے برخلاف روافض کے اس لئے کہ ان کو جماعت کی حکمتوں اور برکتوں کے حاصل کرنے سے محرومی ہے اور اہل سنت کو نہیں۔

س۔ وہ حکمتیں اور برکتیں جماعت کے اندر کیا کیا ہیں؟

ج۔ باہمی مسلمانوں میں اتحاد و الفت کے سلسلہ کا منتظم رہنا۔ جاہل کا عالم سے مسائل کا سیکھنا۔ ہمسایوں اور اہل شہر کا حال دریافت ہونا۔ نماز میں دل لگنا۔ اُمتِ محمدیہ کے کامل لوگوں سے مستفیض ہونا وغیرہ۔ ۷

س۔ جماعت کا حکم کتنے آدمیوں کے ساتھ ہوتا ہے؟

ج۔ پنج وقتہ فرضوں میں امام کے ساتھ ایک آدمی اگرچہ وہ سمجھ دار لڑکا ہی ہو اور جمعہ میں امام کے سوا تین آدمیوں کے ساتھ جو قابل امامت ہوں جماعت کا حکم ہے۔ اور جماعت مسجدوں کے ہی لئے مخصوص نہیں گھروں میں بھی ہو جاتی ہے۔ مگر مسجدوں کا ثواب تو مسجدوں کے ساتھ ہی مخصوص ہے اور یہ ثواب علاوہ جماعت کے ثواب کے ہے۔ ۸

س۔ مسجدوں کے ثواب کی تشریح بیان کیجئے؟

ج۔ محلہ کی مسجد میں گھر کی نماز سے پچیس نماز کا ثواب زیادہ ہے اسی طرح محلہ کی مسجد سے جامع مسجد میں پانچ سو نماز کا ثواب زیادہ ملتا ہے۔ بیت المقدس کی مسجد میں پانچ ہزار نماز کا ثواب زیادہ ہے اسی طرح مدینہ منورہ کی مسجد میں پچاس ہزار نماز کا ثواب حاصل ہوتا ہے اور مکہ معظمہ کی مسجد میں ایک لاکھ نماز کا ثواب ہوتا ہے۔ ۹

س۔ کیا اور کوئی مسجد ایسی ہے جس میں محلہ کی مسجد اور جامع مسجد سے زیادہ ثواب ہے؟

۷ در مختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۲۸۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۸ در مختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۲۸۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۹ در مختار، جلد دوم، ص ۴۳۱، ۴۳۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ (غایۃ الاوطار)

ج۔ ہاں وہ مسجد ہے جس میں کسی کا پیر یا استاد رہتا ہو۔ اور یہ بالاتفاق فضیلت ☆ اسی شخص کے حق میں ہے۔ ۱۰

س۔ اگر محلہ کی مسجد میں جماعت نہ ہوتی ہو تو (کسی جماعت والی) مسجد میں جا کر نماز جماعت کے ساتھ پڑھا کرے یا اپنے محلہ ہی کی مسجد میں نماز پڑھے؟

ج۔ ایسی صورت میں محلہ والے کو محلہ کی مسجد کے سوا دوسری مسجد میں نہ جانا چاہئے خواہ جامع مسجد ہی کیوں نہ ہو اس لئے کہ اس پر اسی مسجد کا حق ہے پس اسی مسجد میں اذان کہے اور تنہا نماز پڑھے اور یہ تنہا نماز اس مسجد کی اس کے حق میں دوسری مسجدوں کی جماعت سے بہتر ہے۔ ۱۱

س۔ اگر محلہ میں دو مسجدیں ہوں تو نماز کے لئے کون سی مسجد حقدار زیادہ ہے؟
ج۔ جو اس کے مکان سے قریب تر ہو۔ اور اگر دونوں کا فاصلہ برابر ہو تو جو مسجد پرانی ہو اس میں نماز پڑھے۔ ۱۲

س۔ اگر کوئی مسجد سے اذان کے بعد بلا نماز ادا کئے چلا جائے تو کیسا؟
ج۔ مکروہ ہے، امام اور مؤذن کا نماز پڑھانے اور اذان دینے کیلئے چلا جانا مکروہ نہیں ۱۳

☆ کیونکہ اس میں دو فضیلتیں ہیں ایک نماز کی، دوسری درس و فیض تعلیم سے مستفیض ہونے کی (رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۳۳، مکتبہ امدادیہ ملتان)

۱۰ رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۳۲، ۴۳۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۱ رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۳۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۲ رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۳۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۳ تنویر الابصار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۰۸، ۵۰۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ مسجدوں میں کیا کیا باتیں ناجائز ہیں؟

ج۔ ۱۔ سوال کرنا۔ ۲۔ سائل کو دینا اس حال میں کہ جب لوگوں کی گردنوں پر پھلانگتا ہو
۳۔ گم شدہ چیز کی تلاش کرنا۔ ۴۔ لغو اشعار پڑھنا۔ ۵۔ آوازوں کا بلند کرنا یعنی چیخنا۔
۶۔ وضو کرنا۔ ۷۔ کھانا اور سونا سوائے محکف کے۔ ۸۔ لہسن اور پیاز ☆ کے مثل کچھ
کھا کر آنا۔ ۹۔ خرید و فروخت کرنا۔ ۱۰۔ لوگوں سے باتیں کرنے کی غرض سے جانا۔
اور پھر دنیا کی باتیں کرنا۔ اور اگر اس نیت سے نہ جائے اور پھر دنیاوی باتیں ہو جائیں
تو مضائقہ نہیں۔ ۱۲۔

س۔ بیچ وقتہ فرض نمازوں میں جماعت سے پڑھنا کیسا؟

ج۔ واجب ہے۔ اگر بلا عذر جماعت ترک کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ ۱۵۔

س۔ وہ عذر کیا کیا ہیں؟

ج۔ بیماری، اپانج ہونا، مینہ اور کیچڑ کا ہونا، شدت کا جاڑا پڑنا، سخت اندھیرا ہونا، رات
کے وقت آندھی کا آنا، اپنے ماحول پر چوروں کا یا قرض خواہ ظالم یا قافلہ کے چلے
جانے کا خوف ہونا۔ مریض کی خدمت کرنا، اس کھانے کا سامنے آ جانا جس کی طرف
اس کا نفس مشتاق ہے، علم فقہ کی مشغولی اور شیخو حیت ۱۶۔ جس کے باعث مسجد تک نہ پہنچ

☆ یعنی ہر وہ چیز جس سے بدبو آئے۔ کیونکہ ملائکہ اور مسلمانوں کو تکلیف پہنچتی ہے اور یہ جائز

نہیں۔ اسی طرح جو شخص اپنی بدزبانی سے لوگوں کو تکلیف پہنچاتا ہو اس کو بھی مسجد میں آنے سے
روکا جاسکتا ہے۔ درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۳۵، ۴۳۶، مکتبہ امدادہ ملتان۔

۱۳۔ درمختار، جلد دوم، ص ۴۳۳ تا ۴۳۶، مکتبہ امدادہ ملتان۔

۱۵۔ تنویر الابصار، جلد دوم، ص ۲۹۰، مکتبہ امدادہ ملتان۔ ۱۶۔ بڑھاپا۔

سکے۔ یہ عذرات ہیں جن کے سبب گنہگار نہیں ہوتا۔ بلکہ دل میں حسرت ہونے کی وجہ سے ثواب جماعت ملتا رہتا ہے ہاں علاوہ ان عذرات کے اگر جماعت ترک کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ ۱۷

س۔ جمعہ، عیدین اور تراویح میں جماعت کیسی ہے؟

ج۔ جمعہ اور عیدین میں جماعت ہونا شرط ہے بغیر جماعت کے یہ نمازیں درست نہیں اور تراویح میں نماز سنت کفایہ ہے۔ ۱۸

س۔ رمضان شریف میں وتروں کے اندر جماعت کا کیا حکم ہے؟

ج۔ مستحب ہے۔ ۱۹

س۔ کسوف اور خسوف کی نماز کا کیا حکم ہے؟

ج۔ کسوف ① میں جماعت سنت ہے خسوف ② میں نہیں۔ ۲۰

س۔ نفل نمازوں میں جماعت کیسی؟

ج۔ بلانے کے ساتھ نا درست ہے اور اگر بلا بلائے دو تین آدمی جمع ہو جائیں تو جائز

ہے اور تین سے زیادہ بغیر بلانے کے ساتھ بھی مکروہ ہے۔ ۲۱

۱۷ تنویر الابصار، درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۲۹۲، ۲۹۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۸ ۱۹ درمختار، جلد دوم، ص ۲۸۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

① سورج گرہن کو کہتے ہیں۔

② چاند گرہن کو کہتے ہیں۔

۲۰ رد المحتار، جلد دوم، ص ۲۸۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۱ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۸۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

س۔ اس زمانہ میں عورتوں کا مسجد میں حاضر ہو کر شریک جماعت ہونا کیسا؟

ج۔ بہ سبب ظہور فساد کے مکروہ ہے۔ ۲۲

س۔ اگر فجر اور عشاء کی جماعتوں میں بوڑھی عورتیں شریک ہو جائیں تو کیسا؟

ج۔ اس زمانہ میں کسی نماز میں بھی عورت کا خواہ جوان ہو یا بوڑھی مسجدوں میں آنا خالی

کراہت سے نہیں۔ اسی پر فتویٰ ہے۔ ۲۳

س۔ وہ کون ہیں جن کے پیچھے نماز نہیں ہوتی؟

ج۔ ۱۔ جنون دائمی۔ ۲۔ مدہوش۔ ۳۔ نابالغ۔ ۴۔ عورت۔ ۵۔ خنثی۔ ۶۔ معذور ①

۷۔ مسبوق۔ ۸۔ لاحق۔ ۹۔ بدعتی ② جیسے رافضی، قدری، جہمی مشبہ اور مشرک

وغیرہ۔ ۲۴

س۔ وہ کون ہے جس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے؟

۲۲ ۱۔ تنویر الابصار، در مختار، جلد دوم، ص ۳۰۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۸۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۳ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۸۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

① معذور اپنے جیسے معذور کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے۔ مثلاً تو تلاہکلا یا وہ شخص جس کو عارضہ سلسل الیول (مسلل پیشاب آنے) کا ہے تو وہ ایسے ہی مقتدیوں کی امامت کرے۔ صحیح پڑھنے والوں کی تو تلا اور ہکلا امامت نہیں کر سکتا۔ اسی طرح سلسل الیول والا نکیر والے کی امامت نہیں کر سکتا (فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۸۴، نورانی کتب خانہ پشاور)

② ضابطہ یہ ہے کہ جو لوگ اہل بدعت ہوں اپنے خیال اور اعتقادات میں کفر کی حد تک پہنچ گئے، ان کی پیچھے نماز نہیں اور جن کے عقائد حد کفر تک نہیں پہنچے ایسے بدعتی کے پیچھے نماز ہو جائے گی لیکن مع الکراہت ہوگی۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۸۴، نورانی کتب خانہ پشاور)

۲۴ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۸۴، نورانی کتب خانہ پشاور۔

ج۔ وہ فاسق یعنی گناہ کبیرہ کرنے والا ہے۔ ۲۵

س۔ وہ کون ہیں جن کے پیچھے نماز مکروہ تنزیہی ہوتی ہے؟

ج۔ وہ یہ ہیں۔ غلام، جاہل، ولد الزنا، کم عقل ☆ مفلوج، برص والا، جذام والا، اور یہ کراہت تنزیہی بھی اس وقت ہے جبکہ اور کوئی ان سے بہتر اس جگہ موجود ہو ورنہ پھر یہ کراہت بھی نہیں۔ ۲۶

س۔ مسجد میں ایک دفعہ جماعت مع اذان اور اقامت کے ہو چکی ہو تو اس میں دوسری جماعت کیسی؟

ج۔ اگر یہ مسجد محلہ کی ہو جس میں امام اور مؤذن اور نمازی معین ہیں تو جماعت ثانی محراب سے ہٹ کر بغیر دوسری اذان کے بالاتفاق وبالاجماع جائز ہے۔ دوسری اذان کے ساتھ ایسی مسجد میں جماعت ثانی مکروہ تحریمی ہے اگر یہ مسجد ایسی ہے جس میں نہ امام مقرر ہے نہ مؤذن نہ نمازی تو اس میں دوسری اذان کے ساتھ جماعت ثانی بلا کراہت درست ہے۔ ۲۷

س۔ امام کے لئے کیا کیا باتیں مکروہ تحریمی ہیں؟

۲۵ رد المحتار جلد اول، ص ۲۹۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

☆ یعنی بے وقوف جو معاملات اور تصریحات میں عقل نہیں رکھتا۔ اور شریعت کے موافق لین دین نہ کر سکتا ہو۔ رد المحتار، جلد دوم، ص ۳۰۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۶ در مختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۲۹۸، ۳۰۱، ۳۰۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۷ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۸۳، یورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ در مختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۲۸۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

ج۔ ۱۔ قدرِ مسنونہ سے قراءت کا دراز کرنا خواہ قوم راضی ہو یا نہ ہو۔ ۲۔ صرف لجنبہ عورت کی امامت کرنا ایسی جگہ میں جہاں امام کی محرمہ عورتوں میں سے کوئی نہ ہو ☆۔
امام کا صف کے بیچ میں کھڑا ہونا۔ بشرطیکہ وہ صف دو مقتدیوں سے زیادہ کی ہو اور اگر دو مقتدیوں کے بیچ میں کھڑا ہوگا تو مکروہ تزیہی ہے۔ ۲۸

س۔ ایک مقتدی کس طرف کھڑا ہو؟

ج۔ امام کے دہنی جانب کھڑا ہو اس طرح کہ اس کے پاؤں کا ٹخنہ امام کے ٹخنے سے آگے نہ ہو بائیں طرف کھڑا ہونا ایک مقتدی کو مکروہ تزیہی ہے۔ ۲۹

س۔ ایک مقتدی امام کے برابر کھڑا ہے۔ پھر دوسرا شخص آیا اس کو کیا کرنا چاہئے؟

ج۔ یہ شخص اس مقتدی کو پیچھے کھینچ لے خواہ نیت باندھ کر کھینچے یا بے نیت باندھے اور اس ہٹنے میں مقتدی اصلاح نماز کی نیت کرے اگر یہ نیت نہ ہوگی تو بالاتفاق نماز فاسد ہوگی اور اگر وہ پہلا مقتدی اپنی جگہ سے نہ ہٹے گا اور پیچھے مقتدیوں کی ساتھ صف ہو جائے گی تو بالاتفاق نماز مکروہ ہوگی اور اگر کہیں ایسی وجہ ہو کہ مقتدی کو پیچھے ہٹنے کی جگہ نہیں ہے تو اس وقت میں امام ایک ڈگ میں آگے بڑھ جائے۔ ۳۰

☆ یہ حکم صرف مکان کیلئے ہے مسجد کیلئے نہیں بشرطیکہ دروازہ کھلا ہو۔ درمختار، رد المحتار، جلد دوم،

ص ۳۰۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ (غایۃ الاوطار) بشرطیکہ دروازہ کھلا ہو

☆ اس طرح کہ کوئی مرد نہ ہو پس کوئی مرد ہو یا کوئی محرم عورت یا بیوی ہو تو اب یہ جماعت

مکروہ نہیں۔ (تنویر الابصار، جلد دوم، ص ۳۰۷، مکتبہ امدادیہ ملتان)

۲۸ تنویر الابصار، درمختار، جلد دوم، ص ۳۰۴، ۳۰۷، ۳۰۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۹ رد المحتار، جلد دوم، ص ۳۰۷، ۳۰۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۰ درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۳۰۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ ایک شخص ایسے وقت میں آیا جبکہ صف بھر چکی تھی تو اب یہ شخص اکیلا کھڑا ہوا کیا؟
 ج۔ اس شخص کو امام کے رکوع میں جانے تک انتظار دوسرے مقتدی کا کرنا چاہئے اگر
 اس وقت تک کوئی اور مقتدی میسر نہ آئے تو اول صف یا دوسری صف میں سے کسی
 مسئلہ جاننے والے کو کھینچ لے اور اگر ایسا شخص نہ ہو تو نہ کھینچے اکیلا امام کی پیچھے
 کھڑا ہو جائے اس وقت اکیلا کھڑا ہونا مکروہ نہیں۔ ۳۱

س۔ صفوں میں سے بہتر صف از روئے نزول رحمت کون سی ہے؟
 ج۔ پہلی صف پھر دوسری صف پھر تیسری صف علیٰ ہذا اگر جنازہ میں اس کے برعکس
 ہے۔ ۳۲

س۔ وضو والے کا اقتداء تیمم والے کے پیچھے اور عذر والے کا اقتداء اسی جیسے عذر والے
 کے پیچھے پاؤں دھونے والے کا پاؤں یا جبیرہ پر مسح کرنے والے کے پیچھے کھڑا ہو کر
 نماز پڑھنے والے کا بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے پیچھے صحیح آدمی کا کبڑے اور ایسے
 لنگڑے کے پیچھے جو پورے پاؤں پر کھڑا نہ ہو سکے نفل پڑھنے والے کا فرض پڑھنے
 والے کے پیچھے مقیم کا مسافر کے اور مسافر کا مقیم کے پیچھے جائز ہے یا نہیں؟
 ج۔ جائز ہے مگر علاوہ فجر و مغرب کے، مسافر کا اقتداء پیچھے مقیم کے بعد وقت نکلنے کے
 جائز نہیں۔ ۳۳

س۔ صف میں امام کے پیچھے کس قدر فاصلہ ہونا چاہئے جو صحت اقتداء کے لئے
 ضروری ہے؟

۳۱ رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۶۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۲ در مختار، جلد دوم، ص ۳۱۰، ۳۱۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۳ تخریج الابصار، در مختار، جلد دوم، ص ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

ج۔ مسجد خواہ بڑی ہو یا چھوٹی اور عید گاہ یا جناز گاہ میں تو چاہے کہیں اقتداء کرے نماز جائز ہے مگر جنگل میں دو صفوں کے فاصلہ کی مقدار پر اقتداء صحیح نہیں۔ ۳۴

س۔ مسجد کی چھت پر اقتداء صحیح ہے یا نہیں؟

ج۔ اگر مقتدیوں کو امام کا حال مشتبہ نہ ہوتا ہو تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ ۳۵

س۔ اگر امام شاہرائے عام پر جنازہ وغیرہ کی نماز پڑھائے تو مقتدیوں میں اور اس میں کس قدر فاصلہ ہونا چاہئے؟

ج۔ جب امام ایسے راستے میں کھڑا ہو اور لوگ راستہ کے اندر اس کے پیچھے صف باندھیں تو امام اور مقتدیوں میں اس قدر فاصلہ ہونا چاہئے کہ گاڑی نہ گزر سکے اور اس قدر فاصلہ چھوڑا کہ گاڑی گزر جائے تو اقتداء صحیح نہیں ہوگا۔ ۳۶

س۔ صفوں میں ترتیب کس طرح ہونی چاہئے؟

ج۔ اس طرح ہونی چاہئے کہ اول صف مردوں کی ہو ان کے پیچھے صف لڑکوں کی پھر ان کے پیچھے خنثی کی پھر عورتوں پھر لڑکیوں کی ہو۔ اس ترتیب سے صف آراستہ کریں اور مقتدیوں پر لازم ہے کہ جب نماز میں کھڑے ہوں درمیان کے فاصلہ بند کر لیں اور موٹہ سے سے موٹہ برابر کر لیں اور امام صف کے بیچ کے مقابلہ میں آگے کھڑا ہو اگر دائیں بائیں کھڑا ہو گا تو مخالف سنت لازم آئے گی پھر امام کے

۳۴۔ ۱۔ تنویر الابصار، در مختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۳۳۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۸۷، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۳۵۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۸۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۳۶۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۸۷، نورانی کتب خانہ پشاور۔

پچھے مقابلہ میں وہ شخص کھڑا ہو جو جماعت میں سب سے افضل ہے۔ ۳۷

س۔ وہ کیا کیا چیزیں ہیں کہ امام اگر ان کو چھوڑ دے تو مقتدی بھی چھوڑ دے اور امام کی تابعداری کرے؟

ج۔ وہ پانچ چیزیں ہیں اول عیدین کی تکبیریں۔ دوسرے پہلا قعدہ۔ تیسرے تلاوت کا سجدہ۔ چوتھے سو کا سجدہ۔ پانچویں قنوت۔ ۳۸

س۔ وہ کیا کیا چیزیں ہیں کہ اگر امام ان کو ادا کرے تو مقتدی ان کے ادا کرنے میں امام کی تابعداری نہ کرے؟

ج۔ وہ چار چیزیں ہیں۔ اول عیدین کی تکبیرات میں زیادتی کرنا یعنی اگر امام سولہ ① سے زیادہ تکبیرات کہے تو مقتدی اس کا ساتھ نہ دیں دوسرے چار سے زیادہ کرنا تکبیر کا جنازہ کی نماز میں۔ تیسرے زیادہ کرنا کسی رکن کا یعنی دو سے زیادہ سجدہ کرنا یا دو رکوع کرنا۔ چوتھے پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ② ہو جانا۔ ۳۹

۳۷ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۸۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۳۸ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۹۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔ درمختار، جلد دوم، ص ۴۴۹

① مقتدی اگر امام کی آواز نہیں سنتا اور تکبیروں کی آواز سنتا ہے تو اب سولہ سے زیادہ بھی متابعت درست ہے۔ (رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۵۰، مکتبہ امدادیہ ملتان)

② اگر پانچویں رکعت کیلئے امام قعدہ اخیرہ بجالا کر کھڑا ہوا ہے تو مقتدی اس قیام میں امام کی متابعت نہ کریں اور دیکھیں کہ امام اگر قیام میں سے لوٹ آوے تو اس کے ساتھ سلام پھیریں اور اگر وہ نہ لوٹا اور اس پانچویں رکعت کو سجدہ سے مقید کر لیا تو مقتدی اپنا اپنا سلام پھیر کر نماز سے باہر ہو جائیں اور اگر امام نے قعدہ اخیرہ نہیں کیا تھا تو ایسی صورت میں اگر پانچویں رکعت کو سجدہ سے مقید کر لیا تو سب کی نماز فاسد ہو جائے گی خواہ مقتدی نے قعدہ پڑھ کر سلام ہی کیوں (بقیہ صفحہ آئندہ)

س۔ وہ کیا چیزیں ہیں کہ اگر امام ان کو ترک کر دے تو مقتدی ادا کرے؟
 ج۔ وہ آٹھ چیزیں ہیں۔ ۱۔ تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھانا۔ ۲۔ ثناء کا پڑھنا۔ ۳۔
 تکبیرات انتقال یعنی رکوع و سجود کے وقت تکبیر کہنا۔ ۴۔ تسبیحات رکوع و سجود پڑھنا
 ۵۔ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنا۔ ۶۔ تشہد پڑھنا۔ ۷۔ لفظ السلام کہنا۔ ۸۔ تکبیرات
 تشریق ☆ کہنا۔ ۱۰۔

س۔ اگر مقتدی امام سے پہلے رکوع یا سجدہ میں چلا جائے تو کیسا؟
 ج۔ مکروہ ہے اسی طرح سجدہ اور رکوع میں پہلے مقتدی کا سر اٹھانا بھی مکروہ تحریمی ہے ۱۱۔
 س۔ اگر مقتدی سے پہلے امام قعدہ اولیٰ میں التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے یا قعدہ اخیرہ
 میں مقتدی سے پہلے امام درود اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے یا مقتدی سے پیشتر قنوت
 سے فارغ ہو کر رکوع کر دے تو اب مقتدی ان کو پورا کرے یا چھوڑ کر امام کی متابعت
 کرے۔ اسی طرح تسبیحات رکوع و سجود سے اگر امام پہلے فارغ ہو جائے تو اس کا حکم

بقیہ صفحہ گزشتہ) نہ پھیر دیا ہو۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۹۰، نورانی کتب خانہ پشاور)

۳۹۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۹۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ در مختار، جلد دوم، ص ۴۵۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

☆ تکبیرات تشریق کہنا کہ نویں تاریخ ذی الحجہ کی صبح سے بعد ہر فرض نماز کے مقتدی اور امام
 سب اس طرح پڑھیں۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ
 الْحَمْدُ) تیرھویں تاریخ کی عصر تک۔

۴۰۔ ۱۔ در مختار، جلد دوم، ص ۴۵۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۹۰،

نورانی کتب خانہ پشاور۔

۴۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۹۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔

کیا ہے؟

ج۔ تشہد کو پورا کر کے امام کی تابعداری کرے اور تسبیحات کو چھوڑ دے اور دعائے قنوت کو پورا کرے اگر رکوع پاسکتا ہے ورنہ چھوڑ دے۔ ۴۲
س۔ مقتدی کتنے قسم کے ہوتے ہیں؟

ج۔ چار قسم کے۔ ۱۔ مدرک۔ ۲۔ لاحق۔ ۳۔ مسبوق۔ ۴۔ مسبوق لاحق۔ مدرک وہ ہے جس نے پوری نماز اول سے آخر تک امام کے ساتھ ادا کی اور لاحق وہ ہے جس کی کل یا بعض رکعت بعد اقتداء تحریمہ کے کسی عذر سے فوت ہو جائیں اور مسبوق وہ ہے جس کی اقتداء سے پہلے امام سب یا بعض رکعتیں پڑھ چکا ہے۔ اور یہ آخر رکعت کے رکوع کے بعد یا پہلی یا دوسرے رکعت میں ملا ہو اور مسبوق لاحق وہ ہے، جو مثلاً دوسری رکعت میں امام کے ساتھ شریک ہو اور پھر تیسری یا چوتھی رکعت میں سو گیا یا حدیث ہو گیا اور امام کے دور کن ادا کرنے یا پوری نماز کے ادا کرنے کے بعد بیدار ہوا یا وضو سے فارغ ہوا۔ ۴۳

س۔ مسبوق اپنی بقیہ نماز کس طرح ادا کرے؟

ج۔ جس طرح گئی ہے اسی طرح ادا کرے مثلاً ظہر کی نماز میں مسبوق نے چوتھی رکعت امام کے ساتھ پائی تو اب بعد سلام امام کے ان تینوں رکعتوں کو جو فوت ہوئی ہیں اس طرح ادا کرے کہ اول رکعت میں سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ اور اعوذ اور بسم اللہ اور الحمد شریف اور سورۃ پڑھ کر رکوع کرے پھر قومہ کرے اور دونوں سجدوں کے بعد تشہد کے لئے

۴۲ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۹۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۴۳ تنویر الابصار، درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۳۳۳ تا ۳۳۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

بیٹھے کیونکہ تشہد دو رکعتوں کے بعد ہوتا ہے پس تشہد کے حق میں ایک رکعت جو امام کے ساتھ ادا کی وہ اور ایک یہ جو بعد امام کے ادا کی لے لے گئی ہے۔ پھر تشہد کے بعد دوسری رکعت کو کھڑا ہو اس میں بھی قراءت پڑھے۔ مگر تشہد کے لئے نہ بیٹھے تیسری رکعت کو کھڑا ہو جائے اور یہ تیسری جو مع رکعت امام کے چوتھی ہے خالی پڑھے یعنی دو بھری ایک خالی۔ ۴۴

س۔ لاحق اپنی نماز کو کس طرح ادا کرے؟

ج۔ یہ بروقت بیداری اس رکن کو جس میں اس کا امام موجود ہے اپنی ترتیب نماز چھوڑ کر نہ ملجائے بلکہ اسی ترتیب سے ادا کرے جس طرح امام ادا کر گیا ہے مثلاً یہ پہلی رکعت کے سجدہ میں سو گیا یا حدیث ہو جا گئے اور وضو سے فارغ ہونے تک امام دوسری رکعت کے قعدہ میں جا پہنچا تو اب یہ سجدہ دوبارہ ادا کر کے پھر تمام ارکان بالترتیب ادا کرے گو اس کا امام آگے بڑھتا جائے یہاں تک کہ امام نماز سے باہر ہو جائے تب بھی یہ لاحق اپنی ترتیب نہ چھوڑے بلکہ اپنی ترتیب کے ساتھ امام کی پیروی کئے جائے اسی کا نام اقتداء ہے اس لئے کہ لاحق مثل مدرک کے ہے یعنی نہ تو فوت شدہ رکعتوں میں قراءت پڑھے گا اور نہ سجدہ سہوا اپنے سہو سے کرے گا۔ ۴۵

س۔ مسبوق لاحق اپنی نماز کس طرح ادا کرے؟

ج۔ مسبوق لاحق پہلے اپنی اس رکعت کو ادا کرے جو اقتداء کی حالت میں فوت ہوئی پھر

۴۴ در مختار، جلد دوم، ص ۳۳۶، ۳۳۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۴۵ در مختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۳۳۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

اس رکعت کو ادا کرے جو افتاء سے پہلے فوت ہوئی مثلاً دوسری رکعت میں اس نماز کی جو چار رکعت والی ہے ایک شخص آ کر ملا اور تیسری رکعت میں اس کو حدیث ہو گیا یا سو گیا تو اب بعد وضو یا بیداری پہلی تیسری رکعت کو بلا قراءت ادا کرے اگر امام اس کو قعدہ اخیر تک مل جائے تو خیر ورنہ سب ارکان جو اس کا امام کر گیا ہے اخیر قعدہ تک یہ بھی تبعاً ادا کرے بعد ادائیگی قعدہ اخیر وہ رکعت جو افتاء سے پہلے فوت ہوئی اس کو ادا کرے اس رکعت میں بحالت مسبوقی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ اور اعوذ اور بسم اللہ شریف اور سورۃ سب پڑھے اس رکعت میں جس میں مسبوق ہے قراءت کے حکم میں منفرد کی مانند ہے اور ان رکعتوں میں جن میں لاحق تھا حکماً امام کے پیچھے ہے اس لئے نہیں پڑھے گا مقدار قراءت خاموش رہے گا۔ ۴۶

س۔ مسبوق اگر امام کے سلام سے پہلے کھڑا ہو کر اپنی بقیہ نماز ادا کرے تو کیا؟
ج۔ اگر امام کے قدر تشہد بیٹھنے سے پیشتر یہ قیام یا قراءت سے فارغ ہو جائے گا تو عذر اور بلا عذر نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر قدر تشہد بیٹھنے کے بعد بلا عذر سلام سے پہلے کھڑا ہو گیا تو نماز ہو جائے گی مگر مکروہ تحریمی ہوگی۔ ہاں اگر عذر کے ساتھ قعدہ کے بعد قبل از سلام کھڑا ہو گیا تو جائز ہے۔ ۴۷

س۔ وہ عذر کیا کیا ہیں کہ جن کے سبب سے مسبوق مقتدی کو امام کے سلام سے پہلے کھڑا ہونا اور اپنی بقیہ نماز کو ادا کرنا جائز ہے بشرطیکہ قدر تشہد امام کے ساتھ بیٹھ گیا ہو؟
ج۔ وہ یہ ہیں۔ ۱۔ خوف بے وضو ہو جانے کا۔ ۲۔ خوف وقت ہٹنے کے جانے کا۔

۴۶ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۹۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۴۷ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۹۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

۳۔ وقت پورا ہو جانے مدتِ مسح کا ۴۔ آدمیوں کے اس کے سامنے سے گزرنے کا

خوف۔ ۴۸

س۔ اگر مسبوق عذرات مذکورہ میں سے کسی عذر کے ساتھ بقدر تشہد بیٹھ کر اپنی بقیہ نماز کے لئے کھڑا ہو گیا اور پھر معلوم ہو گیا کہ امام نے سجدہ سہو کیا اب اس کو کیا کرنا چاہئے؟

ج۔ مسبوق نے جب تک اپنی نماز کا سجدہ نہیں کیا ہے عود کر کے امام کے ساتھ سجدہ سہو میں شریک ہو جائے اور اگر سجدہ سے اپنی رکعت کو مقید کر لیا ہے تو اپنی نماز کے اخیر میں سجدہ سہو اپنے امام کا ادا کرے اور یہ حکم نماز کے اخیر میں سجدہ سہو کرنے کا استحسانا دیا گیا ہے۔ ۴۹

س۔ اگر امام کے ذمہ سجدہ صلی اور سجدہ تلاوت ہو اور مسبوق کو کھڑا ہونے کے بعد معلوم ہو تو کیا کرے؟

ج۔ اب اس وقت بھی جب تک اپنی رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہے عود کر کے امام کی متابعت کرے یعنی امام کے ساتھ سجدہ صلی ☆ اور سجدہ تلاوت معہ سجدہ سہو کے ادا

بقیہ صفحہ گزشتہ) ☆ مطلق وقت کے جاتے رہنے کا خوف معذور کے حق میں عذر ہے کہ اس کے واسطے وقت کا جانا ناقض وضو ہے اور غیر معذور کے حق میں صرف وقت فجر اور جمعہ اور عیدین جانے کا خوف ہے نہ مطلق وقت کے جانے کا خوف (در مختار، جلد دوم، ص ۳۴۹، مکتبہ امدادیہ ملتان

۴۸۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۹۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ در مختار، جلد دوم، ص ۳۴۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۴۹۔ تنویر الابصار، در مختار، جلد دوم، ص ۳۴۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ (بقیہ صفحہ آئندہ پر

کرے۔ پھر اپنی نماز پڑھے اور اگر عود نہ کرے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر رکعت کو سجدہ سے مقید کر لیا ہے تو خواہ عود کرے یا نہ کرے دونوں صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی۔ ۵۰

س۔ اگر مسبوق نے امام کے ساتھ یا امام سے پہلے سہو اسلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

ج۔ اس صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی۔ ۵۱

س۔ اگر مسبوق کا امام پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہوا اور مسبوق نے اس کا اتباع کیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر امام اخیر قعدہ کر کے کھڑا ہوا ہے تب تو مسبوق کی نماز فاسد ہو جائے گی اس لئے کہ مسبوق نے علیحدہ ہو جانے کے موقع میں اقتداء کیا اور اگر امام نے قعدہ اخیر نہیں کیا تو نماز مسبوق کی اس وقت تک فاسد نہ ہوگی جب تک امام سجدہ پانچویں رکعت کا نہ کرے بعد پانچویں رکعت کے سجدہ کے مسبوق اور کل مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ ۵۲

☆ سجدہ صلی نماز کے سجدہ کو کہتے ہیں جو نمازوں کے اندر ہوتا ہے۔

۵۰۔ ۱۔ درمختار، جلد دوم، ص ۳۳۹، ۳۵۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۹۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۵۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۹۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۵۲۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۹۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ درمختار، جلد دوم، ص ۳۵۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ مسبوق کو بعد سلام امام کے کس وقت اپنی بقیہ نماز پڑھنے کے لئے اٹھنا چاہئے؟
ج۔ جب امام دونوں طرف سلام پھیر دے اور یہ معلوم ہو جائے کہ اب امام کے ذمہ کوئی سجدہ نہیں۔ ۵۳۔

س۔ مسبوق بعد تشہد پڑھنے کے امام کے سلام پھیرنے تک کیا کرے؟
ج۔ مسبوق کو لازم ہے کہ امام کے قعدہ اخیر میں اس طرح تشہد پڑھے کہ امام کے سلام کے قریب فارغ ہو اور اگر امام سے پہلے تشہد پڑھ لے تو صرف اَشْهَدَانُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی تکرار کیا کرے۔ ۵۴۔

س۔ مسبوق دوسری رکعت میں اس وقت شریک ہو واجب کہ امام جہر سے قراءت پڑھ رہا ہے تو اب اس کو ثناء یعنی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ پڑھنا چاہئے یا نہیں؟
ج۔ نہیں اس لئے کہ قرآن کا سننا واجب ہے اور ثناء کا پڑھنا سنت ہے تو واجب کے مقابلے میں اس کو ترک کرے اسی طرح وہ شخص بھی کہ جواول میں بروقت پڑھنے قراءت کے شریک ہوا ہو ترک کرے۔ ۵۵۔

س۔ یہ حکم تو جہری نماز کا ہوا اور اگر سری نماز میں مسبوق دوسری رکعت میں شریک ہو تو بھی ثناء پڑھے یا نہیں؟

ج۔ بہتر یہ ہے کہ اس وقت بھی پڑھے جبکہ شریک ہو اور جب اپنی رکعت پڑھے اس وقت بھی پڑھے۔ ۵۶۔

س۔ مسبوق اگر امام کو رکوع یا سجدہ میں یا قعدہ میں پائے تو بھی ثناء پڑھے یا نہیں؟
ج۔ اگر اس کو غالب ظن ہو کہ میں ثناء پڑھ کر رکوع یا سجدہ میں ضرور مل جاؤں گا تب تو

پڑھ کر شریک ہو جائے اور اگر مسبوق نے قعدہ میں امام کو پایا تو بھی قعدہ میں بغیر ثناء پڑھے مل جائے۔ ۵۷

س۔ اگر امام کو نماز میں حدت ہو جائے تو کیا کیا جائے؟

ج۔ فوراً ہٹ کر اسی رکن میں اپنا خلیفہ مقرر کرے اور ہٹنے کی صورت یہ ہے کہ جھکا ہوا ناک پر ہاتھ رکھے ہوئے اپنی جگہ سے علیحدہ ہوتا کہ لوگوں کو معلوم ہو کہ امام کی تکمیل پھوٹی ہے۔ ۵۸

س۔ خلیفہ کو اگر یہ معلوم نہیں ہوا کہ امام کس رکن کو چھوڑ کر چلا ہے اور مجھ کو اس کی جگہ کون سا رکن ادا کرنا چاہئے تو امام اپنے خلیفہ کو کس طرح اس وقت ہدایت کرے؟

ج۔ امام پہلی صف میں سے ایسے شخص کو جو ابتداء سے صلاحیت امام ہونے کی رکھتا ہو اور مسائل خلیفہ ہونے کے جانتا ہو طلب کر کے ہر ایک مقام کی علیحدہ علیحدہ ہدایت کرے مثلاً اگر قراءت چھوڑی ہے تو منہ پر ہاتھ رکھ دے اور اگر ایک رکعت رہی ہے تو ایک انگلی اٹھائے اور دو رکعت رہی ہیں تو دو اور اگر تین رکعت رہی ہیں تو تین انگلیاں اٹھائے اور اگر رکوع رہا ہے تو گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دے اور اگر سجدہ رہا ہے تو پیشانی پر اور سجدہ تلاوت چھوٹا ہے تو پیشانی پر اور زبان پر انگلی رکھ دے اور اگر سجدہ سہو باقی ہے تو دل پر ہاتھ رکھ دے اور جب خلیفہ کو حال معلوم ہو تو پھر ان اشاروں کے ساتھ ہدایت کی کوئی ضرورت نہیں۔ ۵۹

۵۷ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۹۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۵۸ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۹۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۵۹ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۹۶، درمختار، روالپنڈی، جلد دوم، ۳۵۳، مکتبہ امدادیہ ملتان

س۔ کیا خلیفہ کے پیچھے امام پھر اپنی اسی نماز کو پڑھ سکتا ہے؟

ج۔ ہاں بعد فراغ کے پڑھ سکتا ہے اس کو بناء کہتے ہیں۔ ۶۰

س۔ کیا بناء منفرد اور مقتدی کو بھی درست ہے؟

ج۔ ہاں مگر منفرد کو افضل بناء سے از سر نو نماز پڑھنا ہے اور امام کو اور مقتدی کو افضل ☆

بناء ہے اس لئے کہ اگر مقتدی بناء نہ کرے گا تو جماعت کے ثواب سے محروم ہو جائے

گا۔ ۶۱

س۔ کیا بناء کرنے کیلئے کچھ شرطیں ہیں؟

ج۔ ہاں وہ شرطیں یہ ہیں۔ ۱۔ ایسا حدث ہو کہ جو موجب وضو ہو اور اس میں اس کا

اختیار بھی نہ ہو۔ ۲۔ نمازی کے بدن سے حدث کا ہونا اگر خارج سے بدن پر مانع صلوٰۃ

نجاست آگے تو بناء درست نہیں۔ ۳۔ حدث کثیر الوقوع ہو، نادر الوقوع نہ ہونا جیسے کہ

یہ حدث نادر الوقوع ہے اس پر بناء درست نہیں۔ ۴۔ نمازی کا حدث کی حالت میں کسی

رکن کا ادا نہ کرنا ہے یا بہ قدر ادائے رکن نماز میں ٹھہرنا یہاں تک کہ اگر سجدہ میں حدث

ہو اور بہ قصد ادا سراٹھالیا ہے تو نماز فاسد ہوگی۔ ۵۔ چلنے کی حالت میں کوئی رکن ادا نہ

کرے مثلاً جب وضو کو گیا پھر لوٹنے کے وقت قراءت پڑھتا ہوا آیا تو بناء درست نہیں

۶۔ کوئی کام نماز کے مخالف نہ کرے مثلاً کھانا کھالے گایا کوئی اور حرکت مانع صلوٰۃ

۶۰۔ تنویر الابصار، در مختار، جلد دوم، ص ۳۵۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

☆ امام اور مقتدی کو بنا اسی وقت افضل ہے جب کہ اس جماعت کے سوا دوسری جماعت نہ مل سکے اگر دوسری جماعت مل سکے تو ان کیلئے بھی استیناف یعنی نئے سرے سے پڑھنا افضل ہے۔

۶۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۹۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

کر بیٹھے گا تو نماز ٹوٹ جائے گی اور بناء صحیح نہ ہوگی۔ ۷۔ بلا ضرورت نہ چلے مثلاً وضو کیلئے پاس پانی کے ہوتے ہوئے دور چلا جائے اس صورت میں بھی بناء نہ ہوگی ۸۔ بلا عذر دیر نہ لگائے۔ ۹۔ کوئی حدت پہلا ① ظاہر نہ ہو جائے اگر اس وقت کوئی اور حدت پہلا ظاہر ہو گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی اسی طرح نماز فاسد کا یاد آنا ہے صاحب ترتیب کو۔ ۱۰۔ امام اور مقتدی کے درمیان آڑ ② نہ ہو۔ ۱۲۔

س۔ اگر کسی امام کی امامت سے قوم ناخوش ہو تو اس امام کو بہ حالت ناخوشی قوم امامت کرانا کیسا؟

ج۔ اگر قوم کی ناخوشی امر شرعی کے سبب ہے تو امامت مکروہ تحریمی ہے اور اگر کسی امر دنیاوی کی وجہ سے ہو تو معتبر نہیں۔ ۱۳۔

س۔ اگر امام اور مقتدیوں کے درمیان کسی نماز کے رکن کے ادا ہونے اور نہ ہونے میں اختلاف ہو مثلاً قوم کہے کہ تین رکعت پڑھی گئی ہیں اور امام کہے کہ چار تو کس

① یعنی وضو کرنے گیا تھا کہ اثناء وضو میں موزہ کی مدت مسح ختم ہو گئی یا صاحب عذر تھا اور وضو کرتے ہوئے وقت نکل گیا تو ان صورتوں میں حدت سابق ظاہر ہونے کی وجہ سے بنا نہیں کر سکتا از سر نو پڑھے۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۹۵، نورانی کتب خانہ پشاور)

② یعنی وضو کرنے کے بعد یہ مقتدی اسی مقام سے اقتداء کرے بشرطیکہ امام اور اس کے درمیان کوئی آڑ نہ ہو جو جواز اقتداء کے لیے مانع ہو، ورنہ امام کے پاس آ کر اقتداء کرے اور مقتدی کے وضو کرنے تک امام فارغ ہو گیا تو اسی مقام پر پڑھے عود نہ کرے۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۹۵، نورانی کتب خانہ پشاور)

۱۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۹۳، ۹۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۳۔ تنویر الابصار، در مختار، جلد دوم، ص ۲۹۷، ۲۹۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

کا قول معتبر ہے؟

ج۔ اگر امام کو چار رکعت ہونے کا یقین ہے تو امام ہی کا قول معتبر ہے قوم کے کہنے سے نماز کا اعادہ نہ ہوگا اور اگر امام کو شک ہو تو پھر مقتدیوں کا قول معتبر ہوگا اور وہ نماز پھر سے پڑھی جائے گی۔ ۶۴۔

س۔ اگر مقتدیوں میں باہم اختلاف ہو بعض کہیں تین رکعت پڑھی ہیں اور بعض چار تو اب کیا کیا جائے؟

ج۔ اس صورت میں جس فریق کے ساتھ امام ہوگا اسی کا قول معتبر ہے خواہ ایک ہی آدمی امام کے ساتھ ہو۔ ۶۵۔

س۔ اگر ایک شخص کو مقتدیوں میں سے یقین ہے کہ تین رکعت ہوئی ہیں اور ایک کو یقین ہے کہ چار رکعت اور امام اور باقی مقتدیوں کو شک ہے تو اب کیا کیا جائے؟

ج۔ کچھ بھی نہ کیا جائے اسی نماز پر رہیں جو پڑھ لی گئی ہے البتہ اس مقتدی پر جس کو تین رکعت ہونے کا یقین ہے لازم ہے کہ اپنی نماز کا اعادہ کرے۔ ۶۶۔

س۔ ایک مقتدی کو یقین ہے کہ امام نے تین رکعت پڑھی ہیں اور باقی قوم اور امام کو شک ہے تو کیا کیا جائے؟

ج۔ اس صورت میں ایک مقتدی کے یقین پر اور اس کی مخالفت پیدا نہ ہونے پر احتیاطاً نماز کا اعادہ کریں۔ ۶۷۔

س۔ ایک شخص کو ایک رکعت امام کے ساتھ ملی آیا یہ شخص جماعت سے پڑھنے والا ہوا یا نہیں؟

ج۔ یہ شخص بالاتفاق جماعت سے نماز پڑھنے والا نہیں ہے۔ جماعت سے ثواب پانے والا ہے خواہ دو رکعت والے فرض میں سے ایک رکعت ملی ہو یا تین یا چار رکعت والے فرض میں سے ہاں اگر ایک شخص نے تین رکعت جماعت سے پڑھیں اور ایک رکعت اس کی فوت ہوئی تو یہ شخص بالاتفاق جماعت سے پڑھنے والا ہے۔ ۶۸۔

س۔ جماعت میں رکعت پانے والا کب تک ہو سکتا ہے؟

ج۔ جب تک امام رکوع سے سر نہ اٹھائے۔ اگر مقتدی کے جھکنے سے پہلے امام نے سر اٹھالیا تو رکعت کا پانے والا نہ ہوگا۔ ۶۹۔

س۔ ایک شخص فرض نماز علیحدہ ادا کر رہا تھا اتنے میں جماعت اسی فرض کی کھڑی ہو گئی اب اس کو کیا کرنا چاہئے؟

ج۔ اگر یہ فرض فجر اور مغرب کے ہیں تو ان کو توڑ کر جماعت سے نماز پڑھے بشرطیکہ دوسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو اور اگر دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا ہو تو پھر ان فرضوں کو نہ توڑے انھیں کو پورا کرے۔ ۷۰۔

س۔ اگر ایسا اتفاق ظہر اور عصر اور عشاء کے فرضوں میں واقع ہو تو کیا کرے؟

ج۔ ان فرضوں میں اول رکعت کے سجدہ سے پہلے ان کو قطع کر کے شریک جماعت ہو جائے اور اگر دوسری رکعت میں ہے تو اس رکعت کو نہ توڑے۔ قعدہ کر کے سلام پھیر دے اور شریک جماعت ہو جائے تاکہ یہ دو رکعت نفل ہو جائیں اور فرض جماعت کے ساتھ ہو جائیں اور اگر ظہر وغیرہ کے فرض نماز کی تیسری رکعت میں تھا کہ جماعت

کھڑی ہوگئی تو تیسری رکعت کے سجدہ سے پہلے تین رکعتوں کو توڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے اور اگر سجدہ تیسری رکعت کا بھی کر لیا ہے تو اب نماز اپنی کونہ توڑے۔ چاروں رکعت پوری کرے پھر اس کو اختیار کرے چاہے ظہر اور عشاء میں جماعت سے پڑھے چاہے نہ پڑھے اگر جماعت سے نماز پڑھے گا تو نفل کا ثواب ملے گا کیونکہ فرض اس کے پہلے ہو چکے اور عصر اور مغرب اور فجر میں بصورت پڑھ لینے اپنی علیحدہ نماز فرض کے پھر جماعت سے نہ پڑھے گا اس لئے کہ فجر اور عصر کی نماز کے بعد کوئی نفل نہیں اور نماز مغرب کے بعد اگرچہ نفل کا وقت ہے مگر شرکت جماعت سے تین رکعت نفل ہوں گی اور تین رکعت کے نفل درست نہیں اس لئے مغرب میں بعد ادا نیگی فرض شریک جماعت نہیں ہو سکتا۔ اے

س۔ اگر کوئی سنتیں پڑھ رہا ہو اور جماعت کھڑی ہو جائے تو کیا حکم ہے؟
ج۔ سنتوں میں سے اگر ایسا اتفاق فجر کی سنت پڑھنے کی حالت میں ہو تو جب تک قعدہ اخیر جماعت کے ملنے کی امید ہو اس وقت تک اس سنت کو قطع نہ کرے اور فجر کی سنت کے سوا اور سنتیں ہیں تو اب دیکھنا چاہئے کہ پہلی رکعتوں کے پڑھنے کی حالت میں جماعت کھڑی ہوئی ہے تو دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر دو پچھلی رکعتوں میں جماعت کھڑی ہوئی ہے تو خواہ تیسری رکعت ہو یا چوتھی چاروں رکعت پوری کرے سلام پھیر دے۔ پھر شریک جماعت ہو۔ ۲۔

س۔ چار رکعت والی سنت کو جس کو اول شفعہ میں قطع کیا تھی اب بعد جماعت فرض کے

۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۱۹، ۱۲۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۲۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔

دور رکعت قضا کرے یا چار؟

ج۔ چار رکعت قضا کرے دور رکعت جن کو قطع کر کے شریک جماعت ہوا تھا علیحدہ نفل ہو جائیں گے سنت ہونے کا حکم چار رکعت کے ساتھ ہی ہے۔ ۳۔

س۔ ایک شخص مسجد میں ایسے وقت داخل ہوا جبکہ جماعت فرض کی ہو رہی تھی اور سنتیں اس کے ذمہ ہیں تو اب یہ شخص سنتوں کو کس طرح ادا کرے؟

ج۔ اگر اس شخص کے ذمہ فجر کی سنت ہے تو پہلے اس سنت کو ادا کرے بشرطیکہ اس کو جماعت کے قعدہ اخیرہ میں مل جانے کی امید ہو اور اگر یہ امید نہ ہو تو مجبوراً پھر ترک کر کے شریک جماعت ہو یہ حکم مخصوص فجر کی سنت کے ساتھ اور اگر ظہر اور جمعہ کی سنت اس کے ذمہ ہے تو ان سنتوں کو ایسے وقت جبکہ جماعت ہو رہی ہو شروع نہ کرے اسی طرح جمعہ کے خطبہ کے وقت بھی سنت جمعہ نہ پڑھے بلکہ ان سنتوں کو بعد فرضوں کے پڑھے سوائے فجر کی سنتوں کے۔ ۴۔

س۔ بعد فرضوں کے پچھلی سنتوں سے پہلے پڑھے یا پیچھے؟

ج۔ پیچھے۔ مگر فجر کی سنت قضا ہونے کے بعد نہیں پڑھی جاتی ہے۔ ۵۔

۳۔ درمختار، جلد دوم، ص ۵۰۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ (چونکہ دور رکعتوں پر سلام پھیرنے

سے وہ دور رکعتیں نفل ہو جائیں گی، لہذا بعد میں چاروں رکعتیں پڑھنا ضروری ہیں تاکہ چار رکعت سنت مؤکدہ ادا ہو جائیں۔ مزید تحقیق کے لیے فتاویٰ رضویہ، جلد آٹھ، ص ۱۳۶ تا ۱۳۹، رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔

۴۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۲۱، نورانی کتب خانہ۔ درمختار، جلد دوم، ص ۵۱۰ تا ۵۱۳

۵۔ رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۱۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ اس کی وجہ کیا ہے کہ سنت ظہر اور جمعہ تو بعد جماعت کے قضا کرے اور فجر کی سنت قضا نہ کرے؟

ج۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ سنت ظہر اور جمعہ کی ادائیگی کا وقت بعد جماعت موجود ہے اور فجر کی سنت کا وقت بعد جماعت کے بالاتفاق نہیں رہتا طلوع آفتاب۔ ہاں اگر بعد طلوع آفتاب کے یہ سنت قضا پڑھے تو اس کو منع نہ کیا جائے کہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بعد طلوع آفتاب پڑھنا بہتر ہے۔ ۷۶

س۔ عصر اور عشاء کی سنتوں کا حال معلوم نہ ہوا کہ ان کو بھی قضا ہونے پر پڑھے یا نہیں؟

ج۔ ان سنتوں کی قضا نہیں اس لئے کہ یہ سنتیں موکدہ نہیں ہیں ظہر اور جمعہ کی مؤکدہ سنتیں بھی وقت کے اندر قضا ہو سکتی ہیں بعد وقت کے انکی بھی قضا نہیں۔ ۷۷

۷۶ رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۱۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۷۷ در مختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۱۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

باب ☆ وتر اور سنت مؤکدہ ۱ اور غیر مؤکدہ ۲

س۔ وتر واجب ہے یا سنت اور اس کی کتنی رکعت ہیں؟

ج۔ واجب ہے اور یہ تین رکعت ہیں ایک سلام کے ساتھ اور یہ تین رکعتیں الحمد و سورۃ کے ساتھ ادا کی جائیں گی۔ ۱

س۔ وتر میں قنوت پڑھنا واجب ہے اسے کس وقت پڑھے؟

ج۔ تیسری رکعت میں جب قراءت سے فارغ ہو جائے۔ ۲

س۔ اگر وتر سہواً قضا ہو جائے تو قضا کرے یا نہیں؟

ج۔ اس کی قضا واجب ہے۔ ۳

س۔ دعا قنوت بتلا دیجئے جو وتر میں پڑھی جاتی ہے۔

ج۔ دعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغِيْثُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَ

۱۔ وہ جس کو حضور اقدس ﷺ نے ہمیشہ کیا ہو، البتہ بیان جواز کے واسطے کبھی ترک بھی فرمایا ہو یا وہ جس کے کرنے کی تاکید فرمائی ہو مگر جانب ترک بالکل مسدود نہ فرمادی ہو (یعنی بالکل بند نہ کر دی ہو) اس کا ترک اساءت اور کرنا ثواب اور نادر اترک پر عتاب اور اس کی عادت پر استحقاق عذاب۔ (بہار شریعت، تخریج شدہ، حصہ دوم، ص ۵، مکتبہ المدینہ کراچی)

۲۔ وہ کہ نظر شرع میں ایسی مطلوب ہو کہ اس کے ترک کو ناپسند رکھے مگر نہ اس حد تک کہ اس پر وعید عذاب فرمائے، عام ازیں کہ اس پر حضور ﷺ نے مداومت فرمائی یا نہیں (یعنی یہ ضروری نہیں کہ حضور نے اسے ہمیشہ کیا یا نہیں)، اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا اگرچہ عادتاً ہو موجب عتاب نہیں (بہار شریعت، تخریج شدہ، حصہ دوم، ص ۵، مکتبہ المدینہ کراچی)

۳۔ تنویر الابصار، درمختار، جلد دوم، ص ۴۳۸ تا ۴۴۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۴۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۱۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔

تَقْبَلُ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَتَشْكُرُكَ وَلَا تَكْفُرُكَ وَتَغْلَمُ وَتَعْرِكَ مَنْ يَفْجُرُكَ اللَّهُمَّ
إِلَيْكَ نَعْبُدُوكَ نُصَلِّيُ وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ وَ
نَخْشَى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَفَّارِ مُلْحِقٌ ○ اور اگر کسی کو یہ دعا یاد نہ ہو قنوت
میں بجائے اس کے یہ دعا پڑھے رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ
وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ اور اگر اس کو بھی یاد نہ کر سکے تو تین مرتبہ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا پڑھے

۱۔۶

س۔ مسبوق کس وقت قنوت پڑھے؟

ج۔ امام کے ساتھ قنوت پڑھے اپنی باقی نماز میں نہ پڑھے۔ ۱۔۷

س۔ یہ حکم تو اس مسبوق کا ہے جس کو قنوت امام کے ساتھ ملے اگر ایسا مسبوق ہے جس
کو نہ ملے مثلاً وتر کی تیسری رکعت میں بہ حالت رکوع امام کے ساتھ ملا تو اب کس وقت
پڑھے؟

ج۔ یہ شخص قنوت کسی وقت بھی نہ پڑھے کیونکہ رکوع کی حالت میں شریک ہونے سے
جب پوری رکعت کا پانے والا ہو چکا تو قنوت کا پانے والا بھی ہو گیا اب دوبارہ ادا
کرتے وقت قنوت کی ضرورت نہیں۔ ۱۔۸

س۔ اگر حنفی نے وتر شافعی کے پیچھے پڑھے اور امام نے اپنے مذہب کے موافق قومہ
میں قنوت پڑھی تو حنفی مقتدی کو کیا کرنا چاہئے؟

۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۱۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ نور الایضاح (مترجم)، ص ۱۶۲، مکتبہ قادریہ لاہور۔

۳۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۱۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔

ج۔ اس کو بھی قومہ میں ہی بوجہ متابعت امام قنوت پڑھنی چاہئے بشرطیکہ امام نے وتر کی تین رکعت ایک سلام سے پڑھی ہوں۔ ۹۔

س۔ اگر شافعی امام نے فجر کی نماز میں قنوت پڑھی تو حنفی مقتدی کو کیا کرنا چاہئے؟
ج۔ اس وقت حنفی مقتدی کو قنوت نہیں پڑھنا چاہئے ہاتھوں کو چھوڑے خاموش کھڑا رہے۔ ۱۰۔

س۔ وتر میں کون سی سورۃ کا پڑھنا مستحب ہے؟

ج۔ پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰی اور دوسری میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللَّهُ کا پڑھنا مستحب ہے ورنہ جو یاد ہو پڑھے۔ ۱۱۔
س۔ اگر کسی کو دو رکعت وتر میں یقین ہوا کہ تیسری رکعت ہے اور اس نے قنوت پڑھ لی اور پھر معلوم ہوا کہ وہ رکعت دوسری تھی تو اب پھر تیسری رکعت میں دوبارہ قنوت پڑھے یا نہیں؟ (جسے دانتوں کی تکلیف یا ڈر ہو وہ سورۃ نصر لہجہ بلور اخلاص ترتیب سے پڑھے)
ج۔ بے شک دوبارہ پڑھے بلکہ اگر کسی کو ہر ایک رکعت میں وتر کی شک ہو کہ یہ تیسری ہے تو بھی سب میں قنوت پڑھے۔ ۱۲۔

س۔ مؤکدہ سنتیں کون سی ہیں؟

ج۔ فجر کی دو سنت۔ ظہر اور جمعہ کے فرضوں سے پہلے چار سنت اور پھر بعد فرض ظہر کے

۹۔ ۱۰۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۱۱، بلورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ درمختار، جلد دوم، ص ۴۳۵، ۴۳۶، مکتبہ اداویہ ملتان۔

۱۱۔ رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۳۱، مکتبہ اداویہ ملتان۔

۱۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۱۱، بلورانی کتب خانہ پشاور۔

دوست۔ اسی طرح بعد فرض جمعہ کے چار سنت۔ مغرب کے فرض کے بعد دوست۔ اور عشاء کے فرض کے بعد دوست۔ اور بیس رکعت تراویح کی رمضان میں۔ یہ سب سنت مؤکدہ ہیں اگر کوئی ان کو بلا عذر ترک کرے گا تو گنہگار ہوگا اور ان میں فجر کی سنت سب سے زیادہ مؤکدہ ۱۳ ہیں چنانچہ بعض فقہاء کے نزدیک وجوب کی حد کو پہنچی ہوئی ہیں۔ اس کے بعد مغرب کی سنت کا مرتبہ ہے پھر ظہر اور جمعہ کی وہ سنت کہ جو فرضوں کے بعد کی ہیں۔ پھر عشاء کی وہ سنت جو فرض کے بعد کی ہیں۔ اس کے بعد ظہر اور جمعہ کی ان سنتوں کا مرتبہ ہے کہ جو فرضوں سے پہلے ہیں۔ ۱۴

س۔ ان سنتوں میں کوئی سنت ایسی بھی ہے کہ جس میں کسی سورہ مخصوصہ کا پڑھنا سنت ہے؟

ج۔ ہاں ہے اور وہ فجر کی سنت ہے کہ اس میں پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھنا سنت ہے۔ ۱۵

۱۳۔ کیونکہ ان کی فضیلت و اہمیت میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں۔

۱۴۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۱۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ تنویر الابصار، درمختار، جلد دوم، ص ۴۵۱ تا ۴۵۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۵۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۱۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ ”عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ شَهْرًا وَكَانَ يَقْرَأُ فِي

الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ماہ تک نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ

فجر سے پہلے دو رکعتوں میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے تھے۔ ریاض

الصالحین، ص ۳۵۲، مکتبہ رحمانیہ لاہور۔

س۔ چار رکعت والی سنتوں کو اگر دو سلاموں سے پڑھے تو بھی سنتیں شمار ہوں گی یا نہیں؟
ج۔ ہرگز نہیں ان سنتوں کو ایک ہی سلام کے ساتھ پڑھے جب ہی سنتیں شمار ہوں گی۔ ۱۶

س۔ غیر مؤکدہ سنتیں جن کو نفل کہتے ہیں وہ کونسی ہیں؟

ج۔ عصر سے پہلے چار رکعت عشاء کے فرض سے پہلے چار رکعت دو رکعت سنت مؤکدہ عشاء کے بعد چار رکعت ایک سلام سے مغرب کے فرض کے بعد چھ رکعتیں جمعہ کی پچھلی مؤکدہ چار سنتوں کے بعد دو رکعت یہ سب مستحب ہیں۔ ۱۷

س۔ عصر کے پہلے اور عشاء کے پچھلے نفلوں کو بجائے چار رکعت کے دو رکعت پڑھ لے تو کیسا؟

ج۔ درست ہے مگر افضل چار ہی ہیں۔ ۱۸

س۔ جو سنتیں کہ فرضوں سے پہلے ہیں اگر ان کو پڑھ کر کسی ایسے کام میں مشغول ہو جائے کہ جو خلاف نماز ہے جیسے کھانا اور پینا اور دنیاوی کام بلا ضرورت کرنا تو کیا ان سنتوں میں کچھ نقصان آ جاتا ہے؟

ج۔ ہاں نقصان آ جاتا ہے بعض فقہاء کے نزدیک سنت ہی باطل ہو جاتی ہیں اور بعض کے نزدیک ثواب جاتا رہتا ہے اس کا بہت خیال رکھنا چاہیے اکثر لوگ اس میں مبتلا ہیں۔ ۱۹

۱۶۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۱۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ درمختار، جلد دوم، ص ۳۵۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۷۔ ۱۸۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۱۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ درمختار، جلد دوم، ص ۳۵۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۹۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد دوم، ص ۱۱۳۔ ۲۔ تحویر الابصار، جلد دوم، ص ۳۶۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ کیا مذکورہ نفلوں کے سوا بھی نوافل ہیں اگر ہیں تو کون سے ہیں؟
 ج۔ ہاں علاوہ ان کے بہت سے نوافل ہیں اور وہ یہ ہیں۔ وتر کے بعد نفل، تحیۃ الوضو،
 تحیۃ المسجد، اشراق، چاشت، تہجد، سفر کے جاتے وقت، سفر سے واپسی کے وقت، صلوٰۃ
 التسبیح، نماز استخارہ، نماز حاجت، نماز حفظ الایمان، نماز آسانی حفظہ قبر، نماز آسانی
 سوال منکر نکیر نماز ہر مہینے کی، نماز ہر ہفتہ کی وغیرہ وغیرہ۔ ۲۰

س۔ بعد وتر کتنے نفل پڑھے اور ان میں کون سی سورتوں کا پڑھنا افضل ہے؟
 ج۔ دو رکعت ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس کو رات کا اٹھنا گراں ہو اس سے
 کہو کہ دو رکعت نفل بعد وتر کے پڑھے اگر رات کو اٹھ کر نفل پڑھے تو فہما ورنہ دو رکعت
 نفل بعد وتر اس کو تہجد سے کافی ہوں گی۔

س۔ اس میں کسی خاص صورت کا پڑھنا مستحب ہے؟
 ج۔ ہاں مستحب ہے پہلی رکعت میں اِذَا زُلْزِلَتْ اِلْاَرْضُ زِلْزَالَہَا کا پڑھنا اور دوسری

۲۰۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد دوم، ص ۱۱۲، ۱۱۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ تنویر الابصار، در مختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۳۶۴ تا ۳۷۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۱۔ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذَا السَّهْرَ جُهْدٌ وَتَعَلُّ فَاذَا
 أَوْتَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْكُعْ رُكْعَتَيْنِ فَإِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَلَا كَاتِلًا لَهُ تَرْجَمَهُ: حضرت ثوبان رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بیداری ایک
 مشقت اور بوجھ ہے۔ لہذا جب تم میں سے کوئی وتر پڑھے تو اسے چاہیے کہ وہ دو رکعتیں پڑھ لے،
 پھر اگر وہ رات کو قیام بھی کر لے (تو بہت اچھا) ورنہ وہ دونوں (یعنی دو رکعتیں) اس کے لئے
 (رات کے قیام سے کافی) ہوں گی۔ مشکوٰۃ المصابیح، ص ۱۱۳، قدیمی کتب خانہ کراچی۔

رکعت میں سورہ کافروُن کا پڑھنا۔ ۲۲

س۔ تحیۃ الوضوء ۲۳ کی کتنی رکعت ہیں؟ ان میں کسی خاص صورت کا پڑھنا مستحب ہے؟
ج۔ دو رکعت ہیں۔ اول رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری میں سورہ اخلاص اسی طرح بعد غسل کے بھی دو رکعت کا پڑھنا مستحب ہے اور تحیۃ الوضوء کے پڑھنے کا ثواب

۲۲ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْوُتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيهِمَا "إِذَا زُلْزِلَتْ" وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ" ترجمہ: ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں (یعنی دو رکعتوں کو) وتروں کے بعد پڑھتے تھے جبکہ آپ بیٹھے ہوتے تھے، آپ ﷺ ان میں "إِذَا زُلْزِلَتْ" اور "قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ" پڑھتے تھے۔ مشکوٰۃ المصابیح، ص ۱۱۳، قدیمی کتب خانہ کراچی۔

۲۳ تحیۃ الوضوء کی بڑی فضیلت ہے جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے واضح ہوتی ہے۔ "عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِبِلَالٍ: يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ دَكَّ نَعْلِكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ، قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي مِنْ أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طَهُورًا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطَّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ۔ ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال مجھے اپنے اس عمل کی خبر دو جس پر تمہیں زیادہ امید ہو وہ جو تم نے اسلام میں کیا۔ کہ بے شک میں نے تمہارے جوتے کی آواز اپنے آگے جنت میں سنی۔ تو حضرت بلال نے عرض کی کہ کوئی عمل جو میں نے کیا ایسا نہیں کہ میرے نزدیک زیادہ امید والا ہو، سوائے اس بات کہ میں کبھی پاکی نہیں کرتا رات یا دن میں کسی وقت، مگر میں اس پاکی کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں جو میرے لئے لکھ دی گئی ہے کہ میں پڑھوں (یعنی میں نے اپنے ذمے لازم کر لی ہے)۔ ریاض الصالحین، ص ۳۵۹، مکتبہ رحمانیہ لاہور۔

اس وقت تک ہے جب تک اعضاء وضو کے پانی سے خشک نہ ہوں۔ ۲۴

س۔ تحیۃ المسجد کی کتنی رکعت ہیں ان میں کوئی خاص سورت پڑھنا مستحب ہے؟

ج۔ اس کی دو رکعت ہیں اور اس میں کسی خاص سورۃ کا پڑھنا مستحب نہیں جو چاہے وہ پڑھے افضل یہ ہے کہ ان رکعتوں کو مسجد میں جاتے ہی بیٹھنے سے پہلے پڑھ لے اور اگر

بھول وغیرہ سے بیٹھنے کے بعد بھی پڑھ لے تو درست ۲۵ ہے۔ ۲۶

س۔ اشراق کی کتنی رکعت ہیں اور کیا کوئی خاص سورۃ ان میں پڑھنا افضل ہے؟

ج۔ اشراق کی دو رکعت بھی ہیں اور چار رکعت بھی۔ پہلی رکعت میں بعد فاتحہ کے آیت الکرسی تین بار، سورہ اخلاص سات بار اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ کے والشمس اور تیسری رکعت میں بعد فاتحہ کے والسماء والطارق اور چوتھی رکعت میں بعد فاتحہ کے آیت الکرسی ایک بار اور قل ھو اللہ تین بار پڑھنا افضل ہے اس کے ثواب کی انتہا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو معاف فرماتا ہے کہ اے بندے اب تو از سر نو عمل کر۔ ۲۷

س۔ اشراق کی نماز کا بھی ثواب بتلا دیجے؟

۲۴ درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۶۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۵ اگر کوئی تحیۃ المسجد نہ پڑھ سکے تو چار مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

وَاللَّهُ أَكْبَرُ پڑھے۔ (رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۶۰، مکتبہ امدادیہ ملتان)

۲۶ تنویر الابصار، درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۵۸ تا ۴۶۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۷ ۱۔ غنیۃ الطالبین، عربی، ص ۶۷۹-۲۔ غنیۃ الطالبین، مترجم، ص ۴۹۰، ۴۹۱، مدینہ پبلشنگ کمپنی

کراچی۔

ج۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی ادا کرے نماز فجر جماعت سے اور پھر بیٹھا رہے اور ذکر الہی میں مصروف رہے طلوع آفتاب تک پھر پڑھے دو رکعت تو اس کے لئے پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے اور تمام گناہ اس کے بخش دیے جاتے ہیں۔ اگرچہ برابر کف دریا کے ہوں۔ اور اگر چار پڑھے تو شام تک کفایت کرتا ہے اللہ پاک اس کو تمام آفتوں اور شرور اور تقصیروں سے۔ ۲۸

س۔ چاشت کی کتنی رکعت ہیں اور اس کا ثواب کیا ہے؟

ج۔ چاشت کی چار رکعت بھی ہیں اور بارہ رکعت بھی۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ

۲۸ ۱۔ غیۃ الطالبین، عربی، ص ۶۷۹-۲۔ غیۃ الطالبین، مترجم، ص ۴۹۰، ۴۹۱، مدینہ

پبلشنگ کمپنی کراچی۔ (امام حسن کا قول ہے کہ ”میں نے خود سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے: جو شخص فجر کی نماز مسجد میں پڑھ کر وہیں بیٹھا طلوع آفتاب تک اللہ کا ذکر کرتا رہے اور طلوع آفتاب کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کر کے دو رکعت نماز پڑھ لے تو ہر رکعت کے عوض اللہ تعالیٰ جنت کے اندر دس لاکھ قصر (محل) مرحمت فرمائے گا ہر قصر کے اندر دس لاکھ حوریں ہوں گی اور ہر حور کے دس لاکھ خادم ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں وہ اوابین میں سے ہوگا“ غیۃ الطالبین، مترجم، ص ۴۹۰، مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی۔ ۲۔ ”عَنْ مُعَلِّ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْرِ حَتَّى يُسَبِّحَ رُكْعَتِي الصُّبْرِ لَا يَقُولُ إِلَّا عَمْرًا غَيْرَ لَهُ عَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَابٍ“ ترجمہ: معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک نے فرمایا جو شخص صبح کی نماز سے فارغ ہو کر اپنے مصلیٰ پہ بیٹھا رہا، یہاں تک کہ اس نے دو رکعتیں اشراق کی پڑھیں اور اچھی بات ہی کہی تو اس کی خطائیں بخش دی گئیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر تھیں۔ مشکوٰۃ المصابیح، ص ۱۱۶، قدیمی کتب خانہ کراچی۔

جو کوئی بارہ رکعتیں ضحیٰ یعنی چاشت کی پڑھے گا اس کیلئے جنت میں سونے کا محل تیار ہوگا
۲۹ اور رفع افلاس کیلئے بھی یہ نماز مجربات میں سے ہے۔

س۔ تہجد کی کتنی رکعت ہیں؟

ج۔ کم تر رکعت تہجد کی دو ہیں اور اوسط چار اور زیادہ بارہ رکعت ہیں۔ ۳۰

س۔ تہجد میں کون کون سی سورتیں پڑھنا بہتر ہے؟

ج۔ سورہ بقرہ، سورہ آل عمران، سورہ نساء، سورہ مائدہ، سورہ جمعہ، سورہ یسین، سورہ اخلاص،
سورہ مزمل کا پڑھنا بہتر ہے سورہ اخلاص کے پڑھنے کا ایک خاص طریقہ جو مشائخ
عظام سے منقول ہے وہ یہ ہے کہ اول رکعت میں بارہ مرتبہ دوسری میں گیارہ مرتبہ اسی
طرح ہر ایک رکعت میں ایک ایک قل هو اللہ کم کرتا جائے اخیر میں ایک قل هو اللہ پڑھ
کر نماز ختم کر دے۔

س۔ سفر میں جاتے وقت کتنے رکعت پڑھے؟ اور اس کا ثواب کیا ہے؟

۲۹ ”عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الضُّحَى ثِنْتَيْ
عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ قَصْرًا مِّنْ فَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ“ ○ ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھے
اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا ایک محل بناتا ہے۔ مشکوٰۃ المصابیح، ص ۱۱۶، قدیمی کتب
خانہ کراچی۔

۳۰ فتاویٰ عالمگیری، جلد دوم، ص ۱۱۲، نورانی کتب خانہ پشاور (عالمگیری میں تہجد کی زیادہ سے
زیادہ آٹھ اور کم از کم دو رکعتیں بتائی گئی ہیں) رد المحتار میں اوسط چار لکھی ہیں، اور زیادہ کسی نے بھی
بارہ نہیں بتائیں، جلد دوم، ص ۴۶۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ البتہ بارہ رکعت کا ذکر کتاب
”مالا بدمنہ“، ص ۵۴، مکتبہ شرکت علمیہ، ملتان، میں ہے۔

۳۱ تفسیر عزیزی (اردو) جلد ۳ پارہ ۲۹ صفحہ ۳۶۵، نوریہ رضویہ پبلیکیشنز لاہور

ج۔ دور رکعت پڑھے پھر سفر کرے۔ حدیث شریف میں آیا ہے: کسی نے اپنے گھر والوں میں دور رکعتوں سے بہتر نائب نہیں چھوڑا جن کو وہ سفر کے ارادہ کے وقت اپنے گھر والوں میں پڑھتا ہے۔ ۳۲

س۔ سفر سے واپسی پر کتنی رکعت پڑھے؟

ج۔ دور رکعت پڑھے۔ آنحضرت ﷺ کا یہ دستور تھا کہ سفر سے دن میں چاشت کے وقت تشریف لاتے تھے نہ کہ رات میں۔ اور تشریف لاتے ہی مسجد میں قدم رنجہ فرما کر دور رکعتیں پڑھتے اور بیٹھ جاتے۔ ۳۳

س۔ صلوٰۃ تسبیح کی کتنی رکعت ہیں؟ اور یہ کس طرح پڑھی جاتی ہیں؟

ج۔ چار رکعت ہیں ایک سلام کے ساتھ۔ اور یہ نماز اس طرح پڑھی جاتی ہے کہ اول رکعت میں ثناء یعنی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ پڑھ کر پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہے ☆ پھر اعوذ اور بسم اللہ اور الحمد اور سورۃ پڑھ کر دس بار پھر اسی کلمہ کو پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں بھی دس بار اسی کلمہ کو پڑھے پھر قومہ میں دس بار سجدہ میں دس بار پھر جلسہ میں دس بار پھر دوسرے سجدہ میں بھی دس بار اسی طرح چار رکعتوں میں پچھتر پچھتر بار پڑھے کل تین سو کلمے ہو جائیں گے۔ ۳۴

۳۲ رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۶۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۳ رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۶۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

☆ اگر لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ○ اور پڑھے گا تو زیادہ ثواب ملے گا۔

(رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۷۱، مکتبہ امدادیہ ملتان)

۳۴ ۱۔ رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۷۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ مالکیری، جلد اول، ص ۱۱۳،

۱۱۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

س۔ کیا اس نماز میں بھی سورتیں معین ہیں اور اس کو کس وقت پڑھنا افضل ہے؟
 ج۔ ہاں ہیں پہلی رکعت میں اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ اور دوسری رکعت میں وَالْعَصْرِ تیسری
 میں قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْکٰفِرُوْنَ چوتھی میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اور ایک روایت کے موافق پہلی رکعت
 میں اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا دوسری میں وَالْعٰدِيٰتِ تِيسْرِي میں اِذَا جَآءَ
 نَصْرُ اللّٰهِ چوتھی میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے۔ اور اس نماز کا ظہر سے پہلے پڑھنا افضل
 ہے اور یوں جب چاہے پڑھے خواہ رات کو خواہ دن کو سوائے اوقات مکروہہ کے۔ ۳۵
 س۔ اگر اس نماز میں سہو ہو جائے تو سجدہ سہو میں بھی تسبیح پڑھے گا یا نہیں؟

ج۔ سجدہ سہو میں نہ پڑھے اس لئے کہ تین سو سے زیادہ تسبیح کا پڑھنا اس نماز میں نہیں۔
 س۔ اگر کوئی تسبیح کسی جگہ پڑھنا بھول گیا ہو تو اب کیا کرے؟

ج۔ دوسرے بڑے رکن میں پڑھ لے مثلاً رکوع میں بھول گیا تو قومہ میں نہ پڑھے
 بلکہ سجدہ میں جا کر بیس مرتبہ تسبیح پڑھے اسی طرح قیام میں بھول گیا تو رکوع میں پڑھ
 لے اول سجدہ میں بھول گیا تو دوسرے سجدہ میں پڑھ لے۔ ۳۶

س۔ رکوع اور سجدہ میں پہلے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی پڑھے
 یا اس تسبیح کو پڑھے؟

ج۔ پہلے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ رکوع میں پڑھے۔ اسی طرح سجدہ میں پہلے سُبْحَانَ

۳۵۔ ۱۔ رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۷۱، ۴۷۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول،

ص ۱۱۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔ (اذا زلزلت والی روایت نہیں ملی)

۳۶۔ رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۷۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۷۔ رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۷۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

رَبِّیَ الْأَعْلٰی پڑھ کر اس کو پڑھنا چاہئے۔ ۳۸

س۔ کیا اس نماز میں التحیات سے پیچھے سلام کے پہلے اور کچھ بھی دعا پڑھی جاتی ہے؟

ج۔ ہاں پڑھی جاتی ہے اور وہ دعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ ۳۹ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَوْفِیْقَ اَهْلِ الْهُدٰی وَاَعْمَالَ اَهْلِ الْیَقِیْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَجَدَّ اَهْلِ الْخَشِیَةِ وَطَلَبَ اَهْلِ الرُّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مُحَافَظَةَ تَحْجُرُ نَبِیْ عَنْ مَعَاصِیْكَ حَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰی اُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِنْكَ وَحَتّٰی اُخْلِصَ لَكَ النِّصِیْحَةَ حُبًّا لِّكَ وَحَتّٰی اَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ فِی الْاُمُوْرِ حُسْنِ ظَنٍّ بِكَ سُبْحَانَكَ خَالِقِ النُّوْرِ۔ ۴۰

س۔ اس نماز کا ثواب بھی بتا دیجئے۔

۳۸ رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۷۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۹ اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں توفیق ہدایت والوں کی اور عمل یقین والوں کا اور اخلاص توبہ والوں کا اور حوصلہ صبر والوں کا اور کوشش خوف والوں کی اور طلب رغبت والوں کی اور عبادت پرہیزگاروں کی اور معرفت علم والوں کی تاکہ تجھ سے میں ڈروں۔ اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں ایسا خوف جو مجھ کو نافرمانیوں سے روک دے تاکہ میں عمل کروں تیری اطاعت کے بہ موجب وہ کام جس سے میں مستحق ہوں تیری خوشنودی کا اور تاکہ میں خلوص کروں تجھ سے توبہ میں تجھ سے ڈر کر اور تاکہ میں خالص تیرے لئے خیر خواہی کروں تیری محبت کی وجہ سے اور تاکہ میں تجھ پر بھروسہ کروں کاموں میں، تیرے ساتھ نیک گمانی کے سبب سے۔ پاک ہے تو پیدا کرنے والا اور کا۔

۴۰ رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۷۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

ج۔ اس نماز کے سبب نمازی کے تمام گناہ پہلے اور پچھلے پرانے اور نئے دانستہ اور نادانستہ چھوٹے اور بڑے پوشیدہ اور ظاہر سب بخش دیئے جاتے ہیں۔ اس نماز کو آنحضرت ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ اپنے چچا کو سکھلایا تھا اور بعد بیان فرمانے فضائل مذکورہ کے اخیر میں یہ بھی فرمایا کہ اگر تمہارے گناہ کفِ سمندر کے برابر ہوں تو بھی اللہ تعالیٰ معاف فرمائے گا۔ ۱۱

س۔ نماز استخارہ کی کتنی رکعت ہیں؟ کب اور کس طرح پڑھے؟

ج۔ دو رکعت ہیں جب کوئی مہم پیش آئے اور اس کے کرنے اور نہ کرنے میں متردد ہو تو تازہ وضو کر کے دو رکعت پڑھے اول رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری رکعت میں قل ھو اللہ پڑھے بعد نمازیہ دعا استخارہ کی پڑھے اور اس کے اول و آخر الحمد للہ اور درود شریف پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ ۱۲ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ وَ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هَذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَ یَسِّرْ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هَذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَ اقْدُرْ لِیْ الْخَیْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ ۱۳

بروقت کہنے لفظ ھذا الامر اپنے کام کو دل میں یاد کرے یا زبان سے ھ جائے ھذا الامر کے اپنے مدعا کو ظاہر کر دے۔ صحیح بخاری میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

۱۱۔ مشکوٰۃ المصابیح، صلوٰۃ التسبیح، ص ۱۱۹، حدیث نمبر ۱۲۵۱۔ ۲۔ غیۃ الطالبین (مترجم)، ص

روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو سب کاموں میں استخارہ تعلیم فرمایا کرتے تھے جیسے قرآن شریف کی سورۃ سکھایا ☆ کرتے تھے۔ ۴۳

س۔ نماز حاجت کی کتنی رکعت ہیں ان کو کب اور کس طرح پڑھے؟

ج۔ دو رکعت بھی ہیں اور چار رکعت بھی۔ بعد عشاء کے اس طرح پڑھے کہ اول رکعت میں بعد الحمد کے آیت الکرسی تین بار اور باقی رکعتوں میں بعد الحمد کے قل ھو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ایک بار پڑھے اور بعد نماز حمد و صلوٰۃ پڑھ کر اس دعا کو پڑھے:-

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

۴۲ اے اللہ! تحقیق میں تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں تیرے علم کے ساتھ اور قدرت مانگتا ہوں تیری قدرت کے ساتھ اور تیرا فضل بڑا مانگتا ہوں بے شک تو قادر ہے میں قادر نہیں ہوں اور تو جانتا ہے میں نہیں جانتا ہوں اور تو بہت جاننے والا ہے چھپی ہوئی باتوں کا۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے اس کام کو اچھا میرے لئے دین میں اور میری دنیا میں اور میرے انجام کار میں تو اس کو مقدر کر میرے لئے اور اس کو میرے لیے آسان کر! پھر اس میں میرے لئے برکت کر دے۔ اور اگر تو جانتا ہے اس کام کو برا میرے لئے دین اور دنیا میری اور میرے انجام کار میں تو پھیر دے اس کو مجھ سے اور مجھے اس سے اور مقدر کر میرے واسطے بھلائی جہاں ہو پھر مجھے اس کے ساتھ راضی کر دے ☆ بہتر یہ ہے کہ سات مرتبہ استخارہ کرے پھر جو قلب میں آئے اسی میں بہتری ہے۔ بعض مشائخ سے مسوع ہے کہ اس دعا کو پڑھ کر ہا وضو قبلہ رخ ہو کر سو جائے اگر خواب میں سفیدی یا سبزی دیکھے تو سمجھے کہ اس میں بہتری ہے اور اگر سیاحی یا سرمئی دیکھے تو اس کام میں بھلائی نہیں

اجتناب کرے۔ (رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۷۰، ۴۷۱، مکتبہ امدادیہ ملتان)

۴۳ رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۷۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدْعُنِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ○

حدیث شریف میں وارد ہے کہ جس کو کوئی حاجت خدائے تعالیٰ یا کسی بندے سے ہو تو چاہئے کہ اس نماز کو ترکیب مذکورہ پڑھے ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روا ہوگی۔ ۴۵

س۔ نمازِ استخارہ اور نمازِ حاجت میں کیا فرق ہے؟

ج۔ نمازِ استخارہ حاجت آئندہ کیلئے ہے اور یہ نماز حاجت موجودہ کیلئے ہے۔ ۴۶

س۔ نماز حفظ الایمان کی کتنی رکعت ہیں، کس طرح اور کب پڑھے؟

۴۴ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ بردبار کرم کرنے والے کے۔ اللہ تعالیٰ عرش بزرگ کا مالک۔ سب خوبیاں اللہ پروردگارِ عالم کے لئے ہیں۔ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اور وہ باتیں جو موجب تیری رحمت کی اور وہ کام جن سے ضروری ہو تیری مغفرت۔ اور چاہتا ہوں غنیمت ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے۔ نہ چھوڑ تو میرے لئے کوئی گناہ مگر بخش دے تو اسے اور نہ کوئی غم مگر تو اس کو دور کر دے اور نہ کوئی حاجت کہ وہ تجھ کو پسند ہے مگر بر لاوے (پوری کر دے) تو اس کو اے سب مہربانوں سے مہربان زیادہ!

۴۵ در مختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۷۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۴۶ غایۃ الاوطار اس کا حوالہ تو نہیں ملا کہ کتاب نہیں، البتہ الفاظ کی نسبت سے نمازِ استخارہ یہ ہے کہ آدمی جس کام میں خود فیصلہ نہ کر سکے کہ اس کا کرنا مفید ہے یا نقصان دہ اس میں اللہ تعالیٰ سے خیر کا طلب گار ہوتا ہے، اور نمازِ حاجت میں اپنی حاجت کو اللہ کی بارگاہ میں پورا کرنے کے لئے عرض کرتا ہے، قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی۔

ج۔ دو رکعت ہیں۔ بعد مغرب اس طرح پڑھے کہ اول رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل هو اللہ شریف سات مرتبہ اور سورہ یٰحٰیٰ قُلْ اٰلِہٖمَ غَیْبٌ اِکْرٰہٌ لِّیْ سَیِّئٰتِہٖمْ یَسْتَفْہِمُوْنَ اَیُّہُمْ اَکْبَرُ ۝۱۰۰ یہ حفاظت ایمان کے لئے ہے اس نماز کے پڑھنے والے کا ایمان اس دنیا سے سلامت جائے گا۔ ۳۷

س۔ ضبطہ قبر کی آسانی کیلئے کتنی رکعت ہیں، کب اور کس طرح پڑھے؟

ج۔ دو رکعت ہیں۔ یہ جمعہ کی رات میں اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف پندرہ مرتبہ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَہَا پڑھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک شخص نے سوال کیا کہ آپ کے پاس کوئی چیز ایسی بھی ہے کہ جس سے قبر کے عذاب میں آسانی ہو آپ نے یہ نماز تعلیم فرمائی۔ ۳۸

☆ اے زندہ رکھنے والے اے قائم رکھنے والے ثابت رکھ تو مجھ کو ایمان پر۔

۳۷ لا تَارِ الْمَرْفُوعَةُ فِي الْاَخْبَارِ الْمَوْضُوعَةِ، عبدالحی لکھنوی، دارالکتب، بیروت، ☆ شرع الاسلام صفحہ ۱۲۹، کوئٹہ میں ایک ایک مرتبہ سورہ اخلاص پڑھنا لکھا ہے، اور دس بار درود شریف، اور پھر یہ دعائیں بار: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَعُوْذُ بِعَظَمَتِکَ دِیْنِیْ فَاَحْفَظْہُ عَلَیَّ فِیْ حَیَاتِیْ وَ عِنْدَ وَفَاتِیْ وَ بَعْدَ مَمَاتِیْ ۝ یعنی اے اللہ بڑھک میں نے اپنے دین کو تیرے پاس امانت رکھا تو اس کی حفاظت فرما میرے لئے میری زندگی میں اور مرنے کے وقت اور مرنے کے بعد ☆ تو اللہ تعالیٰ اسے ایمان پر پختہ صاف فرمائے گا، اور نزع و خذلان سے امن دے گا۔

۳۸ اس طرح کی نماز کا حوالہ تو نہ مل سکا البتہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ فِیْ مَرَضٍ اَوْ اَلْیَوْمِ یَمُوتُ فِیْہِ، لَمْ یُفَقِّحْ فِیْ قَبْرِہٖ وَ اَمِنْ مِنْ

ضَفْطَةُ الْقَبْرِ، وَحَمَلَتْهُ الْمَلَاٰ نِكَّةٌ يَوْمَ الْعِيَامَةِ بِأَكْفَہَا، حَتَّى تُجِزَّذَةً مِنَ الصِّرَاطِ إِلَى الْجَنَّةِ ○ جس نے اس بیماری میں جس میں وہ مراقب ہوا اللہ احد پڑھی اسے قبر میں فتنہ نہیں ہوگا، اور قبر کے دبانی سے وہ محفوظ رہے گا، اور قیامت کے دن فرشتے اسے اپنے ہاتھوں پر اٹھائیں گے، حتیٰ کہ پل صراط پار کر کے جنت میں لے جائیں گے۔ ☆

س۔ منکر نکیر کے سوال سے بے خوف کرنے والی کون سی نماز ہے؟

ج۔ وہ نماز یہ ہے کہ جمعہ کی رات میں دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ہوا اللہ پچاس مرتبہ پڑھے۔

س۔ ہر مہینے کی نفل نمازوں میں پہلی محرم شریف کی نقلیں مع فضائل بیان کیجئے اس لئے کہ اسی مہینے سے سال شروع ہوتا ہے۔

ج۔ اس ماہ محرم میں اول نوچندی رات کو ہی دو رکعت نفل جو حضرت خواجہ خواجگان حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں کہ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ہوا اللہ شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے بعد سلام کے کہے: سُبُّوہُ قُدُّوہُ رَبَّنَا وَرَبَّ الْمَلَاٰ نِكَّةِ وَالرُّوحِ ○ اس نماز کا بھی بہت ثواب ہے۔

ایک نماز اور بڑی فضیلت حاصل کرنے والی اس رات میں ہے جس کو حضرت قطب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ غرب نواز کے اوراد میں لکھا دیکھا وہ بھی دو ہی رکعت ہیں۔ ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ، سورہ یسین ایک ایک مرتبہ پڑھے دوسری روایت میں چھ رکعتیں آئی ہیں ہر ایک رکعت میں بعد سورہ فاتحہ دس دس مرتبہ قل ہوا اللہ شریف پڑھے اس نماز کے پڑھنے والے کو اللہ پاک بہشت میں دو

☆ (تفسیر قرطبی، سورہ اخلاص کی تفسیر)

ہزار محل عطا فرمائے گا۔ ہر محل میں ہزار دروازے یا قوت کے ہوں گے ہر دروازے پر ایک تخت زیر جد سبز کا ہوگا اس تخت پر حور بیٹھی ہوگی اور چھ ہزار برائیاں اس نمازی سے دور کی جاتی ہیں اور چھ ہزار نیکیاں اس نمازی کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں ☆

پھر اول روز دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد شریف تین مرتبہ قل ھو اللہ شریف پڑھے بعد سلام ہاتھ اٹھا کر اس دعا کو پڑھے! اَللّٰهُمَّ ۝ اَنْتَ الْاَبَدُ الْقَدِيْمُ ۝ هَذِهِ سَنَةٌ جَدِيْدَةٌ اَسْئَلُكَ فِيْهَا الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَالْاَمَانَ مِنَ السُّلْطَانِ الْجَابِرِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ وَمِنْ الْبَلَايَا وَمِنْ الْاَفَاتِ وَاَسْئَلُكَ الْعَوْنَ وَالْعَدْلَ عَلٰی هَذِهِ النَّفْسِ الْاَمَارَةِ بِالسُّوءِ وَاَسْئَلُكَ الْاِسْتِغَالَ بِمَا يَقَرِّبُنِيْ اِلَيْكَ يَا بَرِّ يَا رءُوْفُ يَا رَحِيْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ○

اس نماز کو جو کوئی پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے اوپر دو فرشتہ موکل کرے گا تاکہ وہ مدد کریں اس کے کاروبار میں اور شیطان لعین کہتا ہے کہ افسوس میں ناامید ہوا اس

۴۹ تفسیر حقّی میں ہے: لا الہ الا اللہ اُنس ہے موت کے وقت قبر میں اور قبر سے نکلتے

وقت (تفسیر حقّی، سورہ آل عمران/۱۰۶)

۲۔ راحۃ القلوب، جواہر غیبی، بحوالہ فضائل الایام والشہر، صفحہ ۲۶۷، مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد۔

☆ راحۃ القلوب، جواہر غیبی، بحوالہ فضائل الایام والشہر، صفحہ ۲۶۸، مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد۔

۵۰ اے اللہ! تو ایسا ہے جس کی نہ ابتداء ہے نہ انتہاء۔ یہ نیا برس ہے، تجھ سے مانگتا ہوں اس برس میں نگہبانی شیطان راہدے گئے سے، اور امان ظالم بادشاہ سے اور ہر شریر کے شر سے اور بلاؤں اور آفتوں سے۔ اور مانگتا ہوں میں تجھ سے مدد اور انصاف اس نفس پر جو برائی سکھاتا ہے، اور مانگتا ہوں مشغولیت اس چیز کی جو مجھ کو تیرے نزدیک کرے۔ اے نیک کار! اے مہربان! اے رحم کرنے والے! اے صاحب بزرگی اور صاحب انعام!

فخص سے تمام سال کو۔ ۵۱

س۔ عاشورہ کی رات کی نماز بھی بتلا دیجئے؟

ج۔ اس رات میں بہت نمازیں آئی ہیں دو رکعت روشنی قبر کیلئے اسی رات پڑھی جاتی ہیں اور اس کی ترکیب یہ ہے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے تین تین بار قل ھو اللہ پڑھے جو کوئی اس نماز کو اس رات میں ترکیب مذکورہ ادا کرے گا۔ حق تعالیٰ قیامت تک اس کی قبر کو روشن رکھے گا۔ ایک نماز نفل چار رکعت کے ساتھ اسی رات عاشورہ میں پڑھی جاتی ہے اسی میں ہر رکعت میں بعد الحمد شریف سورۃ اخلاص پچاس مرتبہ پڑھی جاتی ہے پچاس برس کے گناہ پچھلے سال کے اور پچاس برس آئندہ سال کے بخش دیئے جاتے ہیں۔ ۵۲

س۔ دسویں تاریخ ماہ محرم کی یعنی عاشورے کے دن کی نفلیں بھی بتلا دیجئے۔

ج۔ یہ دن بھی عبادت کا ہے مگر مختصر نفلیں بتائی جاتی ہیں جو کوئی چھ رکعت نفل ادا کرے ہر رکعت میں یہ چھ سورتیں پڑھے یعنی والشمس، انا انزلنا، اذا زلزلت الارض، قل ھو اللہ، فلق، ناس، نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ میں جا کر قل یا لھما الکافرون پڑھے اللہ تعالیٰ سے جو حاجت طلب کرے گا روا ہوگی۔

دوسری نماز یہ ہے کہ چار رکعت ادا کرے ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے پچاس مرتبہ قل ھو اللہ پڑھے اللہ تعالیٰ پچاس برس کے پچھلے گناہ اور پچاس برس آئندہ

۵۱ زینت المحافل ترجمہ نزہۃ المجالس، جزء اول، صفحہ ۵۹۵، شبیر برادرز، لاہور، کچھ

مختلف۔ ۲۔ فضائل الايام والشہور، صفحہ ۲۶۸، مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد۔

۵۲ ما ثبت من السنۃ، صفحہ ۱۶، غنیۃ الطالبین، صفحہ ۴۲۷، مدینہ پبلشنگ کراچی

کے گناہ بخش دیتا ہے اور اس کے لئے ہزار محل نور کے جنت میں اوپر کے گروہ میں تیار کرتا ہے۔ ۵۳

س۔ اس عاشورے کے دن سوائے نفلوں کے اور بھی کچھ کیا جاتا ہے؟
ج۔ ہاں کیا جاتا ہے۔ ایک روزہ رکھا جاتا ہے اور اس روزہ رکھنے والے کو ہزار حج اور ہزار عمرہ اور ہزار شہیدوں اور ساتویں آسمان کے رہنے والوں کا ثواب ملتا ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ نویں دسویں گیارہویں تین دن روزہ رکھے ورنہ دو دن تو رکھے۔ تاکہ یہود کی مشابہت لازم نہ آئے۔

دوسرے عیال پر کھانے میں وسعت کی جاتی ہے حدیث شریف میں آیا ہے: جو کوئی عاشورے کے دن کھانے میں وسعت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے دستر خوان کو سال بھر تک وسیع رکھے گا۔

تیسرے اس دن مسلمانوں کو کھانا کھلانے اور روزہ افطار کرانے میں بہت ثواب ملتا ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی عاشورے کے دن ایک روزہ دار کو روزہ افطار کروائے اس نے تمام امت محمدیہ علیہم السلام کو روزہ افطار کرا دیا اور ان کے پیٹ بھر دیئے۔

چوتھے اس دن یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا جاتا ہے ہاتھ پھیرنے والے کیلئے جنت میں ہر بال یتیم کے سر کے عوض درجہ بلند کیا جاتا ہے۔ ۵۴ اور بہت سی باتیں ہیں جن کا یہ رسالہ متحمل نہیں۔

س۔ وہ نماز کوئی ہے جو حضرت شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے جس کی نسبت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ جب تک ہم اس کا عوض قیامت میں نہ دلوا لیں گے اس وقت تک ہماری آنکھ تم سے ملانے کے قابل نہیں ہے؟

ج۔ وہ نماز چار رکعت نفل کی ہے ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے سورۃ اخلاص پندرہ مرتبہ پڑھے اور بعد ختم نماز کے اس کا ثواب امانین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ارواح مبارکہ کے حضور میں پیش کرے۔ بہتر یہی ہے کہ اول محرم سے عشرہ تک یہ عمل جاری رہے اس نماز کے پڑھنے والے کی صاحبزادگان سیدہ کونین علیہم الصلوٰۃ والسلام دن قیامت کے شفاعت فرمائیں گے۔ حضرت شبلی علیہ الرحمۃ عاشورہ تک اس کو ہر روز پڑھ کر بخشا کرتے تھے۔ ایک دن شبلی علیہ الرحمۃ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت امام حسین سید الشہداء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شبلی کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ شبلی نے عرض کیا کہ حضور مجھ سے کیا خطا سرزد ہوئی؟ فرمایا کہ خطا نہیں ہماری آنکھیں تمہارے احسان سے شرمندہ ہیں جب تک کہ ہم قیامت میں اس کا بدلہ نہ دلوا لیں گے اس وقت تک ہماری آنکھ ملانے کے قابل نہیں ہیں۔ ۵۵

س۔ دوسرا مہینہ سال میں صفر کا ہوتا ہے اس مہینہ کا حال معہ نفلوں کے بیان کیجئے۔
ج۔ یہ مہینہ نزول بلا کا ہے تمام سال میں دس لاکھ اسی ہزار بلائیں نازل ہوتی ہیں ان میں سے نو لاکھ بیس ہزار بلا خاص ماہ صفر میں نزول کرتی ہیں چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے: جو کوئی ماہ صفر کے گزرنے کی خوشخبری سنا دے میں اس کو بہشت میں داخل ہونے کی بشارت دوں حضرت آدم صلی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لغزش ہوئی تو اسی

مہینہ میں ہوئی حضرت خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام آگ میں ڈالے گئے تو اول تاریخ صفر کی تھی۔ مہتر ایوب علیہ الصلاۃ والسلام جو بتلائے بلا ہوئے تو اسی مہینہ میں ہوئے زکریا یحییٰ و جرجیس و یونس حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وعلیہم سلم سب بتلائے بلا اسی مہینہ میں ہوئے حضرت ہانبل بھی اس مہینہ میں شہید ہوئے اسی لئے شب اول ماہ صفر میں بعد نماز عشاء ہر مسلمان کو چاہیے کہ چار رکعت اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں بعد سورۃ فاتحہ پندرہ بار سورۃ کافرون اور دوسری میں اسی قدر قل هو اللہ تیسری میں اسی قدر سورۃ فلق چوتھی میں اسی قدر سورۃ ناس کو پڑھے۔ بعد سلام کے چند بار اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کہے پھر ستر مرتبہ درود شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر بلا سے اور آفت سے محفوظ رکھے گا اور ثواب عظیم عطا فرمائے گا۔ ۵۶

س۔ اس ماہ کی آخری چار شنبہ کی نماز بھی بتلا دیجئے؟

ج۔ بعد صبح غسل کر کے وقت چاشت دو رکعت نفل گیارہ گیارہ بار قل هو اللہ کے ساتھ پڑھے بعد سلام کے ستر بار یہ درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔
اَللّٰهُمَّ ۵۷ صَرِّفْ عَنِّیْ سُوْءَ هٰذَا الْیَوْمِ وَاَعِصْمِنِیْ مِنْ سُوْءٍ ۵۸

۵۶ فضائل الایام والشہور، صفحہ ۲۸۱، مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد

۵۷ اے اللہ! دور رکھ مجھ سے برائی اس دن کی اور بچالے تو اس کی برائی سے اور نجات دے مجھ کو اس چیز سے کہ جو پہنچے اندر اس کے نحوست اور نختوں سے، اپنے فضل سے۔ اے شروں کے دور کرنے والے! اور اے مالک قیامت کے! اے مہربانوں سے مہربان! صلوٰۃ اور برکت اور سلامتی نازل فرمائے اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر جو بہترین خلائق ہیں۔

نَجِّنِي عَمَّا آمَابَ فِيهِ مِنْ نُحُوسَاتِهِ وَكَرْبَاتِهِ بِغَضَبِكَ يَا دَافِعَ الشُّرُودِ وَيَا
مَالِكَ التُّشُورِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَبَارَكَ
وَسَلَّمَ ۵۸

اس کے علاوہ دو رکعت نفل اور بھی ہیں اس طرح کے دو رکعت ہر رکعت میں
بعد الحمد شریف کے تین تین بار قل ہو اللہ پڑھے بعد سلام الم نشرح والتین اور اذا جاء
اور سورۃ اخلاص ان سب کو اتنی اتنی مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت ہے اس
کے دل کو غنی کر دے گا۔ ۵۹

س۔ تیسرا مہینہ سال کا ربیع الاول ہے اس مہینہ کا حال مع نفلوں کے بیان کیجئے؟
ج۔ یہ مہینہ عرس شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ہے اور پیدائش کا بھی ہے بارہ
روز تک روح مبارک صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ہدیہ اس نماز کا بھیجتا رہے کہ صحابہ اور
تابعین اور تبع تابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی ان رکعتوں کا ثواب ہدیہ
روح اقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا کرتے تھے اور وہ بیس رکعت میں اکیس اکیس
بار قل ہو اللہ پڑھی جاتی ہے اگر روزِ مَرّہ بارہ دن تک توفیق نہ ہو تو دوسری تاریخ اور
بارہویں کو ضرور ہی بیس رکعت بترکیب مذکور پڑھ کر روح پر فتوح حبیب اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کو ہدیہ پہنچائے کہ اس نماز کے پڑھنے والوں کو حضور روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خواب میں بشارت جنت کی دی ہے اور حضور کا دیکھنا اور بشارت دینا بعد وفات
مثل زندگی کے ہے۔ ۶۰

۵۸ راحۃ القلوب، جواہر غیبی، فضائل الایام والشہور، صفحہ ۲۸۲، مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد

۵۹ جواہر غیبی، فضائل الایام والشہور، صفحہ ۲۸۲، مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد

۶۰ راحۃ القلوب، جواہر غیبی، فضائل الایام والشہور، صفحہ ۳۵۸، مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد

س۔ کیا اس مہینہ پر ربیع الاول میں کوئی خاص درود شریف خاص عدد کے ساتھ بھی آیا ہے؟

ج۔ ہاں آیا ہے۔ ایک تو یہ ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّبِيْنٌ اس درود شریف کی نسبت لکھا ہے کہ جو کوئی اس مہینہ کی تمام تاریخوں میں ایک ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھے بعد نماز عشاء کے تو ضرور اس کو خواب میں زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگی۔ دوسرا درود شریف یہ ہے: اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جو کوئی اس درود شریف کو سو لاکھ مرتبہ اس مہینہ میں پڑھے تو شرف زیارت روئے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف ہوگا۔

کتاب الاوراد میں لکھا ہے کہ جب چاند ربیع الاول کا نظر آوے اس رات کو سولہ رکعت نفل پڑھے دو رکعت کی نیت سے ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے سورۃ اخلاص تین تین بار پڑھے جب فارغ ہو تو بعد کل نفلوں کے یہ درود شریف پڑھے ایک ہزار مرتبہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَدَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ بارہ دن تک پس دیکھے گا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں مگر بعد عشاء کے اس کو پڑھا کرے اور باد وضو سویا کرے۔ ای۔

س۔ چوتھا مہینہ سال کا ربیع الثانی ہے اس میں کتنی نفل رکعت پڑھی جاتی ہیں مع فضائل بیان کیجئے؟

ج۔ اس مہینہ کی پہلی چار راتوں میں چار رکعت نفل ہر رکعت میں

بعد الحمد شریف کے قل حوالہ پانچ مرتبہ پڑھے۔ لکھی جاتی ہیں اس کیلئے ہزار نیکی اور محو ہوتی ہیں ہزار بدی اور پیدا ہوتی ہیں چار حوریں۔ ۶۲

س۔ پانچواں مہینہ سال کا جمادی الاولیٰ ہے اس میں کتنے رکعت نفل پڑھے معہ ان کے فضائل بیان کیجئے؟

اس مہینہ کی پہلی رات میں چار رکعت ادا کرے ہر رکعت میں قل حوالہ گیارہ مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ نوے ہزار برس کی نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں درج کر دیتا ہے اور نوے ہزار برس کی بدیاں اسکے نامہ اعمال سے دور کر دیتا ہے۔ ۶۳

س۔ چھٹا مہینہ جمادی الاخریٰ کا ہے اس کے نفل بھی مع فضائل بیان کیجئے؟

ج۔ اس مہینہ میں اول تاریخ میں چار رکعت نفل ادا کرے ہر رکعت میں سورہ اخلاص تیرہ مرتبہ پڑھے ایک لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ایک لاکھ بدیاں دور ہوتی ہیں دوسری نماز حضرت ابو بکر صدیق کی ہے رسالہ فضائل الشہور میں ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس مہینہ کی شب اول میں بارہ رکعت نفل ادا کیا کرتے تھے اس نماز کے لئے کوئی سورہ خاص نہیں ہیں۔ ۶۴

س۔ ساتواں مہینہ سال کا رجب ہے اس کے فضائل، نقلیں اور ثواب بیان کیجئے؟

ج۔ جو مہینہ بڑی عظمت والا ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ رجب کا مہینہ ہے دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی پائے رجب کا مہینہ اور اس کی پندرہویں اور اخیر

۶۲ جواہر غیبی، فضائل الايام والشہور، صفحہ ۳۷۵، مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد

۶۳ جواہر غیبی، فضائل الايام والشہور، صفحہ ۳۷۹، مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد

۶۴ فضائل الايام والشہور، صفحہ ۳۹۵، مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد

تاریخ میں غسل کرے گا تو گویا اس نے گناہوں سے ایسے طہارت حاصل کی جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ اس مہینہ کی پانچ راتیں عبادت کے لئے افضل ہیں۔ ایک تو اول اور ایک اوسط اور تین اخیر کی اس مہینہ کی ستائیس تاریخ کو معراج شریف بھی ہوئی تھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اس ماہ میں تیس رکعتیں پڑھے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے قل یا ایہا الکافرون تین بار اور قل ہو اللہ تین بار پڑھے تو معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ اور اس کے لئے ہر دن شہید بدر کے برابر عمل اٹھایا جائے گا اور تمام مہینہ روزہ رکھنے والوں اور سال بھر نماز پڑھنے والوں کے برابر ثواب عطا کیا جائے گا اور یہ بھی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جبریل نے مجھ کو خبر دی ہے کہ نہیں پڑھتا اس نماز کو مگر مومن اور نہیں چھوڑتا اس نماز کو مگر منافق اور مشرک، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خبر دیجئے مجھ کو اس نماز کی کہ کس طرح پڑھوں اس نماز کو تو فرمایا اے سلمان! پڑھ اول شب رجب میں دس رکعت اور ہر رکعت میں قل یا ایہا الکافرون تین بار اور قل ہو اللہ تین بار اور ختم نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر یہ پڑھ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْعِزَّةُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ اَبَدًا اَبَدًا بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَا يَعْزُبُ عَنَّا لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَنْتَ وَلَا يَنْفَعُكَ لِعَدِّكَ الْجَدُّ۔

۱۵۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا و یگانہ ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، سب ملک اسی کا ہے، اسی کے لیے حمد ہے، وہی زعمہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے وہ خود ہمیشہ زعمہ ہے اسے کبھی موت نہیں آ سکتی، نیکی اس کے دست قدرت میں ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے، (باقی آئندہ صفحہ پر)

پھر جب پندرہویں رات ہو تو پڑھ دس رکعتیں ہر رکعت میں قل یا ایہا
 الکافرون تین بار اور قل ہو اللہ ایک بار بعد نماز ہاتھ اٹھا کر پڑھ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
 لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ أَبَدًا
 أَبَدًا بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ اَللّٰهُمَّ ۙ وَاحِدًا صَمَدًا ۙ فَرْدًا ۙ وَتَرَا لَمْ
 يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ۝

پھر دس رکعتیں اخیر ماہ رجب میں پڑھے ہر رکعت میں سورہ کافرون تین بار
 اور سورہ اخلاص تین بار پھر ہاتھ اٹھائے اور پڑھے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
 لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
 قَدِيرٌ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ الطَّاهِرِينَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا
 بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ۝ پھر مانگ تو اپنے رب سے حاجت اپنی، قبول کی جائے گی
 دعا تیری اور کرے گا اللہ تعالیٰ درمیان تیرے اور دوزخ کے ستر خندق ہر ایک خندق کی
 چوڑائی پانچ سو برس کی راہ ہوگی اور لکھے گا اللہ تعالیٰ تیرے واسطے بدلے ہر رکعت کے
 ثواب ہزار ہزار رکعت کا۔ جب سنی یہ حدیث سلمان رضی اللہ عنہ نے تو روتے ہوئے
 خدا کے شکر کے لئے اس کثیر ثواب کے انعام پر سجدہ میں گر پڑے اسی مہینہ میں جمعہ
 کے دن نماز جمعہ اور عصر کے درمیان چار رکعت ایک سلام سے پڑھے ہر رکعت میں
 بعد الحمد شریف کے آیہ الکرسی ۷ بار اور سورہ اخلاص پانچ بار پڑھے بعد سلام کے پچیس

بقیہ گزشتہ صفحہ) اے اللہ! جسے تو عطا کرے اسے روکنے والا کوئی نہیں اور جسے تو روک دے

اسے دینے والا کوئی نہیں، تیرے مرضی کے خلاف کوشش کرنے والے کی کوشش بے کار ہے۔

۶۶۔ وہ یکتا معبود ہے، بے نیاز، بے مثل، اکیلا، نہ تو اس کی بیوی ہے نہ ہی اولاد۔

بار پڑھے: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْكَبِيرِ الْمُنْتَعَالِي ۝ اور سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُكَ
اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ غَفَّارُ الذُّنُوبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوبِ وَ
أَتُوبُ إِلَيْهِ اور سو بار درود شریف پڑھے پھر حاجت طلب کرے (ان شاء اللہ)
ضرور قبول ہوگی۔ ۶۸

۶۷ میں بخشش مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، زعمہ ہے ہمیشہ قائم
رہنے والا ہے، گناہوں کو بہت بخشنے والا، عیبوں کو بہت چھپانے والا ہے، اور میں اسی کی طرف
رجوع کرتا ہوں۔

س۔ سنا ہے لیلة الرغائب اسی مہینہ میں ہوتی ہے، اول تولیلة الرغائب کو بتلادیتے تھے کہ
کس کو کہتے ہیں اور پھر یہ بتلادیتے تھے کہ اس میں کتنی رکعتیں پڑھی جاتی ہیں؟

ج۔ لیلة الرغائب اسی مہینہ میں ہوتی ہے اور اس مہینہ کے پہلے جمعہ کی رات کا نام لیلة
الرغائب ہے۔ اس رات میں بعد مغرب کے بارہ رکعت نفل چھ سلام سے ادا کی جاتی
ہیں ہر رکعت میں بعد الحمد کے انا انزلناہ تمین بار اور اخلاص بارہ بار پڑھے بعد فراغ ستر
بار پڑھے: سُبُّوْهُ قُدُّوْهُ رَبَّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ پھر سر اٹھائے اور کہو رَبِّ
۶۹ اَغْفِرْ وَارْحَمْ تَجَاوِزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْأَعْظَمُ ستر مرتبہ پھر دوسرا

سجدہ اسی طرح کرے پھر جو دعائے مانگے گا قبول ہوگی۔ اسی مہینہ میں روزے بھی رکھے
جاتے ہیں ان کے فضائل بھی بے شمار ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مہینہ رجب میں

۶۸ ۱۱۱۱۱۱۱۱۱۱ (مترجم)، ص ۳۲۹، ۳۳۰، مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی۔ آخری چار رکعت

نوافل کا حوالہ نہیں ملا۔

۶۹ اے رب! بخش دے اور رحم فرما اور گزر فرما اس سے جو توجانا ہے کہ بے شک تو غلبے

والا ہے بہت بڑا ہے۔

میں ایک دن ہے اور ایک رات جو کوئی روزہ رکھے اس میں اور عبادت کرے پس ہوگا واسطے اس کے ثواب مانند اس کے کہ روزے رکھے اس نے سو برس تک پس وہ رات ستائیسویں اور دن ستائیسواں ہے۔ ۰

اگر اس مہینہ کے روزے اور نمازوں کے فضائل پورے لکھے جاویں تو ایک رسالہ مستقل ہو، لہذا اسی پر اکتفاء کیا گیا ہے ان نفلوں کو جماعت کے ساتھ پڑھنا مکروہ ہے س۔ آٹھواں مہینہ سال کا شعبان کا ہے اس کے فضائل مع نوافل اور اس کے ثواب کا بیان فرمائیے۔

ج۔ شعبان کے مہینے کی بھی حدیثوں میں بڑی فضیلت آئی ہے چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اس مہینے کو اپنی طرف منسوب فرمایا ہے اور آپ شعبان میں روزہ رکھنے کو بہت دوست رکھتے تھے چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: رسول اللہ ﷺ کسی مہینہ میں رمضان کے بعد شعبان سے زیادہ روزے نہیں رکھتے تھے پس جس طرح نبی ﷺ سب پیغمبروں سے افضل ہیں اسی طرح آپ کا مہینہ بھی سب مہینوں سے افضل ہے۔ چنانچہ دوسری حدیث میں آیا ہے: رجب کی فضیلت باقی مہینوں پر مانند بزرگی قرآن کے ہے سب کلاموں پر اور فضیلت شعبان مانند میری بزرگی کے ہے سارے پیغمبروں پر اور رمضان کی بزرگی مانند خدا کے ہے ساری مخلوق پر اسی لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ کثرت نوافل اور نماز روزہ سے اس مہینے کو آباد رکھیں دو چار مختصر نمازیں جو اس مہینہ کی ہیں وہ یہ ہیں شعبان کی اول رات میں بارہ رکعت ادا کریں۔ ہر رکعت میں سوۃ اخلاص پندرہ بار پڑھیں کہ اس کا ثواب بہت بڑا ہے اس مہینہ میں

پندرہویں شب کی بہت ہی بڑی بزرگی ہے کہ اترتے ہیں فرشتے رحمت کے اور نازل ہوتی ہے رحمت الہی اس پر جو کوئی عبادت کرتا ہے۔ اور بخشا ہے اللہ تعالیٰ گناہ صغیرہ و کبیرہ ان کے جو اس رات میں عبادت کرتے ہیں اور اس رات میں نیکوں کو اور بدوں کو اللہ تعالیٰ بخشا ہے مگر نو آدمی نہیں بخشے جاتے۔

۱۔ جادو گر۔ ۲۔ منجم۔ ۳۔ کینہ ور۔ ۴۔ ماں باپ کو تکلیف دینے والا۔ ۵۔ شراب خور۔ ۶۔ زانی۔ ۷۔ ستارہ با جا رکھنے والا۔ ۸۔ قطع رحم کرنے والا۔ ۹۔ ظلم سے مال لینے والا۔ جو کوئی اس پندرہویں رات میں چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں پچاس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے اور پندرہویں دن روزہ رکھے۔ معاف کرے گا اللہ تعالیٰ گناہ اس کے پچاس برس کے۔ اس مہینہ ہر جمعہ کی رات کو چار رکعت نماز نفل ہر رکعت میں تیس بار سورۃ اخلاص پڑھے تو پایا اس نے ثواب حج اور عمرہ کا۔ اور آٹھ رکعت ایک سلام کے ساتھ مخصوص ہے جو کوئی شعبان کے مہینہ میں آٹھ رکعت نفل ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار قل هو اللہ شریف ایک سلام کے ساتھ پڑھے اس کا ثواب روح پر فتوح حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا کو بخشے اس کے حق میں حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ہرگز قدم نہ رکھوں گی جنت میں جب تک کہ اس کی شفاعت نہ کروالوں گی۔ اے

س۔ نواں مہینہ سال کا رمضان المبارک ہے، اس مہینہ کے فضائل معہ نمازوں اور ان کا

اے فتیۃ الطالبین (مترجم)، ص ۳۳۹ تا ۳۴۱، مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی۔

دیکھئے ازینت الحافل ترجمہ نزہۃ المجالس، صفحہ ۵۵، شبیر برادرز لاہور، فضائل الایام

والشہور، صفحہ ۴۱۳، فیصل آباد

ثواب بیان کیجئے؟

ج۔ رمضان شریف کا مہینہ سب مہینوں سے افضل و اعلیٰ ہے جیسا کہ اوپر کی حدیث سے ثابت ہو۔ اسی واسطے اس مہینہ میں امت مرحومہ پر روزے فرض ہوئے اس مہینہ کا نام توریت میں (ط) اور انجیل میں (طاب) اور قرآن شریف میں رمضان ہے ط اس لئے فرمایا کہ یہ گناہوں کو کھوتا ہے۔ طاب اس لئے کہا کہ روزہ دار اس مہینہ میں گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے اور قربت بھی فرمایا اس واسطے کہ بندوں کو اس مہینہ میں اللہ پاک کے ساتھ نہایت قربت ہوتی ہے اور رمضان ماخوذ مرض سے ہے اور مرض اس بارش کو کہتے ہیں کہ جو خریف سے پہلے ہو پس اس مہینہ میں اول دس تاریخوں میں رحمت برکتی ہے اور دوسری دہائی میں مغفرت اور تیسری دہائی میں دوزخ سے آزادی اور مناقب محمدی میں لکھا ہے کہ رمضان شریف میں پندرہ رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ اول فراخی رزق، دوسرے زیادتی مال، تیسرے جو کھانا کھایا جاتا ہے وہ سب عبادت میں لکھا جاتا ہے۔ چوتھے کل اعمال نیک دوچند ہو جاتے ہیں۔ پانچویں کل فرشتے زمین و آسمان کے روزہ دار کیلئے بخشش مانگتے ہیں۔ چھٹے شیاطین بند کیے جاتے ہیں۔ ساتویں دروازے رحمت کے کشادہ ہوتے ہیں۔ آٹھویں جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے بند کیے جاتے ہیں۔ نویں ہر رات میں سات لاکھ گنہگار دوزخ سے آزاد ہوتے ہیں۔ دسویں ہر جمعہ کی رات میں اس قدر دوزخی دوزخ سے آزاد ہوتے ہیں کہ جتنے سات دن میں آزاد ہوتے ہیں یعنی ۴۹ لاکھ۔ گیارھویں آخری رات رمضان میں تمام گناہ روزے والوں کے بخشے جاتے ہیں۔ بارھویں ہر روز بہشت کو آراستہ کیا جاتا ہے۔ تیرھویں روزے داروں کی دعائیں قبول ہوتی

ہیں۔ چودھویں تمام بدن گناہوں سے روزے داروں کا پاک ہو جاتا ہے۔ پندرھویں روزے داروں کو خوشنودی اللہ پاک کی حاصل ہوتی ہے۔

اس مہینے کا فرض دوسرے مہینے کے ستر فرضوں کے برابر ہے اور نفل دوسرے مہینوں کے فرضوں کے برابر ثواب میں ہے۔ اس مہینے کے آخر دہائیہ میں شب قدر بھی ہوتی ہے اس رات کی عبادت ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے اور یہ رات بھی سب راتوں میں افضل ہے اترتے ہیں زمین پر جبرائیل علیہ السلام اور ان کے ساتھ ستر ہزار فرشتے جو سدرۃ المنتہی کے رہنے والے ہوتے ہیں ان کے ساتھ نور کے جھنڈے ہوتے ہیں۔ گاڑتے ہیں اپنے جھنڈوں کو چار مقام پر۔۔۔ کعبہ شریف کے نزدیک، قبر شریف نبی کریم ﷺ کے نزدیک، مسجد بیت المقدس کے نزدیک، طور سینہ کی مسجد کے نزدیک۔۔۔۔۔ پھر جبرائیل علیہ السلام فرشتوں سے کہتے ہیں کہ پھیل جاؤ وہ پھیل جاتے ہیں پھر کوئی مکان اور کوئی حجرہ اور کوئی گھر اور کوئی کشتی ایسی باقی نہیں رہتی جس میں مومن مرد یا مومنہ عورت ہو مگر فرشتے اس میں جاتے ہیں لیکن اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا سور یا شراب یا جنبی ہو حرام سے یا تصویر ہو اور طلوع فجر تک یہ فرشتے رہتے ہیں اور امت مرحومہ کیلئے استغفار کیا کرتے ہیں اور ہلیل ۲۷ اپنے پروردگار کی کرتے ہیں حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی رمضان کی رات میں قیام کرے ایمان کے ساتھ اور بامید ثواب تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں سو نماز تراویح قیام اللیل میں داخل ہے اس کے علاوہ اور جس قدر چاہے نفل پڑھے خصوصاً شب قدر میں شب بیداری کا بڑا ثواب ہے شب قدر میں جو جاگتا ہے اس کے پاس

فرشتے آتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں۔ اور وقت دعا کرنے کے آئین کہتے ہیں اور اس رات میں چار آدمیوں کی اس امت میں بخشش نہیں ہوتی ایک تو وہ جو ہمیشہ شراب پیئے۔ دوسرا وہ ہے جو اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرے۔ تیسرا وہ ہے جو اپنے رحم کو قطع کرے۔ چوتھا وہ ہے جو مسلمانوں سے دنیاوی عداوت رکھے۔ پس مسلمانوں کو لازم ہے کہ تراویح و دیگر نوافل سے رمضان کی راتوں کو آباد رکھیں۔ خصوصاً شب قدر میں علاوہ تراویح کے ان نوافل کو بھی ادا کریں۔ ستائیسویں شب کو چار رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے انا انزلناہ ایک بار قل ھو اللہ ستائیس مرتبہ پس باہر آیا یہ شخص اپنے گناہوں سے گویا وہ پیدا ہوا آج ہی اپنی ماں سے اور عطا کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ ہزار محل جنت میں ایک روایت یہ ہے کہ جو دو رکعت شب قدر میں پڑھے، ہر رکعت میں بعد الحمد کے انا انزلناہ ایک بار اور اخلاص تین بار پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کو عطا کرے گا ثواب شب قدر کا اور اس کے روزے قبول کرے گا اور اس کو ثواب حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت ایوب علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت نوح علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کا عطا کیا جاوے گا۔ اس کو جنت میں مشرق سے مغرب تک ایک شہر اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کوئی ستائیسویں رمضان کو چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے انا انزلناہ تین بار قل ھو اللہ پچاس بار پڑھے اور بعد سجدہ میں جا کر ایک بار کہے سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ بعد اس کے جو دعائے مانگے قبول ہوگی اور عطا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بے انتہا نعمت اور کل گناہ اس کے بخش دیئے جائیں گے اور شب قدر کی دعا یہ ہے

اللہم ۳ اِنَّكَ عَفُوٌّ تَحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي يَا عَفُوًّا غَفُورًا اس مہینے کی فضیلت تو بہت ہے مگر مختصر کیا اس ذکر کو بہ سبب طوالت کے۔ ۴

س۔ اس مہینہ رمضان شریف میں اب تک نماز تراویح کا بیان نہیں آیا یہ بھی بتا دیجئے کہ تراویح میں جماعت کیسی ہے اور نفس تراویح کیسی ہے اور اس کا وقت کیا ہے؟
ج۔ تراویح میں جماعت سنت کفایہ ☆ ہے اور تراویح سنت مؤکدہ ہے یہ عورتوں کے حق میں بھی سنت مؤکدہ ہے تراویح کا وقت عشاء کے بعد سے فجر تک خواہ وتر سے پہلے ہو یا پیچھے۔ اس قول کو ہدایہ اور محیط وغیرہ میں بھی صحیح کہا گیا ہے۔ ۵
س۔ اگر کسی کی تراویح رہ جائے اور امام و ترووں کے لئے کھڑا ہو جائے تو وہ کیا کرے؟
ج۔ اس قول کے موافق وتر امام کے ساتھ جماعت سے پڑھ لے بعد میں وہ تراویح پڑھ لے جو فوت ہو گئی ہو یا دوسرے قول کے موافق نہیں پڑھ سکتا جس میں وقت تراویح کا مابین عشاء اور وتر کے ہے۔ ۶
س۔ تراویح اگر وقت سے قضا ہو جائیں تو پھر کس وقت پڑھے؟

۳ اے اللہ! بے شک تو معاف فرمانے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے لہذا تو مجھے

معاف فرما!! اے بخشنے والے!! اے بخشنے والے!

۴ عقیۃ الطالبین (مترجم)، ص ۳۵۲، ۳۵۵، مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی، ☆ فضائل الایام والشہور، صفحہ ۴۴۲ تا ۴۴۳ دیکھیں۔

☆ سنت کفایہ یعنی بعض کے کرنے سے باقی کے ذمہ سے ساقط ہو جائے۔

۵ تحویب الابصار، درعیار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۳۹۳ تا ۳۹۵، مکتبہ امدادیہ ملتان

۶ درعیار، جلد دوم، ص ۴۹۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

ج۔ اس میں بھی دو قول ہیں ایک قول کے موافق تو پھر ان کی قضا نہیں اس لئے کہ سنت مؤکدہ ہونے کا حکم بعد نکل جانے وقت کے ان پر نہیں رہا اور دوسرا یہ ہے کہ دوسری تراویح تک تنہا قضا پڑھ لے۔ ۷۔

س۔ ایک شخص بغیر فرض پڑھے ہوئے جماعت تراویح میں شریک ہو گیا اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج۔ اس کی تراویح درست نہیں کیونکہ نماز تراویح تابع ہے نماز عشاء کے۔ پہلے اس کو عشاء کی نماز ادا کرنی چاہئے تھی۔ ۸۔

س۔ عشاء کے فرض کی جماعت نہ ہوئی تو تراویح کی نماز بھی ہو سکتی ہے یا نہیں؟
ج۔ نہیں ہو سکتی اس لئے کہ تراویح کی جماعت فرض کی جماعت کے تابع ہے۔ ۹۔
س۔ اگر ایک شخص فرض کی جماعت میں شریک نہ ہو سکا اور اس نے فرض تنہا پڑھے اب یہ شخص تراویح کی جماعت میں شریک ہو سکتا ہے یا نہیں؟

ج۔ ہاں پڑھ لے۔ ۱۰۔

س۔ ایک شخص نے فرض نماز تنہا پڑھی یہ شخص وتر جماعت سے پڑھے یا نہیں؟

ج۔ یہ شخص وتر جماعت سے پڑھ لے۔ ۱۱۔

۷۔ تنویر الابصار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۹۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۸۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۱۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۹۔ تنویر الابصار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۹۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۰۔ رد المحتار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۹۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۱۔ رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۰۰، میں بالکل اس کے خلاف ہے۔

س۔ ایک گروہ نے فرض عشاء کے تو جماعت سے ادا کئے مگر تراویح جماعت سے ادا نہیں کی آیا یہ گروہ جماعت وتر کی بھی پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

ج۔ اس صورت میں جماعت وتر بھی نہیں پڑھ سکتا اس لئے کہ وتر کی جماعت تراویح کی جماعت کے تابع ہے۔ ۸۲

س۔ تراویح کے سوا اور نفلوں میں جماعت کرنا کیسا ہے مثل لیلۃ الرغائب کے اور صلوٰۃ قدر وغیرہ؟

ج۔ بجز تراویح کے ان سب میں جماعت مکروہ ہے۔ ۸۳

س۔ آپ نے تو پہلے باب الامامت میں دو تین آدمیوں سے بشرطیکہ بے بلائے ہوئے جمع ہوں نفلوں کی جماعت جائز بتلائی ہے اگر ان نفلوں میں بھی دو تین آدمیوں سے جماعت ہو جائے تو کیسا؟

ج۔ اگرچہ وہ تین آدمیوں کی اقتداء بے بلائے نفل میں درست ہے مگر جماعت کا ثواب نہیں ملتا اور جبکہ جماعت کا ثواب ہی نہیں ملتا تو پھر دو تین آدمیوں کے ساتھ بھی نفلوں کا پڑھنا بے سود ہے۔ ۸۴

س۔ اکثر نمازی تراویح میں سستی کی وجہ سے امام کا انتظار رکوع میں جانے کا کرتے ہیں اور تا جانے رکوع کے اتنی دیر بیٹھے رہتے ہیں یا اونگھا کرتے ہیں یہ فعل کیسا ہے اور تراویح بیٹھ کر پڑھنا بلا عذر کیسا ہے؟

۸۲ رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۹۹، ۵۰۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۸۳ در مختار، جلد دوم، ص ۵۰۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۸۴ رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۰۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

ج۔ مکروہ ہے۔ ۸۵۔

س۔ تراویح کی کتنی رکعتیں ہیں؟

ج۔ بیس رکعتیں ہیں، پانچ ترویحوں کے ساتھ، ہر ترویجہ میں چار رکعتیں دو سلاموں سے ہوتی ہیں۔ اور ان پانچ ترویحوں کے اندر بیٹھنا مستحب ہے بیٹھ کر آدمی مختار ہے، خواہ تسبیح ☆ پڑھے، خواہ قرآن پڑھے، خواہ نقلیں پڑھے یا خاموش بیٹھا رہے۔ ۸۶۔

س۔ تراویح میں قرآن پڑھنا کیسا ہے؟

ج۔ ایک بار پڑھنا تو سنت ہے اور دو مرتبہ کا پڑھنا فضیلت رکھتا ہے اور تین دفعہ کا پڑھنا افضل ہے۔ ۸۷۔

س۔ اگر قوم ایک قرآن کے سننے سے بھی سستی کرے تو قرآن ختم کرنا چاہئے یا نہیں؟

ج۔ قوم کی سستی کی وجہ سے ایک قرآن کا ختم نہ چھوڑا جائے اس لئے کہ قرآن مجید میں

۸۵۔ در مختار، جلد دوم، ص ۴۹۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ (کیونکہ اس میں منافقین سے مشابہت ہوتی ہے۔ باری تعالیٰ نے فرمایا: وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالً ۝ منافق جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو تھکے جی سے۔

☆ اگر تسبیح پڑھے تو یوں پڑھے: سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْعُدَّةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوتُ سُبُّوْهُ قُدُّوْهُ رَبَّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَنَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُكَ مِنَ النَّارِ (رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۹۷، مکتبہ امدادیہ ملتان)

۸۶۔ ۱۔ تنویر الابصار، در مختار، جلد دوم، ص ۴۹۵ تا ۴۹۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد دوم، ص ۱۱۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۸۷۔ ۱۔ در مختار، جلد دوم، ص ۴۹۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۱۷، نورانی کتب خانہ پشاور۔

کچھ اوپر چھ ہزار آیتیں ہیں اور شمار تراویح کی رکعتوں کے چھ سو ہیں اگر مہینہ تیس دن کا ہو تو اس حساب سے ہر رکعت میں دس آیتیں ہوں گی۔ دس آیتوں کا ہر رکعت میں پڑھنا اور سننا کچھ دشوار نہیں ہے۔ ۸۸۔

س۔ ہمارے زمانہ میں جو حفاظ بعوض قرآن سنانے کے اجرت ٹھہرا لیتے ہیں یہ کیسا؟
ج۔ قرآن شریف سنانے کے عوض میں اجرت لینا ناجائز ہے قرآن کو تو اللہ تعالیٰ کے واسطے سنائیں۔ اگر اپنے آنے اور جانے کے عوض یا پابندی وقت کے بدلے میں ٹھہرا لیا جائے تو مضائقہ نہیں فقہائے متاخرین نے جواز اجرت کیلئے یہ حیلہ رکھا ہے۔ ۸۹۔
س۔ ایک مسجد میں اگر تراویح کی نماز دو مرتبہ پڑھی جاوے تو کیسی؟

ج۔ مکروہ ہے اور اگر ایک امام دو جگہ پوری پوری تراویح پڑھائے تو بھی درست نہیں۔ ۹۰۔
س۔ تراویح کو اگر دو امام پڑھائیں تو کیسا؟

ج۔ افضل تو یہی ہے کہ ایک امام سب تراویح پڑھائے اگر دو امام پڑھائیں تو مستحب ہے کہ ہر ایک امام پورا ترویج پڑھا کر جدا ہو۔ ۹۱۔

س۔ فرض اور وتر تو ایک امام پڑھائے اور تراویح دوسرا۔ آیا یہ بھی جائز ہے یا نہیں؟
ج۔ جائز ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرض اور وتر کی امامت خود کیا کرتے تھے اور تراویح ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پڑھایا کرتے تھے۔ ۹۲۔

۸۸ رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۹۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۸۹ رد المحتار، جلد دوم، ص ۳۰۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۹۰ فتاویٰ عالمگیری، جلد دوم، ص ۱۱۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۹۱ فتاویٰ عالمگیری، جلد دوم، ص ۱۱۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۹۲ فتاویٰ عالمگیری، جلد دوم، ص ۱۱۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔

س۔ اگر تراویح کی دو رکعتیں قراءت کی غلطی یا کسی اور سبب سے فاسد ہو جائیں تو جو اس میں قرآن پڑھ لیا گیا ہے کیا اس کو بھی پھر سے پڑھے؟

ج۔ ہاں! اس قراءت کو پھر سے پڑھے تاکہ ختم قرآن صحیح نماز میں ادا ہو۔ ۹۳

س۔ جہاں کہیں ختم قرآن نہ ہو وہاں تراویح کا پڑھنا بہتر کون سی سورتوں سے ہے؟
ج۔ الم تر کیف سے پڑھنا بہتر ہے کہ اس میں بھول رکعتوں کی بھی نہیں ہوتی اور یاد کرنے میں دل بھی نہیں ہٹتا۔ ۹۴

س۔ اگر امام بلا عذر بیٹھ کر تراویح پڑھائے اور مقتدی کھڑے ہوئے اقتداء کریں تو اقتداء صحیح ہے؟

ج۔ صحیح ہے۔ ۹۵

س۔ امام نے دوسری رکعت تراویح کے اندر قعدہ سہوا نہیں کیا تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو گیا تو اب اس کو کیا کرنا چاہئے؟

ج۔ تیسری رکعت کے سجدہ تک یاد آ جائے تو قعدہ دوسری رکعت کا کر کر سلام پھیرے اور اگر تیسری رکعت کے سجدہ کرنے کے بعد یاد آیا تو اب ایک رکعت اور ملائے اس صورت میں قیاس چاہتا تھا کہ نماز فاسد ہو جائے مگر استحساناً فساد نماز کا حکم نہیں دیا گیا۔ اور یہ چار رکعتیں قائم مقام دو رکعتوں کے ہوں گی اس میں مسئلہ کو یاد رکھنا چاہئے کہ

۹۳ فتاویٰ عالمگیری، جلد دوم، ص ۱۱۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۹۴ فتاویٰ عالمگیری، جلد دوم، ص ۱۱۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۹۵ فتاویٰ عالمگیری، جلد دوم، ص ۱۱۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

کثیر الوقوع ہے۔ ۹۶

س۔ یہ جواب تو اس سوال کا ہے جبکہ امام نے قعدہ نہ کیا ہو اور اگر قعدہ بہ قدر تشہد دوسری رکعت کا کر کے تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر امام دوسری رکعت کا قعدہ کر کے تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو گیا اور پھر اس نے چار رکعت تراویح کی ادا کر لیں تو اب یہ چاروں ہی رکعت شمار میں آئیں گی۔ ۹۷

س۔ دسواں مہینہ سال کا شوال ہے اس کے بھی فضائل معہ نفلوں کے اور اس کا ثواب بیان فرمائیے؟

ج۔ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ پہلی رات شوال میں جس کی صبح کو عید ہوتی ہے چند ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اور وہ ندا کرتے ہیں کہ اے اللہ کے بندو خوشخبری ہو تم کو اس رات کی کہ بخش دیا تم کو اللہ تعالیٰ نے اس واسطے کہ رکھے تم نے روزے رمضان کے اور اگر تم رکھو چھ روزے شوال میں بھی تو دے گا تم کو اللہ تعالیٰ بڑا مکان جنت میں کہ نہ دے گا ایسا مکان کسی کو مگر اسی شخص کو کہ جس نے تمہارے موافق عمل کیا ہو۔

دوسری حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی چھ روزے شوال کے رکھے لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ثواب تمام امت محمدیہ علیہم السلام کا اور جبکہ پائی اس نے ساتھ امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے جنت میں۔ ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو بعد رمضان کے چھ روزے شوال کے رکھے اس نے تمام سال کے

روزے رکھے اور ثواب ملتا ہے شہیدوں کا بدر کے شہیدوں میں سے، یہ تو اس ماہ کے روزوں کی فضیلت ہے اب نمازوں کی فضیلت سننا چاہئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اول رات شوال میں یادن میں بعد نماز عید کے چار رکعت اپنے گھر میں پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۃ اخلاص اکیس مرتبہ پڑھے پس کھولے گا اللہ تعالیٰ واسطے اس کے آٹھوں دروازے بہشت کے اور بند کرے گا واسطے اس کے ساتوں دروازے دوزخ کے اور نہیں مرے گا وہ شخص جب تک اپنا مکان جنت میں نہ دیکھ لے گا۔ دوسری روایت یہ ہے کہ پڑھے ماہ شوال میں آٹھ رکعت رات کو یادن کو اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۃ اخلاص پچیس مرتبہ پڑھے پھر سلام کے بعد ستر مرتبہ سبحان اللہ اور ستر مرتبہ درود شریف پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ پس کھولے گا اللہ تعالیٰ واسطے اس کے دروازے رحمت اور حکمت کے اسکے دل میں اور بنادے گا اللہ تعالیٰ واسطے اس کے بڑا مکان جنت میں کہ نہ ہوگا اس سے بڑا مکان کسی کا اور روا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی ستر حاجتیں دنیا میں۔ ۹۸۔

س۔ سال کا گیارہواں مہینہ ذی قعدہ کا ہے اس کے اندر بھی عبادت کرنے کا ثواب بتلائیے؟

ج۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی روزے رکھے ایک دن ذی قعدہ کے مہینہ میں لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے واسطے ہر ساعت میں ثواب حج کے قبول ہونے کا اور ہر دم کے ساتھ آزاد کرنے غلام کا دوسری حدیث میں آیا ہے کہ بزرگ جانو ذی قعدہ کے

مہینے کو کہ یہ اول مہینہ ہے مہینوں حرام سے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ اس مہینہ میں دوشنبہ یعنی پیر کے دن روزہ افضل ہے ہزار برس کی عبادت سے۔ نفل نمازوں کے بارے میں حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی اول رات ذی قعدہ چار رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے ۲۳ بار سورۃ اخلاص پڑھے تو اس کیلئے اللہ تعالیٰ جنت میں چار ہزار مکان یا قوت سرخ کے بنادے گا اور ہر مکان کے اندر جواہر کے تخت ہوں گے اور اوپر ہر تخت کے حور بیٹھی ہوگی کہ پیشانی اس کی آفتاب سے زیادہ روشن ہوگی ایک روایت میں ہے کہ ہر رات میں ذی قعدہ کی دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کی سورۃ اخلاص تین بار پڑھے تو اس نے حاصل کیا ثواب ہر رات کو ایک شہید اور ایک حج کا اور جو کوئی پڑھے ہر جمعہ میں اس مہینہ کی چار رکعت ہر رکعت میں بعد الحمد کے ۲۱ بار قل ھو اللہ۔ لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اس کے ثواب حج اور عمرے کا اور فرمایا کہ جو کوئی بیچ شنبہ کے دن اس مہینہ میں سو رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں دس بار سورۃ اخلاص بعد الحمد کے پڑھے تو اس نے ثواب بے انتہا پایا۔ ۹۹

س۔ سال کا بار ھواں مہینہ ذی الحجہ ہے اس کے فضائل معہ نوافل وغیرہ کی بیان کیجئے۔
ج۔ اس ماہ مبارک کی بہت فضیلت ہے خصوصاً اول عشرہ کے دس دنوں اور دس راتوں کی تو بہت ہی کچھ فضیلت آئی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ دنیا کے دنوں میں سب سے بزرگ دن، ذی الحجہ کے اول دس دن ہیں۔ دوسری حدیث شریف میں آیا ہے کہ مہینوں کا سردار رمضان ہے اور سب سے زیادہ از روئے حرمت ذی الحجہ ہے اس مہینہ میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے خاص دوستی پائی

پھر اپنا مال مہمانوں کے لئے اور اپنی جان آگ کیلئے اور اپنا بیٹا قربانی کے لئے اور اپنا دل رحمٰن کے لئے خرچ کیا اور ان ہی دنوں میں حضرت اسماعیل علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کی بنیاد ڈالی۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ایک روزہ اس مہینہ کا برابر ہے ثواب میں شب قدر کے پس بہت کرو اس مہینہ کے دس دنوں میں تہجد اور تسبیح اور تہلیل اور تکبیر یہ مہینہ وجوب ادائے حج کا ہے۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو اول دن ماہ ذی الحجہ کے روزے رکھے گویا اس نے جہاد کیا اللہ کی راہ میں دو ہزار برس تک اس طرح کہ نہ آرام کیا اس نے ایک ساعت اور دوسری تاریخ کے روزہ رکھنے کا ثواب یہ ہے کہ گویا اس نے عبادت کی اللہ پاک کی دو ہزار برس اور تیسرے دن ذی الحجہ کے جو کوئی روزہ رکھے تو گویا اس نے تین ہزار غلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کے آزاد کئے اور اگر چوتھے دن روزہ رکھے تو اس کو ثواب چار سو برس کی عبادت کا ملتا ہے اور پانچویں دن کے روزہ کا ثواب پانچ ہزار انگوں کو کپڑا پہنانے کا ہے اور چھٹے دن روزہ رکھنے کا ثواب چھ ہزار شہیدوں کے برابر ہے اور ساتویں دن روزہ رکھنے والے کے اوپر ساتوں دروازے دوزخ کے حرام ہو جاتے ہیں اور آٹھویں دن روزہ رکھنے والے پر آٹھوں دروازے بہشت کے کھل جائیں گے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ جو کوئی اول ذی الحجہ کے روزے رکھے گا تو گویا اس نے چھتیس ہزار قرآن پاک ختم کئے۔ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ زمانہ رسول اللہ ﷺ میں ایک معنی گویا تھا کہ دوست رکھتا تھا راگ کو۔ وہ شخص جب ذی الحجہ کا چاند دیکھتا تو روزہ رکھتا یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی آپ نے فرمایا کہ اس مرد کو حاضر کرو پس آپ نے اس سے فرمایا کہ ان دنوں کے روزے رکھنے پر کس چیز نے تجھے آمادہ

کیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ دن عبادت اور حج کے ہیں دوست رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی دعا میں مجھ کو بھی شریک کرے آنحضرت ﷺ نے فرمایا تیرے لئے ہر دن کی گنتی کے برابر جس کا تو روزہ رکھتا ہے ایک غلام آزاد کرنے کا اور سواونٹ ہدی بھیجے اور سو گھوڑے کا جن پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں سواری کی جائے ثواب ہے۔ پھر جب یوم الترویہ ہوگا تیرے لئے ہزار غلام آزاد کرنے اور ہزار اونٹ قربانی کے اور ہزار گھوڑے کہ جن پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں سوار کئے جائیں ثواب ہے پس جب عرفہ کا دن ہوگا تیرے لئے دو ہزار غلام آزاد کرانے اور اسی قدر اونٹ اور اسی قدر گھوڑے اللہ کی راہ میں دینے کا ثواب ہے اور ایک سال پچھلے روزوں کا ثواب ہے۔ اسی طرح ان دنوں نفل نمازوں کا ثواب بھی بے شمار ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی اول رات ذی الحجہ میں چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے سورۃ اخلاص پچیس مرتبہ پڑھے تو لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ثواب بے شمار۔ اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کوئی پڑھے ہر رات میں دسویں ذی الحجہ تک بعد وتروں کے دو رکعت ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۃ کوثر اور سورۃ اخلاص تین تین بار تو داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو مقامِ عتیمین میں اور لکھے گا اس کے ہر مال کے صدقہ میں ہزار نیکیاں اور ثواب پایا اس نے ہزار دینار صدقہ دینے کا اور اگر کوئی اس مہینہ کی کسی رات کی بچھلی تہائی میں چار رکعت بعد الحمد کے ہر رکعت میں آیہ الکرسی تین بار اور سورۃ اخلاص تین بار اور معوذتین ایک ایک بار اور بعد قارغ ہونے نماز سے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے شُهْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوتِ شُهْحَانَ ذِي الْقَلْبَةِ وَالْمَلَكُوتِ شُهْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ لَا إِلَهَ

الْأَهْوِيْحِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا عَلَى كُلِّ حَالٍ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا رَبَّنَا جَلَّ جَلَالُهُ
وَقُدْرَتُهُ بِكُلِّ مَكَانٍ

پھر جو چاہے دعا کرے اس کے لئے اجر ہے جیسے کسی نے حج کیا بیت اللہ
حرمت والے کا اور نبی کریم کے روضہ کی زیارت کی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اور
جو دعائے مانگے گا اس کو عطا کی جائے گی۔ اور اگر دسوں نمازوں میں اس نماز کو اس ترکیب
سے پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو فردوس اعلیٰ میں داخل کرے گا اور اس سے ہزار برائی
مٹا دے گا اور کہا جائے گا کہ نئے سرے سے عمل کئے جا اور جو کوئی جمعہ کے دن ذی الحجہ
کے مہینہ میں چھ رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے سورۃ اخلاص پندرہ
بار اور تمام رکعتوں کے بعد سلام کہے پھر دس بار پڑھے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ
الْمُبِينُ اور دس بار درود شریف تو اللہ تعالیٰ اس سے پہلے کسی کو جنت میں داخل نہیں

۱۰۰ غنیۃ الطالبین (مترجم)، ص ۳۸۱ تا ۳۸۳، مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی۔ درۃ الناصحین،

صفحہ ۳۴۰، کوئٹہ اور آٹھ روزوں کے فضائل نہیں ملے، البتہ ذوالحجہ کے دس دنوں کی فضیلت میں
حدیث شریف ہے: مَا مِنْ أَيَّامٍ أَعْمَلُ الصَّالِحِينَ فِيْهَا أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ
الْعَشْرِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَلَا الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ: وَلَا الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ
بِشَيْءٍ ○ کوئی دن ایسے نہیں جن میں نیک عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں ان دس دنوں سے زیادہ پسندیدہ
ہو، تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں تو آپ نے فرمایا، جہاد فی سبیل اللہ
بھی نہیں، مگر وہ جو اپنے مال و جان کے ساتھ نکلا اور ان میں سے کچھ بھی پلٹ کر واپس نہ آیا
(ترمذی شریف، ابواب الصوم، باب العمل فی ایام العشر)

کرے گا۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی عرفہ کی رات میں یعنی نویں رات کو سو رکعت نفل ادا کرے ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ہو اللہ ایک بار یا تین تین بار پڑھے بخشے گا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو اور اس کے لئے جنت میں یا قوت کا سرخ مکان بنایا جائے گا۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ شب عرفہ میں دو رکعت نفل پڑھے، اول رکعت میں بعد الحمد شریف کے سو مرتبہ آیہ الکرسی اور دوسری رکعت میں بعد الحمد شریف کے سورۃ اخلاص سو مرتبہ، بخشے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی نماز کی برکت سے ستر آدمی اس کے ساتھ۔ جو کوئی شب سحر یعنی دسویں رات کو جس کی صبح کو عید ہوتی ہے بارہ رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ہو اللہ پندرہ مرتبہ تو تمام گناہوں سے پاک ہوا، اور ثواب حاصل کیا اس نے ستر برس کی عبادت کا۔ ایک نماز اسی رات کی یہ بھی ہے کہ چار رکعت نفل ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے ایک بار اخلاص ایک بار فلق اور ایک بار ناس بعد سلام کے ستر بار سبحان اللہ اور ستر بار درود شریف پڑھے بخشے جائیں گے تمام گناہ اسکے اور دسویں تاریخ و بعد نماز عید الاضحیٰ کے گھر پر آکر چار رکعت نفل جو کوئی ادا کرے اور اس میں اول رکعت کے اندر بعد الحمد شریف کے سج اسم ایک بار اور دوسری میں بعد الحمد شریف کے والقص ایک بار اور تیسری رکعت میں بعد الحمد شریف کے والیل ایک بار اور چوتھی رکعت میں بعد الحمد شریف کے والضحیٰ ایک بار پڑھے پس پایا اس نے ثواب تمام کتب آسمانی کے پڑھنے کا اور جو کوئی قربانی کے بعد دو رکعت نفل پڑھے تو وہ شخص شامل ہوا حاجیوں کے ثواب میں اور قبول ہوئی قربانی اس کی اللہ پاک کے نزدیک اور پایا ثواب اس کے بدلہ میں ہر بال قربانی کے۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم اگر کوئی فقیر ہو اور اس کو قربانی کی توفیق نہ ہو تو کیا کرے تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے : بعد نماز عید کے اپنے گھر میں آ کر دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے سورہ کوثر تین بار پڑھے پس اللہ تعالیٰ اس کو اونٹوں کی قربانی کا ثواب عطا کرے گا اور دسویں تاریخ کو عید کی نماز سے پہلے جو کھانے اور پینے اور جماع سے اپنے کو روکے تو اس کے نامہ اعمال میں ساٹھ ہزار برس کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے اور عید الاضحیٰ کے دن غسل کرنے کا ثواب ایسا ہے گویا اس نے دریائے رحمت میں غوطہ لگایا اور تمام گناہ معاف ہو گئے اس کے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کہ جو کوئی عید الاضحیٰ کو نئے کپڑے بدلے اور پرانے فقیر کو صدقہ دیدے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ستر حلقے نوری بہشت کے اس کو پہنائے گا لواء الحمد کے نیچے کھڑا ہوگا عطر ملنے کا ثواب بہ نیت تعظیم ملائکہ جو مومنین سے مصافحہ کرتے ہیں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ثواب غلام آزاد کرنے کا لکھتا ہے۔ ۱۰۰ مختصر کیا ہم نے بہ سبب طوالت رسالہ کے فضائل اس مہینہ مبارک کے حریص اطاعت کو یہ بھی بہت ہے۔

س۔ ہفتہ کی نمازوں میں سب سے پہلے شنبہ کی رات کے نفل بیان کیجئے؟

ج۔ جو کوئی ہفتہ کی رات کو درمیان مغرب اور عشاء کی بارہ رکعتیں پڑھے اور پڑھے ان میں جو چاہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے بہشت میں ایک محل بناتا ہے اور اس نے گویا ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر صدقہ کیا اور یہود کے دین سے بیزار ہوا اور اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کو بخش دے۔ ۱۰۱

س۔ شنبہ کے دن کے نفل بھی علاوہ سنن موکدہ موقتہ کے بیان فرمائیے؟

ج۔ شنبہ کے دن کی چار رکعت نفل ہیں اس دن میں ان چار رکعتوں کو علاوہ اوقات مکروہہ کے جب چاہے پڑھے ہر رکعت میں قل یا ایہا الکافرون تین بار پڑھے بعد فارغ ہونے کے آیۃ الکرسی ایک بار پڑھے: حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اس نماز نفل کو شنبہ کے دن ادا کرے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے حج اور عمرہ کا ثواب ہے اور ہر حرف کے عوض ایک سال کے روزوں کا اور ایک سال کی راتوں کے قیام کا ثواب ہے اور عطا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بدلے ہر حرف کے ثواب شہید کا اور ہوگا یہ شخص سایہ عرش کے نیچے ساتھ نبیوں اور شہیدوں کے۔ ۱۰۲

س۔ یک شنبہ یعنی اتوار کی رات کے نفل بھی مع فضائل کے بیان کیجئے؟

ج۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی پڑھے یک شنبہ یعنی اتوار کی رات کو بیس رکعت نماز ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے سورۃ اخلاص پچاس بار معوذتین ایک ایک بار پھر سلام پھیر کر استغفار سو مرتبہ اپنے والدین کے واسطے پڑھے اور درود شریف سو مرتبہ پڑھ کر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے اور کہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنْ اَدَمَ صَفْوَةُ اللّٰهِ وَفِطْرَتُهُ وَاِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمُوسٰی کَلِیْمُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَعِیْسٰی رُوْحُ اللّٰهِ سُبْحٰنَهُ وَ مُحَمَّدٌ حَبِیْبُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

تو اس کے لئے کافروں اور مسلمانوں کی گنتی کے موافق ثواب لکھا جائے گا اور اسے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ امن والوں میں اٹھائے گا، اور اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ

بہشت میں پیغمبروں کے ساتھ داخل کرے۔ ۱۰۳

س۔ یکشنبہ یعنی اتوار کے دن کے نفل مع فضائل بیان کیجئے؟

ج۔ اتوار کے دن چار رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے امن الرسول تمام رکوع تک ایک بار پڑھے حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی اتوار کے دن ان چار رکعتوں کو اس ترکیب سے ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے نیکیاں بہ عدد نصرانی اور نصرانیہ کے لکھتا ہے اور اس کو ثواب نبی کا عطا کرے گا اور حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا اور ہر رکعت کے عوض اس نمازی کو ہزار نماز کا ثواب بھی ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس نمازی کو دن قیامت کے جنت میں ہر حرف کے بدلے ایک شہر جو مشک سے بنا ہوا دے گا۔ دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ جو کوئی اتوار کے دن بعد نماز ظہر کے چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ اول رکعت میں بعد الحمد کے سورۃ الم سجدہ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے دو رکعتوں میں تَبَارَكَ الَّذِي پڑھ کر تشہد کرے اور سلام پھیر دے پھر کھڑا ہو اور الحمد کے بعد دونوں رکعتوں میں سورۃ جمعہ پڑھے اور بعد سلام کے حاجت اپنی طلب کرے اللہ تعالیٰ اس حاجت کو قبول فرما کر روا کرے گا اور دین نصاریٰ سے محفوظ رکھے گا۔ ۱۰۴

س۔ دوشنبہ یعنی پیر کی رات کے نفل بھی بیان کیجئے؟

ج۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو پڑھے پیر کی رات کو چار رکعت نفل اول رکعت میں بعد الحمد کے قل ہو اللہ دس بار

اور دوسری میں بعد الحمد شریف قل ہو اللہ میں بار اور تیسری میں تیس بار اور چوتھی میں چالیس بار پھر بعد سلام کے سورۃ اخلاص اور استغفار اور درود شریف پچتر مرتبہ پڑھے پھر اپنے رب سے اپنی حاجت طلب کرے پس حق تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کی حاجت کو اپنے فضل سے پورا کرے اور اس نماز کا نام نماز حاجت بھی ہے دوسری روایت حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی پڑھے پیر کی رات کو دو رکعت نفل ہر رکعت میں بعد الحمد قل ہو اللہ پندرہ بار اور بعد سلام کے پندرہ مرتبہ آیۃ الکرسی اور پندرہ مرتبہ استغفار۔ اللہ تعالیٰ اس کو اہل جنت سے کرے گا، اگرچہ ہو وہ اصحاب دوزخ سے اور تمام گناہ ظاہر کے بخش دیئے جاتے ہیں اور ہر ایک آیت قرآن کے بدلے کہ نماز میں پڑھی ہے اس کے لئے ثواب حج اور عمرہ کاملہ ہے اور اگر آئندہ پیر تک مر جائے تو شہید مرنے ہے۔ ۱۰۵

س۔ دو شنبہ یعنی پیر کے دن کے نفل مع فضائل کے بیان کیجئے؟

ج۔ جو کوئی پیر کے دن کسی وقت بارہ رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے آیۃ الکرسی ایک بار اور بعد فارغ ہونے کے سورۃ اخلاص بارہ بار استغفر اللہ بارہ مرتبہ تو ندا کی جائے گی قیامت کے دن اس کو کہ کہاں ہے فلاں؟ کھڑا ہوئے اور لے ثواب اللہ تعالیٰ سے پس آئے گا وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک، دے گا اللہ تعالیٰ اس کو ہزار ملے جنت کے اور تاج جنتی پہنائے گا وہ اس کو اور ہوں گے اس کے لئے ایک لاکھ فرشتے جو جنت میں اس کا استقبال کریں گے اور ہر فرشتہ کے ساتھ ہدیہ بے بہا ہوگا اور وہ اس کے ساتھ چلیں گے جنت میں یہاں تک کہ ہزار نورانی مخلوق پر سے گزرے۔

ایک نماز دو رکعت کے ساتھ بروقت بلند ہونے آفتاب کے بھی اور آئی ہے اس میں بعد الحمد کے ہر رکعت میں آیۃ الکرسی ایک بار قل ہو اللہ ایک بار معوذتین ایک ایک بار پڑھنی فرمائی ہے اور بعد سلام کے اَسْتَغْفِرُ اللہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ اور درود شریف دس دس بار پڑھے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ ۱۰۶۔

س۔ منگل کی رات اور دن کے نفل مع فضائل بیان فرمائیے؟

ج۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی منگل کی رات میں دس رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے اذا جاء نصر اللہ پانچ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایسا بڑا مکان بنا دے گا جس کی وسعت دنیا سے سات حصہ زیادہ ہوگی۔ ۱۰۷۔

منگل کے دن نفلوں کے متعلق حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی منگل کے دن بعد ارتفاع آفتاب دس رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے آیۃ الکرسی ایک بار سورۃ اخلاص تین بار پڑھے تو اس کے اوپر ستر دن تک کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا ہے اور اگر مرا ان ستر دنوں کے اندر تو شہید مرا اور ستر برس کے گناہ اس کے بخش دیئے گئے۔ ۱۰۸۔

س۔ بدھ کی رات کی نماز بھی بیان فرمائیے؟

ج۔ معاذ بن حیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو

۱۰۶ غنیۃ الطالبین (مترجم)، ص ۵۶۳، مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی۔

۱۰۷ غنیۃ الطالبین (مترجم)، ص ۵۶۷، مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی۔

۱۰۸ غنیۃ الطالبین (مترجم)، ص ۵۶۳، مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی۔

بدھ کے دن بارہ رکعت وقت بلند ہونے آفتاب کے یعنی بعد نماز اشراق پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۃ اخلاص تین بار اور معوذتین تین بار ادا کرے تو ندا کرتا ہے اس کو فرشتہ نزدیک عرش کے کہ اے بندہ خدا! نئے سرے سے شروع کر اپنے عمل کو پس تحقیق بخش و یا تجھ کو اللہ تعالیٰ نے اور اللہ پاک دور کرتا ہے اس سے عذاب قبر اور اس کی تنگی اور اس کے اندھیرے کو اور دور کرے گا قیامت کے دن اس کی تکلیفوں کو اور اس دن اس کا عمل مثل نبیوں کے اٹھایا جائے گا۔ ۱۰۹۔

س۔ پنج شبہ کی رات اور دن کی نفل مع فضائل بیان فرمائیے؟

ج۔ اس رات میں جو کوئی درمیان مغرب اور عشاء کے دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد کے آیۃ الکرسی پانچ بار اور قل ہو اللہ پانچ بار اور معوذتین پانچ مرتبہ پھر نماز سے فارغ ہو کر پندرہ مرتبہ استغفار پڑھے اور اس کا ثواب ماں باپ کی ارواح کو بخش دے تو اس نے ماں باپ کا حق ادا کیا اگرچہ ہو اس کے ماں باپ ناراض دنیا میں اور عطا کرتا کہ اللہ تعالیٰ اس نمازی کو ثواب صد یقوں اور شہیدوں کا پنج شبہ کے دن کے متعلق حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی جمعرات کے دن درمیان ظہر اور عصر کے دو رکعت اس طرح پڑھے کہ اول رکعت میں بعد الحمد شریف کے آیۃ الکرسی سو مرتبہ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے قل ہو اللہ سو مرتبہ اور بعد فراغ نماز کے درود شریف سو مرتبہ تو عطا کرے کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ثواب رجب اور شعبان اور رمضان کا روزہ

رکھنے والوں کے مثل اور ہوگا واسطے اس کے ثواب مثل حاجیوں کعبہ شریف کے اور دی جاتی ہیں اس کو نیکیاں بہ عدد مومنین کے۔ ۱۰۱

س۔ جمعہ کی رات اور دن کے نفل بھی مع فضائل کی بیان فرمائیے۔

ج۔ فرمایا آنحضرت ﷺ نے جو کوئی جمعہ کی رات میں درمیان مغرب اور عشاء کے بارہ رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں دس مرتبہ قل ھو اللہ پڑھے تو گویا اس نے بارہ برس تک اللہ پاک کی عبادت کی جس کے دنوں میں روزہ رکھا اور رات کو قیام کیا دوسری روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یوں آئی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کوئی جمعہ کی رات کو عشاء کی نماز جماعت سے پڑھ کر بعد سنتوں کے دس رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے قل ھو اللہ ایک مرتبہ اور معوذتین ایک ایک بار پھر بعد سلام کے وتر پڑھے اور سورہ اوپر پہلوئے راست اپنے کے قبلہ کی طرف منہ کر کے تو گویا اس نے زندہ کیا شب قدر کو اس رات میں درود شریف کی بھی کثرت کرے اور جمعہ کا دن تو تمام نماز کا ہے اول تو اس دن چاشت اور اشراق کی نماز کا ثواب علاوہ اور دنوں کے زیادہ ہے کہ دو رکعت پر دو سو برائیاں دور کی جاتی ہیں اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو کوئی چار رکعت پڑھے اس کو چار سو درجہ جنت میں عطا ہوں گے اور اگر آٹھ رکعت نفل پڑھے تو اس کو آٹھ سو درجہ جنت میں بلند کئے جائیں گے اور تمام گناہ اس کے بخش دیئے جائیں گے اور اگر بارہ رکعت پڑھے تو بارہ سو نیکی لکھی جائیں گی اور بارہ سو گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور جو شخص درمیان ظہر اور عصر کے دو رکعت پڑھے اول رکعت میں بعد الحمد شریف کے آیہ الکرسی ایک بار اور پچیس مرتبہ

قل اعوذ برب الفلق دوسری رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل هو اللہ ایک بار اور دو
العلیٰ العظیم پچاس مرتبہ تو یہ شخص نہ مرے گا جب تک اپنے رب کو خواب میں نہ دیکھے
گا۔ ۱۱۱

مکتوب حضرت شیخ شرف الدین یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے کہ
جمعہ کے دن جو کوئی چار رکعت نفل ایک سلام سے جس وقت چاہے اس طرح پڑھے کہ
ہر رکعت میں بعد الحمد کے آیۃ الکرسی ایک بار اور انا عطينا الکونیندرہ بار بعد نماز کے
دروود شریف سو مرتبہ پڑھے۔ پھر اس دعا کو ایک بار پڑھے اَللّٰهُمَّ يَا سَابِقَ الْفَوَاتِ
وَيَا سَامِعَ الصُّوْتِ وَيَا مُخِي الْعِظَامِ بَعْدَ الْمَوْتِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ اٰلِ
وَاجْعَلْ لِّيْ خَرَجًا وَمَخْرَجًا مِّمَّا اَنَا فِيْهِ اِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ تَقْدِرُ وَاَنْتَ
عَلَّامُ الْغُيُوْبِ يَا رَاحِمَ الْعَطَايَا وَيَا غَافِرَ الْخَطَايَا سُبُوْحٌ قُلُوْسُ رَبِّنَا وَرَبُّ
الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيُّ
الْاَعْظَمُ يَا سَابِرَ الْغُيُوْبِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ اَجْمَعِيْنَ۔ تو اللہ پاک اس کی فوت شدہ نمازوں کا جن کی تعداد
معلوم نہیں ہے کفارہ کرے گا۔ ۱۱۲ (الم یوجدنی کتاب، وتفرد بہ رکن دین)

س۔ دن میں کتنی رکعت اور رات میں کتنی رکعت تک ایک سلام سے پڑھ سکتا ہے؟
ج۔ دن میں چار رکعت تک ایک سلام سے ساتھ پڑھ سکتا ہے اگر چار سے زیادہ ایک
سلام کے ساتھ پڑھے گا تو نفل مکروہ ہوں گے اور رات میں آٹھ رکعت تک ایک سلام

سے پڑھ سکتا ہے اگر آٹھ رکعت سے زیادہ ایک سلام سے پڑھے گا تو مکروہ ہوں گی ۱۱۲۔

س۔ دن اور رات میں چار رکعت نفل دو سلام سے پڑھنا افضل ہے یا ایک سے؟

ج۔ ایک سلام سے چار رکعت کا پڑھنا افضل ہے یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی ایک سلام سے

چار رکعت پڑھنے کی نذر کرے اور بروقت ادائیگی دو سلام سے پڑھے تو نذر ادا نہ ہوگی

اور اگر دو سلام سے پڑھنے کی نذر کرے اور پھر ایک سلام سے چار رکعت پڑھ لے

تو نذر ادا ہو جائے گی۔ ۱۱۳۔

س۔ ایک شخص نے نفل نماز صحیح طور سے شروع کی اور پھر اس کو توڑ ڈالا آیا اس نفل کی

قضا اس کے ذمہ ضروری ہے یا نہیں؟

ج۔ بے شک ضروری ہے اس لئے کہ نفل شروع کرنے سے پہلے نفل ہوتی ہے اور بعد

شروع کے اس کی ادائیگی واجب ہو جاتی ہے۔ ۱۱۴۔

س۔ ایک شخص نے اس خیال سے کہ میں ظہر کی نماز پڑھ چکا ہوں امام کا اقتداء بہ نیت

نفل کیا پھر یاد آیا کہ ظہر نہیں پڑھی ہے اب نفل کو توڑ کر فرض کی نیت سے دوبارہ اقتداء

کیا آیا اب فرض کے اس نفل کی بھی اس کے ذمے قضا ہے یا نہیں؟

ج۔ اس نفل کے توڑنے کی قضا نہیں اسی طرح بغیر یاد آئے فرض کے نفل کو توڑ کر نفل

دوسرے کی اقتداء کرے تب بھی لازم نہ آئے گی اس لئے کہ اس کی نیت ادا ئے نماز

امام کے ساتھ ہے سو دونوں صورتوں میں حاصل ہے۔ ۱۱۵۔

۱۱۲۔ تنویر الابصار، جلد دوم، ص ۴۵۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۱۳۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۱۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۱۴۔ درمختار، جلد دوم، ص ۴۷۴، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۱۵۔ درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۷۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ اگر کسی نے بلا قید رکعت نفل کی نیت کی یعنی دو چار رکعت کی تخصیص نہیں کی تو اس پر کتنی رکعت پڑھنا لازم ہے؟

ج۔ اس شخص کو سوائے دو رکعت کے اور زیادہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔ ۱۱۶

س۔ ایک شخص نے چار رکعت نفل کی نیت نہیں کی اور دو رکعت پر قعدہ میں بھی نہیں بیٹھا تیسری رکعت کو کھڑا ہو گیا پھر اس کو یاد آیا کہ قعدہ نہیں کیا اب اس کو کیا کرنا چاہئے؟

ج۔ یہ شخص قعدہ کی طرف بالا جماع لوٹے اگر یاد آنے پر قعدہ کی طرف نہیں لوٹے گا تو نماز نفل فاسد ہو جائے گی۔ ۱۱۷

س۔ ایک شخص نے چار رکعت نفل کی نیت کی اس نے اول دو گانے کے درمیان میں نماز نفل توڑ ڈالی تو اب اس کو کتنی رکعت قضا کرنی چاہئے؟

ج۔ دو رکعت نفل قضا کرنی چاہئے۔ ۱۱۸

س۔ ایک شخص نے چار رکعت نفل کی نیت کی ایک دو گانہ پڑھ کر نماز توڑ ڈالی تو اب اس کو کتنی رکعت پڑھنی چاہئے؟

ج۔ اس صورت میں اگر قعدہ اولیٰ میں بہ قدر تشہد بیٹھ گیا ہے تب تو دو رکعت کی قضا کریگا اور اگر بقدر تشہد قعدہ اولیٰ میں نہیں بیٹھا ہے تو چاروں رکعت بالاتفاق قضا کریگا اس میں قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ ہر دو گانہ نفل کا علیحدہ نماز ہے مگر تین سبب عارض ہونے سے دو گانہ جدا نہیں رہتا ہے بلکہ ایک ہو جاتا ہے اور وہ تین سبب یہ ہیں: افتداء، غدر

۱۱۶ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۱۱۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۱۷ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۱۱۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۱۸ تنویر الابصار، مورخار، جلد دوم، ص ۴۷۷، ۴۷۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

اور، قعدہ اولیٰ کا چھوٹنا کہ ان کی وجہ سے بہ صورت فساد پھر چارہی رکعت قضا ہوتی ہیں۔ ۱۱۹۔

س۔ گھوڑے اور اونٹ اور بھلی وغیرہ کی سواری پر نماز پڑھنا کیسا ہے؟
ج۔ نفل نماز تو عذر اور بلا عذر درست ہے مگر فرض اور واجب نماز بلا عذر جائز نہیں۔
س۔ وہ عذر کیا کیا ہیں جن سے فرض اور واجب نمازیں بھی ان سوار یوں پر جائز ہو جاتی ہیں؟

ج۔ جان کا خوف خواہ جانوروں سے ہو یا دشمنوں سے، مال کا خوف، عورت کو مرد فاسق کا خوف، مسافر کو قافلہ چلے جانے کا خوف، یا سواری ایسی ہو کہ جس پر بدون امداد وغیرہ کے سوار نہ ہو سکے۔ یا زمین پر کیچڑ وغیرہ ہو۔
س۔ ایسی سوار یوں پر نماز کس طرح ادا کرے؟

ج۔ اشارہ سے پڑھے اس لئے کہ اشارہ سے ہی پڑھنا مشروع ہے لیکن سواری کے ٹھہرانے ☆ پر اگر قدرت ہے تو ٹھہرا لے اور اگر اس پر قدرت نہیں ہے تو قبلہ رخ کرے اگر یہ بھی ممکن نہیں تو جس طرح ممکن ہو بروقت ضرورت نماز ادا کرے اگر بشرط امکان قدرت نماز، قبلہ رو، ادا نہ کرے گا تو نماز جائز نہیں۔ سوار یوں پر جو فرض اور واجب نماز ادا کی ہے بعد قدرت ان نمازوں کو نہ لوٹائے۔ ۱۲۲۔

۱۱۹ درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۷۷، ۴۷۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۲۰ درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۸۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۲۱ درمختار، جلد دوم، ص ۴۸۹، ۴۹۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

☆ اگر بھلی کو ٹھہرا کر نماز فرض واجب ادا کرے تو جوا، بیلوں کے اوپر سے دور کر دے تاکہ

س۔ سواری پر نفل پڑھنا مسافر ہی کو جائز ہے یا مقیم کو بھی؟

ج۔ دونوں کو جائز ہے مگر مقیم شہر سے باہر جہاں سے مقیم پر قصر لازم آتا ہے پڑھ سکتا ہے شہر کے اندر نہیں پڑھ سکتا۔ ۱۲۳

س۔ ریل میں نماز کا کیا حکم ہے؟

ج۔ ٹھہری ہوئی ریل میں تو سب نمازیں بالاتفاق جائز ہیں اس لئے کہ ٹھہری ہوئی ریل کا حکم مثل تختہ کے ہے ہاں چلتی ریل میں علمائے ہند کا فرض واجب میں اختلاف ہے مگر صحیح یہی ہے کہ اگر وقت جاتا دیکھے تو جس طرح ممکن ہو پڑھ لے اور بعد میں اسکا اعادہ کرے۔

س۔ چلتی کشتی میں نماز کا کیا حکم ہے؟

ج۔ نوافل مطلقاً درست ہیں اور فرض اس وقت جب خشکی میں اتر نہ سکتے ہوں۔ ۱۲۴

س۔ اگر کوئی ایک نفل میں کئی نفلوں کی نیت کرے مثلاً دو گانہ تحیۃ الوضو میں تحیۃ المسجد اور اشراق یا اور کسی نفل کی نیت کر لے تو کیا اس نمازی کو سب نفلوں کا ثواب ایک ہی دو گانہ میں مل جائے گا؟

گاڑی تخت کے حکم میں ہو جائے۔ اس صورت میں اشارہ سے نماز نہ پڑھے رکوع و سجود بیٹھ کر ادا کرے گا اور اگر جوا، گاڑی کا بیلوں پر ہی رہے گا تو اشارہ سے نماز ادا کرے کیونکہ سواری پر اشارہ سے نماز مشروع ہے۔

۱۲۲ رد المحتار، جلد دوم، ص ۴۸۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۲۳ تنویر الابصار، در مختار، جلد دوم، ص ۴۸۶، ۴۸۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۲۴ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۴۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

ج۔ ہاں ایک ہی دو گانہ میں سب نفلوں کا ثواب نیت کے سبب سے مل جائے گا۔ ۱۲۵۔

س۔ اس باب میں سورج گرہن اور چاند گرہن اور استسقاء کی نمازوں کا اب تک ذکر نہیں آیا یہ بھی بتلادیتے کہ کسوف کس کو کہتے ہیں اور اس کی نماز کیسی ہے؟ اور کس طرح پڑھی جاتی ہے؟

ج۔ کسوف سورج گرہن کو کہتے ہیں۔ یہ نماز بالا جماع سنت ہے اور یہ نماز جماعت کے ساتھ بلا اذان و اقامت و خطبہ کے پڑھی جاتی ہے۔ ۱۲۶۔

س۔ کسوف کی نماز کی کتنی رکعت ہیں؟

ج۔ کم از کم دو رکعت ہیں۔ ورنہ چار بھی ہیں اور زائد بھی۔ ان رکعتوں میں قراءت پڑھے۔ ۱۲۷۔

س۔ اگر گرہن ان اوقات میں شروع ہو کہ جن میں نماز ممنوع ہے تو بھی اس نماز کو ادا کرے یا نہیں؟

ج۔ ان اوقات ممنوعہ میں نہ پڑھے صرف دعا اور استغفار پڑھتا رہے اگر گرہن کی حالت میں سورج غروب ہو جائے تو دعا وغیرہ ترک کر کے نماز مغرب میں مصروف ہو جائے۔ ۱۲۸۔

۱۲۵ در مختار، جلد دوم، ص ۳۶۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۲۶ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۵۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۲۷ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۵۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۲۸ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۵۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

س۔ اگر گرہن اور جنازہ دونوں جمع ہو جائیں تو پہلی کون سی نماز ادا کرے؟

ج۔ پہلے جنازہ کی نماز ادا کرے۔ ۱۲۹

س۔ اگر جماعت سے گرہن کی نماز کو ادا نہ کر سکے تو تنہا بھی اپنے گھر میں پڑھ لے یا نہیں؟

ج۔ ہاں پڑھ لے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو صرف دعا مانگنا ہی کافی ہے۔ ۱۳۰

س۔ نماز کے بعد بھی اگر گرہن رہے تو کیا کرے؟

ج۔ اول تو اس نماز کو طوالت ارکان کے ساتھ ادا کرے اور اگر نماز طوالت ارکان کے

ساتھ ادا نہ کر سکے تو پھر دعا کو طول دے غرض اس وقت کو یاد الہی میں صرف کرے جب

تک آفتاب صاف نہ ہو۔ ۱۳۱

س۔ خسوف کس کو کہتے ہیں اور اس کی کتنی رکعت ہیں اور اس کو کس طرح پڑھے؟

ج۔ خسوف چاند گرہن کو کہتے ہیں اور اس کی دو رکعت ہیں اس نماز کو بلا جماعت پڑھے

بہ سبب حرج کے۔ اور اگر کوئی گرہن کے وقت نہ پڑھ سکے تو بعد میں گرہن کے خسوف

اور خسوف کی رکعتوں کو ہرگز ادا نہ کرے۔ ۱۳۲

س۔ استسقاء کس کو کہتے ہیں۔ اور اس کی نماز کے لئے کیا حکم ہے؟

ج۔ استسقاء خشک سالی کے وقت خدا تعالیٰ سے مینہ طلب کرنے کو کہتے ہیں۔ حضرت

۱۲۹ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۵۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۳۰ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۵۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۳۱ درمکار، دالکھار، جلد سوم، ص ۶۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۳۲ فتاویٰ عالمگیری، جلد سوم، ص ۱۵۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جماعت اور خطبہ کے ساتھ اس کی نماز سنت ہے بلا

اذان و اقامت۔ ۱۳۳

س۔ ان دور کعتوں کو پکار کر پڑھے یا پوشیدہ اور ان میں کوئی سورۃ پڑھنا مستحب ہے؟

ج۔ ان میں قراءت پکار کر پڑھے اور پہلی رکعت میں سورۃ قاف اور دوسری میں سورۃ

قمر یا پہلی میں سورۃ اعلیٰ اور دوسری میں غاشیہ پڑھے۔ ۱۳۴

س۔ خطبہ نماز سے پہلے پڑھے یا بعد میں اور کس طرح پڑھے؟

ج۔ بعد نماز کے پڑھے اور اس وقت تلواریا عصا پر سہارا دے اور اس طرح خطبہ

پڑھے زمین پر کھڑے ہو کر الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَا لِكَ یَوْمَ

الدِّیْنِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِیُّ وَ نَحْنُ

الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَیْنَا الْغَیْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ عَلَیْنَا قُوَّةً وَ بَلَاغًا لِی حِیْنَ اَسْ

کے بعد یہ دعائے ماثورہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَرِیْثًا مَرِیْعًا فَاغِیْرَ ضَارٍّ

عَاجِلًا غَیْرَ اَجَلٍ رَّابِّ مُمْرِیْعِ النَّبَاتِ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَ بِهَا یَمُکَ وَ اَنْزِلْ

رَحْمَتَكَ وَ اَخِی بِلَدِّكَ الْمَیِّتَ۔ ۱۳۵

س۔ جب کہ امام اور قوم نماز کے لئے باہر نکلیں تو اور کیا کیا کریں؟

ج۔ کافروں کو اس وقت ساتھ نہ لیں مسلمان پا پیادہ جائیں اور میلے کچیلے پیوند دار

کپڑے ہوں اپنے گناہوں سے نادم سرنگوں ہوں۔ گناہوں سے توبہ نصوح کریں۔

۱۳۳ فتاویٰ عالمگیری، جلد سوم، ص ۱۵۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۳۴ فتاویٰ عالمگیری، جلد سوم، ص ۱۵۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۳۵ مشکوٰۃ المصابیح، جلد اول، کتاب الصلاۃ، باب الاستقاء، فصل سوم، پہلی حدیث۔

صدقہ بھی نکلنے سے پہلے دیں ضعیفوں کو ضرور ہمراہ لیں مثل بوڑھے مردوں اور بوڑھی عورتوں اور لڑکوں کے مویشیوں کو بھی ہمراہ لیں اور ان کے ذریعہ سے دعا کریں اس کی دعا کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ کی ہتھیلی زمین کی طرف ہو۔ اور پشت آسمان کی طرف برخلاف اور دعاؤں کے اس نماز کو اس ترکیب سے تین دن تک پڑھے اس سے زیادہ نہ پڑھے اور اس وقت پڑھنی چاہیے جب کنوؤں اور نہروں میں پانی نہ رہے یا رہے تو چار پایوں کو پانی پلانے اور کھیتوں کو سینچنے کے لئے کافی نہ ہو اور آسمان پر بادل ہتھیلی کے برابر نہ ہو اور اگر ایسی صورت نہ ہو تو صرف استغفار کو ہر محلہ اور ہر گھر میں لوگ جمع ہو کر گٹھلیوں یا کنکریوں پر پڑھیں انشاء اللہ ضرور بارش ہوگی اس لئے کہ استغفار کے ساتھ مینہ کا وعدہ نص قرآنی سے ثابت ہے۔ ۱۳۶

باب

چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا پڑھنا

س۔ وہ کوئی نمازیں ہیں جن کی قضا واجب ہے؟

ج۔ وہ نمازیں جو وقت کے اندر واجب ہو کر فوت ہو گئی ہوں۔ خواہ جان کر فوت ہوں یا بھول کر یا نیند سے تھوڑی ہوں یا بہت۔ ۱۔

س۔ وہ کوئی نمازیں ہیں جن کی قضا واجب نہیں؟

ج۔ وہ نمازیں مرتد اور مجنوں ☆ کے ارتداد اور جنون کی حالت کی ہیں۔ اور اس بیمار ☆ اور بیہوش کی ہیں جس پر بیماری یا بیہوشی ☆ ایک رات دن سے زیادہ گزرے اور حائضہ اور نفساء کے ایام حیض اور نفاس کی نمازیں ہیں جن کی قضا نہیں۔ ۲۔

س۔ قضا نماز کس وقت ادا کرے؟

۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۲۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔

☆ جبکہ جنون چھ نماز کے وقتوں میں برابر رہا ہو۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۲۱، نورانی کتب خانہ پشاور)

☆ بیماری وہ معتبر ہے جس میں اشارہ سے بھی نماز ادا نہ کر سکے۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۲۱، نورانی کتب خانہ پشاور)

☆ اگر بے ہوشی ایک رات دن سے کم گزرے تو بعد افاقہ نمازوں کی قضاء ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۲۱، نورانی کتب خانہ پشاور)

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۲۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔

ج۔ تمام عمر اس کی ادائیگی کا وقت ہے جب چاہے پڑھے سوائے اوقات مکروہہ کے مگر تاخیر بلا عذر درست نہیں۔ ۳

س۔ ایک لڑکا رات کو سوتے وقت نابالغ تھا پھر وہ جب قبل فجر اٹھا تو اس کو احتلام ہوا اب لڑکے پر نماز عشاء کی قضا واجب ہے یا نہیں؟

ج۔ واجب ہے کیونکہ احتلام وجوب نماز کو مانع نہیں۔ ۴

س۔ ایک لڑکی رات کو سوتے وقت نابالغ تھی پھر جب وہ قبل فجر اٹھی تو اس کو حیض معلوم ہوا اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج۔ اس پر عشاء کی نماز کی قضا واجب نہیں۔ کیونکہ حیض ☆ وجوب نماز کو مانع ہے۔ ۵

س۔ ایک شخص کی فجر کی نماز قضا ہو گئی۔ اس شخص نے پہلے ظہر کی نماز وقیہ ادا کی جبکہ اس کو فجر کی فائتہ نماز یاد تھی اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج۔ اس شخص کی ظہر کی نماز نہیں ہوئی اس لئے کہ اس نے ترتیب کو جو ہمارے نزدیک واجب ہے ترک کر دیا اب اس کو لازم ہے کہ پہلے فجر کی نماز قضا کرے اور ظہر کی نماز پھر سے پڑھے۔ ۶ یہ نماز ظہر کی جو فجر کی نماز یاد آنے سے نہیں ہوئی شیخین رحمہما

۳۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۲۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۴۔ درمختار، جلد دوم، ص ۵۲۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۵۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۲۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔

☆ اگر صاحب ترتیب حیض ونفاس والی عورت کی ایک نماز قبل از حیض ونفاس چھوٹی ہے اور پھر پاک ہونے پر اس نماز کو قضا نہیں کیا اور باوجود یاد ہونے اس نماز کے وقتی نماز ادا کی تو جائز نہیں

۶۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۲۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک نفل ہو جائے گی۔ بے

س۔ ترتیب کبھی ساقط بھی ہوتی ہے یا نہیں؟

ج۔ ہاں تین عذر سے ساقط جاتی ہے (۱) تنگی وقت (۲) نسیان یعنی بھول (۳) چھ یا زیادہ نمازوں کا فوت ہو جانا۔ مثلاً کسی کی نماز ظہر قضا ہو گئی اور عصر کا اتنا وقت ملا کہ اگر ظہر ادا کرے تو عصر ادا نہ ہوگی تو اب اس ضیق وقت میں ترتیب فرضیت کی ساقط ہو گئی یا عصر کی نماز بھول کر پڑھ لی تو اس نسیان نے بھی ترتیب کو ساقط کر دیا اور چھ یا زیادہ نمازوں کے قضا ہو جانے کی وجہ سے ترتیب کا ساقط ہو جانا بہ وجہ حرج کے ہے نہ صرف یہ بلکہ ترتیب وتر کے اندر بھی واجب ہے۔ یہاں تک کہ اگر وتر قضا ہو جائیں اور فجر کی نماز وتر کے یاد ہوتے پڑھی جائے تو فجر کی نماز نہیں ہوگی۔ ۸

س۔ ایک آدمی کے ذمہ چھ نمازیں متفرق ہیں مثلاً چھ نمازیں فجر کی ہی قضا ہوئی ہیں یا عصر کی اور ان کے درمیان کی نمازیں پڑھتا رہا ہے تو اس پر بھی کیا ترتیب ساقط ہے؟

ج۔ اس شخص پر سے بھی ترتیب ساقط ہو گئی۔ ۹

س۔ ایک شخص کی عشاء کی نماز قضا ہو گئی فجر اس خیال سے کہ وقت میں گنجائش نہیں ہے فجر ادا کی بعد ادائیگی معلوم ہوا کہ ابھی وقت ہے مگر دو رکعت کے لائق اب اس کو کیا کرنا

۶۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۲۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔

بے درمختار، جلد دوم، ص ۵۳۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۸۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۲۲، ۱۲۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ شرح وقایہ، اولین، ص ۲۱۷، ۲۱۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۹۔ درمختار، جلد دوم، ص ۵۲۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

چاہئے؟

ج۔ پھر فجر کی نماز ادا کرے وہ پہلی نماز نفل ہوگئی۔ اسی طرح جتنی گنجائش دیکھے فجر ہی پڑھے گا جو دو گانہ طلوع کے وقت ہوگا وہ فرض ہوگا باقی سب نفل ہو جائیں گے۔ ۱۰۔
 س۔ ایک شخص نے ایک مہینہ یا ایک سال برابر نماز نہیں پڑھی پھر اس نے شروع کرنے کے بعد کوئی قضا نہیں کی اب اگر کوئی نماز نئی قضا ہوئی اور اس نئی نماز فائتہ کے یاد ہوتے ہوئے وقتی نماز ادا کرے تو جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ جائز ہے اور نئی فائتہ نماز قدیم نمازوں فائتہ میں مل جائے گی اس لئے کہ جب تک ایک مہینہ یا ایک برس کی نمازیں قضا نہ پڑھ لے گا اس وقت تک ترتیب عود نہ کرے گی۔ ۱۱۔

س۔ ایک شخص کے ذمہ ایک ماہ یا ایک سال کی نمازیں قضا تھیں پھر اس نے اس فائتہ نمازوں کو ادا کر لیا۔ یہاں تک کہ ایک نماز یا دو نمازیں باقی رہ گئیں اور اب پھر نئی نمازوں میں سے ایک قضا ہوگئی اس حالت میں نئی نماز فائتہ کے یاد ہوتے ہوئے وقتی نماز ادا کرنی جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ جائز ہے اس لئے کہ جب تک پہلی نمازوں فائتہ میں سے ایک بھی اس کے ذمہ باقی رہے گی اس وقت تک ترتیب عود نہیں کرے گی اسی قول پر فتویٰ ہے اور اگر کسی کی بہت سی نمازیں قضا ہو جائیں تو ان کی ادائیگی میں ترتیب ضروری نہیں ہے مثلاً کسی

۱۰۔ در مختار، جلد دوم، ص ۵۲۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۱۔ در مختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۲۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

☆ بہت کی حد یہ ہے کہ چھٹی کا وقت نکال کر چھ جمع ہو جائیں۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۲۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔)

کی ایک مہینہ کی نمازیں قضا ہو گئیں پھر ان کو اس طرح ادا کیا کہ پہلے تیس نمازیں فجر کی پڑھ لیں پھر نمازیں ظہر کی ادا کیں علیٰ ہذا القیاس اسی طرح سب نمازیں درست ہیں ۱۲۔
 س۔ ایک شخص کی فجر کی نماز قضا ہوئی ظہر کے وقت اس نے نماز ظہر بھول کر شروع کی دوسری یا تیسری رکعت میں اس کو یاد آیا کہ میرے ذمہ فجر کی نماز ہے اب کیا کرے؟
 ج۔ یاد آنے پر اس نماز کی فرضیت تو ساقط ہو گئی اب یہ کرے کہ اگر دوسری رکعت ہے تو تشهد پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر تیسری ہے تو چار رکعت پر سلام پھیر دے اول صورت میں دو نفل ہو جائیں گے اور دوسری صورت میں چار رکعت نفل ہو جائیں گے اب پہلے فجر کی نماز قضا کرے پھر ظہر ادا کرے۔

س۔ ایک شخص کے ذمہ ایک یا دو نمازیں قضا ہیں اور یاد ہونے کے ساتھ اس کو ادائیگی کی قدرت بھی ہے اور پھر تاخیر کرتا ہے یہ تاخیر کیسی ہے؟
 ج۔ یہ تاخیر مکروہ ہے اس لئے کہ قضا کا وقت وہ ہے جب یاد آئے سوائے اوقات مکروہہ کے اور وقت سے نماز کا تاخیر کرنا بالاتفاق مکروہ ہے۔ ۱۳۔
 س۔ وہ کوئی نماز ہے کہ جس کے نہ پڑھنے سے پانچ نمازوں کی فرضیت کہ جو اس سے پہلے پڑھ چکا ہے درست ہو جائے اور اگر اس کو پڑھ لے تو پانچوں نمازوں کی فرضیت جاتی رہے؟

۱۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۲۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۲۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۳۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۲۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۴۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۲۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

ج۔ یہ وہی نماز فائتہ ہے وہ جو چھٹی نماز کے وقت بھی موجود ہے جواب تک ادا نہیں ہوئی اب اگر اس کو وقتی نماز کے گزرنے سے پہلے پڑھ لے گا تو پانچوں نمازوں کی فرضیت جاتی رہے گی اور اگر اب بھی اس کو نہ پڑھے گا تو سب نمازیں فرضیت کے ساتھ قائم رہیں گی۔ ۱۵

س۔ ایک شخص کی نماز قضا ہو گئی اور پھر وہ بھول گیا کہ کون سے وقت کی نماز تھی اور گمان غالب بھی کسی نماز پر نہیں ہوتا تو اب کیا کرے؟

ج۔ یہ شخص ایسی حالت میں ایک رات دن کی نماز قضا کرے اور اگر دو دن کی نماز میں تردد ہے اور یہ یاد نہیں کہ دونوں دنوں میں سے کون سے وقت کی نماز فوت ہوئی ہے تو دو دن کی نماز پڑھے۔ اسی طرح جتنے دنوں کی نماز کا تردد ہوا اتنے ہی دنوں کی نماز قضا کرے گا۔ ۱۶

س۔ جو نمازیں کہ بحالت سفر قضا ہوئی ہیں ان کو قیام کی حالت میں چار رکعت سے ادا کرے یا دو سے اور اگر قیام کی حالت کی نمازیں سفر میں پڑھے تو دو رکعت پڑھے یا چار؟

ج۔ سفر کی حالت کی قضا دو رکعت ہی پڑھی جائیں گی اور قیام کی حالت کی نماز خواہ سفر میں ادا کرے یا قیام میں چار ہی رکعت ادا کرے گا۔ ۱۷

س۔ ماں باپ یا کسی دوست کی طرف سے بھی قضا نمازیں پڑھ دی جائیں تو درست

۱۵ درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۳۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۶ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۷ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔

ہے یا نہیں؟

ج۔ ہرگز درست نہیں اس لئے کہ نماز عبادت بدنی ہر مکلف کیلئے ہے دوسرے کے ادا کرنے سے ادا نہیں ہوتی۔ ۱۸۔

س۔ قضا نمازوں کا ادا کرنا مسجد میں اعلان کے ساتھ بہتر ہے یا گھر میں؟
ج۔ اعلان کے ساتھ ادا کرنا کہ جس سے ناواقف بھی واقف ہو جائے مکروہ تحریمی ہے اس لئے کہ تاخیر نماز گناہ ہے اور گناہ پر اطلاع دینا دوسرا گناہ ہے اس لئے چھپ کر گھر میں قضا کرے۔ ۱۹۔

س۔ ایک شخص نے مرتے وقت اپنے ورثاء کو قضا نمازوں کے کفارہ دینے کی وصیت کی تو اب اس کے ورثاء کو بعد اس کی موت کے کس قدر اناج کفارہ میں دینا چاہئے؟
ج۔ اگر اس شخص نے ترکہ چھوڑا ہے تو اس کے تہائی مال میں سے ہر نماز کے عوض میں سے نصف صاع گیہوں اور اسی قدر وتر کے عوض ورثاء دیں اور اگر ترکہ نہیں چھوڑا ہے اور ورثاء غنی ہیں تو اب وہ تبرعاً کفارہ دیں اور اگر ورثاء غنی نہیں ہیں تو یوں کریں کہ نصف صاع گیہوں ایک نماز کے کفارہ میں کسی مسکین کو دیں۔ اور پھر وہ مسکین ایک وارث فقیر کو صدقہ کر دیں اور پھر یہ اس کو اسی طرح سب ادا کریں۔ اسی طرح روزوں کا کفارہ بھی دیویں۔ ہر روزہ کے کفارہ میں اسی قدر گیہوں دینے ہوں گے۔ ۲۰۔

۱۸۔ در مختار، جلد دوم، ص ۵۳۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۹۔ رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۳۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۰۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۲۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۲۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۲۔ تنویر الابصار، در مختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۳۲ تا ۵۳۴، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ بہت بوڑھا کہ جس کو شیخ فانی کہتے ہیں اس کو بھی اپنی زندگی میں نمازوں کا کفارہ دینا درست ہے جیسے روزوں کا یا نہیں؟

ج۔ بوڑھے کو اپنی نمازوں کا کفارہ دینا بہ حالت زندگی درست نہیں ہے خود ہی ادا کرے خواہ اشارہ سے ہی ادا کرنے پر قادر ہو۔ ۲۱

باب

سجدہ سہو کے بیان میں

س۔ سہو کس کو کہتے ہیں؟

ج۔ سہو ☆ بھول کو کہتے ہیں اور اسی حکم میں شک بھی داخل ہے۔

س۔ شک اور ظن اور وہم میں کیا فرق ہے؟

ج۔ شک کسی چیز کے ہونے نہ ہونے میں تردد کرنے کو کہتے ہیں بدون غلبہ کسی جانب

کے اور اگر کسی جانب کو غلبہ ہے تو اس کو ظن کہیں گے اور طرف مغلوب کو وہم۔ ۱

س۔ سجدہ سہو کس وقت اور کس طرح ادا ہوتا ہے اور اس سے غرض کیا ہے؟

ج۔ بعد فارغ ہونے نماز کے ایک سلام پھیرنے کے بعد ہوتا ہے اور اس کا طریقہ یہ

ہے کہ اخیر قعدہ میں پہلے سلام کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کو جھک جائے اس میں تسبیح

تین دفعہ پڑھے پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھائے اور جلسہ کر کے پھر اسی طرح دوسرا سجدہ

کرے اور دوبارہ تشهد ☆ مع درود اور دعا کے پڑھے اور سلام پھیرے۔ غرض اس سجدہ

سے یہ ہے کہ جن باتوں سے نماز ناقص ہوئی ہے اس کے سبب سے اصلاح ہو کر نماز

☆ فقہاء کے نزدیک سہو، نسیان اور شک تینوں برابر ہیں یعنی جس طرح سہو سے سجدہ واجب

ہوتا ہے اسی طرح شک و نسیان سے بھی واجب ہوتا ہے اور شک کی سب صورتیں سجدہ واجب

ہونے میں برابر ہیں۔ در مختار، جلد دوم، ص ۵۳۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۔ در مختار، جلد دوم، ص ۵۳۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۴۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

☆ ۲ دونوں سجدے اور التحیات کا دوبارہ پڑھنا اور سلام کا دوبارہ پھیرنا یہ سب واجب ہیں۔

درست ہو جائے۔ ۳

س۔ پہلے قعدہ میں سجدہ سہو سے پہلے درود اور دعا بھی یا صرف تشهد ہی پڑھ کر ایک سلام پھیر دے؟

ج۔ دونوں ہی قعدوں میں درود اور دعا پڑھنا زیادہ احتیاط رکھتا ہے۔ ۴

س۔ اگر کوئی شخص ایک سلام بھی نہ پھیرے اور سلام سے پہلے ہی سجدہ سہو کر لے تو جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ ۵

س۔ اگر کسی نے بعد دوسرے سلام کے سجدہ سہو کیا تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

ج۔ ایک قول کے موافق صحیح ہے مگر فقہاء کے قول کے موافق سجدہ ساقط ہو جائے گا اس لئے کہ پہلا سلام دو چیزوں کے لئے ہے۔ ایک نماز سے حلال ہونے کیلئے دوسرے قوم کی تحیۃ کے لئے اور دوسرا سلام صرف تحیۃ ہی کیلئے ہے تو دوسرا سلام کلام کی مانند ہوا اسی وجہ سے دوسرے سلام کے بعد سجدہ سہو نہ کرے پھر سے نماز پڑھے۔ ۶

اس لئے کہ سجدہ سہو التحیات اور سلام کو دور کر دیتا ہے نہ قعدہ کو، نہ سبب قوی ہونے قعدہ اخیر کے، وہ فرض ہے اور سجدہ سہو واجب ہے تو واجب فرض کو اٹھا نہیں سکتا (درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۴۱)

۳۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۲۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ تنویر الابصار، درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۴۲ تا ۵۴۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۴۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۲۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ درمختار، جلد دوم، ص ۵۴۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۵۔ درمختار، جلد دوم، ص ۵۴۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۶۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۲۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۴۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ وہ کیا باتیں ہیں جن سے نماز ناقص ہو جاتی ہے اور اس نقص کا ازالہ سجدہ سے ہو جاتا ہے؟

ج۔ وہ ایک تو ترک واجب اور تاخیر واجب ہے ان واجبوں میں سے جو صفت الصلوٰۃ میں گذریں دوسرے تاخیر فرض ہے ان ہی فرضوں میں بشرطیکہ سہواً ہو اور اگر ترک واجب و تاخیر واجب یا تاخیر فرض قصد اہوں گی تو سجدہ سہو سے ازالہ نہ ہوگا اس وقت اعادہ نماز کا کرے۔ واضح رہے کہ سجدہ سہو کا حکم فرض واجب اور نفل سب نمازوں میں برابر ہے۔

س۔ اگر کسی سے ایک نماز میں کئی واجب ترک ہوں مثلاً الحمد شریف پڑھنا بھول جائے اور قعدہ اولیٰ بھی بھول جائے اور کچھ واجب سہواً ترک ہو جائے تو اب اس شخص پر ایک ہی دفعہ سجدہ سہو کرنا واجب ہے یا ہر ایک واجب کے عوض میں سجدہ سہو علیحدہ علیحدہ کرے؟

ج۔ یہ شخص ایک ہی دفعہ سجدہ کر لے اس لئے کہ سجدہ سہو ایک دفعہ ہوتا ہے خواہ ایک واجب ترک ہو یا چند سب کا تدارک اسی ایک دفعہ کے سجدے سے ہو جائے گا۔
 س۔ ایک شخص فرض میں الحمد کو بھول کر دوبارہ پڑھ جائے تو سجدہ سہو کرے گا یا نہیں؟
 ج۔ اگر ایک شخص کو یہ سہو پہلے دو گانہ میں ہوا ہے تو سجدہ سہو کرے اس لئے کہ پہلے دو گانہ میں الحمد کا ایک دفعہ پڑھنا جو واجب تھا وہ ترک ہو گیا اور اگر دوسرے دو گانہ میں

ہوا تو سجدہ سونہ ☆ کرے۔ ۹

س۔ یہ حکم تو پوری الحمد پڑھ کر دوبارہ الحمد پڑھنے کا ہے اور اگر پوری الحمد نہ پڑھے
تھوڑی یا بہت پڑھ کر پھر پڑھے تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر بہت سی الحمد پڑھ کر پھر دوبارہ پڑھنے کو لوٹا ہے تو سجدہ سونہ کرے ادا اگر تھوڑی
الحمد پڑھ کر پھر دوبارہ شروع کی ہے تو سجدہ سونہ کرے۔ ۱۰

س۔ اگر الحمد سے پہلے سورۃ پڑھ لی ہے تو سجدہ سونہ کرے یا نہیں؟

ج۔ ضرور کرے اس لئے کہ الحمد کا پہلے پڑھنا واجب تھا جو ترک ہو گیا ☆ خواہ پوری
سورت پڑھی ہو یا کم مگر پچھلے دو گانہ میں فرضوں کے اگر الحمد کے ساتھ سورۃ ملائے تو
سجدہ سونہ کرے۔ ۱۱

س۔ اگر کوئی قیام میں تشہد سونہ پڑھ لے تو اس کے لئے کیا کم ہے؟

ج۔ اگر یہ قیام فرض نمازوں کا ہے تو یہ دیکھنا چاہئے کہ تشہد پہلے دو گانہ میں پڑھا ہے یا
پچھلے میں اگر پہلے دو گانہ میں پڑھا ہے تو یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ الحمد سے پہلے پڑھا ہے
یا پیچھے اگر پہلے پڑھا ہے تو سجدہ سونہ نہیں اگر بعد الحمد کے پڑھا ہے تو سونہ کرے اس لئے

☆ اگر نوافل کے پچھلے دو گانہ میں دوبارہ الحمد پڑھ لی تو اب سجدہ سونہ کرے۔

۹۔ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۱۳۶ نورانی کتب خانہ چٹاورد۔

۱۰۔ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۱۳۶ نورانی کتب خانہ چٹاورد۔

☆ الحمد سے پہلے اگر سورۃ شروع کر دے تو جب یاد آوے سورۃ کو ترک کر دے اور الحمد شروع

کر کے بعد میں سجدہ سونہ کرے۔ (فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۱۳۶ نورانی کتب خانہ چٹاورد)

۱۱۔ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۱۳۶ نورانی کتب خانہ چٹاورد۔

کہ الحمد پیچھے کل ہے اس شے کے پڑھنے کا جو واجب ہے تو تاخیر واجب سے سجدہ سہو
ہوا اور اگر فرض نمازوں کے پیچھے دو گانہ میں پڑھا ہے تو سجدہ سہو واجب نہیں اور اگر یہ
قیام و تر یا نفل نمازوں کا ہے تو سب رکعتوں کے لئے وہی حکم ہے جو فرض نمازوں کے
دو گانہ کیلئے ہے۔ ۱۲

س۔ قومہ اور طمانینت کے چھوڑنے سے سجدہ سہو واجب ہو گا یا نہیں؟

ج۔ صحیح یہی ہے کہ اگر سہوا چھوڑ دے گا تو سجدہ سہو واجب ہو گا۔ ۱۳

س۔ اگر قعدہ اولیٰ کو بھول کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوئے تو کیا کرے؟

ج۔ اگر قریب ☆ بیٹھنے کے ہے اور یاد آ جائے تو وجوباً بیٹھ جائے اس صورت میں سجدہ
سہو بھی نہیں اور اگر قریب کھڑا ہونے کے ہے تو اب نہ بیٹھے اخیر میں سجدہ سہو کر لے
نماز ہو جائے گی اور یہ حکم امام اور منفرد کیلئے ہے اور اگر مقتدی ہے تو سیدھا کھڑا ہونے
کے بعد بھی امام کی متابعت میں وجوباً بیٹھے گا تو نماز مقتدی کی فاسد ہو جائے گی۔ ۱۴

س۔ اسی بیچ کے قعدہ میں التحیات کی جگہ اگر کوئی الحمد پڑھ لے تو سجدہ سہو کرے گا یا نہیں
ج۔ اس قعدہ میں اگر بجائے التحیات پڑھنے کے الحمد پڑھ لے یا دوبارہ تشہد پڑھ لے
یا ایک تشہد پڑھ کر کچھ زیادتی درود شریف وغیرہ کی کرے تو سجدہ سہو واجب ہے، اور

۱۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۲۷، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۳۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۲۷، نورانی کتب خانہ پشاور۔

☆ قریب بیٹھنے کے اس وقت تک ہے جب تک نیچے کا دھڑ سیدھا نہ ہو۔ عالمگیری، ص ۱۲۷

۱۴۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۲۷، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ تنویر الابصار، در مختار، جلد دوم، ص ۵۴۷ تا ۵۴۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

درود شریف کی زیادتی بیچ کے قعدہ میں بعض کے نزدیک اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ جب تک نہ پڑھے گا سجدہ سہو واجب نہ ہوگا غرض اس قعدہ میں وجوب سجدہ کیلئے اگر اس مقدار کا سکوت بھی ہوگا تب بھی سجدہ سہو واجب ہو جائے گا۔ ۱۵۔

س۔ اگر کوئی قعدہ اخیرہ کو بھول کر پانچویں (یا چوتھی یا تیسری زائد) رکعت کو کھڑا ہو جائے تو کیا کرے؟

ج۔ جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہے اس وقت تک قعدہ اخیرہ کی طرف عود کر آئے اور تشہد پڑھ کر سجدہ سہو کر لے نماز درست ہو جائے گی اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا ہے تو ایک رکعت اور ملا لے تاکہ چھ رکعت اس کی نفل ہو جائیں اور آخر میں سجدہ سہو کر لے اس صورت میں فرض بہ سبب ترک قعدہ اخیرہ کے جاتے رہے۔ ۱۶۔

س۔ یہ صورت تو وہ بیان ہوئی کہ جس میں قعدہ اخیرہ بالکل چھوڑ دیا اور قعدہ اخیرہ کر کے پھر سہوا کھڑا ہوا پانچویں رکعت کو تو کیا کرے؟

ج۔ اس صورت میں بھی جب تک پانچویں رکعت کو سجدہ سے مقید نہیں کیا ہے عود کرے اور اگر پانچویں رکعت کو سجدہ سے مقید کر لیا ہے تو بھی وہی کرنا چاہئے یعنی ایک رکعت اور ملا لے اب اس صورت میں چار رکعت فرض ہو جائیں گے اور دو نفل اور اگر نہ ملائے گا تو چار رکعت فرض ہو جائیں گے اور یہ ایک رکعت باطل ہوگی مگر سجدہ سہو ہر طرح کرے۔ ۱۷۔

۱۵۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۲۷، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۶۔ تنویر الابصار، درمختار، جلد دوم، ص ۵۵۰، ۵۵۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۷۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۲۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ درمختار، جلد دوم، ص ۵۵۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ اگر امام سے ایسا ہوا کہ قعدہ اخیر کر کے پانچویں رکعت کیلئے کھڑا ہو گیا تو مقتدی کیا کریں؟

ج۔ مقتدی بیٹھے رہیں امام کا ساتھ نہ دیں اور انتظار کریں اگر امام لوٹ آئے تو ساتھ ہو لیں اور نہ لوٹا اور پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کر لیا تو مقتدی سلام پھیر دیں۔ اب اس امام کی کوئی فرض میں اقتداء نہیں کر سکتا خواہ پہلے مقتدی ہوں یا نئے مقتدی اور امام نے ایک رکعت اور ملائی ان میں کسی نے اس کی اقتداء کی تو اس کو بھی چھ پڑھنی ہوں گی ۱۸۔
س۔ مقتدی سے کوئی واجب ترک ہو جائے تو سجدہ سہو کرے یا نہیں؟

ج۔ مقتدی اپنے ترک واجب سے سجدہ سہو نہ کرے اس لئے کہ مقتدی اگر امام کے سلام سے پہلے سجدہ کرے گا تو امام کی مخالفت لازم آئے گی اور اگر امام کے سلام کے بعد سجدہ کرے گا تو نماز سے خارج واقعہ ہو گا اس واسطے مقتدی پر سجدہ سہو نہیں۔ ۱۹۔
س۔ اگر امام ان نمازوں میں جن میں پکار کر (یعنی آواز سے) قراءت پڑھنا واجب ہے پوشیدہ پڑھے تو کیا سجدہ سہو کرے؟

ج۔ ترک واجب سے سجدہ سہو لازم آتا ہے آپ کو واجبات نماز جو ہم نے صفت الصلوٰۃ میں بتلائے ہیں شاید یاد نہیں رہے اگر سجدہ سہو سے نماز بگڑی ہوئی درست کرنا منظور ہے تو واجبات نماز خوب یاد کر لیں وہاں یہ سوال اُس جگہ کرتے تو مضائقہ نہ تھا کہ کس قدر خفیہ قراءت پڑھنے سے جہری موقع میں اور اسی طرح برعکس سے سجدہ سہو لازم ہو گا تو اس کو بھی بتلائے دیتے ہیں بھائی وجوب سجدہ کیلئے جہری جگہ ستر اور سر کی

۱۸ رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۵۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۹ تنویر الابصار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۳۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

جگہ جہاں قدر کافی ہے جس قدر سے قراءت فرض ہے یعنی ایک آیت چھوٹی یا بڑی کے مقدار اگر اس سے کم مقدار مخالف جگہ میں خفائیت یا جہریت ہوگی تو سجدہ ☆ لازم نہ ہوگا۔ ۲۰

س۔ مسبوق کو اگر اپنی بقیہ نماز کی ادائیگی کے وقت سہو ہو جائے تو سجدہ سہو کرے یا نہیں؟

ج۔ مسبوق کی بقیہ نماز مثل مفرد کے ہے اگر اس میں سہو ہوا ہے تو ضرور سجدہ کرے اور اگر امام کے ساتھ ہوا ہے تو ہر حال میں اتباع امام کرے خواہ سہو سے پہلے امام کی اقتداء کرے یا پیچھے۔ ۲۱

س۔ مسبوق نے امام کا اقتداء دوسرے سجدہ کے اندر کیا پہلا سجدہ جس کو امام پہلے ہی کر چکا تھا اس سے جاتا رہا اب اس سجدہ کو یہ مسبوق کس وقت ادا کرے؟

ج۔ کسی وقت بھی نہ ادا کرے اسی طرح اگر دونوں سجدہ سہو کے بعد اقتداء کرے تب بھی کچھ نہ کرے۔ ۲۲

س۔ لاحق سے سہو ہو جائے تو وہ بھی سجدہ سہو کرے یا نہیں؟

ج۔ نہیں کرے اس لئے کہ امام کی چھروی میں مثل مقتدی کے ہے جیسے مقتدی پر اس کے سہو سے سجدہ اٹھ گیا ایسے ہی لاحق کے اوپر سے بھی۔ ۲۳

☆ اگر مفرد سری نماز میں بقدر ایک آیت جہر سے پڑھے گا تو اس پر بھی سجدہ سہو لازم ہوگا (در مختار، جلد دوم، ص ۵۴۵، مکتبہ ادا یہ ملتان)

۲۰ در مختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۴۵، مکتبہ ادا یہ ملتان۔

۲۱ در مختار، جلد دوم، ص ۵۴۶، ۵۴۷، مکتبہ ادا یہ ملتان۔

۲۲ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۱۳۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۳ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۱۳۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

س۔ اور اگر لاحق کے امام نے اپنے سہوئے سجدہ کیا تو یہ لاحق کیا کرے؟

ج۔ لاحق پر سجدہ واجب ہے اب لاحق نماز کے آخر میں سجدہ کر لے جیسے اس کے امام نے آخر نماز میں کیا ہے اور اگر امام کے ساتھ کر لے گا تو پھر اس کو دوبارہ کرنا چاہئے ۲۴
س۔ امام مسافر ہے اور مقیم مقتدی ہے امام کو سہو ہوا اب مقتدی امام کے ساتھ سجدہ کرے یا کیا؟

ج۔ امام کے ساتھ ہی کرے۔ ۲۵

س۔ امام کو سہو ہونے کے بعد حدث ہوا پھر امام نے اپنا خلیفہ مسبوق کو بنایا اب مسبوق امام کے سجدہ سہو کو کس طرح ادا کرے؟

ج۔ مسبوق سلام کیلئے کسی مدرک کو آگے بڑھائے تاکہ وہ سجدہ سہو قوم کو ادا کروائے اگر کوئی مدرک مقتدی نہیں ہے تو سب اپنی بقیہ نماز ادا کرنے کے بعد علیحدہ علیحدہ اپنے امام کا سجدہ سہو ادا کریں۔ ۲۶

س۔ اگر امام سہو پانچویں رکعت کو بعد قعدہ اخیر کر لینے کے کھڑا ہو جائے تو مقتدیوں کو کیا کرنا چاہئے؟

ج۔ بعد متنبہ کرنے کل مقتدیوں کو امام کا پانچویں رکعت کے سجدہ تک انتظار کرنا چاہئے اگر امام پانچویں رکعت کے سجدہ سے پہلے عود کرے تو مقتدی اس کے ساتھ سلام پھیر

۲۴۔ ۱۔ درمختار، جلد دوم، ص ۵۴۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۲۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۵۔ درمختار، جلد دوم، ص ۵۴۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۶۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۲۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

دیں ورنہ مقتدیوں پر اب متابعت امام کی فرض نہیں ہے سب سلام پھیر کر علیحدہ ہو جائیں اور اقتداء کریں تو بھی درست ہے اب اگر امام نے ایک رکعت اور پانچویں رکعت کے ساتھ ملائی تو جس طرح امام کی چار رکعت فرض ہو جائیں گے اور دو نفل اسی طرح مقتدیوں کے بھی چار رکعت فرض اور دو نفل ہو جائیں گے اور اگر امام نے پانچویں رکعت پڑھ کر نماز کو قطع کر دیا تو امام پر دو رکعتوں کی قضا لازم نہیں۔ مگر مقتدیوں پر قضا لازم ہوگی کیونکہ امام سے یہ دو رکعت نفل بلا قصد شروع ہوئی تھیں اور مقتدیوں سے قصد اس لئے مقتدیوں پر ان کی قضا واجب ہے۔ ۲۷

س۔ اگر امام بھول کر پانچویں رکعت کو کھڑا ہو گیا مقتدی بھی اس کے ساتھ سہوا کھڑے ہو گئے پھر امام کو بعد رکوع کے سجدہ کرنے سے پہلے یاد آ گیا اور وہ قعدہ کی طرف عود کر آیا اور مقتدیوں نے بعد سجدہ کے عود کیا تو اب ان مقتدیوں کی نماز درست ہوئی یا نہیں؟

ج۔ اگر مقتدیوں کو امام کا لوٹ کر بیٹھنا معلوم نہیں ہوا تھا تب تو مقتدیوں کی نماز صحیح ہے کیونکہ یہ زیادتی سجدہ کی سہوا ہوئی ہے اور مقتدی کی سہوا ایک رکن کی زیادتی اپنے امام کے خلاف مفسد نماز نہیں ہاں اگر امام رکوع سے پہلے قعدہ کی طرف عود کر گیا اور مقتدی رکوع اور سجدہ دونوں کر کے لوٹے تو دونوں رکعتوں یعنی رکعت کی زیادتی کی وجہ سے نماز ٹوٹ جائے گی۔ ۲۸

۲۷۔ ۱۔ درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۵۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ شرح وقایہ اولین، ص ۲۲۲ تا ۲۲۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۲۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۸۔ درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۵۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ ایک مسافر کو دو رعت کے اندر سہو ہوا پھر اس نے سجدہ سہو کر لیا بعد سجدہ سہو کے اقامت کی نیت کر لی اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج۔ یہ سجدہ سہو دوبارہ کرے گا اس لئے کہ وہ سجدہ درمیان میں غیر جگہ واقع ہونے کے سبب سے غیر معتبر ہوا۔ ۲۹

س۔ اگر کسی سجدہ سہو کے اندر پھر سہو ہو تو اب پھر سجدہ سہو کرے یا نہیں؟

ج۔ اب نہ کرے اس لئے کہ سجدہ سہو میں سہو ہو جانے سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا ہے ورنہ پھر یہ سلسلہ کبھی ختم ہی نہ ہو۔ ۳۰

س۔ اگر سلام کے پیچھے شک ہوا تو کیا کرے؟

ج۔ کچھ بھی نہ کرے اس وقت جواز نماز کا ہی حکم دیا جائے گا۔ ۳۱

س۔ کسی وقتی نماز کے پڑھنے نہ پڑھنے کے اندر شک واقع ہوا تو کیا کرے؟

ج۔ اگر نماز کا وقت باقی ہے تو پھر سے ادا کر لے ورنہ کوئی چیز اس وقت واجب نہیں ہوگی ۳۲

س۔ اگر کسی نماز میں شک ہو کہ کتنی رکعتیں پڑھیں تو وہ کیا کرے؟

ج۔ اگر یہ شک پہلی ہی مرتبہ اس شخص کو ہوا کہ جس کی عادت شک کرنے کی نہیں ہے

تو نماز از سر نو پڑھے۔ ۳۳

۲۹ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۳۰ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۳۱ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۳۲، ۳۳۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ تنویر الابصار، جلد دوم، ص ۵۶۰، ۵۶۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ اگر ایسا شخص نہ ہو بلکہ وہ ہو جس کی عادت شک کرنے کی ہے تو وہ کیا کرے؟

ج۔ اول گمان غالب پر عمل کرے اور گمان غالب کی طرف نہ ہو تو پھر یہ شخص تھوڑی رکعتوں کو اختیار کرے بہ سبب یقین ہونے کمتر کے اور ہر رکعت کے بعد قعدہ کرے تاکہ قعدہ فرض اور واجب ترک نہ ہو مثلاً اول رکعت میں شک ہوا کہ یہ دوسری ہے یا اول تو اس رکعت کو اول مقرر کرے کیونکہ اس میں یقین اول ہونے کا ہے اور اس کے آخر میں قعدہ کرے اس لئے کہ اس کے وہم میں یہ رکعت دوسری بھی ہے اور یہ محل قعدہ کی ہے اسی طرح دوسری رکعت کے اخیر میں قعدہ کرے کہ وہ باعتبار ظن غالب کے دوسری ہے اور دوسری رکعت کے بعد قعدہ واجب ہوتا ہے علیٰ ہذا تیسری اور چوتھی رکعت کے بعد بھی قعدہ کرے گو اس صورت میں چار قعدے ہوں گے مگر یقینی طور سے کوئی قعدہ فرض اور واجب ترک نہیں ہوگا۔ آخر میں سجدہ سہو کرے نماز درست ہو جائے گی۔ ۳۴

س۔ اگر کسی کو بعد دونوں سلاموں کے یاد آئے کہ تیرے ذمہ سجدہ سہو باقی ہے تو کیا اب پھر سجدہ سہو کر سکتا ہے؟

ج۔ بہ موجب ایک قول کے جب تک قبلہ سے منہ نہ پھیرے یا کلام نہ کرے اس وقت تک سجدہ سہو کر سکتا ہے اور دوسرے قول کے موافق نہیں کر سکتا پھر سے پڑھے۔ ۳۵

۳۴۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ شرح وقایہ اولین، ص ۲۲۵، ۲۲۶، مکتبہ ادا یہ ملتان۔

۳۔ در مختار، جلد دوم، ص ۵۶۱، مکتبہ ادا یہ ملتان۔

۳۵۔ تخریج الابصار، جلد دوم، ص ۵۵۸، مکتبہ ادا یہ ملتان۔

س۔ نمازی اگر بھولے سے دو رکعت پر سلام پھیر دے اس وہم سے کہ چار رکعت ہو گئی تو کیا کرے؟

ج۔ اسی وقت کھڑا ہو جائے اور چار رکعت پوری کر لے اور آخر میں بوجہ تاخیر فرض سجدہ سہو کرے اسی طرح اگر مسبوق امام کے ساتھ بھول کر سلام پھیر دے تو وہ بھی اس سلام کے ساتھ نماز سے خارج نہ ہوگا اور نہ مسبوق پر سجدہ سہو لازم ہوگا۔ ۳۶

س۔ اگر وتر کی نماز میں سہو ہوا کہ پہلی رکعت یا دوسری یا تیسری تو کیا کرے؟

ج۔ سب رکعتوں میں قنوت پڑھے اور ہر رکعت کے بعد قعدہ کرتا رہے آخر میں سہو کا سجدہ کرے نماز ہو جائے گی یہ یاد رکھنا چاہئے کہ شک کہ سبب سے سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے خواہ گمان غالب پر عمل کرے یا کمی کی جانب کو اختیار کرے س۔ ایک شخص کسی رکن کے کرنے یا نہ کرنے کو بہت دیر سوچتا رہا پھر یقین ہوا کہ اس رکن کو کیا یا نہیں کیا اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر یہ وقت سوچنے کا اس قدر ☆ گزر گیا کہ رکن کے حال میں تغیر ہو گیا تو سجدہ سہو کرے ورنہ نہیں۔ ۳۸

س۔ اگر کسی کو نماز کے اندر شک ہوا کہ بے وضو ☆ ہے تو کیا کرے؟

ج۔ نماز ادا کرتا رہے اس شک سے نماز نہ توڑے ہاں اگر یقین ہوا اور پھر اس نے

۳۶ تنویر الابصار، در مختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۵۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۷ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔

☆ جس میں تین مرتبہ سبحان اللہ یا ایک مرتبہ اللہ صل علی محمد کہا جاسکے۔

۳۸ تنویر الابصار، جلد دوم، ص ۵۶۱، ۵۶۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ☆ یعنی ہو گیا۔

یقین کی حالت میں کوئی رکن ادا کیا تو نماز فاسد ہو جائے گی گو اسی وقت پھر یقین طہارت کا حاصل ہو جائے اور اگر عادت شک کرنے کی نہیں ہے تو نماز از سر نو پڑھنی چاہئے ۳۹

س۔ اگر بعد نماز کے کوئی شخص خبر دے کہ تو نے چار کی جگہ تین پڑھی ہیں یا پانچ یا دو کی جگہ تین پڑھی ہیں یا چار۔ تو اب اس کو کیا کرنا چاہئے؟

ج۔ احتیاطاً پھر پڑھ لے گو یہ اپنی رائے میں اس کو غلط ہی سمجھتا ہو۔ ۴۰

س۔ اگر قوم اور امام کے درمیان اختلاف ہو تو کیا کرنا چاہئے؟

ج۔ اگر امام ☆ کو یقین ہے تو اعادہ نماز کا نہ کرے اور قوم اعادہ کرے اس لئے کہ قوم کے گمان میں نماز فاسد ہے۔ ۴۱

س۔ کیا عیدین کی تکبیروں میں زیادتی اور کمی اور ترک سے بجدہ سہواً آتا ہے؟

ج۔ ہاں سب سے بجدہ سہواً آتا ہے۔ ۴۲

۳۹ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۴۰ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۶۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

☆ لیکن جماعت کثیر ہو تو امام بجدہ سہونہ کرے۔

۴۱ درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۶۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۴۲ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۲۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

باب

سجدہ تلاوت کے بیان میں

س۔ تمام قرآن شریف میں کل سجدے کتنے ہیں؟

ج۔ چودہ ☆ ہیں۔ ۱۔

س۔ کیا ہمارے نزدیک اور امام شافعی کے نزدیک کوئی فرق ہے؟

ج۔ تعداد کے اندر تو فرق نہیں مگر مقاموں میں اختلاف ہے ہاں البتہ امام مالک رحمہ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک تعداد میں بھی فرق ہے ان کے نزدیک کل سجدے گیارہ ہیں۔ ۲۔

س۔ اگر حنفی شافعی کے پیچھے اقتداء کرے اور اس مقام پر سجدہ کرے جہاں ہمارے

نزدیک سجدہ نہیں ہے تو کیا کیا جائے؟

ج۔ نماز میں تو بوجہ متابعت حنفی بھی کرے مگر خارج نماز اگر شافعی سے سنے تو نہ کرے ۳۔

س۔ اگر مالکی امام کے ساتھ اقتداء کی اور اس نے سجدہ اس مقام پر نہیں کیا جہاں حنفی

☆ جو شخص یہ چودہ سجدے قرآن شریف کے ایک ہی مجلس میں پڑھے اور سب سجدے اسی مجلس

میں بجلائے تو حق سبحانہ و تعالیٰ اس کی مہم کے لئے کافی ہوگا۔ اور اس مقصد کو برلائے گا۔

در مختار، جلد دوم، ص ۵۹۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۔ در مختار، جلد دوم، ص ۵۷۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۔ در مختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۷۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۴۔ رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۷۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

کے نزدیک سجدہ ہے تو کیا کرے؟

ج۔ یہ بھی نہ کرے اس لئے کہ اقتداء کی حالت میں شرط وجوب سجدہ یہ بھی ہے کہ امام سجدہ کرے اگر حنفی امام بھی سجدہ پڑھ کر نہ کرے تو مقتدی پر بھی سجدہ نہیں خواہ مقتدی نے سنا ہو یا نہ سنا ہو۔

س۔ سجدہ تلاوت کس پر واجب ہوتا ہے؟

ج۔ ہر مسلمان عاقل بالغ پر پڑھنے اور سننے سے واجب ہوتا ہے۔

س۔ وہ کون کون ہیں جن پر باوجود سننے اور پڑھنے کے سجدہ تلاوت واجب نہیں؟

ج۔ وہ یہ ہیں اول کافر دوم دیوانہ سوم نابالغ، چہارم حیض و نفاس والی عورت۔ اگر یہ پڑھیں اور ان سے کوئی سنے تو سننے والے پر سجدہ واجب ہے۔

س۔ سجدہ کی آیت اگر کسی اور زبان میں پڑھی جائے تب بھی سجدہ واجب ہوگا یا نہیں؟

ج۔ پڑھنے والے پر ہر طرح پر واجب ہوگا مگر سننے والے پر اس وقت واجب ہوگا جب کہ خبر دی جائے کہ یہ آیت سجدہ پڑھی گئی ہے اسی طرح عربی کانہ جاننے والا بھی اس وقت تک معذور ہے جب تک اس کو معلوم نہ ہو۔

س۔ اگر کوئی سجدہ کی آیت پڑھے تو بھی سجدہ واجب ہے یا نہیں؟

ج۔ رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۷۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۵۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۔ تہذیب الابصار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۸۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۳۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

ج۔ اس طرح پڑھنے سے نہ تو پڑھنے والے پر سجدہ ہے نہ سننے والے پر۔ ۸

س۔ اگر نماز سے باہر سجدہ واجب ہو تو کس طرح ادا کرے؟

ج۔ بدون رفع یدین کے ۹ کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرے اور پھر بعد سجدہ کے

اللہ اکبر کہہ کر کھڑا ہو کر بیٹھ جائے اور اس طرح سجدہ کرنے سے سنت اور مستحب ادا

ہوئے۔ ۱۰

س۔ سجدہ تلاوت کی نیت کیوں کر کرے اور اس میں کیا پڑھے؟

ج۔ اس طرح کرے کہ میں سجدہ کرتا ہوں اللہ کے واسطے سجدہ تلاوت کا اللہ اکبر اور

اس سجدے کے اندر وہی تسبیح جو نماز کے سجدوں کے اندر پڑھی جاتی ہے یعنی تین مرتبہ

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى پڑھے۔ ۱۱

س۔ اس سجدے میں شرائط کیا کیا ہیں؟

ج۔ وہی شرائط ہیں جو نماز کے اندر شرائط ہیں یعنی طہارت۔ ستر عورت۔ استقبال قبلہ

اور نیت۔ ۱۲

س۔ اگر نمازی نماز پڑھنے کی حالت میں اس شخص سے کہ جو نماز سے باہر ہے آیت

سجدہ کی سن لے یا نماز نہ پڑھنے والا نماز پڑھنے والے سے سنے تو بھی ان دونوں پر

۸ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۹ یعنی جس طرح تکبیر تحریر کیلئے ہاتھ اٹھاتے ہیں اس طرح اٹھائے بغیر۔

۱۰ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۱ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۲ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔

سجدہ واجب ہے یا نہیں؟

ج۔ ہاں واجب ہے نماز پڑھنے والا جب اپنی نماز سے فارغ ہو تب سجدہ کرے اور جو خارج نماز ہے وہ نماز سے خارج کرے۔ ۱۳

س۔ کیا کوئی ایسا بھی ہے کہ جس کے پڑھنے سے نہ اس پر سجدہ واجب ہونہ سننے والے پر واجب ہو؟

ج۔ ہاں ہے اور یہ وہ مقتدی ہے کہ جو بہ حالت اقتداء سجدہ کی آیت پڑھے کہ اس کے پڑھنے سے نہ خود اس پر سجدہ ہے نہ اس کے ساتھیوں اور مقتدیوں پر نہ اس کے امام پر ہے اگر کوئی نماز سے باہر ہو اور وہ اس مقتدی سے سن لے تو سجدہ واجب ہوگا۔ ۱۴

س۔ اگر ایک شخص نے باہر نماز کے امام سے آیت سجدے کی سنی اور پھر اس امام کا اس نماز میں اقتداء کیا تو پھر سجدہ یہ شخص کب کرے؟

ج۔ اگر اس شخص نے دوسری رکعت میں اقتداء کی اور امام نے پہلی رکعت میں سجدہ کی آیت پڑھی تب تو بعد نماز کے اس سجدے کو کرے اور اگر اسی رکعت میں جس میں کہ سجدہ پڑا ہے سجدہ کرنے سے پہلے اقتداء کی تو امام کے ساتھ سجدہ کرے اور اگر بعد سجدہ امام کے اسی رکعت میں اقتداء کی تو اس شخص سے سجدہ ساقط ہو انہ نماز کے اندر کرے نہ نماز کے باہر ۱۵

۱۳۔ ۱۔ تنویر الابصار، درمختار، جلد دوم، ص ۵۸۸، ۵۸۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۴۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد دوم، ص ۱۳۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ شرح وقایہ اولین، ص ۲۳۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۵۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد دوم، ص ۱۳۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ ایک نمازی پر نماز کے اندر سجدہ واجب ہوا مگر اس نے نماز کے اندر سہواً یا قصداً سجدہ ادا نہ کیا تو اب یہ شخص نماز کے باہر سجدہ کرے یا نہیں؟

ج۔ نہ کرے کیونکہ جو سجدہ نماز کے اندر واجب ہوتا ہے اس کے ادا کرنے کا محل نماز ہی ہے باہر نماز کے قضا نہیں ہوتا اس لئے کہ نماز کا سجدہ نماز کا جزو ہے مگر قصداً ترک کرنے سے گنہگار ہوگا اس گناہ سے مخلصی کی صورت سوائے توبہ کے اور کچھ نہیں ہے ۱۶۔
س۔ سوتے ہوئے سے یا نشہ والے سے آیت سجدہ سنی جاوے تو سجدہ واجب ہوگیا یا نہیں؟

ج۔ بیشک ہوگا بلکہ نشہ والے پر اور بعد اطلاع سونیا والے پر بھی سجدہ واجب ہے۔ ۱۷۔
س۔ سجدہ وجوب دیر سے ادا کرنا کیسا ہے؟

ج۔ اگر سجدہ نماز کے اندر کا ہے تب تو فوراً واجب ہے تاخیر اس میں مکروہ تحریمی ہے اور اگر خارج نماز ہے تو تاخیر مکروہ تنزیہی ہے۔ ۱۸۔

س۔ اگر کسی نے نماز کے اندر آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کرنے سے پہلے وہ نماز فاسد ہو گئی تو اب اس سجدہ کو کب ادا کرے؟

ج۔ خارج نماز ادا کرے اس لئے کہ جب نماز فاسد ہو گئی تو یہ سجدہ صرف تلاوت کا رہ گیا نماز کا نہ رہا۔ ۱۹۔

۱۶۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد دوم، ص ۱۳۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ درمختار، جلد دوم، ص ۵۹۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۷۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد دوم، ص ۱۳۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۸۔ درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۸۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۹۔ درمختار، جلد دوم، ص ۵۸۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ کئی سجدوں کے بدلے ایک ہی سجدہ کافی ہونے کی کیا شرطیں ہیں؟

ج۔ دو شرطیں ہیں ایک مجلس کا ایک ہونا دوسرے آیت کا ایک ہی ہونا ہے۔ اگر مجلس کا

اختلاف ہو گایا آیت کا تو دو سجدے واجب ہوں گے۔ ۲۰

س۔ ایک شخص نے ایک مجلس میں آیت سجدہ پڑھی اور پھر اسی مجلس میں دوسرے شخص

سے اسی آیت کو سنا تو اب یہ شخص ایک سجدہ کرے یا دو؟

ج۔ یہ شخص ایک سجدہ کرے گا۔ ۲۱

س۔ ایک شخص آیت سجدہ پڑھ کر اسی مجلس میں کھانا کھانے لگا یا تین قدم چلایا خریدو

فروخت میں مشغول ہوا بعد میں پھر اسی جگہ اسی آیت کو پڑھنے لگا تو اب اس شخص کو دو

سجدے کرنے چاہئیں یا ایک؟

ج۔ اس شخص پر دو سجدے واجب ہوئے اس لئے کہ اس شخص کی مجلس بدل گئی اور تبدیلی

تین یا زیادہ قدم ☆ چلنے میں حقیقتاً ہے اور باقی میں حکماً اور جو حکم تبدیل مجلس کا پڑھنے

والے پر ہے وہی حکم سنے والے پر بھی ہے۔ ۲۲

۲۰۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد دوم، ص ۱۳۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ شرح وقایہ اولین، ص ۲۳۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۱۔ رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۹۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

☆ لیکن یہ حکم بڑے مقام کے ساتھ مخصوص ہے اور اگر بہت صغیر یا چھوٹی مسجد یا کشتی میں جو

شرعی گز سے، چالیس گز سے کم کی ہو، ایک کونے سے دوسرے کونے میں چلا گیا تب بھی تبدیل

مجلس شمار نہ کی جائے گی۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔

رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۹۱، مکتبہ امدادیہ ملتان)

۲۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

س۔ ایک شخص نے ایک ہی آیت کو آتے بھی پڑھا اور جاتے بھی مگر سننے والوں نے ایک ہی جلسہ میں سنا ان دونوں کے لئے کیا حکم ہے؟

ج۔ پڑھنے والا دو سجدے کرے گا اور سننے والا ایک۔ اس لئے کہ پڑھنے والے پر بوجہ اختلاف مکان دو سجدے واجب ہوئے اور سننے والے پر بوجہ اتحاد مکان ایک اگر سننے والے کا بھی جلسہ بدل جاتا تو اس پر بھی وہی حکم ہوتا جو پڑھنے والے پر۔ ۲۳

س۔ اگر کوئی ایک مجلس میں سارا قرآن پڑھے تو کتنے سجدے کرے؟

ج۔ چودہ سجدے پورے کرے۔ ۲۴

س۔ اگر تلاوت کرنے والا ساری سورت پڑھے مگر سجدہ کی آیت چھوڑ دے، یہ اس کا عمل کیسا ہے؟

ج۔ یہ مکروہ ہے برخلاف اس کے کہ آیت سجدہ پڑھے اور ساری سورۃ چھوڑ دے یہ مکروہ نہیں اور تلاوت کرنے والے کو بروقت تلاوت، آیت سجدہ کی آہستہ پڑھنا مستحسن ہے۔ ۲۵

س۔ سجدہ شکر کیا ہے اور اسے کب کرے؟

ج۔ صاحبین رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عبادت ہے اس پر ثواب ملتا ہے جب کوئی نعمت

۲۳۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۴، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ شرح وقایہ اولین، ص ۲۳۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۔ درمختار، جلد دوم، ص ۵۹۴، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۴۔ درمختار، جلد دوم، ص ۵۹۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۵۔ شرح وقایہ اولین، ص ۲۳۳، ۲۳۴، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

ظاہر ہوا یا مصیبت دور ہو اس وقت مثل سجدہ تلاوت کے یہ سجدہ کرے سوائے اوقات
مکروہہ کے۔ ۲۶

س۔ اکثر لوگ بلا سبب بعد نماز کے سجدہ کرتے ہیں یہ کیسا؟
ج۔ مکروہ ہے۔ ۲۷

۲۶ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۷ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔

باب

جمعہ کے بیان میں

س۔ جمعہ کو جمعہ کس لئے کہتے ہیں؟

ج۔ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ دن مسلمانوں کے اجتماع کا ہے۔ ۱۔

س۔ نماز جمعہ فرض عین ہے یا فرض کفایہ؟

ج۔ فرض عین ۲۔ ہے اس کا منکر کافر ہے اس لئے کہ اس کی فرضیت کا ثبوت دلیل قطعی

سے ثابت ہے۔ ۳۔

س۔ جمعہ کے اندر کیا کیا شرطیں ہیں؟

ج۔ نو شرطیں ہیں چار شرطیں وجوب کی اور پانچ صحت کی، وجوب جمعہ کی یہ شرطیں ہیں

(۱) مرد ہونا (۲) آزادی (۳) بے عذر ہونا (۴) اقامت۔ ۴۔ یہی وجہ ہے کہ عورت

غلام ☆ اور بیمار اور مسافر پر جمعہ فرض نہیں۔ اور صحت جمعہ کی پانچ شرطیں ہیں شہر، وقت

ظہر، خطبہ، جماعت، اذن عام۔ ۵۔

۱۔ لسان العرب، جلد دوم، ص ۳۵۹، (سُمِّيَ بِذَلِكَ لِاجْتِمَاعِ النَّاسِ فِيهِ)، مطبوعہ بیروت

لبنان، بن طباعت ۱۳۱۹ھ/۱۹۹۹ء۔

۲۔ فرض عین وہ ہے جو ہر ایک کے ادا کرنے سے ادا ہو بخلاف فرض کفایہ کے، کہ وہ چند

ایک کے ادا کرنے سے باقی لوگوں کی طرف سے بھی ادا ہو جاتا ہے۔

۳۔ در مختار، جلد سوم، ص ۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

☆ غلام کو اگر اس کا آقا اجازت دے دے تو بھی غلام کو اختیار ہے، چاہے جمعہ پڑھے یا نہ

س۔ صحت اور وجوب میں حکماً کیا فرق ہے؟

ج۔ یہ فرق ہے کہ اگر صحت کی شرطیں نہ ہوں گی تو جمعہ نہ ہوگا اور اگر وجوب کی شرطیں نہ ہوں گی تو جمعہ درست نہ ہوگا۔ ۱۔ مثلاً عورت یا بیمار وغیرہ جن پر جمعہ واجب نہیں ہے

پڑھے۔ برخلاف مزدور کے، اس پر جمعہ واجب ہے اور مزدوری کی مزدوری اجرت کے حساب سے ساقط ہو جائے گی۔ یعنی اگر مسجد اتنی دور ہو کہ آنے جانے میں ایک پہر لگتا ہو تو اس دن کی اجرت سے چوتھائی اجرت قطع ہو جائے گی۔ اس کا مطالبہ مالک سے مزدور نہیں کر سکتا اور اگر مسجد اتنی دور نہیں ہے تو مزدوری ساقط نہیں ہو سکتی۔ رد المحتار، جلد سوم، ص ۲۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ بیمار کے حکم میں بیمار دار بھی ہے۔ در مختار، جلد سوم، ص ۲۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۴۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۴۴، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۵۔ ۱۔ تنویر الابصار، در مختار، جلد سوم، ص ۲۵۲۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۴۸ تا ۱۴۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۔ بہار شریعت، چوتھا حصہ (تخریج شدہ) ص ۱۱۱ تا ۱۱۹، مکتبہ مدینہ کراچی۔

۴۔ شرح وقایہ اولین، ص ۲۴۰ تا ۲۴۲، مکتبہ امدادیہ ملتان

(جمعہ پڑھنے کی چھ شرطیں ہیں اور چھٹی شرط سلطان اسلام یا اس کے نائب کا ہونا ہے جو جمعہ قائم کرنے کی اجازت دے تو جسے اجازت دے وہ قائم کر سکتا ہے اپنے طور پر کوئی نہیں جمعہ پڑھا سکتا، جمعہ واجب ہونے کی گیارہ شرطیں ہیں۔

(۱) شہر میں مقیم ہونا، (۲) تندرست ہونا، (۳) آزاد ہونا، (۴) مرد ہونا، (۵) بالغ ہونا، (۶) عاقل

ہونا، (۷) انگھیا را ہونا، (۸) چلنے پر قادر ہونا، (۹) قید میں نہ ہونا، (۱۰) کسی ظالم کا خوف نہ ہونا، (۱۱) تیز

بارش، آدمی، اولے یا سردی کا نہ ہونا جس سے نقصان کا اندیشہ ہو۔ ۵۔ بہار شریعت، چوتھا حصہ

(تخریج شدہ) ص ۱۱۹ تا ۱۲۱، مکتبہ مدینہ کراچی۔

۱۔ رد المحتار، جلد سوم، ص ۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

اگر شرائط صحت جمعہ کے ساتھ جمعہ ادا کریں تو اس وقت ان کا فرض ادا ہو جائے گا۔
 خلاف اس کے جس پر جمعہ تو واجب ہے مگر ادا واجب نہیں جیسے مرد آزاد تندرست اگر
 یہ صحت جمعہ کی شرائط نہ ہونے سے جمعہ ادا کرے تو اس کا جمعہ درست نہیں سب
 معذوروں کو جن پر جمعہ کا وجوب نہیں ہے ظہر سے جمعہ پڑھنا افضل ہے، برخلاف
 عورت کے کہ اس کو جمعہ سے ظہر ہی پڑھنا افضل ہے۔

س۔ صحت جمعہ کی پہلی شرط جو شہر بتلائی ہے اس کی تعریف کیا ہے؟

ج۔ شرعاً شہر اس بستی کا نام ہے جہاں پر اتنے مسلمان مرد مکلف رہتے ہوں (خواہ وہ
 نمازی ہوں یا بے نمازی) کہ اگر وہ نماز جمعہ کے لئے سب اکٹھے ہو جائیں تو وہاں کی
 سب سے بڑی مسجد میں نہ ساسکیں اسی قول پر اکثر فقہاء کا فتویٰ ہے۔ ☆ ۸

یے تنویر الابصار، درمختار، رد المحتار، جلد سوم، ص ۲۹، ۳۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

☆ یہ تعریف تنویر الابصار کی ہے، بہار شریعت نے جو تعریف کی، وہ یہ ہے کہ: شہر وہ جگہ ہے
 جس میں متعدد کوچے اور بازار ہوں اور وہ ضلع یا ضلع کا حصہ ہو کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے
 ہوں اور وہاں کوئی حاکم ہو جو اپنے دبدبہ اور سطوت سے ظالم سے مظلوم کو انصاف دلا سکتا ہو۔ یہ
 الگ بات ہے کہ انصاف دلانے کی قوت رکھتے ہوئے انصاف نہ دلائے (بہار شریعت، جزء
 چہارم، صفحہ ۱۱۱، تخریج شدہ، المکتبہ المدینہ، کراچی) یہی تعریف درمختار میں بھی ہے، استاذ محترم
 حضرت علامہ مولانا محمد گل احمد عظمیٰ صاحب دامت برکاتہ العالیہ فرمایا کرتے تھے: صاحب بہار
 شریعت نے وہ مسائل نقل کئے ہیں جن پر فتویٰ ہے، اس لئے اسے ترجیح ہوئی مگر اہل دیہات کا
 عمل رکن دین والی تعریف پر ہے، اس لئے اِنْجِلَافِ عُلَمَاءِ اُمِّیِّ رَحْمَۃُ کے تحت حوام کے لئے
 درست ہو جائے گا۔ جبکہ اعلیٰ حضرت کی تحقیق کے تحت گاؤں میں جمعہ ہوتا ہی نہیں، پڑھنے والے
 گناہگار ہیں، واللہ اعلم بالصواب (باقی اگلے صفحہ پر)

س۔ بڑی مسجد کس مقدار کی کہلاتی ہے؟

ج۔ مختار قول کے بہ موجب کم از کم چالیس گز شرعی کی مقدار بڑی مسجد شمار کی جائے گی اور شرعی گز چوبیس انگل کا ہوتا ہے۔ ۹

س۔ اگر کسی جگہ بڑی مسجد اس مقدار کی نہ ہو اور وہ جگہ مسلمانوں کی آبادی اور پستی کے لحاظ سے اس قدر ہو جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے بلکہ اس مقدار سے بھی زیادہ ہو تو کیا کیا جائے؟

ج۔ بلا تامل نماز جمعہ ادا کی جائے کچھ مسجد کا ہونا شرط جمعہ نہیں ہے۔ ۱۰

س۔ دوسری شرط صحت جمعہ کی ظہر کا وقت ہے اگر یہ فوت ہو جائے تو جمعہ کی نماز قضا پڑھے یا ظہر کی؟

ج۔ ظہر کی نماز کی قضا کریں یہاں تک کہ لاحق یا مسبوق پر نماز پڑھنے کی حالت میں وقت ظہر گزر گیا تو اب یہ نماز نفل ہو گئی پھر اس نماز کو قضا کرے۔ ۱۱

س۔ تیسری شرط صحت جمعہ کی جو خطبہ ہے اس کو اگر وقت سے پہلے پڑھا اور نماز وقت کے اندر تو جائز ہے یا نہیں؟

ج۔ ہر گز جائز نہیں اس لئے کہ خطبہ کا پڑھنا بھی وقت ہی کے اندر شرط ہے اسی طرح

۸۔ ۱۔ تنویر الابصار، در مختار، جلد سوم، ص ۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ شرح وقایہ اولین، ص ۲۳۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۹۔ اس کا حوالہ نہیں ملا۔

۱۰۔ بہار شریعت نے جو شرائط وجوب جمعہ ذکر کیں ان میں جامع مسجد ہونا نہیں۔

۱۱۔ رد المحتار، جلد سوم، ص ۱۸، ۱۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

تھا۔ اگر اس وقت امام فارغ ہو گیا تھا تو بالا جماع ظہر کی فرضیت باطل نہ ہوگی اور اگر اس کے گھر سے نکلتے وقت امام نماز میں اس کے پہنچنے سے پہلے فارغ ہو گیا تو امام اعظم کے نزدیک ظہر کی فرضیت باطل ہوگی پھر سے ظہر پڑھے۔ ۳۳

س۔ ایک شخص جمعہ کی نماز میں امام کے ساتھ تشہد میں آ کر ملایہ شخص بعد سلام امام کے نماز جمعہ کی ادا کرے یا ظہر کی؟

ج۔ نماز جمعہ کی ادا کرے گو سجدہ سہو کی ہی التحیات میں آ کر شریک ہوا ہو اور یہی حکم مسافر کیلئے بھی ہے۔ ۳۴

س۔ جمعہ کی نماز کیلئے جو دو اذان ہوتی ہیں ان کی اصلیت کیا ہے؟

ج۔ ایک اذان کا ہونا تو آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک اور حضرت شیخین کے زمانہ سے چلا آتا ہے اور دوسری اذان حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب کہ کثرت آدمیوں کی ہوئی بڑھادی تو یہ بھی سنت ہوئی اب اختلاف اس میں ہے کہ پہلی اذان دونوں میں سے کون سی ہے۔ سو باعتبار وقت کے وہی پہلی اذان ہے جو وقت کے اندر پہلی ہو اور باعتبار مشروعیت کے خطیب کے سامنے کی اذان پہلی ہے۔ ۳۵

س۔ وہ اذان کون سی ہے جس کے سننے سے خرید و فروخت اور کل کام مکروہ ہو جاتے ہیں؟

۳۳۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۴۸، ۱۴۹، مکتبہ امداد ادبیہ ملتان۔

۲۔ درمختار، جلد سوم، ص ۳۱، مکتبہ امداد ادبیہ ملتان۔

۳۴۔ درمختار، جلد سوم، ص ۳۳، ۳۴، مکتبہ امداد ادبیہ ملتان۔

۳۵۔ ۱۔ درمختار، جلد سوم، ص ۳۸، مکتبہ امداد ادبیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۴۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

ج۔ وہ اذان وہ ہی ہے جو وقت کے اندر پہلی ہو اسی اذان کے سننے سے سب باتیں
یعنی بیچ وغیرہ صحیح تر قول کے موافق مکروہ تحریمی ہو جاتی ہے۔ اور نماز کی طرف چلنا
واجب ہے۔ ۳۶

س۔ اگر گاؤں والے جن پر جمعہ واجب نہیں ہے وہ جمعہ کے دن شہر میں نماز جمعہ کے
لئے آئیں اور دوسری حاجت بھی ان کی ہو تو ان کو نماز جمعہ کا ثواب ملے گا یا نہیں؟
ج۔ اگر نیت میں زیادہ تر مقصود نماز کا ادا کرنا ہے تو ثواب ملے گا ورنہ نہیں۔ ۳۷
س۔ ایک شہر میں کئی جگہ جمعہ درست ہے یا نہیں؟

ج۔ بہ موجب مذہب صحیح امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے درست ہے خواہ وہ شہر چھوٹا ہو یا
بڑا۔ ۳۸

س۔ جمعہ کی نماز کے بعد جو چار رکعت فرض احتیاطاً پڑھتے ہیں ان کا پڑھنا کیسا؟
ج۔ بہت اچھا ہے تاکہ فرض ذمہ سے یقینی طور سے ساقط ہو جائے اس لئے کہ جمعہ
اگرچہ روایات قویہ کی رو سے ان گاؤں میں جا کے رہنے والے مکلف مسلمانوں سے
بڑی مسجد بھر جائے درست ہے اس طرح چند جگہ بھی ایک ہی شہر میں جمعہ بہ موجب
قوی قول کے درست ہے لیکن چونکہ دوسرے اقوال بھی موجود ہیں اگرچہ ضعیف ہی

۳۶ ۱۔ در مختار، جلد سوم، ص ۳۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۳۷ در مختار، جلد سوم، ص ۴۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۸ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ بہار شریعت، حصہ چہارم (مخریج شدہ) ص ۱۱۳، مکتبہ المدینہ کراچی۔

ج۔ جو باتیں نماز میں ناجائز ہیں وہی خطبہ کے وقت ناجائز ہیں مثلاً کھانا کھانا، پانی پینا اور کلام اور جواب سلام کا دینا وغیرہ مگر اشارہ سے بری بات کا منع کرنا جائز ہے۔ ۲۶۔
 س۔ چوتھی شرط صحت جمعہ کی جماعت ہے اس میں یہ بھی بتلادیتے ہیں کہ جمعہ کی جماعت میں کس قدر آدمیوں کے ساتھ جماعت ہے کہ جس کے بغیر ادائیگی جمعہ صحیح نہیں؟
 ج۔ سوائے امام کے تین آدمی ہونے چاہئیں برخلاف اور نمازوں کے کہ ان میں سوائے امام کے ایک آدمی کے ساتھ جماعت کا حکم ہے۔ ۲۷۔
 س۔ پانچویں شرط صحت جمعہ کی اذن عام ہے یہ بھی بتلادیتے ہیں کہ اذن عام کس کو کہتے ہیں؟

ج۔ اذن عام وہ ہے کہ کسی کو آنے جانے سے روکا نہ جائے اگر عام اذن نہ ہوگا تو جمعہ درست نہ ہوگا مثلاً کسی قلعہ کے اندر مسجد ہو اور حاکم قلعہ عوام کو آنے سے روکے اور آپ، اپنے چند لشکری اور باشندگان قلعہ کے ساتھ جمعہ ادا کرے تو جمعہ جائز نہیں بہ وجہ اذن عام نہ ہونے کے۔ ۲۸۔

س۔ شہر کے اندر اگر کوئی نماز جمعہ سے پہلے ظہر ادا کرے تو کیسا؟
 ج۔ حرام ہے اور معذور اگر جمعہ سے پہلے ظہر ادا کرے تو مکروہ تنزیہی ہے۔ ۲۹۔
 س۔ معذور شہر کے اندر جمعہ کے دن ظہر جماعت سے پڑھیں یا علیحدہ علیحدہ؟

۲۶۔ درمختار، جلد سوم، ص ۳۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۷۔ ۱۔ درمختار، جلد سوم، ص ۲۴، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد سوم، ص ۱۴۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۸۔ تنویر الابصار، درمختار، جلد سوم، ص ۲۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

ج۔ علیحدہ علیحدہ پڑھیں ان کو جماعت کے ساتھ نماز ظہر پڑھنا جمعہ کے دن مکروہ تحریمی ہے۔ ۳۰

س۔ قیدی جیل خانہ میں جمعہ ادا کر سکتے ہیں یا نہیں؟

ج۔ نہیں کر سکتے اور اگر پڑھ لیں گے تو جمعہ نہ ہوگا اس لئے کہ اذن عام نہیں ہے جو شرط جمعہ ہے۔ ۳۱

س۔ جہاں پر جمعہ درست نہیں ہے وہاں کے رہنے والے بھی جمعہ کے دن ظہر جماعت سے پڑھیں گے یا وہ بھی علیحدہ علیحدہ پڑھیں؟

ج۔ ان کو جماعت سے ظہر پڑھنا درست ہے شہر والوں کو جماعت کے ساتھ ظہر پڑھنا درست نہیں۔ ۳۲

س۔ ایک شخص نے ظہر کی نماز جمعہ کی نماز سے پہلے پڑھ لی اور پھر جمعہ کی نماز ادا کرنے کو گھر سے نکلا اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر اس شخص کو امام کے ساتھ جمعہ مل گیا تو ظہر کی فرضیت باطل ہوگئی خواہ معذور ہو جیسے مسافر یا مریض وغیرہ خواہ غیر معذور اگر اس کو جمعہ نہ ملا تو جس وقت یہ گھر سے نکلا

۲۹ تنویر الابصار، درمختار، رد المحتار، جلد سوم، ص ۳۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۰ درمختار، جلد سوم، ص ۳۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۱ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۴۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔ ۲۔ درمختار، جلد سوم، ص

۳۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ (قیدی جمعہ کیسے پڑھ سکتے ہیں جب کہ اس دن تو ظہر کو جماعت سے ادا کرنا ان کے لئے مکروہ تحریمی ہے)

۳۲ تنویر الابصار، درمختار، جلد سوم، ص ۳۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ ۝

پہلا خطبہ ختم کرنے کے بعد تین آیت چھوٹی کی مقدار بیٹھ جائے اور پھر کھڑا
ہو کر خطبہ شروع کرے مگر پہلے خطبے کی نسبت آواز پست ہو اس میں قرآن شریف کی
آیت پڑھا مسنون ہے۔ ۲۰

خطبہ ثانی

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ
نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ
يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝ اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ أَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ عَدَدَ مَعْلُومَاتِكَ وَعَلَى آلِهِ
أَصْحَابِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَزْوَاجِهِ أَجْمَعِينَ خُصُوصًا عَلَى أَفْضَلِ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّينَ
أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعُمَرَ الْفَارُوقِ وَعُثْمَانَ ذِي النُّورَيْنِ وَعَلِيٍّ الْمُرْتَضَى وَ
الْحُسَيْنِ وَعَلَى سَيِّدَةِ النِّسَاءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَعَلَى عَمِّهِ الْمُكَرَّمِينَ حَمَزَةَ وَ
الْعَبَّاسِ وَعَلَى كُلِّ مَنْ اخْتَارَهُ اللَّهُ بِصُحْبَةِ نَبِيِّهِ بِالْإِيمَانِ ۝ وَلَا تَجْعَلْ فِي
قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ۝ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ۝

امام منبر سے اتر آئے اور تکبیر نماز کی شروع کرے۔

س۔ خطیب کے سوا اور شخص کو نماز پڑھانا کیسا ہے؟

ج۔ نامناسب ہے۔ ۲۱

س۔ اگر خطیب کو حدث ہو جائے تو وہ کیا کرے؟

ج۔ اگر حدث بعد خطبہ ہو تو اس کو خلیفہ کرے جو خطبہ سننے میں شریک ہو جو ایسا نہ ہو اس

کو خلیفہ کرنا جائز نہیں اگر نماز کے اندر حدث ہو تو اب جس کو چاہے خلیفہ بنائے۔ ۲۲

س۔ امام کو خطبہ پڑھنے سے پہلے محراب کے اندر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

ج۔ مکروہ ہے۔ ۲۳

س۔ دونوں خطبے دو رکعت ظہر کے قائم مقام ہیں یا نہیں؟

ج۔ نہیں مگر ثواب میں یہ خطبے آدھے ہوتے ہیں جمعہ کی نماز سے۔ ۲۴

س۔ اگر خطبہ اور نماز کے درمیان فاصلہ بہت ہو جائے مثلاً امام بعد خطبہ کے گھر چلا

جائے یا کھانا کھائے یا اور کوئی کام مانع نماز کر بیٹھے تو کیا کیا جائے؟

ج۔ خطبہ از سر نو پڑھا جائے۔ ۲۵

س۔ خطبہ کے وقت کیا کیا باتیں ناجائز ہیں؟

۲۱۔ تنویر الابصار، در مختار، جلد سوم، ص ۳۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۴۷، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۳۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۴۷، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۴۔ رد المحتار، جلد سوم، ص ۲۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۵۔ در مختار، رد المحتار، جلد سوم، ص ۲۳، ۲۴، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۶۔ در مختار، جلد سوم، ص ۲۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

بعد نماز کے بھی خطبہ پڑھنا ناجائز ہے۔ ۱۲

س۔ خطبہ کے اندر کس مقدار کا ذکر کفایت کرتا ہے؟

ج۔ اسقاط فرضیت کے لئے تو صرف اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَا سُبْحَانَ اللّٰہِ ایک بار

کہنا کافی ہے مگر اسی مقدار پر کفایت مکروہ ہے یہ سبب مخالفت سنت کے۔ ۱۳

س۔ خطبہ میں سنت کس مقدار کا ذکر ہے؟

ج۔ ایک سورۃ طوال ☆ مفصل کی مقدار۔ اور اتنی طوالت بھی دونوں خطبوں کے اندر

ہونی چاہیے نہ کہ ایک کے اندر۔ ۱۴

س۔ دو خطبوں کے درمیان جلسہ کرنا کیسا ہے؟

ج۔ سنت ہے۔ ۱۵

س۔ خطبہ میں نام پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سن کر درود شریف پڑھنا کیسا ہے؟

ج۔ ناجائز ہے۔ ہاں! دل میں چپکے سے پڑھ لیں۔ ۱۶

س۔ بعض خطیب دوسرے خطبہ میں درود پڑھنے کے وقت دائیں اور بائیں کو منہ پھیرا

۱۲۔ ۱۔ در مختار، جلد سوم، ص ۱۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۴۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۳۔ در مختار، جلد سوم، ص ۲۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

☆ سورہ طوال مفصل سورہ حجرات سے لے کر سورہ بروج تک کی سورتیں ہیں۔ حاشیہ نور

الایضاح (مترجم) ص ۱۱۶، مکتبہ قادریہ لاہور۔

۱۴۔ در مختار، جلد سوم، ص ۲۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۵۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۴۷، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۶۔ رد المحتار، جلد سوم، ص ۳۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

کرتے ہیں یہ کیسا ہے؟

ج۔ یہ بدعت ہے۔ ۱۷

س۔ خطبہ کے اندر مستحب کیا ہے؟

ج۔ خلفائے راشدین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برگزیدہ دو چچا یعنی حضرت

حمزہ اور حضرت عباس رضوان اللہ تعالیٰ علیہما کا ذکر مستحب ہے۔ ۱۸

س۔ خطبہ کی پوری ترکیب بیان کیجئے؟

ج۔ اول امام منبر پر بیٹھے جب موذن اذان سے فارغ ہو اس وقت امام کھڑا ہوا اور قوم

کی طرف منہ کر کے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ آہستہ پڑھے پھر حمد و ثنا

پڑھ کر شہادتین پڑھے پھر درود شریف پھر وعظ اور قرآن مجید کی آیت پڑھ کر ختم

کر دے۔ ۱۹

خطبہ اولیٰ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا وَّ
نَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
خَيْرُ الْوَرٰى اَمَّا بَعْدُ اِنَّا الْيَوْمَ حُضْرَةٌ وَحُلُوَّةٌ وَّرَآئِيْ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَظَرُ
كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ تَقَاتِبْ وَلَا تَمُوْتُوْنَ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ سُبْحَانَ

۱۷ رد المحتار، جلد سوم، ص ۲۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۸ ۱۔ در مختار، جلد سوم، ص ۲۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۷،

مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۹ رد المحتار، جلد سوم، ص ۲۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

تکبیر کے بعد کچھ نہ پڑھا جائے اس میں ہاتھ چھوڑا جاتا ہے اس کو یاد رکھنا چاہئے ۹
س۔ اگر کسی نے امام کو پہلی رکعت کے قیام میں اس وقت پایا جب کہ امام تکبیر کہہ چکا
تھا تو اب کیا کرے؟

ج۔ پہلے اپنی چھوڑی ہوئی تکبیر ادا کرے۔ ۱۰

س۔ اگر کوئی پہلی رکعت کے رکوع میں امام کو پائے تو کیا کرے؟

ج۔ اگر اس شخص کو قیام میں تکبیریں کہنے کے بعد امام کے ساتھ ملنے کی امید ہے تو
تکبیریں قیام میں کہہ لے ورنہ سوائے تکبیر تحریمہ کے تین تکبیریں زائد رکوع میں جا کر
کہے اور اگر یہ شخص پوری تکبیریں کہنے نہ پایا تھا کہ امام نے سراٹھالیا تو بھی متابعت امام
کی کرے۔ باقی تکبیریں اس سے ساقط ہو جائیں گی۔ ۱۱

س۔ اگر کسی نے امام کو پہلی رکعت کے قومہ میں پایا تو کیا کرے؟

ج۔ کچھ بھی نہ کرے اسی طرح مل جائے اس لئے کہ اس شخص نے رکعت نہیں پائی
مسبق ہو گیا۔ اب یہ رکعت اپنی جس وقت بعد سلام امام کے پڑھے گا اس وقت
تکبیریں بعد قراءت کے رکوع سے پہلے کہے گا اور یہی حال سجدہ میں ملنے والے اور
دوسری رکعت میں ملنے والے کا ہے برخلاف لاحق کے کہ وہ تکبیریں مثل امام کے کہے
گا اس لئے کہ وہ امام ہی کے پیچھے ہے اور مسبوق اپنی رکعت پڑھنے میں امام کے پیچھے

۹۔ تنویر الابصار، درمختار، رد المحتار، جلد سوم، ص ۵۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۰۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۵۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۱۔ درمختار، جلد سوم، ص ۵۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۵۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔

نہیں۔ ۱۲۔

س۔ اگر کسی نے امام کو تشہد میں پالیا تو کیا کرے؟

ج۔ اپنی دو رکعت عید کی مع چھ تکبیروں کے ادا کرے مثل امام کے اگرچہ یہ تشہد مجدد سہو

کا ہی ہو۔ ۱۳۔

س۔ اگر امام نے پہلی رکعت میں سہو تکبیروں سے پہلے قراءت شروع کر دی تو کیا کرے؟

ج۔ اگر امام نے الحمد اور سورۃ دونوں پڑھ لیں تب تو دو رکعت کے آخر میں تکبیر کہہ لے

اور اگر صرف الحمد ہی پڑھی ہے تو زائد تکبیریں کہہ کر الحمد اور سورۃ پڑھے۔ ۱۴۔

س۔ اگر امام دوسری رکعت میں تکبیریں بھول گیا اور رکوع کر دیا تو کیا؟

ج۔ تکبیریں رکوع میں کہہ لے رکوع سے قیام کی طرف عود نہ کرے۔ ۱۵۔

س۔ اگر کسی کی نماز عید فوت ہو جائے تو پھر اس کی قضا ہے یا نہیں؟

ج۔ اس کی قضا نہیں ہے۔ مگر گھر میں چار رکعت ☆ نفل بلا تکبیر زائد مثل چاشت کے

ادا کرے۔ ۱۶۔

۱۲ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۵۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۳ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۵۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۴ بحر الرائق، جلد دوم، ص ۱۶۱، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی۔

۱۵ تنویر الابصار، در مختار، جلد سوم، ص ۵۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۶ تنویر الابصار، در مختار، جلد سوم، ص ۵۸، ۵۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

☆ ان سورتوں کے ساتھ پڑھے پہلی رکعت میں سَبَّحِ اسْمَ دوسری میں وَالشَّيْءُ تَمِیْرُ
میں وَائِل اور چھٹی میں وَالضُّحٰی اس کو سال کی نبات کے بعد ادا کے موافق ثواب ملے گا۔ مرانی
القلاح بطحاوی۔

ج۔ بالاتفاق درست ☆ ہے۔ ۵

ج۔ عیدین کی نماز کا وقت کب سے کب تک ہے؟

ج۔ سورج میں سفیدی ہونے سے زوال تک ہے مگر عید الفضحیٰ میں جلدی اور عید الفطر میں تاخیر افضل ہے۔ ۶

س۔ اگر عیدین کی نماز کسی عذر سے اس دن نہ پڑھی جائے مثلاً کثرت بارش سے یا ابر کی وجہ سے چاند نظر نہ آیا اور دوسرے دن بعد زوال کے رویت کا علم ہوا یا جس وقت نماز پڑھی گئی ابر تھا پھر معلوم ہوا کہ زوال کے بعد نماز پڑھی گئی یا امام نے بے وضو نماز پڑھا دی تو کیا کیا جائے؟

ج۔ ان سب صورتوں میں عید الفطر کی نماز تو دوسرے دن ہی زوال سے پہلے پڑھ لے اس لئے کہ بعد دوسرے دن کے پھر عید الفطر کی نماز جائز نہیں اور عید الفضحیٰ کی نماز تین دن یعنی بارہویں تاریخ کے وقت زوال تک بلا کراہت درست ہے اور بغیر عذر کراہت کے ساتھ۔ ۷

س۔ عیدین کی نماز کی کتنی رکعت ہیں؟ اور کس طرح پڑھے؟

۴۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

☆ لیکن سنت یہ ہے کہ جہاں تک ہو سکے کم مقامات میں قائم کی جائے۔

۵۔ تنویر الابصار، درمختار، جلد سوم، ص ۵۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۶۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۵۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۷۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۵۱، ۱۵۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ درمختار، جلد سوم، ص ۵۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

ج۔ دو رکعت ہیں بدون اذان اور اقامت کے۔ اس طرح پڑھے کہ امام اور مقتدی دونوں نیت کریں پھر تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ کر سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ آ خر تک پڑھیں پھر رفع یدین کے ساتھ اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ چھوڑیں پھر دوسری مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر مثل سابق کے ہاتھ چھوڑ دیں پھر دوسری مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر مثل سابق کے ہاتھ چھوڑ دیں پھر تیسری مرتبہ تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں امام اعوذ، بسم اللہ، الحمد اور سورۃ پڑھے اور مقتدی نہ پڑھیں۔ پھر تکبیر کہہ کر رکوع، قومہ، جلسہ کر کے دوسری رکعت کو کھڑے ہو جائیں پھر بعد پڑھنے اور سننے قراءت کے جب دوسری رکعت کا رکوع کریں تو پہلے رکوع سے تین تکبیریں زائد مثل سابق کے ادا کریں اور چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع کریں یہ چوتھی تکبیر انتقالی ہے رکوع کی اس نماز میں واجب ہے پھر بعد رکوع اور قومہ اور سجدہ، جلسہ وغیرہ کے نماز کو پورا کریں۔ پھر امام خطبہ پڑھے اس طور سے قیام کے اندر دونوں رکعتوں میں کل نو تکبیریں ہوتی ہیں چھ زائد جس میں رفع یدین ہوتا ہے اور تین اصلی جس میں تکبیر تحریمہ ہے رفع یدین کے ساتھ اور دو رکوع کے لئے ہیں کہ ان میں رفع یدین نہیں۔ ۸۔

س۔ تکبیرات کے درمیان کچھ پڑھے یا نہیں اور رفع یدین کے بعد ہاتھ چھوڑے یا نہیں؟

ج۔ کچھ نہ پڑھے صرف بقدر تین بار سبحان اللہ کہنے کے خاموش کھڑا رہے اور ہاتھ چھوڑے رکھے کلیہ قاعدہ یہ ہے کہ جن تکبیروں کے بعد کچھ پڑھا جاتا ہے ان کے بعد تو ہاتھ باندھا جاتا ہے جیسے کہ اول تکبیر کے بعد ہاتھ باندھا گیا اور ثناء پڑھی گئی اور جس

باب

عید کے بیان میں

س۔ عید الفطر کون سی عید کا نام ہے؟ اور عید الاضحیٰ کون سی عید کا نام ہے؟ اور ان کی نمازوں کا کیا حکم ہے؟

ج۔ عید الفطر اس عید کو کہتے ہیں جو بعد ختم مبارک رمضان شریف کے پہلی تاریخ کو ہوتی ہے اور عید الاضحیٰ وہ جو ذی الحجہ میں دسویں تاریخ کو ہوتی ہے جس کی نویں تاریخ کو حج ہوتا ہے۔ اور ان دونوں عیدوں کی نمازیں واجب ہیں۔

س۔ کیا ان نمازوں کے لئے بھی مثل جمعہ کچھ شرطیں ہیں؟

ج۔ ہاں وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے وجوب اور ادا کی ہیں صرف دو باتوں کا فرق ہے ایک تو جمعہ میں خطبہ شرط ہے یعنی بغیر خطبہ کے جمعہ کی نماز صحیح نہیں برخلاف عید کے کہ ان میں خطبہ سنت ہے۔ دوسرے جمعہ میں خطبہ نماز سے پہلے ہوتا ہے اور عیدین میں نماز کے بعد۔ ۲

س۔ عید کے دن کی کیا کیا باتیں سنت ہیں؟

ج۔ ۱۔ صبح کی نماز اپنے محلہ کی مسجد میں پڑھنا۔ ۲۔ غسل کرنا۔ ۳۔ مسواک کرنا۔

۱۔ درمختار، رد المحتار، جلد سوم، ص ۴۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ ۱۔ تنویر الابصار، درمختار، جلد سوم، ص ۴۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۵۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۴۔ خوشبو لگانا۔ ۵۔ نئے یا ڈھلے ہوئے کپڑے پہننا۔ ۶۔ خاص عید گاہ کو جانا۔
 ۷۔ راستہ کو بدلنا۔ ۸۔ راستہ میں بکسیر کا پڑھنا مگر عید الفطر کو آہستہ پڑھتا جائے اور عید
 الفصحی کے دن پکار کر اور عید گاہ میں پہنچ کر ختم کرے۔ ۹۔ فطرہ ☆ کا عید کی نماز سے پہلے
 دینا۔ ۱۰۔ عید الفطر کی نماز سے پہلے کچھ میٹھا کھانا اگر چھوہارے وغیرہ ہوں تو بعد دطاق
 کے کھائے ورنہ کوئی دوسری میٹھی شے کھا کر عید کی نماز کو جائے برخلاف عید الفصحی کے کہ
 اس میں نماز سے پیشتر نہ کھانا مستحب ہے خواہ قربانی کرے یا نہ کرے۔ ۱۱۔

س۔ عیدین کی نماز کے لئے سواری پر جانا کیسا ہے؟

ج۔ درست ہے مگر پیدل جانا افضل ہے۔ ۱۲۔

س۔ ایک شہر میں عیدین کی نماز کئی جگہ ہونا درست ہے یا نہیں؟

☆ صدقہ فطر ایک آدمی کی جانب سے احتیاطاً دو سیر گیہوں یا اس کی قیمت دینی چاہئے۔
 (یہ صاحب رکن دین رحمہ اللہ کی تحقیق ہے، اب صاحب بہار شریعت کی تحقیق اور احتیاط یہ ہے کہ
 ایک صاع تین سوا کاون/ ۳۵۱ روپے بھر اور نصف صاع یعنی ایک مد ۷۵ روپے اٹھنی بھر ہے،
 حوالہ گزر چکا) یہ تحقیق اس وقت کی ہے جب روپیہ سوا گیارہ ماشہ (۱۱ ماشہ ۲ رتی) کا ہوتا تھا، یہ بات
 آپ نے بہار شریعت کی جلد اول حصہ پنجم، صفحہ ۱۹، مطبوعہ فرید بک ڈپو دہلی اغلیا پر بیان کی ہے)
 اس طرح کل ماشے تقریباً ۳۹۴۹ ہوئے، اور تولے ۳۳۰ تقریباً ایک صاع میں، آدمی صاع
 کے ۱۶۵ تولے، ایک سیر میں ۸۰ تولے دو سیر میں ایک سو ساٹھ تولے، اور تقریباً ۵ تولے جو ایک
 چھٹانک سے قریب ہے دو سیر سے زائد ہے تو احتیاطاً سوا دو سیر کا حکم دیا جاتا ہے، دو سیر کہنے سے
 شرعی حکم پورا نہیں ہوتا اس سے کم رہتا ہے۔ قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی

ج ۱۔ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۱۳۹، ۱۵۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ تنویر الابصار، درمختار، جلد سوم، ص ۵۰ تا ۵۴، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ (بتایا آئندہ صفحہ پر)

سہی اس لئے فقہائے محققین نے اختلاف سے نکلنے کیلئے احتیاطی چار رکعت پڑھنے کا حکم دیا اگر کوئی ان رکعتوں کی وجہ سے عدم فرضیت جمعہ کا معتقد ہو جائے تو ان چار رکعتوں کو نہ پڑھے جمعہ ہی کو یقینی طور سے فرض سمجھ کر ادا کرتا رہے۔ ۳۹

س۔ ان چار رکعتوں کی نیت کس طرح کرے اور کس طرح پڑھے؟

ج۔ اس طرح کرے ”نیت کرتا ہوں میں چار رکعت فرض اس پچھلی ظہر نماز کی جس کا وقت میں نے پایا اور ابھی ادا نہ کیا“ اس نیت کا فائدہ یہ ہے کہ اگر جمعہ بہ موجب روایات ضعیفہ نہ ہوا تو تب تو یہ چار رکعت ظہر کی ہوں گی اور ظہر کا فرض اس کے ذمہ سے ساقط ہوا اور اگر جمعہ بموجب اقوال تو یہ درست ہوا تو کسی ظہر کی قضا نماز اگر اس کے ذمہ ہے تو ادا ہو جائے گی اور اگر قضا نماز اس کے ذمہ نہیں ہے تو نفل ہو جانے میں تو کوئی شبہ ہی نہیں۔ غرض ان چار رکعتوں کا فائدہ سے کسی طرح خالی نہیں ہو سکتا بر خلاف تارک کے ان کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر اس کے ذمہ قضا نماز ظہر کی ہے تب تو مثل فرض کے دو رکعت بھری پڑھے اور دو رکعت خالی اور اگر قضا نماز اس کے ذمہ نہیں ہے تو چاروں میں سورۃ ملائے۔ ۴۰

س۔ جمعہ کے دن وہ ساعت کون سی ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے؟

ج۔ اس ساعت کے اندر بہت اختلاف ہے چنانچہ سب اقوال بیالیس ہیں جن میں سے دو قول صحیح ہیں ایک تو یہ کہ وہ ساعت خطبہ کے شروع سے آخر نماز تک ہے تو

۳۹۔ درمختار، رد المحتار، جلد سوم، ص ۱۶ تا ۱۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۴۰۔ رد المحتار، جلد سوم، ص ۱۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ عید کے خطبہ کو پہلے بیٹھ کر مثل جمعہ کے شروع کرے یا پہلے ہی کھڑا ہو جائے؟

ج۔ ہمارے مذہب میں عیدین کے خطبوں میں پہلے نہ بیٹھے۔ ۱۹

س۔ جب امام خطبہ میں تکبیریں پڑھے تو قوم بھی پڑھے یا نہیں؟

ج۔ نہ پڑھے۔ ۱۸ طحاوی

س۔ خطبہ کی ابتداء میں پہلے امام کو کیا پڑھنا چاہئے؟

ج۔ خطبہ کے شروع کرنے سے پہلے نو (۹) تکبیریں پیہم کہے اور دوسرے خطبے کے

شروع میں سات (۷) بار۔ ۱۹

س۔ ایسے خطبے کتنے ہیں جن کا شروع الحمد سے ہوتا ہے؟

ج۔ وہ تین خطبے ہیں اول جمعہ کا دوسرے طلب باراں کا تیسرے نکاح کا۔ ۲۰

س۔ وہ کون سے خطبے ہیں جو اللہ اکبر سے شروع ہوتے ہیں؟

ج۔ وہ پانچ خطبے ہیں دو خطبے دونوں عیدوں کے اور تین خطبے حج کے۔ ۲۱

س۔ عیدین کے خطبے میں کیا کیا پڑھا جاتا ہے؟

۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۵۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ درمختار، جلد سوم، ص ۵۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۸۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۵۱، نورانی کتب خانہ پشاور (میں ہے کہ جب امام خطبہ

میں تکبیریں کہے یا درود شریف پڑھے تو قوم بھی اس کے ساتھ دل میں تکبیریں اور درود شریف

پڑھے)

۱۹۔ تنویر الابصار، درمختار، جلد سوم، ص ۵۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۰۔ تنویر الابصار، درمختار، جلد سوم، ص ۵۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۱۔ تنویر الابصار، درمختار، جلد سوم، ص ۵۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

ج۔ اگر خطبہ عید الفطر کا ہے تو بعد تکبیر، تسبیح، قہلیل، تحمید اور درود کے احکام صدقہ فطر بیان کئے جاتے ہیں خطبہ اول کے بعد تین چھوٹی آیت کے مقدار جلسہ کرے پھر کھڑا ہو کر سات مرتبہ تکبیر کہہ کر دوسرا خطبہ شروع کرے بعد ختم خطبہ چودہ تکبیریں آہستہ پڑھے پھر منبر سے اترے کہ یہ بھی مستحب ہے اور اگر خطبہ عید الفطر کا ہے تو احکام قربانی کے اور اگر علاوہ عیدین کے اور کوئی ہے تو جس چیز کی حاجت ہو امام تعلیم دے اس لئے کہ خطبہ تعلیم ہی کیلئے مشروع ہوا ہے۔ ۲۲

س۔ اگر عید کی نماز سے پہلے جنازہ بھی حاضر ہو تو کونسی نماز پہلے پڑھے؟

ج۔ پہلے عید کی نماز پڑھے اور خطبہ کو نماز جنازہ کے بعد پڑھے۔ ۲۳

س۔ تکبیرات تشریق کن پر واجب ہیں؟

ج۔ جن پر نماز فرض ہے انہیں پر تکبیریں بھی واجب ہیں بہ موجب مذہب صاحبین

رحمہما اللہ تعالیٰ کے تو اب مسافر اور تنہا پڑھنے والے پر بھی تکبیریں واجب ہوئیں۔ ۲۴

س۔ ان تکبیرات کو کب سے کب تک پڑھے؟

ج۔ عرفہ یعنی نویں تاریخ کی صبح سے تیرہویں کی عصر تک بعد ہر فرض کے بہ آواز بلند

ایک بار پڑھے۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

۲۵ لیکن عورت آہستہ کہے۔

۲۲ در مختار، جلد سوم، ص ۵۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۳ ۱۔ تنویر الابصار، در مختار، جلد سوم، ص ۴۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۵۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۴ تنویر الابصار، در مختار، جلد سوم، ص ۶۴، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۵ تنویر الابصار، در مختار، جلد سوم، ص ۶۴، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ بعد فرض نماز کے اگر کلام کرے یا اور کوئی بات جو منافی نماز ہے تب بھی تکبیر پڑھے یا نہیں؟

ج۔ فرض نماز کے سلام کے متصل ہی یہ تکبیریں کہی جاتی ہیں اگر کوئی فعل بھی ایسا سرزد ہو کہ جو مانع ہو بناء نماز کے پھر یہ تکبیریں ساقط ہو جاتی ہیں۔ ۲۶

س۔ اگر کوئی ایام تشریق کی نمازیں غیر ایام تشریق میں قضا کرے تو تکبیریں کہے یا نہیں؟

ج۔ نہیں کہے اسی طرح اگر غیر ایام تشریق کی نمازیں ایام تشریق میں پڑھ لے تو بھی نہ کہے ہاں اگر اسی سال کے انھی دنوں کی نماز کی قضا انہی دنوں میں کرے تو البتہ تکبیریں ☆ بھی کہے گا۔ ۲۷

۲۶ در مختار، رد المحتار، جلد سوم، ص ۶۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

☆ اس سے وہ صورت نکل گئی کہ کسی اور سال کے ایام تشریق کی نمازوں کی قضا اس سال کے ایام تشریق میں ادا کرے تو اس میں تکبیرات تشریق نہیں۔ (در مختار، رد المحتار، جلد سوم، ص ۶۳)

۲۷ در مختار، رد المحتار، جلد سوم، ص ۶۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

باب

مسافر کی نماز کے بیان میں

س۔ مسافر کس کو کہتے ہیں؟

ج۔ مسافر ہر چلنے والے کو کہتے ہیں مگر شریعت میں مسافر وہ ہے جس کے سفر کی مسافت تین دن سے کم نہ ہو اس مسافت میں صبح سے شام تک چلنے کی شرط نہیں۔ بلکہ صبح سے زوال تک کا چلنا معتبر ہے جو شخص اتنی مسافت طے کرنے کا ارادہ کرے شہر سے باہر جائے اس کے لئے احکام بدل جاتے ہیں۔ ۱۔

س۔ وہ کیا احکام ہیں جو مسافر کیلئے بدل جاتے ہیں؟

ج۔ نماز کا قصر ہو جانا (یعنی بجائے چار رکعت کے ایسا مسافر دو رکعت پڑھے گا) روزہ نہ رکھنے کا مباح ہو جانا۔ موزوں کی مسح کی مدت کا تین دن تک بڑھ جانا۔ جمعہ، عیدین، قربانی کے وجوب کا ساقط ہونا وغیرہ۔ ۲۔

س۔ یہ مسافت کہ جو مسافر سے تبدیل احکام کرتی ہے کون سی چال معتبر ہے؟

ج۔ اوسط چال کی معتبر ہے اور وہ چال اونٹ اور پیادہ چلنے والوں کی چال ہے اور وہ بھی ان دونوں کے اندر جو سال میں سب سے چھوٹے دن ہوں۔ ۳۔

۱۔ تنویر الابصار، درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۶۰۲ تا ۵۹۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۱۳۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۳۔ ۱۔ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۱۳۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

س۔ اس حساب سے کوس اور میل کس قدر ہوتے ہیں؟

ج۔ کوس اور میل معتبر نہیں۔ ۴ ☆

س۔ ایک شہر کے دو راستے ہوں ایک سے تو تین دن کی مسافت ہے اور دوسرے راستے سے دو دن کی تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

ج۔ جس راستے سے مسافر چلے گا اسی راستے کا حکم اس پر جاری ہوگا۔ اگر تین دن کے راستے سے چلے گا تو راستہ میں نمازیں قصر سے پڑھتا جائے گا اور اگر دو دن کے راستے سے جائے گا تو قصر نہیں کرے گا۔ ۵

س۔ ایک شہر کی مسافت عادت کے موافق تین دن کی چال کی ہے مگر سواری وغیرہ کے ذریعہ جلد طے ہوتی ہے اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج۔ جب مسافت عادت کے بہ موجب تین دن کی چال کی ہے تو اس مسافت کو جو طے کرے گا۔ مسافر شرعی ہے خواہ ریل ہی کی سواری کا سوار کیوں نہ ہو۔ ۶

۲۔ رد المحتار، جلد دوم، ص ۶۰۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۴۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ در مختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۶۰۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

☆ آج کل میل رائج نہیں بلکہ کلومیٹر چلتے ہیں اس لئے ایک اندازہ مسافت کا ضروری چاہئے کیونکہ سفر کا انداز بدل گیا ہے مگر حکم وہی باقی ہے، اس لئے نوٹ کرنا چاہئے کہ ایک میل میں 1.609 کلومیٹر ہوتے ہیں اس طرح کل مسافت سفر $57.1/2 \times 1.609 = 92.5175$ کلو میٹر ہیں، یعنی ۹۲ کلو میٹر ۵۱ میٹر اور آدھا میٹر، واللہ تعالیٰ اعلم۔

۵۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۶۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

س۔ مسافر پر رخصت کا حکم کب سے کب تک رہتا ہے؟

ج۔ جب اپنے شہر کی عمارت کو پیچھے چھوڑے اس وقت سے اس پر حکم رخصت ہے اور جب تک اپنے وطن کی آبادی میں داخل ہو اس وقت تک حکم رخصت رہے گا۔
س۔ وطن کتنی قسم کے ہوتے ہیں؟

ج۔ دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وطن اصلی دوسرا وطن اقامت۔ وطن اصلی وہ ہے جو اس کی اور اس کے اہل کے بود و باش کی جگہ ہے اور وطن اقامت وہ ہے جہاں پندرہ دن یا زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے۔^۸

س۔ ایک شخص کا پہلے وطن اصلی کوئی اور تھا اور پھر دوسری جگہ نے اس کی بود و باش اختیار کر لی اس حالت میں کون سا وطن اصلی شمار ہوگا؟

ج۔ اگر پہلے وطن سے بالکل انقطاع ہو گیا ہے تو اب یہ وطن اصلی ہے اس وطن نے اس وطن کو باطل کر دیا ہے اور اگر پہلے وطن سے بھی کچھ تعلق ہے گو بود و باش نہ ہو مثلاً وہاں زمین ہے یا مکان وغیرہ تو دونوں اصلی شمار ہوں گے۔ وہاں جائے گا (گو یہ جانا دور روز کا ہو) مقیم ہو جائے گا اور جب یہاں آئے گا تب بھی مقیم ہوگا۔^۹

س۔ مسافر کیلئے کیا کیا شرطیں ہیں جن کی وجہ سے مقیم ہو کر رخصت کا حکم اس پر سے اٹھ

۸۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۹۔ درمختار، جلد دوم، ص ۶۰۳، ۶۰۴، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۔ درمختار، جلد دوم، ص ۶۱۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۴۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۳۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۴۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

جاتا ہے؟

ج۔ پانچ شرطیں ہیں۔ ۱۔ مسافر چلنا موقوف کرے اگر مسافر نیت تو اقامت کی کرے اور چلنا موقوف نہ کرے تو مقیم نہ ہوگا۔ ۲۔ جہاں نیت اقامت کی ہو وہ جگہ ٹھہرنے کی ہو اگر جنگل میں یا دریا میں یا جزیرے میں اقامت کی نیت کرے گا تو مقیم نہ ہوگا۔ ۳۔ نیت اقامت ایک ہی جگہ کی ہو اگر دو چار جگہ اقامت کی نیت کرے گا تو مقیم نہ ہوگا۔ ۴۔ پندرہ دن یا زیادہ کے ٹھہرنے کی نیت کرے اس سے کم کی نیت کرے گا تو مقیم نہ ہوگا۔ ۵۔ رائے میں مستقل ہو اگر نوکریا غلام یا عورت بلا دریافت اپنے آقا یا مالک یا خاوند کے نیت اقامت کر لیں تو مقیم نہ ہوں گے۔ ۱۰۔

س۔ ایک شخص نے پندرہ دن کی نیت اقامت نہیں کی مگر یہ نیت کی کہ فلاں قافلہ کے ساتھ جاؤں گا یا فلاں جہاز میں اور اس قافلہ یا جہاز کا جانا بعد پندرہ دن کے معلوم ہو تو یہ شخص مقیم ہے یا مسافر؟

ج۔ حکماً مقیم ہے اس کو پوری نماز ادا کرنا ہوگی۔ ۱۱۔

س۔ ایک شخص مکہ معظمہ میں اول عشرہ ذی الحجہ کو پہنچا اور نیت اقامت پندرہ دن کی کر لی آیا اس نیت سے مقیم ہوگا یا نہیں؟

ج۔ مقیم نہ ہوگا کیونکہ پندرہ دن جو اقامت میں شرط ہیں وہ عرفات میں جانے کے

۱۰۔ ۱۔ در مختار، جلد دوم، ص ۶۰۶ تا ۶۰۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۱۔ ۱۔ در مختار، جلد دوم، ص ۶۰۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۹، ۱۴۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔

سبب پورے نہ ہوں گے اور عرفات میں جانا ضروری ہے۔ لہذا سفر ہی کا حکم رہے گا۔ ۱۲

س۔ ایک شخص نے تین دن کی منزل کا قصد کیا راستہ میں دو دن کی منزل کے بعد وطن اصلی کو لوٹ آیا اس پر کیا حکم ہے؟

ج۔ اس شخص پر اس وقت تک سفر کا حکم تھا جب تک اس نے لوٹنے کا قصد نہیں کیا تھا اور جس وقت لوٹنے کا قصد کیا اسی وقت سے رخصت کے احکام ساقط ہو گئے ہاں اگر تین دن منزل طے کر چکنے کے بعد لوٹا تو پھر مسافر تھا۔ ۱۳

س۔ حکام اپنے علاقہ میں جو دورہ کیا کرتے ہیں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر دورہ مسافت شرعی کی مقدار کا ہے تو نمازیں قصر پڑھیں ورنہ پوری ادا کریں یہ نہیں ہے کہ علاقہ حکام کے حق میں ایک شہر کا حکم رکھتا ہے۔ ۱۴

س۔ اگر کوئی ملزم کی گرفتاری کو نکلے یا اور کسی کام کے لئے مگر یہ معلوم نہیں کہ ملزم کہاں گرفتار ہو گا یا کام کس جگہ بنے گا یہ شخص راستے میں نماز کس طرح ادا کرے؟

ج۔ یہ شخص اول گمان غالب پر عمل کرے اگر شروع سفر میں اس یقین کے ساتھ نہیں ہے تو گوساری دنیا میں پھر آئے تب بھی مقیم ہی کے حکم میں ہے ہر جگہ پوری نماز ادا

۱۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۴۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۳۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ رد المحتار، جلد دوم، ص ۶۰۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۴۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۴۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ در مختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۶۱۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

کرے گا۔ ۱۵

س۔ حائضہ اور لڑکا نابالغ اور کافر یہ تینوں تین دن کی مسافت کے مسافر ہوئے دوسری منزل پر عورت حیض سے پاک ہوئی اور لڑکا بالغ ہوا اور کافر مسلمان اب تینوں نماز اس تیسری منزل سے قصر سے پڑھیں گے یا پوری؟

ج۔ عورت اور لڑکا پوری نماز پڑھیں گے اور کافر قصر اس لئے کہ عورت اور لڑکا کا بہ وجہ عذر آسانی کے سفر کی ابتداء میں ادائے نماز کے اہل نہ تھے اور کافر ابتداءئے سفر میں بہ وجہ عذر اختیاری کے اہل تھا اس لئے کافر کے حق میں سفر، اولیٰ منزل سے معتبر ہوا اور عورت اور لڑکے کے حق میں دوسری منزل سے۔ ۱۶

س۔ اگر مسافر دو فرض کی جگہ چار فرض پڑھے تو کیسا؟
ج۔ اگر بھول کر پڑھے تو اخیر میں سجدہ سہو کرے دو فرض ہو جائیں گے دو نفل اور اگر قصد پڑھے گا تو گنہگار مستحق نار ہوگا۔ ۱۷

س۔ مسافر چار رکعتوں والے فرض کو ہی قصر پڑھے یا تین رکعت والے فرض کو بھی؟
ج۔ صرف چار رکعت والے فرض کو ہی قصر پڑھے گا اور باقی سب فرض نمازیں جیسی ہیں ویسی ادا کرے گا۔ ۱۸

س۔ سنتیں بھی قصر پڑھی جائیں گی یا نہیں؟

۱۵ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۶ درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۶۱۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۷ تنویر الابصار، درمختار، جلد دوم، ص ۶۰۹، ۶۱۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۸ تنویر الابصار، درمختار، جلد دوم، ص ۶۰۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

ج۔ ہرگز نہیں۔ ہاں اگر اطمینان نہ ہو خوف ہو تو سفر میں ترک کرنے کا مضائقہ نہیں ۱۹
س۔ مسافر کو چلتی کشتی میں اشارہ سے نماز پڑھنا کیسا؟

ج۔ اگر مسافر کو رکوع و سجود پر قدرت ہے تو بالاتفاق اشارہ سے جائز نہیں اسی طرح اگر قیام پر قدرت ہے اور پھر بیٹھ کر پڑھے تب بھی صاحبین کے نزدیک ناجائز ہے برخلاف اور سواریوں کے کہ ان پر اشارہ ہی سے نماز پڑھنا مشروع ہے یہاں تک کہ اگر گھوڑے کے زین یا اونٹ کے پالان پر سجدہ کرے تو جائز ہے۔ ۲۰
س۔ اگر کشتی کھڑی ہوئی ہو تو اس پر مسافر کو نماز پڑھنا کیسا؟

ج۔ اگر بندھی ہوئی ہو اور زمین پر ٹھہری ہوئی ہو تو درست ہے مگر بیٹھ کر فرض پڑھنا بلا عذر صحیح نہیں اور اگر زمین پر ٹھہری ہوئی نہیں ہے اور باہر نماز پڑھنا ممکن بھی ہے تو درست نہیں اور یہی حکم کشتی میں نماز پڑھنے کا مقیم کیلئے ہے۔ ۲۱

س۔ مسافر امام اور مقتدی مقیم تو یہ دونوں اپنی نمازیں کیسے پڑھیں؟
ج۔ مسافر امام اپنی دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے اور مقتدی مقیم سلام نہ پھیرے بلکہ دو اور پڑھے۔ مگر ان رکعتوں میں مقیم مقتدی قراءت نہ پڑھے مقدار قراءت خاموش کھڑا رہے۔ ۲۲

۱۹۔ ۱۔ تنویر الابصار، در مختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۶۱۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۰۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۳، ۱۳۴، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

س۔ جیسے وقتی نماز میں مقیم نے مسافر کی اقتداء کی، کیا اسی طرح قضا نماز میں بھی کرے گا؟

ج۔ ہاں کر لے مقیم کو بعد وقت کے بھی مسافر کی اقتداء درست ہے برخلاف مسافر کے کہ اس کو مقیم امام کی اقتداء چار رکعت والی نماز میں بعد وقت کے جائز نہیں جیسا کہ باب الامامت میں گزرا۔ ۲۳

س۔ وقت کے اندر مسافر کیوں مقیم کی اقتداء کرے اور بعد وقت کے کیوں نہ کرے؟
ج۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسافر کے فرض وقت کے اندر باعتبار امام پورے چار ہو جاتے ہیں اور بعد وقت کے یہ حکم نہیں ہے اب اگر وقت کے بعد امام کے پیچھے نماز پڑھے گا تو قعدہ اور قراءت کے حق میں فرض پڑھنے والے کی اقتداء ☆ غیر فرض پڑھنے والے کے پیچھے ہوگی اور یہ ناجائز ہے یعنی مقیم امام پر بیچ کا قعدہ واجب ہے اور مقتدی مسافر پر فرض اسی طرح پچھلے دو گانہ میں مقیم امام پر قراءت سنت ہے اور مقتدی مسافر پر فرض۔ غرض ظہر اور عصر اور عشاء میں مسافر کو قضا نمازوں میں مقیم کی اقتداء صحیح نہیں ہاں مغرب اور فجر میں درست ہے۔ ۲۴

س۔ اگر مقیم مقتدی مسافر امام کے پیچھے دوسری رکعت ☆ میں آ کر شریک ہو تو بقیہ

۲۳ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۸۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔

☆ یعنی اگر مسافر اول کی دو رکعتوں میں اقتداء کرتا ہے تو امام پر یہ قعدہ واجب ہے اور مسافر پر فرض۔ اور پچھلی دو رکعتوں میں اقتداء کرتا ہے تو ان رکعتوں میں امام کی قراءت مسنون ہے اور مسافر پر فرض۔ درمختار، جلد دوم، ص ۶۱۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۴ درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۶۱۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ ☆ چار رکعت والی نماز میں۔

نماز کس طرح ادا کرے؟

ج۔ ایک رکعت تو مسافر امام کے ساتھ ہو ہی چکی جو واقعہ میں دوسری ہے اب تین رکعت امام مسافر کے سلام کے بعد اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں جو واقعہ میں تیسری ہے قراءت نہ پڑھے مقدار قراءت خاموش کھڑا رہے پھر رکوع وسجود کر کے کھڑا ہو جائے پھر اس دوسری رکعت میں جو واقعہ میں چوتھی ہے نہ پڑھے اس رکعت کے ختم کے بعد قعدہ کرے اب تیسری رکعت میں جو واقعہ میں پہلی فوت شدہ ہے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ ۱ اور الحمد اور سورۃ سب پڑھے اس لئے کہ اس رکعت میں مسبوق ہے اور ان دونوں میں مثل لاحق ہے۔ ۲۵

س۔ اگر مقیم مقتدی مسافر امام کی اقتداء قعدہ میں کرے تو بقیہ نماز مقتدی مقیم کس طرح ادا کرے؟

ج۔ پہلی دو رکعتوں میں کچھ قراءت نہ پڑھے کیونکہ ان میں مقیم حکماً مقتدی ہے اور مثل لاحق کے ہے پچھلی دو رکعتوں میں قراءت پڑھے کیونکہ ان میں مسبوق ہے مسافر کو مستحب ہے کہ قبل نماز کے یا بعد نماز کے کہہ دے کہ میں مسافر ہوں تم اپنی نماز پوری کر لو۔ ۲۶

س۔ مسافر کو سفر کون سے دن بہتر ہے؟

۲۵۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۶۱۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ یہ صورت نہ ملی ہے۔

۲۶۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۶۱۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ یہ صورت نہ ملی ہے۔

ج۔ پنج شنبہ اور شنبہ کی صبح کو۔ اکثر روحی فدائے رسول اللہ ﷺ پنج شنبہ کو سفر فرمایا کرتے تھے۔ ۲۷

باب ☆ مریض کی نماز کے بیان میں

س۔ کیا بیمار نماز فرض، واجب بیٹھ کر پڑھے؟

ج۔ وہ بیمار کہ جو عاجز ہے کھڑے ہونے سے اور عجز کے معنی جس پر فقہاء کا فتویٰ ہے یہ ہیں کہ بیمار کو کھڑے ہونے سے ضرر ہوتا ہو خواہ ضرر حقیقی ہو جیسے درد کا زیادہ ہونا یا پیٹ کا بہنا یا ضرر حکمی ہو جیسے خوف یا زیادتی مرض یا تاخیر صحت مرض۔ ۱۔

س۔ ایک شخص سارے قیام پر تو قادر نہیں مگر تھوڑے قیام پر قادر ہو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج۔ یہ شخص جس قدر قیام پر قدرت رکھتا ہے اسی قدر قیام کرنا اس پر واجب ہے اگرچہ تحریمہ اور ایک آیت ہی کی مقدار ہو اور لاٹھی یا دیوار یا آدمی کے سہارے سے ہی ہو جائے یہ قابل غور ہے کہ قیام جب اس مقدار کا بھی درکار ہے تو ذرا سے عذر سے بیٹھ کر نماز کس طرح جائز ہو جائے گی اس مسئلہ کو خوب یاد رکھنا چاہئے لوگ اس سے غافل ہیں۔ ۲۔

۲۷ احیاء علوم الدین، جلد ثانی، کتاب آداب السفر، صفحہ ۲۵۳، دارالمعرفۃ، بیروت

۱۔ تنویر الابصار، درمختار، جلد دوم، ص ۵۶۳، ۵۶۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ ۱۔ تنویر الابصار، درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۶۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔

س۔ ایک شخص قیام تو کر سکتا ہے مگر رکوع و سجود سے عاجز ہے وہ کس طرح نماز ادا کرے؟

ج۔ یہ شخص اگر رکوع اور سجدہ دونوں سے عاجز ہے تو کھڑا ہو کر اشارہ ہی سے نماز پڑھنا افضل ہے بہ نسبت بیٹھ کر پڑھنے کے۔ ۳

س۔ ایک شخص سیدھا نماز نہیں پڑھ سکتا ہاں اگر آدمی یا دیوار وغیرہ کا سہارا لگ جائے تو بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے یہ شخص کس طرح نماز ادا کرے؟

ج۔ یہ شخص اگر سہارے سے نماز پڑھ سکتا ہے تو لیٹ کر اس کو جائز نہیں سہارے ہی سے پڑھے۔ ۴

س۔ ایک شخص نہ قیام پر قادر ہے نہ رکوع اور سجود پر مگر صرف بیٹھنے پر قادر ہے یہ شخص کس طرح نماز پڑھے؟

ج۔ یہ شخص بیٹھ کر سر کے اشارے سے نماز ادا کرے مگر سجود کیلئے زیادہ جھکے اگر رکوع اور سجدہ کے جھکنے میں فرق نہیں کرے گا تو نماز نہ ہوگی۔ ۵

س۔ اگر بیمار یا حاملہ عورت سجدہ کیلئے کوئی چیز آگے رکھ لے تو درست ہے یا نہیں؟

ج۔ درست ہے بشرطیکہ وہ چیز زمین پر ہو اگر کسی کے ہاتھ پر ہوگی تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ ۶

۳۔ رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۶۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۴۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۵۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۶۔ ۱۔ درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۶۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔

س۔ اگر کسی کی پیشانی میں زخم ہو اور ناک پر نہیں تو یہ شخص سجدہ کرنے کے حق سے عاجز ہے یا نہیں؟

ج۔ عاجز نہیں ہے اس شخص پر واجب ہے کہ ناک پر ہی سجدہ کرے اگر ناک پر سجدہ نہ کرے گا اور اشارہ سے سجدہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی۔

س۔ لیٹ کر نماز پڑھنا کس حالت میں جائز ہے؟

ج۔ جب سہارے سے بیٹھنے پر قادر نہ ہو اور لیٹ کر مریض اس طرح نماز ادا کرے کہ چپ لیٹ کر اپنے پاؤں قبلہ کی طرف کرے مگر کھڑے رکھے اس لئے کہ پاؤں قبلہ کی طرف پھیلا نا مکروہ ہے۔ اور اپنے سر کو تکیہ وغیرہ سے ابھارے تاکہ مشابہ ہو جائے بیٹھنے والوں کے پھر سر کے اشارہ سے رکوع اور سجود کرے اور اگر چپ نہ لیٹا جائے تو داہنے پہلو سے لیٹ کر نماز پڑھے اور اگر ایسے بھی نہ پڑھ سکے تو بائیں پہلو سے مگر چار پائی کو پھرائے تاکہ منہ قبلہ کی طرف ہو۔

س۔ اگر کوئی منہ کا پھیرنے والا قبلہ کی طرف موجود نہ ہو تو کیا کیا جائے؟

ج۔ جدھر منہ ہو اشارہ سے نماز ادا کرے اصل یہ ہے کہ جب عذر ☆ سے ارکان ساقط

۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ در مختار، جلد دوم، ص ۵۶۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۶، ۱۳۷، نورانی کتب خانہ پشاور۔

☆ یہ عذر اسی وقت ہے جب کہ کوئی چار پائی کا پھیرنے والا موجود نہ ہو اور اگر آدمی موجود ہوں اور مریض ان سے چار پائی پھیرنے کو نہ کہے اور بے استقبال قبلہ نماز ادا کرے تو نماز نہ ہوگی۔ اسی طرح اور ارکان و شرائط کی نسبت حکم ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۳۷، نورانی کتب خانہ پشاور)

ہو گئے تو شرائط بطریق اولیٰ ساقط ہو جائیں گے سوائے وقت کے۔ ۹

س۔ اگر کوئی سر کے اشارہ سے بھی نماز نہ پڑھ سکے تو کیا کرے؟

ج۔ اس وقت اس مریض سے نماز ساقط ہے مگر جب اس کے مرض کو تخفیف ہو جائے تو یہ دیکھنا چاہئے کہ اس مریض پر ایسی حالت کا زمانہ کس قدر گزرا تو جس قدر نمازیں قضا ہوئیں ان کو قضا کرے اور اگر زمانہ اس مرض کا ایک رات دن سے زیادہ گزرے تو پھر بہ صورت تخفیف رُخ قضا بھی نہیں اور یہی حکم اس بے ہوشی کا ہے جس کی بے ہوشی بیماری سے ہو یا خوف سے اگر نشہ وغیرہ سے ہوگی تو خواہ کتنی ہی نمازیں کیوں نہ ہوں سب کی قضا واجب ہوگی مثل ہوش میں ہونے والے کے۔ ۱۰

س۔ ایک مریض بے ہوش تو رہتا ہے مگر کبھی اس کو ہوش بھی آ جاتا ہے اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج۔ اگر یہ افاقہ وقت مقررہ پر ہوتا ہے یعنی دن رات بے ہوش رہتا ہے اور روز صبح کے وقت ہوش میں آ جاتا ہے تو نمازوں کی قضا ہے اور اگر وقت معین نہیں ہے تو قضا نہیں ہے۔ ۱۱

س۔ اگر مریض قراءت اور تسبیح اور تشهد پڑھنے سے بھی عاجز ہو تو کیا کرے؟

ج۔ حتی الامکان ادا کرے ورنہ ترک کرے۔ ۱۲

۹ درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۷۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۰ ادرمختار، جلد دوم، ص ۵۷۰، ۵۷۳، ۵۷۴، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۲ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۱۳۷، ۱۳۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۱ تنویر الابصار، درمختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۷۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۲ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۱۳۷، نورانی کتب خانہ پشاور۔

س۔ اگر مریض رکعتوں یا سجدوں کے شمار کو یاد نہ رکھ سکتا ہو تو کیا کرے؟

ج۔ کسی دوسرے آدمی کو نماز پڑھنے کے وقت اپنے پاس بٹھالے تاکہ وہ اس کو بتلاتا جائے اور یہ بتلاتا وہ تعلیم نہیں ہے جس سے نماز میں فساد لازم آئے بلکہ یہ یاد دہانی ہے۔ ۱۳۔

باب

جنازہ اور متعلقات کے بیان میں

س۔ جان کنی کی کیا علامت ہے اور ایسے وقت میت کے اقرباء کو کیا کرنا چاہئے؟

ج۔ پاؤں کا ست ہو جانا اس طرح کہ کھڑے نہ ہو سکیں۔ خسیوں کی کھال کا کھینچ جانا ناک کا ٹیڑھا ہو جانا۔ دونوں کنپٹیوں کا بیٹھ جانا۔ منہ کی کھال کا اس طرح تن جانا کہ اس میں نرمی نہ رہے۔ جب یہ علامتیں ظاہر ہو جائیں تو اس وقت اقربائے میت اول اس کے منہ کو قبلہ کی طرف پھیر دیں کہ یہ سنت ہے دوسرے غرغره سے پہلے اس کے پاس پکار کر شہادتین تلقین کریں یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ پڑھیں یا صرف لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اس سے یہ نہیں کہیں تو پڑھ اس لئے کہ خوف ہے کہ مبادا وہ جھڑک نہ دے اور جب شہادتین ایک بار کہہ لیں تو پھر تلقین نہ کریں ہاں اگر وہ کوئی کلام کرے تو پھر تلقین کرے تاکہ آخری کلمہ زبان پر شہادتین ہو اور تلقین بالا جماع مستحب ہے تیسرے سورہ یٰسین اور سورہ رعد اس کے رو

۱۳ در مختار، رد المحتار، جلد دوم، ص ۵۷۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۵۷، نورانی کتب خانہ پشاور۔

برو پڑھے کہ یہ بھی مستحب ہے چوتھے خوش بو اس کے پاس رکھیں۔ ۲

س۔ جان کنی کے وقت اگر کوئی توبہ اپنے گناہوں سے کرے تو مقبول ہے یا نہیں؟

ج۔ بے شک گناہوں کی توبہ مقبول ہے مگر کافر کی توبہ مقبول نہیں اس وقت کافر مسلمان نہیں ہو سکتا۔ ۳

س۔ جب دم نکل جائے تو کیا کرنا چاہئے؟

ج۔ پہلے اس کے جڑے اور آنکھیں بند کریں نہایت نرمی اور آسانی سے آنکھیں بند کرنے والا یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ عَلَيْهِ اَمْرَهُ وَسَهِّلْ عَلَيْهِ مَا بَعْدَهُ وَاَسْعِدْهُ بِلِقَائِكَ وَاَجْعَلْ مَخْرَجَ اِلَيْهِ خَيْرًا مَّا خَرَجَ عَنْهُ اس کے بعد ہر ایک جوڑ اور بند ڈھیلا کرے اس طرح کے پہلے دونوں کلائیوں اس کی بازو کی طرف لے جائے اور پھر پاؤں کی طرف پھیلانے پھر اس کے ہاتھوں کی انگلیاں ہتھیلیوں کی طرف موڑ کر سیدھی کر دیں اور پھر پنڈلیوں کو زانوؤں کی طرف موڑ کر سیدھی کر دیں اور جن کپڑوں میں وہ مرا ہے وہ اتاریں اور ایک کپڑے سے تمام بدن ڈھک دیں اور اس کے پیٹ پر لوہایا اور کوئی چیز وزنی رکھیں تاکہ پھولے نہیں پھر اس کے قرض کے ادا کرنے میں جلدی کریں۔ ۴

۲۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۵۷، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ در مختار، جلد سوم، ص ۸۰ تا ۷۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۔ در مختار، رد المحتار، جلد سوم، ص ۷۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۴۔ ۱۔ در مختار، جلد سوم، ص ۸۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۵۷، نورانی کتب خانہ پشاور۔

س۔ اگر معاذ اللہ کسی سے بروقت تلقین کلمات کفریہ سرزد ہوں تو کیا حکم ہے؟

ج۔ اس وقت کے کلمات کا کچھ اعتبار نہیں۔ اس کے ساتھ وہی معاملہ کیا جائے گا جو

مسلمان مردوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ ۵۔

س۔ اگر کوئی عورت مرے اور اس کا بچہ پیٹ میں تڑپتا ہو اس وقت کیا کیا جائے؟

ج۔ پیٹ چاک ☆ کر کے نکال لیا جائے۔ ۶۔

س۔ مردہ کے غسل کی ترکیب بطریق مسنون مفصل بیان کیجئے۔

ج۔ جب ارادہ غسل کا کریں تو پہلے اس تختہ کو جس پر غسل دینا منظور ہے میت کے

رکھنے سے پہلے بعد دطاق یعنی تین پانچ یا سات مرتبہ لوبان وغیرہ کی خوشبو سے دھونی

دیں اس طرح سے کہ تختے کے گرد اس خوشبو کی چیز کو پھیرادیں پھر مردہ کو لٹا دیں جس

طرح آسان ہو قبلہ کی طرف پھیر کر جیسا کہ حالت مرض میں اشارہ سے نماز پڑھانے

کیلئے لٹاتے ہیں۔ خواہ شمالاً جنوباً جیسا کہ قبر میں رکھنے کا دستور ہے اس جگہ پردہ بھی کر

لینا مستحب ہے تاکہ سوائے غسل دینے والے اور اس کے مددگار کے اور کوئی نہ دیکھے

پھر ناف سے گھٹنے تک کسی کپڑے سے ڈھک کر پہلے استنجاء کرادیں طریقہ استنجاء

کرانے کا یہ ہے کہ غسل دینے والا اپنے دونوں ہاتھوں کو کپڑے سے لپیٹ کر پھر

نجاست کے مقام کو دھوئے کپڑا اس لئے لپیٹا جاتا ہے کہ جس طرح ستر کو دیکھنا حرام

۵۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۵۷، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ تنویر الابصار، در مختار، جلد سوم، ص ۸۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

☆ یعنی لیڈی ڈاکٹریا پھر جو بھی میسر ہو، مہر فن نکالے۔

۶۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۵۷، نورانی کتب خانہ پشاور۔

ہے اسی طرح بے حجاب چھونا بھی حرام ہے مرد، مرد کی ران اور عورت، عورت کی ران بھی بے حجاب نہ دیکھے کہ یہ بھی ستر غلیظ میں داخل ہے پھر تختہ پر لٹانے کے بعد مردہ کو اول وضو کرائیں مردہ کا وضو ہاتھوں سے نہ ہوگا بلکہ منہ اور ناک سے ہوگا۔ اس طرح کے بجائے کلی اور ناک میں پانے ڈالنے کے غاسل ایک کپڑا اپنی انگلی پر پیٹ کر مردہ کے منہ میں داخل کرے اور اس کے دانتوں اور لبوں اور مسوڑوں اور تالو کو صاف کرے اور اس کے نکتوں میں بھی انگلی داخل کر کے صاف کرے پھر منہ پر پانی ڈال کر دھو دے پھر کہنیوں تک ہاتھ دھوئے پھر مسح کرے سر کا پھر پاؤں دھوئے یہ مردہ کا وضو ہوا پھر غسل کرائیں اس طرح پر کہ اول اس کے سر اور داڑھی کے بالوں کو گل خیر یا صابون یا ملتان مٹی سے دھو دیں اور اگر بال نہ ہوں تو نہ دھویا جاوے اور یہ پانی وہ ہو جس میں بیری کے پتے جوش دیئے گئے ہوں اور اگر بیری کے پتے نہ ملیں تو خالص پانی ہی سے کافی ہے مگر گرم پانی سے غسل دینا ہمارے ہاں افضل ہے پھر بائیں کروٹ مردہ کو لٹائیں تاکہ پانی اول اس کے دائیں طرف پڑے پھر نہلا دیں یہاں تک کہ پانی بدن کے اس حصے پر پہنچ جائے جو تختہ سے ملا ہوا ہے پھر دائیں طرف کروٹ پر پلٹا کر اسی طرح پانی ڈالا جائے پھر مردہ کو سہارے کے ساتھ اور اس کے پیٹ کو زری کے ساتھ سونتیں اگر کچھ نجاست نکلے تو دھو ڈالیں غسل اور وضو کا اعادہ نہ کریں پھر بٹھانے کے بعد اس کو بائیں کروٹ پر لٹا کر غسل دیں اور یہ غسل تیسری مرتبہ ہے تاکہ عدد ۵۷

مسنون حاصل ہو جائے اور اس طرح یہ بھی مسنون ہے کہ ہر کروٹ پر تین تین دفعہ

☆ یعنی تین مرتبہ غسل ہو جائے جس میں پہلی مرتبہ اور دوسری مرتبہ بھری کے پتوں سے غسل

دے اور تیسری مرتبہ کافور کے پانی سے۔ (فتح القدیر، جلد دوم، ص ۷۳، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

پانی ڈالیں اور پھر کسی پاک کپڑے سے بدن کو خشک کریں اور بغیر کنگھی کے اس کی داڑھی۔ اور سر میں عطر ڈالیں کہ یہ مستحب ہے اور کافور اس کے سجدہ کے مقامات یعنی پیشانی ناک دونوں ہاتھوں دونوں گھٹنے دونوں پاؤں پر ملا جائے اور اس ترکیب غسل کو یاد رکھنا چاہئے۔ غسل کی ترکیب سب کے لئے اسی طرح ہے خواہ عورت ہو یا وہ بچہ ہو کہ جس کے پیدا ہونے کے وقت کوئی حرکت زندگی کی پائی گئی ہو۔

س۔ جو بچہ کہ پیٹ سے ہی مردہ پیدا ہوا ہو اس کے لئے غسل کا کیا حکم ہے؟
ج۔ اس کو بھی غسل دیں اسی طرح مختار قول کے موافق اور اس بچے کو بھی غسل دیں جس کے بعض اعضا نامتتام ہوں اور حمل گر جائے۔ ۸

س۔ اگر مردہ کے بال اور ناخن بڑھ رہے ہوں تو تراش دیئے جائیں یا نہیں؟
ج۔ تراشے نہ جائیں اگرچہ زیر ناف اور بغل اور بھوؤں کے بال ہی ہوں البتہ ٹوٹا ہوا ناخن علیحدہ کر دیا جائے اور اگر بال یا ناخن کاٹے جائیں تو مردہ کے کفن ہی میں رکھ دیئے جائیں۔ ۹

س۔ مردے کے کان ناک منہ وغیرہ کے سوراخوں میں روئی رکھنا کیسا؟

جے ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۵۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ تنویر الابصار، در مختار، رد المحتار، جلد سوم، ص ۸۴ تا ۸۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۔ فتح القدیر، جلد دوم، ص ۵۰ تا ۵۵، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ۔

۸۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۵۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۹۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۵۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ تنویر الابصار، در مختار، رد المحتار، جلد سوم، ص ۸۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

ج۔ کچھ مضائقہ نہیں مگر پاخانہ اور پیشاب کے مقام پر نہ رکھیں۔ ۱۰۔

س۔ اگر کوئی پانی میں ڈوب کر مرے تو کیا اس کو بھی غسل دیا جائے؟

ج۔ ہاں اس کو بھی غسل اسی طرح دیا جائے گا اور اگر پانی سے نکالتے وقت بہ نیت غسل

پانی میں ہلائیں تو پھر غسل کی ضرورت نہیں ۱۱۔ اور اگر کوئی مردہ ایسا سڑ گیا ہو کہ اس

کو چھو بھی نہیں سکتے تو اس مردے پر صرف پانی بہا دیا جائے۔ ۱۲۔

س۔ اگر کسی مردہ کا نصف سے زیادہ مع سر کے ملے تو اس کو بھی غسل اور کفن دیا جائے

یا نہیں؟

ج۔ ہاں دیا جائے اور نماز بھی پڑھائی جائے برخلاف اس کے کہ جس کا نصف بدن

بے سر کا ہو یا نصف بدن طول میں چڑا ہوا ملے یا زرا سر ملے تو اس کو غسل اور کفن نہ دیں

اس پر نماز پڑھیں ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں۔ ۱۳۔

س۔ خاوند اپنی بیوی کو بعد مرنے کے غسل دے سکتا ہے یا نہیں؟

ج۔ ہرگز نہیں اس لئے کہ ہمارے امام کے نزدیک مرد کا عورت کے مرنے کے بعد

عورت سے علاقہ نہیں رہتا برخلاف عورت کے کہ وہ خاوند کو نہلا دے گی کہ اس کا علاقہ

ایام عدت تک قائم ہے بشرطیکہ عورت سے کوئی حرکت ایسی نہ ہو کہ اگر وہ زندہ ہو تو اس

کے نکاح میں نہیں رہتی مثلاً میت کے بیٹے کو یا باپ کو شہوت سے چھولیا ہو وغیرہ۔ ۱۴۔

۱۰۔ رد المحتار، جلد سوم، ص ۸۹، مکتبہ اداویہ ملتان۔

۱۱۔ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۱۵۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۲۔ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۱۵۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ در مختار، جلد سوم، ص ۹۲، مکتبہ اداویہ ملتان۔

۱۳۔ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۱۶۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔

س۔ اگر مرد درمیان عورتوں کے یا عورت درمیان مردوں کے مرجائے تو کیا کیا جائے
ج۔ ایسی صورت میں تیمم کرایا جائے مگر عورت کو عورت اور مرد کو مرد کی محرم عورت تیمم
کرائیں اگر محرم بھی موجود نہ ہو تو اجنبی مرد یا عورت ہاتھ پر کپڑا پیٹ کر مردے کو تیمم
کرا دے مرد عورت کی کلائیوں پر نظر پڑنے کے وقت اپنی آنکھ کو بند کر لے مگر خاوند کو
بند نہ کرنا جائز ہے۔ ۱۵

س۔ اگر کوئی جہاز میں مرے تو کیا کرے؟

ج۔ اس کو غسل و کفن دے کر نماز پڑھیں اور کچھ بوجھ باندھ کر دریا میں ڈال دیں۔ ۱۶
س۔ وہ کون شخص ہیں جن کو نہ غسل دیا جائے اور نہ ان پر نماز پڑھی جائے؟
ج۔ ایک تو خناق جو لوگوں کو گلہ گھونٹ کے مارتا ہو، دوسرے مکابر جو رات کو شہر میں کسی
جگہ کھڑا ہو جائے جو اس کے قریب سے گزرے اس کا مال چھین لے۔ تیسرے اہل
عصبہ جو ازراہ عصبیت اپنی قوم کی حمایت اور اعانت پر ظلم کرے۔ چوتھے باغی جو امام کی
اطاعت سے بغیر حق باہر ہو۔ پانچواں راہزن ان سب کیلئے نہ غسل ہے نہ نماز جنازہ
لیکن شامی میں ہے کہ غسل دیا جائے کہ اسی پر فتویٰ ہے بہر حال نماز نہ پڑھنے پر سب کا
اتفاق ہے یہ حکم اس وقت ہے جب کہ مقابلہ میں اسی حالت میں مارے جائیں ورنہ
غسل بھی دیا جائے اور نماز بھی پڑھی جائے گی ماں باپ میں سے کسی کو قتل کرنے
والے کی بھی نماز جنازہ نہیں اس کی اہانت کی وجہ سے۔ ۱۷

۱۵۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۶۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۵۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۷۔ ۱۔ تنویر الابصار، در مختار، رد المحتار، جلد سوم، ص ۱۰۹ تا ۱۰۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۵۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

س۔ نہلانے والا اگر جنبی ہو تو کیا کرے؟

ج۔ مکروہ ہے اسی طرح حیض و نفاس والی کا نہلانا بھی مکروہ ہے۔ مگر بے وضو نہلانا بالاتفاق مکروہ نہیں۔ ۱۸۔

س۔ مردے کو نہلانا کس کے حق میں مستحب ہے؟

ج۔ جو سب سے زیادہ میت کا قریبی رشتے دار ہوا اگر وہ نہلانا نہ جانتا ہو تو ثقہ آدمی جو غسل اچھی طرح جانتا ہو نہلائے نہلانے والا اگر کوئی بری بات مردے کے مثل منہ سیاہ ہونے یا وغیرہ کے دیکھے کسی کے سامنے ذکر نہ کرے مگر بدعتی کی حالت کا ذکر کرنا درست ہے تاکہ لوگ اس عقیدے سے توبہ کریں اور اگر اچھی بات مثل نور وغیرہ کے دیکھے تو لوگوں میں ذکر کرنا مستحب ہے۔ ۱۹۔

س۔ نہلانے والے کو نہلانے پر اجرت لینا جائز ہے یا ناجائز؟

ج۔ اگر کوئی اور بھی نہلانے والا اس جگہ موجود ہو تو اجرت لینا جائز ہے ورنہ نہیں اور نہ لینا ہر طرح افضل ہے۔ ۲۰۔

س۔ لڑکوں کو اگر عورتیں نہلائیں یا لڑکیوں کو مرد نہلائیں تو کیسا ہے؟

ج۔ اگر لڑکا ایسا ہو جس سے عورتوں کو خواہش نہ ہوتی ہو تو عورتوں کو نہلانا درست ہے ورنہ نہیں۔ اسی طرح مردوں کو اس لڑکی کا جس کو دیکھ کر خواہش مردوں کو نہ ہوتی ہو نہلانا درست ہے ورنہ نہیں۔ ۲۱۔

۱۸ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۵۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۱۹ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۵۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۰ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۵۹، ۱۶۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۱ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔

س۔ ایک شخص کی بیوی نے اپنے کے ہم کر کے فقیر پر صدی گئی پھر اپنی مل گیا ب کیا
کیا جائے؟

ج۔ پھر جس سے رخصت ہو جائیں۔ ۲۲

س۔ کفن دینا کیسا ہے؟

ج۔ فرض کفایہ ہے کہ ایک کے دینے سے سب پر سے گناہ اٹھ جائے گا۔ ورنہ سب
گنہگار ہوں گے۔ ۲۳

س۔ اگر کسی محلہ میں ایک آدمی کو بھی تو فتنی کفن دینے کی نہ ہو تو کیا کیا جائے؟

ج۔ بیت المال میں سے دیا جائے اور اگر بیت المال نہ ہو تو مسلمانوں سے سوال کر
کے کفن دیا جائے اور اگر یہ بھی نہ ہو تو گھاس میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے۔ ۲۴

س۔ اگر ایک مردہ کیلئے چندہ کر کے کفن تجویز کیا پھر کچھ دام بچ رہے تو ان کا کیا کیا
جائے؟

ج۔ اگر بچے ہوئے دام معلوم ہوں کہ فلاں شخص کے ہیں تو اس شخص کو واپس کر دے
ورنہ کسی دوسرے محتاج کے کفن میں صرف کر دے اور یہ بھی نہ ہو تو خیرات کر دے۔ ۲۵

س۔ کفن میں سنت کتنے کپڑے ہیں؟

ج۔ مرد کیلئے تین کپڑے سنت ہیں ایک تہ بند دوسرے کفنی تیسرے چادر لپیٹنے کی جس

۲۲ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۳ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۰، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۴ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۵ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔

کوپوٹ بھی کہتے ہیں اور عورت کیلے پانچ کپڑے۔۔۔ ایک تہ بند، دوسرے کفنی، تیسرے اوڑھنی، چوتھے سینہ بند، پانچویں چادر لپیٹنے کی۔۔۔ اور ہر ایک کپڑے کی شرح مفصل یہ ہے تہ بند سر سے پاؤں تک، کفنی گردن سے پاؤں تک، چادر سر سے پاؤں تک، ان تینوں کپڑوں میں مرد عورت دونوں برابر ہیں اور عورت کیلئے جو کپڑے زائد ہیں وہ یہ ہیں: سینہ بند، کہ وہ چھاتیوں سے زانوں تک ہے اور اوڑھنی مقدار اس کی ڈیڑھ گز کی ہے۔ ۲۶

س۔ اگر کسی کو کفن سنت کے مطابق میسر نہ ہو تو کس مقدار پر کفایت کرنا چاہئے؟
ج۔ مرد کیلئے دو کپڑوں یعنی آزار اور لپیٹنے کی چادر کفایت کرے اور عورت تین کپڑوں یعنی آزار اور لپیٹنے کی چادر اور اوڑھنی پر۔ ۲۷
س۔ عورت اور مرد کی کفنی میں کیا فرق ہے؟
ج۔ یہ فرق ہے کہ مرد کی کفنی کا گریبان موٹھوں کی طرف ہوگا اور عورت کی کفنی کا سینہ کی طرف۔ ۲۸

س۔ کفن ضرورت کس مقدار کا ہوتا ہے؟
ج۔ کفن ضرورت کی مقدار وہ ہے جو میسر ہو اس کی کتر مقدار وہ ہے جو سارے بدن پر آجائے۔ ۲۹

۲۶ ۱۔ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۱۶۰، یورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ رد المحتار، جلد سوم، ص ۹۵ تا ۹۷، مکتبہ اداویہ ملتان۔

۳۔ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۱۶۰، یورانی کتب خانہ پشاور۔

۴۔ رد المحتار، جلد سوم، ص ۹۶، مکتبہ اداویہ ملتان۔

۵۔ تہذیب الابصار، جلد سوم، ص ۹۸، مکتبہ اداویہ ملتان۔

س۔ بچوں کیلئے کفن دینے کا حکم کیا ہے؟

ج۔ بہتر تو یہی ہے کہ بالغ کی طرح دیا جائے اور اگر ایک کپڑے کا دیا جائے تو بھی جائز ہے۔ ۳۰

س۔ پیٹ سے مردہ بچہ پیدا ہوا یا حمل سے گر پڑا ہو اس کے لئے کفن کا کیا حکم ہے؟

ج۔ اس کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں۔ ۳۱

س۔ اگر مردہ کا کفن چوری گیا یا نعش کسی وجہ سے برآمد ہوئی اور کفن نہیں ہے تو کیا کیا جائے؟

ج۔ پھر دوبارہ کفن دیا جائے پھر اگر ایسا ہی معاملہ ہو تو جب تک بدن نہ بگڑے مسنون کفن دیئے جائیں اگر مال اس کا وارثوں میں بٹ گیا ہو تو البتہ حصہ کفن ان کے ذمہ ہوگا۔ ۳۲

س۔ کفن کیسا ہونا چاہئے؟

ج۔ سفید سب سے بہتر ہے مردوں کو بھی اور عورتوں کو بھی اور اگر عورتوں کا کفن ریشمی یا رنگین ہو تو بھی جائز ہے لیکن مرد کو نہیں۔ اصل میں یہ ہے کہ جو کپڑا اس کو زندگی میں پہننا درست ہے اسی کا کفن بھی درست ہے ورنہ نہیں۔ ۳۳

س۔ کفن زیادہ قیمت کا ہونا چاہئے یا کم کا؟

ج۔ مرد کو ایسا ہونا چاہئے جس قیمت کے کپڑے وہ عیدین کو پہنا کرتا تھا اور عورت کو

۳۰ رد المحتار، جلد سوم، ص ۹۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۱ در مختار، رد المحتار، جلد سوم، ص ۹۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۲ رد المحتار، جلد سوم، ص ۹۹، ۱۰۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۳ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔

اس قیمت کا ہونا چاہئے جس قیمت کے وہ کپڑے اپنی ماں کے گھر پہن کر جایا کرتی تھی۔ ۳۴

۳۴ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔

س۔ کفن پہنانے کی ترکیب ترتیب وار مشروحاً بیان کیجئے۔

ج۔ پہلے سب کپڑوں کو معطر کر کے اول چادر پوٹ (الفی) کی بچھائی جائے پھر اس پر دوسری چادر جوتہ بند ہے بچھا دیں پھر قمیص یعنی کفنی جس کا گریبان موٹھوں پر سے چاک ہو پہنا کر میت کو لٹائیں اور اس کی پیشانی اور ناک اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں قدموں پر کافور رکھیں پھر تہ بند کا بایاں پلہ پیٹ کر داہنا پلہ لپیٹیں پھر لوٹ کر چادر اسی طرح یعنی اول بائیں طرف پھر دائیں طرف مردہ پر لپیٹیں، تاکہ دائیں جانب بائیں جانب کے اوپر رہے اور عورت کو کفن دینے کا طریقہ یوں ہے کہ اول وہی اوپر کی چادر پھر تہ بند کی چادر بچھائیں جیسے مرد کیلئے بیان کیا پھر عورت میت کو وہ کفنی جس کا گریبان سینہ پر سے چاک ہو پہنائیں اور اس کے بالوں کی دوزلفیں کر کے سینہ پر کفنی کے اوپر رکھ دیں اور اس کے اوپر اوڑھنی ☆ اوڑھادیں اس طرح کہ بالوں کے اوپر اور تہ بند کے نیچے اوڑھنی رہے پھر تہ بند کی چادر اور پوٹ کی چادر کو لپیٹیں۔ جس طرح کہ ہم نے مرد کے واسطے بیان کیا پھر سب کے اوپر سینہ بند باندھیں رانوں تک ۳۵

☆ یہ اوڑھنی سر سے ہوتی ہوئی چہرہ پر مثل نقاب کے ڈالی جائے گی۔ رد المحتار، جلد سوم، ص

۹۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۵ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۱، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ تخریج الابصار، رد المحتار، جلد سوم، ص ۹۸، ۹۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ جنازہ کو جب قبرستان لے جائیں تو کس طرح چار پائی اٹھا کر لے جائیں؟
 ج۔ جنازہ کے اٹھانے میں دو چیزیں ہیں ایک اصل سنت دوسرے کمال سنت۔ اصل سنت تو یہ ہے کہ چار پائی کو چار آدمی پکڑ کر دس دس قدم چلیں اس اصل سنت کو سب ادا کر سکتے ہیں اور کمال سنت یہ ہے کہ اٹھانے والا اول مردے کے سر ہانے داہنے پایہ کو پکڑے اور اپنے کاندھے پر رکھے پھر اس کی پائنتی کے داہنے پایہ کو اپنے داہنے کاندھے پر رکھے پھر اس کے بائیں سر ہانے کے پایہ کو اپنے بائیں کاندھے پر اور بائیں پائنتی کے پایہ کو اپنے بائیں کاندھے پر رکھے یہ کمال سنت سب سے ادا نہ ہوگی۔
 دو شخصوں کا جنازہ اٹھانا لکڑیاں وغیرہ باندھ کر مکروہ ہے اس کا کچھ مضائقہ نہیں کہ چار پائی کے پایہ کو کاندھے پر رکھے یا ہاتھ پر مگر نصف کاندھے پر اور نصف گردن کی جڑ پر رکھنا مکروہ ہے اور لے چلنے میں جنازہ کے جلدی نہ ☆ کریں اور چلنے میں سر ہانا چار پائی کا آگے کو رکھیں۔ ۳۶

س۔ بچوں کو کس طرح لے جائیں؟

ج۔ اگر بچہ شیر خوار ہو یا اس سے زیادہ عمر کا جب تک کہ اچھا بڑا نہ ہو اس کو ہاتھوں پر لے جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں ورنہ چھوٹے کھٹولے یا چار پائی پر لے جائیں۔ ۳۷

☆ اس جلدی نہ چلنے کی حد یہ ہے کہ میت کو چار پائی پر حرکت نہ ہو۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد

اول، ص ۱۶۲، نورانی کتب خانہ پشاور)

۳۶۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۳۷۔ ۱۔ تنویر الابصار، در مختار، جلد سوم، ص ۱۳۵، ۱۳۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

س۔ جو لوگ جنازہ کے ہمراہ ہوں اگر وہ جنازہ کے آگے یادائیں بائیں چلیں تو کیا؟
ج۔ تمام آدمیوں کا آگے جنازہ سے چلنا مکروہ ہے ہاں اگر آگے کچھ جنازہ سے دور
چلیں تو جائز ہے مگر دائیں بائیں جنازہ کے ہمراہ نہ چلے افضل جنازہ کے پیچھے چلنا
ہے۔ ۳۸

س۔ رشتہ دار یا پڑوسی اور کسی صالح یا عالم مشہور کے جنازہ کے ساتھ جانا کیا ہے؟
ج۔ ثواب میں نوافل سے زیادہ افضل ہے۔ ۳۹

س۔ اکثر لوگ بازاروں میں جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں یہ کیا ہے؟

ج۔ اگر اس کے ساتھ جانے کا ارادہ ہو تو مضائقہ نہیں ورنہ مکروہ ہے۔ ۴۰

س۔ جو لوگ کہ جنازہ کے ہمراہ ہوں ان کو کلمہ طیبہ راستہ میں پڑھنا کیا؟

ج۔ پکار کر پڑھنا مکروہ ہے دل میں اگر پڑھیں تو مضائقہ نہیں بہتر خاموشی ہے ۴۱ ☆

۳۸۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ رد المحتار، جلد سوم، ص ۱۳۷، مکتبہ امدادیہ ملتان

۳۹۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ در مختار، جلد سوم، ص ۱۳۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۴۰۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۴۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

☆ اور جو جنازہ کو کندہ دیتے وقت صرف آواز ”کلمہ شہادت“ لگادی جاتی ہے، مگر کلمہ
پڑھا نہیں جاتا یہ کیسے درست ہوگا، اس لئے کہ ہر آدمی اعلان کو شاید دین کا کوئی جزء اہم سمجھتا
ہے، اور آواز لگاتا ہے، مگر اتنا وقت نہیں ملتا ہے کہ اس آواز کے آنے کے بعد ہر شخص کلمہ پاک
پڑھ سکے، لہذا محض آواز برائے اعلان تو ریاکاری ہے جس کا قاعدہ بالکل نہیں، اور اس آواز کے
لگانے میں دینی کوئی قاعدہ نہیں ہے، مگر یہ قاعدہ چیز سے چھٹا ہے؟ قاری محمد یونس قادری شطاری

س۔ گورستان میں جنازہ کو زمین پر رکھنے سے پہلے آدمیوں کا بیٹھنا کیسا؟
ج۔ مکروہ ہے بعد رکھنے کے درست ہے اور افضل یہ ہے کہ جب تک مٹی اس پر نہ ڈال لیں اس وقت تک نہ بیٹھیں۔ ۴۲
س۔ جنازہ کی نماز کیسی ہے؟

ج۔ فرض کفایہ ہے اور اس میں شرط جماعت کی بھی نہیں ہے یہاں تک کہ اگر ایک آدمی بھی پڑھے گا تو فرضیت ساقط ہو جائے گی۔ ۴۳
س۔ جنازہ کی نماز کس شخص کی درست ہے؟

ج۔ جو مسلمان پیدا ہونے کے بعد مرے خواہ بچہ ہو یا بڑا عورت ہو یا مرد آزاد یا غلام نمازی ہو یا بے نمازی سوائے ان لوگوں کے کہ جن کا اوپر ذکر ہو چکا نہ ہلانے کے بیان میں (یعنی اول سے ہی بدعتیدہ ہوں یا ہو گئے ہوں)۔ ۴۴

س۔ اگر کسی مسلمان کو بغیر نہلائے اور نماز پڑھے دفن کر دیا تو کیا کیا جائے؟
ج۔ اس کی قبر پر بعد دفن کے نماز پڑھیں جب تک گلے سڑنے کا یقین نہ ہو۔ ۴۵
س۔ اگر کسی کی نماز غسل سے پہلے پڑھ لی جائے تو کیا کیا جائے؟

ج۔ بعد غسل دوبارہ پڑھی جائے کیونکہ غسل میت شرط نماز ہے الا بہ ضرورت۔ ۴۶

۴۲ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۴۳ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۲، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ تنویر الابصار، جلد سوم، ص ۱۰۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۴۴ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۴۵ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۴۶ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

س۔ جنازہ کی نماز کون پڑھائے؟

ج۔ اگر بادشاہ یا حاکم شہر موجود ہو تو اول وہ، پھر قاضی ورنہ امام جمعہ، پھر امام محلہ بشرطیکہ ولی سے افضل ہو اور میت زندگی میں اس کی امامت سے راضی ہو، ورنہ ولی اقرب پڑھائے اور ولی بھی لائق نہ ہو تو باجائزت ولی جو چاہے پڑھائے۔

س۔ اگر کوئی یہ وصیت کر جائے کہ میرے جنازہ کی نماز فلاں پڑھائے تو یہ وصیت کیسی؟

ج۔ یہ وصیت باطل ☆ ہے اس کے ورثاء کو اختیار ہے کہ جس سے چاہیں نماز اس کی پڑھائیں۔ ۴۸

س۔ ماں کی ولایت بیٹے کو حاصل ہے یا باپ کو؟

ج۔ بیٹے کو مگر بیٹے کو چاہئے کہ باپ کو اپنی ذات سے مقدم کرے اس لئے کہ باپ کے ہوتے ہوئے بیٹے کا مقدم ہونا مکروہ ہے بشرطیکہ لائق امامت ہو۔ ۴۹

س۔ جنازہ کی نماز کا دوبارہ پڑھنا کیسا؟

ج۔ مکروہ ہے اس لئے کہ جنازہ کی نماز کا ایک ہی دفعہ پڑھنا مشروع ہے۔ ۵۰

۴۷۔ ۱۔ تنویر الابصار، درمختار، جلد سوم، ص ۱۱۹ تا ۱۲۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

☆ یعنی وصیت کا نافذ کرنا ضروری نہیں لیکن اگر وارث اس کی وصیت پر عمل کریں تو بہتر ہے

۴۸۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۴۹۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۵۰۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ درمختار، جلد سوم، ص ۱۲۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ ولی اگر نماز میں شریک نہ ہو اور بعد ہو چکنے نماز کے آیا تو اس کے لئے کیا حکم ہے،
ج۔ ولی اپنے حق کے سبب اس وقت تک دوبارہ پڑھ سکتا ہے جب تک بھول جانے کا
یقین نہ ہو بشرطیکہ نماز پڑھانے والا اس سے زیادہ ولایت کا حق نہ رکھتا ہو۔ اگرچہ
استقاطِ فرضیت تو پہلے ہو چکی یہ حکم خاص ولی کیلئے ہے دوسرے کو نماز ہو جانے کے بعد
درست نہیں۔ ۵۱۔

س۔ جنازہ کی نماز کا وقت کیا ہے اور شرائط کیا ہیں؟
ج۔ جب جنازہ حاضر ہو جائے وہی نماز کا وقت ہے۔ اور شرطیں بھی وہی ہیں جو اور
نمازوں میں ہیں یعنی مسلمان ہونا، حقیقی و حکمی نجاست سے پاک ہونا، ستر عورت
، استقبال کعبہ، نیت۔ لیکن خاص شرطیں جو اسی نماز سے مخصوص ہیں وہ یہ ہیں: میت
کا سامنے موجود ہونا۔ میت کا زمین پر ہونا۔ پس اگر جنازہ غائب ہو یا سواری پر یا پیچھے
ہو تو نماز درست نہیں۔ ۵۲۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے نجاشی احمہ کی نماز غائب پڑھائی اور آپ منع کرتے ہیں یہ
کیونکر ہے؟

ج۔ یہ نماز حضور ﷺ کے خواص میں سے شمار کی گئی ہے دوسروں کو ناجائز ہے۔ ۵۳۔
س۔ جنازہ کی نماز میں کیا کیا رکن ہیں؟

۵۱۔ درمختار، جلد سوم، ص ۱۲۳ تا ۱۲۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۳، ۱۶۴، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۵۲۔ ۱۔ درمختار، جلد سوم، ص ۱۰۳ تا ۱۰۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۵۳۔ درمختار، ردالمحتار، جلد سوم، ص ۱۰۵، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

ج۔ دور کن ہیں ایک تو چار تکبیر کہ جو قائم مقام چار رکعتوں کے ہیں دوسرے کھڑا ہونا اگر کوئی بلا عذر بیٹھ کر جنازہ کی نماز پڑھے تو درست نہیں۔ ۵۴

س۔ جنازہ کی نماز میں واجب اور سنت کیا کیا ہیں؟

ج۔ دعا کرنا میت کیلئے واجب ہے اور ثناء، درود پڑھنا سنت ہیں۔ ۵۵

س۔ مفسدات نماز جنازہ کیا کیا ہیں؟

ج۔ جو مفسدات اور نمازوں کے ہیں وہی اس کے ہیں سوائے عورت کی برابری کے کہ

اس میں عورت کی برابری درست ہے۔ ۵۶

س۔ جنازہ کی نماز کس طرح ادا کرے مفصل بیان کیجئے؟

ج۔ امام سینہ میت کے مقابل کھڑا ہو کر نیت کرے کہ میں اللہ کی عبادت کے لئے اس فرض کی ادا کرنے کی نیت کرتا ہوں اور کعبہ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اگر مقتدی ہے تو اقتداء کی نیت کرے پھر امام تکبیر تحریرہ یعنی اللہ اکبر بلند آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ کہے پھر ثناء پڑھے: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَلَدُكَ وَجَلُّ ثَنَاتُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ☆ پھر اللہ اکبر بدون رفع یدین یعنی ہاتھ اٹھانے کے بغیر کہے اور پھر پڑھے وہ درود جو فرض نماز کے قعدہ اخیرہ میں پڑھا جاتا ہے پھر اسی طرح بعد تکبیر یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا

۵۴ تنویر الابصار، درمختار، جلد سوم، ص ۱۰۵، ۱۰۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۵۵ درمختار، رد المحتار، جلد سوم، ص ۱۰۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۵۶ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۳، نورانی کتب خانہ پشاور۔ (تہنہ بھی اس نماز کو قاسد

نہیں کرتا کیونکہ وہ رکوع و سجود والی نماز میں مفسد ہے، ہایہ اولین، ص ۲۶، مکتبہ شرکت طیبہ ملتان)

صَغِيرَنَا وَكَبِيرَنَا وَذَكَرْنَا وَاتَّعَانَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَ
مَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ۔ پھر چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیرے اس طرح کہ
اول سلام سے دوسرا سلام آہستہ ہوا امام اور قوم سب اسی طرح نماز پڑھیں امام تکبیریں
آواز سے کہے گا باقی آہستہ اگر کسی کو یہ دعا یاد نہ ہو تو یہ پڑھے اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا
لِوَالِدَيْنَا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اگر یہ دعا بھی یاد نہ ہو تو جو چاہے دعا پڑھے۔ ۵۷
س۔ کیا عورتوں اور بچوں کی نماز اسی طرح پڑھی جائے گی؟

ج۔ ہاں اسی طرح پڑھی جائے گی۔ صرف بچوں کی نماز میں دعا اور پڑھی جائے گی
یعنی تکبیر کے بعد اگر لڑکا نابالغ ہے تو یہ پڑھے: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْهُ لَنَا
أَجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَمُشَفَّعًا اور اگر لڑکی نابالغ ہے تو صرف ضمیر تذکیر کو
تانیث سے بدل دے یعنی یوں کہے: اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْهَا لَنَا أَجْرًا وَ
ذُخْرًا وَاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَمُشَفَّعَةً۔ ۵۸

س۔ ایک شخص سے جنازہ کی تکبیر جاتی رہی اس وقت امام ایک تکبیر کہہ چکا تھا تو اب یہ
کس طرح نماز پڑھے؟

ج۔ یہ شخص اگر پہلے سے تحریمہ کے وقت موجود تھا اور پھر کسی وجہ سے تحریمہ میں شریک
نہ ہوا تب تو بلا انتظار تکبیر ثانی جماعت میں مل جائے اور اگر بعد میں آیا تو اب اس کو
دوسری تکبیر کے کہنے تک امام کا انتظار کرنا چاہئے جب امام دوسری تکبیر کہے تو اس وقت
تکبیر کہہ کر مل جائے اور جب امام نماز سے فارغ ہو جائے اس وقت اس تکبیر کو کہہ

۵۷ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۴، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۵۸ ہدایہ اولین، ص ۱۸۰، مکتبہ شرکت علمیہ ملتان۔

لے جیسے مسبوق اپنی بقیہ رکعت کو بعد فراغ نماز پڑھتا ہے یہی حکم دوسری اور تیسری تکبیر کے بعد بھی ملنے کا ہے۔ ۵۹۔

س۔ اگر کوئی چوتھی تکبیر کے بعد حاضر ہوا تو کیا کرے؟

ج۔ اگر امام نے ابھی سلام نہیں پھیرا ہے تو فوراً مل جائے اور جب تک جنازہ کو ہاتھوں پر اٹھائیں پے درپے تکبیریں ادا کر لے دعائیں چھوڑ دے نماز ہو جائے گی۔ ۶۰۔
س۔ اگر امام دوسری یا تیسری تکبیر کے بعد بھول کر سلام پھیر دے تو کیا کرے؟

ج۔ کچھ بھی نہ کرے اسی طرح پڑھتا رہے یہ سلام ایسا ہے جیسے کوئی نمازی کے قعدہ درمیانی میں سہوا پھیر دے۔ ۶۱۔

س۔ اکثر لوگ جنازہ کی نماز میں جوتی نہیں اتارتے یہ کیسا ہے؟

ج۔ اگر ان لوگوں کو اپنی جوتیوں کی طہارت کا یقین ہے تو مضائقہ نہیں ورنہ اتار کر پڑھنا چاہئے۔ ۶۲۔

س۔ اگر بہت سے جنازے حاضر ہوں تو ایک ایک جنازہ کی نماز علیحدہ پڑھے یا سب کی ایک ہی نیت سے پڑے؟

ج۔ اس کو اختیار ہے خواہ علیحدہ علیحدہ پڑھے خواہ سب کی ایک ہی نیت سے نماز ادا

۵۹۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۳، ۱۶۵، لہورانی کتب خانہ پشاور۔

۶۰۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۵، لہورانی کتب خانہ پشاور۔

۶۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۵، لہورانی کتب خانہ پشاور۔

۶۲۔ رد المحتار، جلد سوم، ص ۱۰۳، مکتبہ امدادیہ لبنان۔ (اگر جوتیوں کی طہارت کا یقین ہے تو

اس سے طہارت مکان کی شرط حاصل ہو جاتی ہے لہذا نماز درست ہو جائے گی)

کرے ۶۳۔

ج۔ اگر بہت سارے جنازے آجائیں تو ان کے رکھنے کی کیا ترکیب ہے؟
 ج۔ خواہ طول میں صف کے طور پر یعنی ایک جنازہ کے پیروں میں دوسرا جنازہ رکھیں
 خواہ یکے بعد دیگرے قبلہ کی طرف رکھیں۔ مگر امام کے رو برو کا جنازہ ہوگا اگرچہ عورتیں
 اور لڑکے بھی شامل ہوں اور اگر مرد ہوں تو جو سب سے افضل اور عمر میں سب سے زیادہ
 ہوگا وہ امام کے پاس رکھا جائے گا۔ ۶۴۔

س۔ اگر جنازوں میں مرد عورت اور لڑکے سب ہوں تو کس طرح جنازوں کو رکھیں؟
 ج۔ پہلے امام کے سامنے مرد آزاد کا جنازہ اس کے بعد لڑکوں کا جنازہ پھر عورتوں کا
 جنازہ رکھیں۔ اور یہ سب قبلہ کی طرف رکھے جائیں گے، برخلاف زندوں کی صفوں کی
 ترتیب کے۔ ۶۵۔

س۔ جنازہ کی نماز میں بھی خلیفہ کرنا درست ہے یا نہیں؟

ج۔ ہاں درست ہے۔ ۶۶۔

س۔ مسجدوں میں نماز جنازہ پڑھنی کیسی؟

ج۔ مطلقاً مکروہ ہے مگر بہ عذر بارش مکروہ نہیں اور شارع عام اور دوسرے کی زمین پر
 بھی مکروہ ہے۔ ۶۷۔

۶۳۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۶۴۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۶۵۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۶۶۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۶۷۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ رد المحتار، جلد سوم، ص ۱۲۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ ہمراہیان جنازہ کو کب تک واپس گھر کو نہ آنا چاہئے؟

ج۔ جب تک نماز نہ ہو لے اور بعد نماز کے دفن سے پہلے بغیر اجازت ولی کے نہ لوٹے اور بعد دفن کے بغیر اذن بھی لوٹ آنا جائز ہے۔ ۶۸۔

س۔ یہ بھی بتلا دیجئے کہ مردہ کی قبر کس طرح کھودیں؟

ج۔ قبر طول میں آدمی کے قد کے برابر کھودی جائے اور چوڑائی میں بقدر نصف قد آدمی کے اور گہرائی میں آدمی کے سینہ ☆ کے برابر کھودیں اور قبر میں لحد کھودنا سنت ہے نہ شق۔ ۶۹۔

س۔ لحد کس کو کہتے ہیں اور شق کس کو؟

ج۔ لحد اس کو کہتے ہیں کہ قبر پوری کھودنے کے بعد اس کے اندر قبلہ کی طرف گھڑا کھودا جائے پٹے ہوئے مکان کی صورت اور شق اس کو کہتے ہیں کہ جو مثل نہر کے ایک گھڑا قبر کے بیچ میں کھودا جائے اور اس کے دونوں طرف کچی اینٹیں یا اور کچھ لگادیں۔ ۷۰۔

س۔ لحد تو وہاں ہو سکتی ہے جہاں زمین سخت ہو اور جہاں زمین نرم ہو وہاں کیا کرے؟

ج۔ وہاں شق ہی کھودنا چاہئے۔ ۷۱۔

س۔ قبر میں مردہ کے نیچے چٹائی یا کد اوغیرہ بچھانا جائز ہے یا ناجائز؟

۶۸۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۵، نورانی کتب خانہ پشاور۔

☆ اگر گہرائی بھی پورے قد کے برابر ہو تو احسن ہے، (رد المحتار، جلد سوم، ص ۱۳۹، مکتبہ

امدادیہ ملتان) (جو ایک ڈیڑھ فٹ کھود کر دفن کر دیتے ہیں یہ درست نہیں ہے۔)

۶۹۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۵، ۱۶۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۷۰۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۵، ۱۶۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۷۱۔ رد المحتار، جلد سوم، ص ۱۳۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

ج۔ ناجائز ہے۔ ۲۔

س۔ لکڑی یا لوہے کے صندوق میں میت کا رکھنا کیسا؟

ج۔ بلا ضرورت مکروہ ہے اور اگر ضرورت ہو تو اس میں بھی مردہ کے نیچے مٹی بچھا دیں اور گردا گرد کچی اینٹیں لگا دیں اور صندوق کی چھت میں بھی مٹی لیس دیں تاکہ لحد کی صورت ہو جائے پکی اینٹیں لحد میں لگانا اس صورت سے کہ مردہ کے متصل ہوں مکروہ ہے۔ ۳۔

س۔ گھروں میں مردہ دفن کرنا کیسا؟

ج۔ نہیں چاہئے کہ یہ طریقہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لئے خاص ہے۔ ۴۔

س۔ مردہ کو قبر میں کس طرح اتاریں؟

ج۔ قبلہ کی طرف سے اتاریں اور اتارنے والے قوی اور صالح ہوں عورت کے اتارنے والے اس کے رشتہ دار محرم ہوں اور اگر وہ نہ ہوں رشتہ دار غیر محرم اتاریں۔ اور اگر وہ بھی نہ ہوں تو اجنبی لوگ اس کو قبر میں اتاریں مگر پردہ اوروں سے کر لینا چاہئے عورت کوئی قبر میں داخل نہ ہو واسطے اتارنے کے۔ ۵۔

س۔ اتارنے والے اس وقت کیا پڑھیں؟

۲۔ در مختار، رد المحتار، جلد سوم، ص ۱۳۹، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۳۔ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ در مختار، رد المحتار، جلد سوم، ص ۱۴۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۴۔ در مختار، جلد سوم، ص ۱۴۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۵۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔

ج۔ یہ پڑھیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَصَلٰی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَم۔ ۶۔
س۔ مردہ کو لحد میں کس طرح رکھیں؟

ج۔ دائیں کروٹ پر قبلہ کر طرف لٹا دیں اور اس وقت تینوں گرہ کھول دی جائیں۔ اس لئے کہ اب خطرہ کفن کے کھل جانے کا نہیں رہا اور کچی اینٹیں لحد کے منہ پر رکھیں جائیں اور ڈھیلوں یا نرکل یا گارہ سے ان کی درزوں کو بند کیا جائے پھر مٹی ڈالی جائے اسی قدر جس قدر کہ قبر میں سے نکلے اس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے اس لئے کہ وہ بجائے عمارت کے ہے۔ ۷۔

س۔ مٹی کس طرف سے ڈالنا مستحب ہے اور کس طرح ڈالیں؟

ج۔ سر کی طرف سے مٹی ڈالنا مستحب ہے اس طرح کہ اول دونوں ہاتھوں میں مٹی لے کر کہے مِنْہَا خَلَقْنٰکُمْ اور اس کو قبر پر ڈال دے دوسری مرتبہ مٹی ہاتھوں پر لے کر کہے وَفِیْہَا نُعِیْدُکُمْ اور مٹی ڈال دے اور تیسری مرتبہ میں وَمِنْہَا نَخْرُجُکُمْ تَارًا اٰخِرٰی پڑھ کر مٹی ڈال دے پھر اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ قبر پر پھاڑوں سے مٹی ڈالی جائے یا ہاتھوں سے مگر قبر کو ہان شتر کی صورت ایک بالشت اونچی بنائی جائے اور چورس نہ بنائی جائے اس پر پانی چھڑک دینے کا کوئی مضائقہ نہیں۔ ۸۔

س۔ اگر کوئی شخص زندگی میں اپنے لئے قبر کھودے تو جائز ہے یا نہیں؟

۶۔ ۱۔ تہذیب الابصار، جلد سوم، ص ۱۴۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۱۶۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۷۔ تہذیب الابصار، درمکار، جلد سوم، ص ۱۴۱ تا ۱۴۲، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۸۔ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۱۶۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔

ج۔ جائز ہے بلکہ اجر پائے گا۔ ۹۷

س۔ ایک قبر میں کئی مردوں کا دفن کرنا کیسا؟

ج۔ ایک وقت میں بلا ضرورت نا جائز ہے بہ ضرورت جائز ہے اگر ان میں مرد ہی مرد ہوں تو افضلیت کا لحاظ تقدیم و تاخیر میں کیا جائے گا۔ ۸۰

س۔ اولیاء اللہ کے مزارات کے قریب میت کو دفن کرنا کیسا ہے؟

ج۔ افضل ہے۔ ۸۱

س۔ ایک شہر سے دوسرے شہر میں مردہ لے جانا کیسا؟

ج۔ جائز ہے مگر مستحب یہی ہے کہ اسی شہر کے گورستان میں دفن کریں بعد دفن کے نکال لے جانا جائز نہیں۔ لیکن اس صورت میں بعد دفن کے نکالنا اور دوسری جگہ لے جانا بھی درست ہے جبکہ زمین غصب کی ہو یا کوئی بطور شفعہ کے اس کو لے لے۔ ۸۲

س۔ دفن کرتے وقت قبر میں اتارنے والے کا کچھ مال رہ جائے اور مٹی وغیرہ ڈالنے کے بعد یاد آئے تو کیا کرے؟

ج۔ قبر کھول کر مال نکال لے خواہ ایک درہم ہی ہو۔ ۸۳

س۔ قبرستان کی لکڑی اور گھاس کاٹنا کیسا؟

۹۷ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۸۰ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۸۱ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۶، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۸۲ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۷، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۸۳ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۷، نورانی کتب خانہ پشاور۔

ج۔ خشک کا مضائقہ نہیں مگر تر کا ثنا مکروہ ہے۔ ۸۴

س۔ قبرستان میں جوتیاں پہنے جانا مکروہ ہے یا نہیں؟

ج۔ ہمارے یہاں مکروہ نہیں مگر اتار دینا بہتر ہے۔ ۸۵

س۔ قبر کے پاس قرآن خوانوں کو بٹھلا کر قرآن پڑھوانا واسطے ایصال ثواب مردہ کے کیسا؟

ج۔ درست ہے۔ ۸۶

س۔ قبروں کی زیارت کرنا کیسا؟

ج۔ مستحب ہے۔ ۸۷

س۔ کون سا دن زیارت کے واسطے افضل ہے؟

ج۔ جمعہ کا یا اس سے ایک دن پہلے یا پیچھے کا یعنی پنج شنبہ یا شنبہ کا اور دو شنبہ کا دن بھی

زیارت کیلئے موجب برکات ہے۔ ۸۸

س۔ عورتوں کو بھی واسطے زیارت قبروں پر جانا درست ہے یا نہیں؟

ج۔ بوڑھی عورتوں کو درست ☆ ہے اور جوان عورتوں کو مکروہ ہے۔ ۸۹

۸۴ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۱۶۷، انورانی کتب خانہ پشاور۔

۸۵ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۱۶۷، انورانی کتب خانہ پشاور۔

۸۶ درمکار، جلد سوم، ص ۱۵۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۸۷ ردالمحتار، جلد سوم، ص ۱۵۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۸۸ ردالمحتار، جلد سوم، ص ۱۵۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

☆ جبکہ صالحین کے حریمات پر برکت حاصل کرنے کے لیے جائیں۔ (ردالمحتار، جلد سوم،

ص ۱۵۱، مکتبہ امدادیہ ملتان)

۸۹ درمکار، جلد سوم، ص ۱۵۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

س۔ جب زیارت کیلئے جائے تو ایصالِ ثواب کس طرح کرے؟

ج۔ زیارت قبور اور ایصالِ ثواب کا طریقہ مسنون یہ ہے کہ اول قبرستان میں پہنچ کر یہ دعا پڑھے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُورِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ وَاَنَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَا حِقُوْنَ یَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَخْرِیْنَ اَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَاوَلْکُمْ الْعَاقِبَةَ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَاوَلْکُمْ وَیَرْحَمُنَا اللّٰهُ وَایَّاکُمْ اور اگر اس قدر یاد نہ ہو تو یہ پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارِ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاَنَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَا حِقُوْنَ پھر قبلہ کی طرف پشت کر کے اور قبر کی طرف منہ کر کے جو کچھ قرآن شریف سے یاد ہو پڑھ کر ثواب بخشے حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی گیارہ مرتبہ قل ھو اللہ پڑھ کر مردوں کو بخشے تو موافق شمار مردوں کے اس کو ثواب عطا کیا جاتا ہے دوسری حدیث میں وارد ہے کہ جو کوئی الحمد اور قل ھو اللہ اور سورۃ تکاثر پڑھ کر مردوں کو ثواب بخشے مردے اس کے لئے شفیع ہوں گے اگر سورۃ یسین شریف پڑھ کر بخشے تو مردوں کیلئے موجب تخفیف عذاب ہے اور اس کے حق میں ثواب بہ عدد شمار مردوں کے اور سورۃ تبارک الذی واسطے رفع عذاب قبر کے مخصوص ہے۔ ۹۰

س۔ قبرستان میں اور کیا کیا باتیں مکروہ ہیں؟

ج۔ جو باتیں غفلت کی ہیں وہ سب ممنوع ہیں جیسے پکار کر ہنسنا، کلام دنیاوی کرنا، کھانا پینا، سونا وغیرہ۔ ۹۱

س۔ میت کے ساتھ توشہ کی روٹیاں لے جانا کیسا؟

۹۰ در مختار، رد المحتار، جلد سوم، ص ۱۵۱ تا ۱۵۴، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۹۱ رد المحتار، جلد سوم، ص ۱۵۴، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

ج۔ بہ نیت فاسدہ لے جانا ناجائز ہے مستحقوں کو گھر پر اللہ کے واسطے دینا اور ثواب مردے کو بخشا ہر طرح سے درست ہے خواہ اسی دن ہو یا دوسرے دن یا تیسرے دن یا دسویں دن یا بیسویں دن یا چالیسویں دن خواہ روٹی پر ہو یا حلوے پر غرض جب توفیق ہو اسی وقت ایصال ثواب مالی یا بدنی سب طرح سے کرے اور اپنی میت کو بخشے یہ فعل باعث مزید حسنات و برکات ہے۔ ۹۲

س۔ میت والے کے یہاں اس کے بعید کے رشتہ دار یا احباب کھانا پکا کر بھیجیں یہ کیا ہے؟

ج۔ مستحب ہے۔ ۹۳

س۔ سوگ کب تک کیا جائے؟

ج۔ تین دن تک جائز ☆ ہے اس سے زیادہ کسی کو درست نہیں سوائے عورت کے کہ وہ اپنے خاوند کے لئے چار ماہ ۹۴ دس دن سوگ کرے۔ ۹۵

۹۲ تفسیر عزیزی (اردو) تیسواں پارہ (جلد چہارم) سورۃ انشکاف، آیت والقرآذ

انسق، صفحہ ۲۱۱ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز، لاہور

۹۳ ۱۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۷، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۲۔ رد المحتار، جلد سوم، ص ۱۴۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

☆ لیکن احسن یہ ہے کہ نہ کرے۔ اور رخصت بھی ہے تو صرف جلوس کی نہ کہ سیاہ کپڑے

پہننے اور گریبان چاک کرنے کی۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۷، نورانی کتب خانہ پشاور)

۹۴ کلام پاک میں ہے: وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مِثْلَكُمْ وَيَتَذَرُونَ أَزْوَاجَهُمْ يُتْرَكُونَ

بِأَنفُسِهِمْ لَبِئْسَ أَهْلُ الْآخِرَةِ (سورۃ بقرہ/ ۲۳۳) اور وہ لوگ جو تم میں سے فوت ہو جائیں اور یہ بیاں کھوڑ جائیں تو وہ (یعنی ان کی بیویاں) اپنے آپ کو چار ماہ دس دن روک رکھیں۔

۹۵ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۷، نورانی کتب خانہ پشاور۔

س۔ ماتم پرسی کیسی؟

ج۔ ایک بار مستحب ہے اس لئے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس نے صبر دلایا اپنے بھائی کو کسی میت میں اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن کرامت کا لباس پہنائے گا۔ ۹۶

س۔ تعزیت یعنی ماتم پرسی کس جگہ مکروہ ہے؟

ج۔ مسجد میں، قبر کے پاس دروازہ مکان اہل بیت کے پاس۔ ۹۷

س۔ تعزیت کس طرح کرے؟

ج۔ تعزیت ان کلموں سے کرے اَعْظَمَ اللّٰهُ اَجْرَكَ وَاَحْسَنَ عَزَاؤَكَ وَغَفَرَ لِمَمِّتِكَ یعنی اللہ تعالیٰ تیرا ثواب زیادہ کرے اور تیرا صبر اچھا کرے اور تیری میت کو بخشے۔ ۹۸

۹۶ رد المحتار، جلد سوم، ص ۱۴۸، مکتبہ امدادیہ ملتان۔ (مذکورہ حدیث نبوی اصل الفاظ درج

ذیل ہیں: مَنْ عَزَّى اَعَاةً بِمُصِيبَةٍ كَسَاةُ اللّٰهِ مِنْ حُلْلِ الْكِرَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)

۹۷ در مختار، رد المحتار، جلد سوم، ص ۱۴۹، ۱۵۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۹۸ در مختار، رد المحتار، جلد سوم، ص ۱۵۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

باب

شہید کے بیان میں

س۔ شہید کو کس لئے شہید کہتے ہیں؟

ج۔ اس لئے کہ اس کے واسطے جنت کی شہادت دی گئی ہے۔ ۱۔

س۔ شہید کتنی قسم کا ہوتا ہے؟

ج۔ دو قسم کا ایک کامل۔ ایک ناقص۔

س۔ شہید کامل کی کیا تعریف ہے؟

ج۔ جو بہ حالت بلوغ و عقل و طہارت و اسلام فعل دشمن یا کافر یا راہزن وغیرہ سے براہ

ظلم بصورتِ مقابلہ یا غیر مقابلہ آلہ جارحہ سے قتل کیا جائے یا کسی طرح ان کی طرف

سے مارا جائے خواہ اس پر دیوار گرائی جائے یا ڈبو دیا جائے وغیرہ وغیرہ۔ ۲۔

س۔ اگر مسلمان جو باغی نہ ہو کسی مسلمان کو براہِ ظلم مار ڈالے تب بھی حکم ہے؟

ج۔ یہی حکم ہے بشرطیکہ آلہ جارحہ یعنی تلووار چھری وغیرہ سے مارا ہو۔ برخلاف کارِ حربی

و قطاع الطريق کے کہ وہ جس طرح مارے گا شہید ہوگا اس لئے کہ اس میں اصل

شہدائے احد کی نظیر ہے۔ وہ جنگِ احد میں ہر طرح سے مارے گئے تھے اور پھر سب

شہدائے کامل شمار کئے گئے۔ اور جو قتل کے موجب قصاص ہے وہ مقتول کیلئے ہر طرح

۱۔ در مختار، جلد سوم، ص ۱۵۷، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۲۔ فتاویٰ مالگیری، جلد اول، ص ۱۶۸، ۱۶۹، نورانی کتب خانہ پشاور۔

کمال شہادت ہے۔۳

س۔ باپ اپنے بیٹے کو قتل کر ڈالے اس پر قصاص نہیں آتا آیا بیٹا مقتول شہید ہے یا نہیں؟

ج۔ ہاں شہید ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اصل میں اس جگہ بھی قصاص ہی واجب تھا مگر بہ وجہ تعظیم باپ ہونے کے قصاص ساقط ہوا نہ شہادت۔۴

س۔ ایسے شہید کا حکم بیان فرمائیے؟

ج۔ ایسے شہید کیلئے یہ حکم ہے کہ اس کو غسل و کفن کچھ نہ دیا جائے بلکہ اسی صورت سے مع خون اور انہی کپڑوں کے نماز پڑھا کر دفن کر دیا جائے اور آخرت میں اس کو حیات ابدی مخصوص اور ذوق ابدی مخصوص عطا کیا جاتا ہے اور نیز دیگر ثوابات کی خصوصیت بھی دوسرے مردوں سے ہوگی۔۵

س۔ اگر اس کے کپڑوں میں نجاست غلیظ لگی ہو یا بدن پر ہتھیار وغیرہ ہوں تو کیا حکم ہے؟

ج۔ ہاں نجاست کو دھو دے اور ہتھیار وغیرہ کو اور جو جنس کفن سے نہ ہو علیحدہ کریں۔۶

س۔ اگر کفن مسنون سے اس کے پاس کپڑا کم ہو تو زیادہ کرے یا نہیں؟

۳۔ درمختار، جلد سوم، ص ۱۵۹، تا ۱۶۱، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۴۔ شرح وقایہ اولین، ص ۲۵۹، ۲۶۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۵۔ درمختار، ردالمحتار، جلد سوم، ص ۱۶۰، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۶۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

۷۔ فتاویٰ عالمگیری، جلد اول، ص ۱۶۸، نورانی کتب خانہ پشاور۔

ج۔ ہاں زیادہ کرے اسی طرح اگر زیادہ ہو تو کم کرے۔

س۔ مرتٹ کس کو کہتے ہیں؟

ج۔ مرتٹ وہ شخص ہے جو کچھ زندہ رہنے کی وجہ سے شہید کے حکم سے جدا ہو کر غسل و کفن دیا جائے مثلاً بعد زخمی ہونے کے کچھ کھایا یا پیسا یا یادوا کی ہو یا معرکہ سے اس کو زندہ اٹھالائے (یہ اٹھالانا اگر گھوڑوں کے روندنے کے خیال سے ہوگا تو مرتٹ نہ ہوگا) یا ہوش و حواس کے ساتھ اتنی دیر تک زندہ رہے کہ ایک وقت نماز کا گزر جائے خرید و فروخت یا دنیا کی باتیں بہت کیں اسی میں وصیت بھی داخل ہے بشرطیکہ یہ سب شرطیں بعد لڑائی کے ہوں اگر درمیان لڑائی کے پانی جائیں گی تو مرتٹ نہ ہوگا مرتٹ کو غسل دیا جائے گا۔ ۸

س۔ شہید ناقص کی کیا تعریف ہے اور اس کیلئے کیا حکم ہے اور وہ کون کون سے ہیں؟

ج۔ جس کی موت کا سبب علاوہ ان اسباب کے جو اوپر بیان ہوئے کوئی دوسرا سبب ہو اور حکم اس شہید کا یہ ہے کہ دنیا میں غسل و کفن دیا جائے گا اور نماز پڑھی جائے گی اور آخرت میں مثل کامل کے ثواب پائے گا وہ یہ ہیں۔ ۱۔ جو لڑائی میں دشمن کا قصد کرتا تھا اور خطا اپنے ہی کو مار کر مر گیا۔ ۲۔ پانی میں ڈوب کر مرنے والا۔ ۳۔ مکان وغیرہ سے دب کر مرنے والا۔ ۴۔ جل کر مرنے والا۔ ۵۔ سفر میں مرنے والا۔ ۶۔ دستوں یا استقاء سے مرنے والا۔ ۷۔ وبائے طاعون یا ہیضہ سے مرنے والا۔ ۸۔ پسی کے درد سے مرنے والا۔ ۹۔ سل کی بیماری سے مرنے والا۔ ۱۰۔ مرگی کی بیماری سے مرنے

۱۱۔ قادی مالگیری، جلد اول، ص ۱۶۸، نورانی کتب خانہ چٹاؤر۔

۱۲۔ توحید البصائر، جلد سوم، ص ۱۶۳ تا ۱۶۴، مکتبہ ادبیہ ملتان۔

والا۔ ۱۱۔ تپ سے مرنے والا۔ ۱۲۔ اپنے مال کی حفاظت میں مرنے والا۔ ۱۳۔ جان بچانے کے اندر مرنے والا۔ ۱۴۔ ظلم ظالم سے مرنے والا۔ ۱۵۔ عشق میں بشرط پارسائی پوشیدگی مرنے والا۔ ۱۶۔ پانی پینے کے پھندے سے مرنے والا۔ ۱۷۔ علم شرعی کی طلب میں مرنے والا۔ ۱۸۔ بہ طلب ثواب اذان دینے والا۔ ۱۹۔ سانپ یا بچھو وغیرہ کے کاٹنے سے مرنے والا۔ ۲۰۔ سوداگر سچ بولنے والا۔ ۲۱۔ جہاز میں متکی اور قے سے مرنے والا۔ ۲۲۔ اپنے زن و فرزند کو حلال کمائی کھلانے والا اور اللہ تعالیٰ کا حکم ان پر جاری کرنے والا۔ ۲۳۔ ہر روز پچیس مرتبہ یہ دعا پڑھنے والا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِي الْمَوْتِ وَ بَعْدَ الْمَوْتِ۔ ۲۴۔ چالیس مرتبہ مرض الموت میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ پڑھنے والا۔ ۲۵۔ ہر رات میں سورہ یٰسین پڑھنے والا۔ ۲۶۔ صبح کو تین بار اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھنے والا اور تین سورہ حشر کی اخیر آیتیں پڑھنے والا۔ ۲۷۔ جمعہ کی رات یادِ نبی میں مرنے والا۔ ۲۸۔ رات کو با طہارت سونے والا۔ ۲۹۔ زندگی میں تواضع اور مدارت لوگوں سے کرنے والا۔ ۳۰۔ سواری کے جانور پر سے گر کر مرنے والا۔ ۳۱۔ سچے دل سے شہادت کی دعا مانگنے والا۔ ۳۲۔ حاجت کے وقت مسلمانوں کے ایک شہر سے دوسرے شہر غلہ لے جانے والا۔ ۳۳۔ امت کے فساد کی حالت میں سنت نبوی پر قائم رہنے والا۔ ۳۴۔ زہر سے مرنے والا۔

۳۵۔ وہ شخص جو بادشاہ کے خوف سے چھپتا پھرتا ہوا مر جائے یا ظالم بادشاہ نے

قید کیا ہو اور بہ حالت قید مر جائے یا بادشاہ نے ظلماً پٹوایا اور مر جائے۔

۳۶۔ عورت عزت پر صبر کرنے والی۔

۳۷۔ عورت جننے کے وقت نفاس کی مدت میں مرنے والی یہ سب شہید آخرت

ہیں۔ ۹

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا شَہَادَةً کَامِلَةً مُّوَصَّلَةً اِلٰی الرِّضْوَانِ

آمین ○

☆ اسی طرح ایام وبا میں جو شخص اپنے شہر میں صبر کر کے بہ نیت حصول ثواب ٹھہرا رہے وہ اگر اس عرصہ میں کسی اور مرض میں مرا تو شہید ہوگا۔ ۱۰

۹ رد المحتار، جلد سوم، ص ۱۶۳ تا ۱۶۶، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

۱۰ رد المحتار، جلد سوم، ص ۱۶۳، مکتبہ امدادیہ ملتان۔

○

(اے اللہ! ہمیں (اپنی) خوشنودی تک پہنچانے والی کامل شہادت عطا فرما!) آمین!

باب

ہر قسم کی دعاؤں کے بیان میں

س۔ پنجوقتہ نماز کے مختصر وظائف جو موجب فلاح دارین ہوں بیان فرمائیں؟

ج۔ بعد نماز فجر کے سات مرتبہ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ پھر سو مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ ۱۲ اور کم از کم سو مرتبہ درود شریف پڑھ لیا جائے۔ بعد نماز ظہر ۵۰۰ مرتبہ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۱۳ اور آخر درود شریف کے ساتھ پڑھ لی جائے ۱۴ بعد نماز عصر ختم خواجگان جس کی ترکیب یہ ہے:

۱۔ تفسیر القرآن الکریم، لآ لوسی، سورۃ حمزہ ۹/، جہنم کے ذکر کے بعد اس سے پناہ مانگتے ہوئے لکھتے ہیں۔

۲۔ جامع الاحادیث، حرف الیم، حدیث ہے: مَنْ قَالَ فِي كُلِّ يَوْمٍ مِائَةً مَرَّةً ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ“ كَانَ لَهُ اَمَانًا مِنَ الْفَقْرِ وَالْاُنْسَانِ وَحُشَّةِ الْقَبْرِ وَاسْتَجْلَبَ الْغِنَى وَاسْتَقَرَّ بِهَا بَابُ الْجَنَّةِ ۝ جو کوئی ہر دن سو بار پڑھے: ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ“، یہ الفاظ اس کے لئے محتاجی سے امن اور وحشتِ قبر سے انس ہوں گے اور غنی کر دیں گے اور ان کے ساتھ وہ بندۂ خدا جنت کا روازہ کھٹکٹائے گا۔

۳۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو آپ کا آخری کلام حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ تھا اور ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ کلمات ادا فرمائے جب لوگوں نے کہا کہ بلا شک لوگ تمہارے لئے جمع ہوئے ہیں تو ان کے ایمان کو اللہ تعالیٰ نے بڑھا دیا (سورۃ آل عمران ۱۷۳) اور انہوں نے کہا حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ☆ شعب الایمان، بیہقی، الثانی عشر، فصل قال لیہتی (باقی اگلی صفحہ پر)

ختم خواجگان

اول سات مرتبہ الحمد شریف، پھر ایک سو بار درود شریف، پھر ۷۹ مرتبہ الم نشرح،
 پھر ایک ہزار ایک بار قل هو اللہ، پھر سات مرتبہ الحمد شریف، پھر ۱۰۰ مرتبہ درود شریف
 ، ایک سو ایک مرتبہ يَا مُجِيبَ الدُّعَوَاتِ، پھر ۱۰۰ اَبَارِ يَا حَلُّ الْمُشْكَلَاتِ، پھر اسی قدر
 يَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ، پھر اسی قدر يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ، پھر اسی قدر يَا شَافِعَ الْأَمْرَاضِ
 يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ پڑھ کر ثواب اس کا سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی اور
 حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی اور حضرت خواجہ عبدالخالق عجدوانی اور حضرت خواجہ ابو
 یوسف ہمدانی اور حضرت خواجہ بابا سماسی اور خواجہ سید امیر کلال اور حضرت خواجہ خواجگان
 پیر پیراں خواجہ بہاؤ الدین نقشبند اور حضرت خواجہ ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم
 اجمعین کی ارواح پاک کو بخش دے ☆ پھر دعائے مانگے یہ ختم جمیع حاجات دینی اور دنیاوی
 کے لئے اکسیر اعظم ہے اگر روزمرہ نہ ہو سکے تو جب کوئی مشکل پیش آئے اس وقت
 ضرور پڑھے، ان شاء اللہ تین دن کے بعد حاجت رفع پائے گا، بعد مغرب کے سات
 مرتبہ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ پڑھے بعد عشاء کے استغفار اور درود شریف اور سورۃ
 تبارک الذی پڑھ کر سوئے۔ یہ مختصر سے وظائف ہیں۔

رحمہ اللہ تعالیٰ وکمالا یغنی ان یكون الخوف الا من اللہ عزوجل۔

۴ دعا سے پہلے اور بعد درود شریف پڑھنا چاہئے کہ اس کے بغیر دعا قبول نہیں ہوتی۔ دعا
 ایک پرندہ اور درود شریف اس کے پر ہیں جب دعا کی ابتداء و انتہاء قبول ہوگی تو درمیان بھی یقیناً
 قبول ہوگا، فتاویٰ رضویہ، جلد ہفتم، صفحہ ۶۴۸، رضافاؤن طبعیٹن لاہور، دلائل الخیرات میں بھی یہ بات
 موجود ہے۔

ان کو ضرور ادا کرے۔ ۵۔

س۔ درود شریف اور استغفار بھی بتلا دیجئے کہ کون سی پڑھی جائے؟

ج۔ درود شریف یہ ہے: صَلَّی اللہُ عَلَی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ۱ اور استغفار یہ

ہے: اَسْتَغْفِرُ اللہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ ۲۔

س۔ کوئی اور چیز مختصری پنج وقتہ وظائف کیلئے بتلا دیجیے!

ج۔ اس دعا کو ہر نماز کے بعد سات مرتبہ پڑھ لیا کیجیے۔ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی

الْاُمُوْر كُلِّہَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ۳۔ اور اس دعا کو بھی

۵۔ بزرگوں کے طریقہ کے مطابق مختلف سورتیں جو ان کے وظائف میں رہیں ان کی طرف

سے ان کے ارادت مندوں بھی وہ رائج ہو گئیں، اس لئے ہر سلسلہ کے ختم خواجگان میں کچھ مختلف

انداز ہے (اس لئے میں سمجھتا ہوں ان کے حوالہ جات کی ضرورت نہیں، قاری محمد یاسین قادری

شطاری ضیائی)

۶۔ یہ درود شریف سلسلہ نقشبندیہ والے حضرات پڑھتے ہیں۔

۷۔ تفسیر خازن، سورہ آل عمران/ ۱۳۵ کے تحت حدیث شریف ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا: مَنْ قَالَ: اَسْتَغْفِرُ اللہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

غَفِرَتْ ذُنُوْبُہٗ وَاِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزُّحْفِ ۴ ابوداؤد، ترمذی، حاکم، یعنی جو کوئی یہ الفاظ پڑھ

کر اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دیتا ہے اگرچہ وہ جنگ سے بھاگا ہو۔

۸۔ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے (تفسیر ابن کثیر، سورہ

بقرہ/ ۱۱۵) ایک اور جگہ ہے کہ کتنے ہی امور ایسے ہوتے ہیں جن کو شروع کرتے ہوئے آدمی

سمجھتا ہے کہ یہ بلاء اور شر ہیں لیکن اللہ تعالیٰ انہیں آخر کار ان کا انجام اچھا کر دیتا ہے اور اس کام

کے لئے یہ دعا منقول ہے: (تفسیر سورہ نور، تفسیر قولہ تعالیٰ لَا تَحْسِبُوْہُمْ اَعْمٰی اَعْمٰی لَمْ یَلٰہُ خَیْرٌ لِّکُمْ/ ۱۱)

سات مرتبہ پڑھ لیا کرو، اَللّٰهُمَّ خِرْلِيْ وَاخْتَرْلِيْ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلَى اخْتِيَارِيْ ۹ ان دعاؤں کے پڑھنے والے کا کوئی کام خراب نہ ہوگا، اور تین مرتبہ صبح و شام رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۱۰ اور دن میں سو مرتبہ کلمہء تمجید سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ بھی پڑھتے رہو۔ ۱۱

س۔ ظفریابی دشمن کیلئے اور ہر بلا سے بچنے کیلئے کیا پڑھنا چاہئے؟

۹ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: کہ بلا شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کا ارادہ فرماتے تو دعا مانگتے اور فرماتے: اَللّٰهُمَّ خِرْلِيْ وَاخْتَرْلِيْ (ترمذی شریف، ابواب الدعوات، ایک باب نمبر چودہ ہے عقد تسبیح کے بعد) اگلے الفاظ نہیں ملے۔

۱۰ جامع الاحادیث، باب حرف الهم، ۲۳۱۶۶ حدیث نمبر میں ہے: مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمَسِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَرْضِيَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (بخاری، عبدالرزاق، احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، اور کئی کتب میں ہے: جس نے صبح اور شام کے وقت یہ کلمات تین مرتبہ پڑھے، اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس سے راضی ہو جائے۔

۱۱ مستدرک حاکم، کتاب الامتہ وصلاۃ الجماعۃ، باب التامین: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک آدمی آیا اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ مجھے کچھ سکھا دیجئے! جو مجھے قرآن کفایت کرے، اس لئے کہ میں پڑھ نہیں سکتا، آپ نے فرمایا تَعْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، تو اس آدمی نے اسے قبول کرنے کا اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور عرض کیا یہ تو میرے رب کے لئے ہے میرے لئے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو کہہ اِغِيْرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَلِيْسِي: اس پر اس آدمی نے پھر قبول کرنے کا اپنے ہاتھ اشارہ کیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

ج۔ بعد نماز فجر وعشاء ۴۱ مرتبہ یَا عَزِيزُ ۱۲ اور ۴۱ مرتبہ یَا بُدُّ ۱۳ اور سورۃ
لَا یُلْفِ شَرِیف کا ایک سو بار پڑھنا ۱۵ اس کام کیلئے مجربات سے ہے۔

س۔ تنگی معاش سے نجات حاصل کرنے کیلئے کیا پڑھنا چاہئے؟

ج۔ ایک ہزار مرتبہ استغفار دوسرے بعد نماز ظہر اَرَاَیْتَ الَّذِی ۴۱ بار ۱۶ تیسرے
حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنَعْمَ الْوَكِیْلُ ۵۰۰ بار پڑھے۔

س۔ اگر کسی کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو تو وہ کیا پڑھے؟

ج۔ استغفار کی کثرت کرے انشاء اللہ ضرور اس کی اولاد ہوگی۔ ۱۷

۱۲ اس اسم سے متعلق معلومات ”شمع شبستانِ رضا“ کے حصہ دوم سے حاصل کریں۔

۱۳ اس لفظ کی کوئی سمجھ نہیں آتی کہ کیا ہے، مگر ہمارے بزرگوں کا معمول بھا ہے کتابوں میں
اس کا ذکر تعویذات میں ہے، لگتا ہے جیسے یہ لفظ غیر عربی ہے اور پہلے سے لوگوں میں اس کو عملیات
کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، حقیقت حال کو اللہ جانتا ہے، قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی۔

۱۵ شمع شبستانِ رضا، حصہ سوم، سورتوں خواص اور تعویذات، بزرگوں کے اپنے اپنے
عملیات بھی ہیں، اس لئے کسی نے کسی وظیفہ کوئی فائدہ اٹھایا اور کسی نے کسی دوسرے وظیفہ سے وہی
فائدہ حاصل کر لیا ہے، اس بات کا پتہ معمولات کو دیکھ چل جاتا ہے۔ محمد یاسین شطاری ضیائی

۱۶ شمع شبستانِ رضا، حصہ سوم، سورتوں کے خواص کے بارے، اس کا ذکر ہے۔

۱۷ سورہ نوح آیت ۱۰ تا ۱۲ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح کا مقولہ ذکر کیا ہے:

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا ۝ وَيُمْدِدْكُمْ
بِأَمْوَالٍ وَيَنْصُرْكُمْ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا ۝

تو میں نے کہا بخشش مانگو اپنے رب سے بے شک وہ بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر زور دار بارش

بھیجے گا۔ اور تمہاری مدد فرمائے گا مال اور بیٹوں سے اور تمہارے لیے باغ (باقی پر صفحہ آئندہ)

س۔ اخلاص حاصل کرنے کیلئے کیا پڑھے؟

اگائے گا اور تمھارے لیے نہریں بنادے گا۔

نیز استغفار ہر طرح کی مشکلات کے حل کے لیے مجرب نسخہ ہے۔ جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے:

مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ مِنْ كُلِّ ضِعْفٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَذُقَهُ مِنْ حَمِثٍ لَا يَحْتَسِبُ (مکلوۃ، کتاب اسماء اللہ تعالیٰ، باب الاستغفار والتوبہ، دوسری فصل کی حدیث نمبر ۳)

جو شخص استغفار پر ہینکلی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ اور ہر غم سے کشادگی بنا دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ اس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔

ہمارے سلسلہ قادریہ شطاریہ کے مشائخ صبح فجر کی سنت اور فرض کے درمیان فرماتے ہیں کہ استغفار ان الفاظ سے کرنا چاہیے سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ کیونکہ اس میں دو ایسے کلمات ہیں جن کے بارے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَمِيدَتَانِ اِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں، میزان میں بھاری ہیں، اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں ”سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم“۔ (مکلوۃ المصابیح، کتاب اسماء اللہ تعالیٰ بحساب ثواب العظیم و التعمید و التعلیل و التکبیر، پہلی فصل کی پانچویں حدیث)

جب رب تعالیٰ اپنے پسندیدہ کلمات کو قبول فرمائے گا تو ساتھ میں استغفار یعنی بخشش کی دعا بھی یعنی قبول ہو جائے گی۔ اور شام کی نماز کے بعد ان الفاظ سے استغفار کرے: اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ اَلَّذِي لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَاَتُوبُ اِلَيْهِ۔

ج۔ سورہ اخلاص ۲۱۳ مرتبہ پڑھے اول آخرو دو گیارہ گیارہ مرتبہ جو کوئی اس کو پڑھتا رہے گا جمیع مخلوق اس سے محبت رکھے گی اور خالق مخلوق کا بھی منظور ہوگا۔ ۱۸۔

س۔ بازار میں جائے تو کیا پڑھے؟

ج۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ السُّوقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِيبَ فِيْهَا بِمَيْمَنٍ اَفْجَرَةٍ اَوْ صَفَقَةٍ خَاسِرَةٍ ۱۹ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۲۰

ترجمہ:- اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس بازار کی بھلائی اور اس کی بھلائی جو اس کے اندر ہے اور پناہ مانگتا ہوں کہ میں اس سے کہ میں اس میں جھوٹی قسموں کو پہنچوں اور بیع نقصان والی کو پاؤں، کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کا ملکہ ہے اور اسی کیلئے سب تعریف ہے جلالتا ہے مارتا ہے اور ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

۱۸۔ تفسیر ابن کثیر، سورہ فاتحہ میں ہے: سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو نے اپنا پہلو بستر پر رکھا اور تو نے فاتحہ الکتاب اور قل ہو اللہ احد پڑھ لی تو تجھے موت کے سوا ہر شے سے امن ہو گیا۔ اس کے بارے میں مولانا منیر احمد یوسفی صاحب کی کتاب ”قل شریف کیا ہے؟“، ہے اس میں تفصیلی معلومات ہیں۔

۱۹۔ غنیۃ الطالبین (مترجم)، ص ۱۰۹، مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی۔

۲۰۔ احیاء العلوم، جلد اول، کتاب الاذکار والدعوات، الباب الخامس فی الادعیۃ الماثورۃ عند حدوث کل حادث من الحوادث، ص ۳۳۳، دار المعرفۃ بیروت، لبنان۔

اور اگر یہ دعایا دہنہ ہو تو صرف چوتھا کلمہ ہی پڑھ لے یعنی یہ کلمہ: (باقی اگلے صفحہ پر)

س۔ کھانا کھانے کے وقت کون سی دعا پڑھے؟

ج۔ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّمَعَ اسْمِهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ پڑھ کر کھائے اس کھانے میں زہر بھی ہوگا تو ان شاء اللہ اثر نہیں کرے گا ۲۱ اور بعد فارغ ہونے کے یہ دعا پڑھے۔ اَلْحَمْلِلِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۲۲ اور اگر دوسرے کے یہاں کھانا کھایا ہے تو یہ پڑھے:- اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِی رِزْقِهِمْ فَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ۔ ۲۳

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ حَیٌّ قَدِیْمٌ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوتُ بِیَدِیْهِ الْخَمَرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْمٌ۔ ترمذی شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اس کلمہ کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ لکھے گا اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں اور مٹائے گا دس لاکھ برائیاں اور بلند کرے گا دس لاکھ درجے۔

جامع الترمذی، ابواب الدعوات عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما یقول اذا دخل السوق، جلد دوم، ص ۱۸۰، فاروقی کتب خانہ (ملتان، لاہور)۔

۲۱ حدیث شریف میں ہے: مَا مِنْ عَبْدٍ یَقُولُ فِی صَبَاحٍ كُلِّ یَوْمٍ وَمَسَاءٍ كُلِّ لَیْلَةٍ: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّمَعَ اسْمِهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ مَثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ یَضُرَّ شَیْءٌ O کوئی بھی بندہ جب ہر دن صبح اور ہر رات کی شام کو جب یہ کلمات تین بار کہہ لیتا ہے تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی۔ تفسیر و بیان لا عظم سورۃ فی القرآن، تفسیر حق، السنن الکبریٰ للنسائی، وغیرہ کئی کتب میں ہے۔

۲۲ الکشاف، سورۃ النکاح، نبی کریم صلی اللہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ جب کھجور کھاتے

اور اس پر پانی پیتے تو کہتے:..... الحمد للہ

۲۳ ویسے تو ہر محسن کے لئے بلکہ ہر مسلمان کے لئے دعا کرنا چاہئے، لیکن اس موقع پر خاص

دعا کھانا کھانے والے کا حق ہے اور ایک قسم کا شکر یہ بھی ہے اس اپنے نعمتوں (اگلے صفحہ پر دیکھئے)

س۔ بیوی سے صحبت کرتے وقت کیا پڑھے؟

ج۔ اول۔ بسم اللہ پڑھ کر قل هو اللہ پڑھے پھر اللہ اکبر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھ کر یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللَّهِ الْعَظِيمِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنْ كُنْتُ قَدْ رُتْ أَنْ تُخْرِجَ ذَلِكَ

مِنْ صَلْبِي پھر یہ دعا پڑھے اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَاهُ

حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی یہ پڑھ کر صحبت کرے گا اس کی اولاد شیطان

سے محفوظ پیدا ہوگی ۲۴

اور قریب انزال دل میں یہ پڑھے: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا وَجَعَلَهُ

نَسَبًا وَصِهْرًا۔ ۲۵

س۔ آئینہ دیکھتے وقت کون سی دعا پڑھنی چاہئے؟

ج۔ یہ دعا پڑھی جاتی ہے۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي سَوَّى خَلْقِي وَأَحْسَنَ صُورَتِي وَ

رَانَ مِنِّي مَا شَانَ مِنْ غَيْرِي۔ ۲۶

س۔ اگر کوئی بیمار پرسی کو جائے تو کیا کرے؟

ج۔ بیمار کا ہاتھ پکڑ کر یہ دعا پڑھے لَا بَأْسَ طُهُورًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔ ۲۷

میں بھی دعا کرنے میں حرج نہیں، یہ لفظ جو مذکور ہیں ان لفظوں میں حوالہ نہیں مل سکا۔

۲۴ مشکوٰۃ المصابیح، جلد اول، کتاب اسماء اللہ تعالیٰ، باب الدعوات فی الاوقات، الفصل

الاول۔

۲۵ حوالہ نہیں ملا۔

۲۶ غنیۃ الطالبین (مترجم)، ص ۱۰۸، مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی۔

۲۷ مشکوٰۃ المصابیح، جلد اول، کتاب الجنائز، باب عیادت المریض و ثواب المرض، فصل اول۔

س۔ جب خود بیمار ہو یا کوئی عزیز اور دوست کی بیماری کی خبر سنے تو کیا پڑھے؟

ج۔ یہ پڑھے: رَبَّنَا اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَوَاتِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحِمْتُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوبَنَا وَخَطَايَانَا يَا رَبِّ الطَّيِّبِينَ أَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِّنْ شِفَائِكَ عَلَى الْوَجْعِ الَّذِي بِهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى فَوْرًا آرام ہوگا۔ ۲۸

س۔ مشرکوں اور کفار کے گروہوں اور ان کے معبدوں کو دیکھ کر یا ان کے سنگھوں کی آواز سن کر مسلمان کو کیا پڑھنا چاہئے؟

ج۔ اَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ إِلَهًا وَاحِدًا لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ حدیث شریف میں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ بہ عددان کافروں کے اس کی بخشش کرتا ہے۔
ج۔ رعد یعنی کڑک کے وقت کیا پڑھنا چاہئے؟

ج۔ یہ پڑھے: اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَلِكَ۔ ۳۰

۲۸۔ غیۃ الطالبین (مترجم)، ص ۱۰۸، ۱۰۹، مدینہ پیشک کہنی کراچی۔

۲۔ مشکوٰۃ المصابیح، جلد اول، کتاب الجنائز، باب عیادت الریض و ثواب الرض، الفصل الثانی، حدیث نمبر ۱۳۶۷۔

۲۹۔ غیۃ الطالبین (مترجم)، ص ۱۰۹، مدینہ پیشک کہنی کراچی۔

۳۰۔ جامع الترمذی، ابواب الدعوات من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما یقول اذا مسح

الرعد، جلد دوم، ص ۱۸۳، قاروقی کتب خانہ (ملتان، لاہور)

۳۰۔ غیۃ الطالبین (مترجم)، ص ۱۰۹، مدینہ پیشک کہنی کراچی۔

س۔ آندھی کے وقت کی بھی دعا بتلا دیجئے۔

ج۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِیْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلْتُ بِهِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ

شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِیْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلْتُ بِهِ۔ ۳۱

س۔ چاند دیکھنے کے وقت کیا پڑھے؟

ج۔ پڑھا جاتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِهْلُ عَلَيْنَا بِالْیَمَنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ

رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔ ۳۲

س۔ جب کسی ایسے شخص کو دیکھے جو کسی بلا میں مبتلا ہو تو کیا پڑھے؟

ج۔ یہ پڑھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ

مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو عمر بھر بھی اس بلا میں مبتلا نہ کرے گا۔ ۳۳

س۔ حاجی جب حج کر کے آئیں تو ان سے ملاقات کے وقت کیا پڑھیں؟

ج۔ یہ پڑھے۔ تَقَبَّلَ اللّٰهُ نُسُکَکَ وَاَعْظَمَ اَجْرَکَ وَاَخْلَفَ تَفَقَّتَکَ۔ ۳۴

س۔ جب نیا کپڑا پہنے تو کیا کرے؟

۳۳ جامع الترمذی، ابواب الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما جاء ما یقول اذا رای

مبطلی، جلد دوم، ص ۱۸۰، فاروقی کتب خانہ (ملتان، لاہور)

۳۱ جامع الترمذی، ابواب الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما جاء ما یقول

اذا حاجت الریح، جلد دوم، ص ۱۸۳، فاروقی کتب خانہ (ملتان، لاہور)

۳۲ جامع الترمذی، ابواب الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ما یقول عند رؤیة

الہلال، جلد دوم، ص ۱۸۳، فاروقی کتب خانہ (ملتان، لاہور)

۳۳ غنیۃ الطالبین (مترجم)، ص ۱۱۰، مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی۔

ج۔ یہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ كَسَوْتَنِيْ هَذَا الثَّوْبَ فَلَكَ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ

خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صَنَعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صَنَعَ لَهٗ۔ ۳۵

س۔ جب مکروہ اور بدشگونى والى کوئى چیز دیکھے تو کیا پڑھے؟

ج۔ پڑھے: اَللّٰهُمَّ لَا يَأْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَذْهَبُ بِالسَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ ۳۶

س۔ اور اونٹ وغیرہ پر سوار ہو تو کیا پڑھے؟

ج۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقَرَّرِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔ ۳۷

س۔ ادائیگی قرض کیلئے کیا دعا پڑھے؟

ج۔ اَللّٰهُمَّ يَا فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِیْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ رَحْمَنَ الدُّنْيَا

رَحِیْمَ الْاٰخِرَةِ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْحَمْنِیْ بِرَحْمَةٍ مِّنْ عِنْدِكَ تُغْنِیْنِیْ بِهَا عَنْ رَّحْمَةِ

مَنْ سِوَاكَ۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی

اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ تو نے وہ دعا سنی کہ جو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سکھلائی ہے

اور فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی یہی دعا اپنے ساتھیوں کو سکھایا

۳۵ احیاء العلوم، جلد اول، کتاب الاذکار والدعوات، الباب الخامس فی الادعیۃ الماثورۃ عند

حدوث کل حادث من الحوادث، ص ۳۲۳، دار المعرفۃ بیروت۔

۳۶ ۱۔ فتیۃ الطالبین (مترجم)، ص ۱۰۹، مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی۔

۲۔ احیاء العلوم، جلد اول، کتاب الاذکار والدعوات، الباب الخامس فی الادعیۃ الماثورۃ عند

حدوث کل حادث من الحوادث، ص ۳۲۵، دار المعرفۃ بیروت۔

۳۷ جامع الترمذی، ابواب الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب ماجاء ما یقول

اذا ركب دابة، جلد دوم، ص ۱۸۲، قاروقی کتب خانہ (ملتان، لاہور)۔

کرتے تھے۔ فرمایا جو کوئی اس دعا کو پڑھے گا اگر کوہِ احد کے برابر بھی قرض ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا قرض ادا کرے گا۔

دوسری روایت میں آیا ہے کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کے پاس ان کا ایک دوست آیا، اس نے کہا: حضرت مجھ کو اسمِ اعظم سکھلا دیجئے! فرمایا: اگر چاہتا ہے تو اٹھ اور وضو کر! وہ اٹھا اور وضو کیا۔ فرمایا: کہہ **يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ اَنْتَ اللّٰهُ اللّٰهُ** **وَاللّٰهُ اِنَّهُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ اَقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَارْزُقْنِيْ بَعْدَ الدَّيْنِ**۔ پھر صبح کے وقت اس نے ایک لاکھ درہم قسم قسم کے دیکھے اور ہمیانی کے منہ پر لکھا تھا اگر تو اس سے زیادہ مانگتا تو ہم تجھے دیتے تو نے جنت کیوں نہیں مانگی پھر وہ حسن بصری کے پاس آیا حسن اس کے ساتھ گئے اور درہموں کو دیکھا اس شخص نے کہا کہ میں شرمندہ ہوں اس لئے کہ میں نے جنت کیوں نہ مانگی حسن نے کہا کہ میں نے تجھ کو یہ اسم کئی بھلائیوں کیلئے سکھلایا ہے تو اس اسم کو چھپا اس کو حجاج نہ سنے ورنہ اس سے کوئی خلاصی نہ پائے گا اس سے ثابت ہوتا ہی کہ کچھ قرض کے لئے ہی نہیں بلکہ جس مقصود و امداد کیلئے اس کو پڑھے گا پوری ہوگی۔ ۳۸

س۔ وہ کون سی دعا ہے جس کو امام اعظم نے بعد زیارتِ ننانویں بار اللہ پاک سے مغفرتِ مسلمانوں کیلئے دریافت کیا اور آپ کو بارگاہِ رب العزت سے تلقین فرمائی گئی اور حکم ہوا کہ جو کوئی صبح شام اس دعا کو پڑھتا رہے گا ہمارے عذاب سے قیامت کے دن محفوظ رہے گا۔

ج۔ وہ دعا یہ ہے: **سُبْحَانَ الْاَبَدِيِّ الْاَبَدِ سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْوَاحِدِ سُبْحَانَ الْفَرْدِ**

الصَّمَدِ سُبْحَانَ رَافِعِ السَّمَاءِ بِغَيْرِ عَمَدٍ سُبْحَانَ مَنْ بَسَطَ الْأَرْضَ عَلَى مَاءٍ
جَمَدٍ سُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ الْخَلْقَ فَأَحْصَاهُمْ عَدَدٌ سُبْحَانَ مَنْ قَسَمَ الرِّزْقَ وَكَمْ
يُنْسَ أَحَدٌ سُبْحَانَ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدٌ سُبْحَانَ الَّذِي لَمْ يَلِدْ
وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝ ۳۹

س۔ جب کھیت بوئے تو کیا پڑھے؟

ج۔ پہلے بونے سے دو رکعت نفل پڑھ کر اس دعا کو قبلہ رخ بیٹھ کر پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
عَبْدٌ ضَعِیْفٌ سَلَمْتُ هَذَا اِلَيْكَ فَسَلِّمْهُ لِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ۔ ۴۰

س۔ فصل تیار ہونے کے وقت کون سے دعا پڑھی جاتی ہے؟

ج۔ وہ یہ ہے اور اس کے بعد دو رکعت نفل پڑھے۔ یَا رَبِّیْ اَلْقِیْتُ بَذْرًا قَلِیْلًا وَّ
اَعْطَيْتَنِیْ شَیْئًا کَثِیْرًا فَاجْعَلْهَا قُوَّةَ طَاعَةٍ وَلَا تَجْعَلْهَا قُوَّةَ مَعْصِیَةٍ وَاجْعَلْ لِیْ
الشَّاکِرِیْنَ۔ جو کوئی اس دعا کو پڑھ کر اناج کو اپنے گم لے آئے گا جب تک وہ اناج
رہے گا اللہ کے ذکر اور فکر میں مصروف رہے گا اور اناج میں برکت حاصل ہوگی۔ ۴۱

س۔ جب کوئی جانور خریدے یا غلام لائے تو کیا پڑھے؟

ج۔ اس کی پیشانی پر ہاتھ پھیر کر یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَهُ وَخَیْرَ
مَا جُبِلَ عَلَیْهِ فَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا جُبِلَ عَلَیْهِ اس کے پڑھنے سے ان شاء
اللہ جانور اور آدمی شر سے محفوظ رہے گا۔ ۴۲

۳۹۔ ۱۔ رد المحتار، مقدمہ، جزء اول۔ ۲۔ حاشیہ البحر می علی الخلیل، کتاب الصلاة، باب

الصلاة المسویہ۔

قیامت کے دن عذاب سے حفاظت

سیدنا اماما عظم فرماتے ہیں: میں نے ننانوے بار اللہ تعالیٰ جل جلالہ کو خواب میں دیکھا تو سوچا کہ اگر اب میں نے سوویں بار دیکھا تو میں پوچھوں گا کہ مولا مخلوق قیامت کے دن کے عذاب سے کیسے بچے گی، تو میں نے دیکھا تو پوچھا: تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو صبح شام یہ دعا پڑھے گا:

سلب ایمان سے حفاظت

اس کتاب کے اسی صفحہ پر اس سے پہلے لکھا ہے: شیخ عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی کتاب ”الدلالة على الله عز وجل“، میں ذکر کیا، سیدنا ابوالعباس خضر روایت کرتے ہیں ہمارے نبی کریم اور تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور رسل عظام صلوٰۃ اللہ علیہم والتسلیمات حتیٰ میں نے چوبیس ہزار انبیاء سے پوچھا اس چیز کے بارے جس کے استعمال سے بندہ ایمان کے سلب ہونے سے بچ جائے، تو ان میں سے مجھے کسی نے جواب نہیں دیا حتیٰ کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی تو ان سے اس بارے پوچھا، آپ نے فرمایا: جبریل سے پوچھ کر، تو جبریل نے کہا: اللہ تعالیٰ سے پوچھ کر، تو اللہ تعالیٰ عز وجل نے فرمایا: جو کوئی ہمیشہ آیت الکرسی، آمن الرسول سے سورت کے آخر تک، وشہد اللہ سے الاسلام تک، وقل اللهم مالک الملك سے بغیر حساب تک، سورۃ اخلاص، اور آخری دونوں سورتیں اور سورت فاتحہ، ہر نماز کے بعد پڑھے گا، ایمان چھن جانے سے محفوظ رہے گا۔

دشمن سے حفاظت

ایک اور بات یہ لکھی ہے کہ جس نے فجر کی سنتوں میں الم نشرح اور الم تر کیف پڑھی اس سے ہر دشمن کا ہاتھ کوتاہ ہو جاتا ہے اور دشمنوں کو اس پر کوئی راہ نہیں ملتی۔ امام غزالی فرماتے ہیں یہ مجرب نسخہ ہے، ایک روایت میں یہ ہے کہ اس دن کا شر اس سے دور کر دیا جاتا ہے۔

۴۰ یہ حوالہ نہیں ملا

۴۱ یہ حوالہ بھی نہیں ملا

(باقی اسندہ صفحہ پر)

س۔ شجرہ شریف خاندان نقشبندیہ دار یہ چشتیہ کا بھی بیان فرمائیے۔

ج۔ وہ یہ ہیں۔

شجرہ خاندان عالی شان نقشبندیہ مجددیہ امامیہ

بخش دے یارب محمد مصطفیٰ کے واسطے
حضرت صدیق اکبر با خدا کے واسطے
خواجہ سلماں خواجہ قاسم خواجہ جعفر کے طفیل
رحم فرما با یزید رہنما کے واسطے
ازپے محبوب سبحان شاہ خرقان بوالحسن
بو علی و خواجہ یوسف مقتدا کے واسطے
پیر برحق عبد خالق خواجہ عارف کے طفیل
خواجہ محمود حبیب کبریا کے واسطے
قدوۃ اہل صفا خواجہ علی رامیتی
بابا سماسی کلال مقتدا کے واسطے
فخر جملہ خواجگان خواجہ بہاؤ الدین شاہ
خواجہ یعقوب امام اولیاء کے واسطے
حامی دین متین خواجہ عبید اللہ شاہ

۳۲ احیاء العلوم، جلد اول، کتاب الاذکار والدعوات، الباب الخامس فی الادعیۃ

الماتورة عند حدوث كل حادث من الاحداث، ص ۳۲۸، دار المعرفۃ بیروت۔ لبنان۔

رحم فرما باقی باللہ با خدا کے واسطے
 اور رحمت خواجہ سرہند احمد کے طفیل
 خازن رحمۃ سعید باصفا کے واسطے
 خواجہ معصوم اور عبدالاحد محبوب حق
 سے حنیف راز دان راز خدا کے واسطے
 از پئے خواجہ محمد راز داں پیر ہدیٰ
 شہ محمد پیر برحق باصفا کے واسطے
 از برائے شہ زمان حاجی احمد متقی
 خواجہ حاجی حسین دل ربا کے واسطے
 از برائے حضرت سید امام با علی
 فضل کر مسعود شاہ اولیاء کے واسطے
 دے مجھے سوز محبت تائے میری خودی
 رکن دین پیر برحق پارسا کے واسطے

شجرۂ خاندان عالیہ قادریہ

بخش دے یارب محمد مصطفیٰ کے واسطے
 حضرت مولا علی مشکل کشا کے واسطے
 قافلہ سالار اور سبط نبی حضرت حسن
 سید الشہداء حسین دل ربا کے واسطے

داروئے امراض زین العابدین باقر امام
 جعفر و کاظم علی موسیٰ رضا کے واسطے
 خواجہ معروف کرخی، سری سقطی کے طفیل
 اور جنید و خواجہ شبلی رہنما کے واسطے
 عبد واحد اور یوسف اور قرشی بو الحسن
 رحم فرما بو سعید با صفا کے واسطے
 حضرت محبوب سبحاں عبد قادر شاہ دیں
 عبد رزاق ضمیر اولیاء کے واسطے
 شاہ شرف الدین کامل حضرت عبد وہاب
 شہ بہاؤ الدین عقیل مقتدا کے واسطے
 شمس دین شاہ گدا رحمٰن اول کے طفیل
 شمس دیں ثانی گدا رحمٰن علا کے واسطے
 شہ فضیل و شہ کمال و شہ سکندر کے طفیل
 حضرت احمد مجدد با خدا کے واسطے
 خواجہ معصوم خواجہ صبغۃ اللہ با کمال
 اور اسماعیل مذہبوح خدا کے واسطے
 شہ غلام حضرت معصوم اور حاجی صفی
 عبد باقی اور عطا معصوم علا کے واسطے
 قطب وقت خواجہ معصوم ضیاء نور حق

رکن دین منظور احمد پارسا کے واسطے

شجرہ خاندان عالیہ چشتیہ

بخش دے یا رب محمد مصطفیٰ کے واسطے
 حضرت مولا علی مشکل کشا کے واسطے
 حضرت خواجہ حسن اور عبد واحد شاہ دیں
 حضرت خواجہ فضیل پارسا کے واسطے
 خواجہ ابراہیم اور حضرت حذیفہ کے طفیل
 شہ امین الدین بھیرہ کے واسطے
 صدقہ ابراہیم و نیری و بو اسحاق کا
 اور ابو احمد شہ دین خدا کے واسطے
 بو محمد اور شاہ ناصر دین مبین
 قطب دیں مودود چشتی باخدا کے واسطے
 صدقہ حاجی شریف اور خواجہ عثمان کے طفیل
 شہ معین الدین امام الاولیاء کے واسطے
 قطب دین و شہ فرید و حضرت مخدوم علی
 خواجہ شمس الدین شاہ اتقیا کے واسطے
 شہ جلال الدین و عبدالحق و عارف پرضیاء
 حضرت شیخ محمد مقتدا کے واسطے

عبد قدوس اور حضرت رکن دین محبوب حق
 خواجہ عبدالاحد نور ہدیٰ کے واسطے
 حضرت احمد مجدد الف ثانی کے طفیل
 خواجہ معصوم پیر رہنما کے واسطے
 از پئے خواجہ محمد صبیح اللہ شاہ دین
 خواجہ اسماعیل شاہ اصفیا کے واسطے
 شہ غلام حضرت معصوم اور حاجی صفی
 عبد باقی اور عطا معصوم علا کے واسطے
 حضرت خواجہ ضیا معصوم محبوب خدا
 رکن دین منظور احمد پارسا کے واسطے

شجرہ عالیہ سلسلہ قادریہ شطاریہ ضیائیہ

بخش دے طالب کو یارب! مصطفیٰ کے واسطے

ایک دو جام محبت مرتضیٰ کے واسطے

جاں نثار کربلا شاہ شہیداں کے لیے

شاہ زین العابدین اہل رضا کے واسطے

خاطر سید محمد باقر اہل کمال

حضرت صادق امام باصفا کے واسطے

خاطر حضرت امام موسیٰ کاظم تقی

حضرت سید علی موسیٰ رضا کے واسطے
 خواجہ معروف کرنی کی شناسائی کے رو
 خواجہ بری سقشی بے ریا کے واسطے
 خاطر خواجہ ابوالقاسم جنید باغداد
 بوکر عبداللہ شبلی راہنما کے واسطے
 خواجہ عبدالواحد اکمل تمیمی کے لیے
 بوالفرح طرطوسی صاحب عطا کے واسطے
 خاطر پیر قریشی بوالحسن خواجہ علی
 بوسعید ابن علی پیر ہدیٰ کے واسطے
 شیخ عبدالقادر شہباز اشہب کی طفیل
 عبدالرزاق ابن محبوب خدا کے واسطے
 شاہ عبداللہ حسینی کی عبودیت کے رو
 شاہ ابراہیم حسینی باسغا کے واسطے
 جعفر احمد شاہ حسینی کی نیاز و راز سے
 شاہ علی و شاہ محمد اولیا کے واسطے
 خاطر شاہ عبدالغفار اشہر صدیقیوں
 شاہ محمود آفتاب اجتہاء کے واسطے
 خاطر عبدالوہاب اہل تقویٰ و ورع
 شاہ علاؤ الدین محمد مقتدا کے واسطے

خاطر سرمست ابوالفتح ہدایت اللہ ولی
 شاہ ظہور حیدر حاجی ثناء کے واسطے
 شاہ محمد غوث مشہور گوالیری کے رو
 شاہ وجیہہ الدین علی حیدر فنا کے واسطے
 خاطر علوی حسینی شاہ عبداللہ ولی
 شاہ ہاشم قطب دوراں پُرضیا کے واسطے
 بھر شاہ برہان دیں علوی حسینی متقی
 حضرت شاہ مرتضیٰ نیکو بقا کے واسطے
 پاس خاطر شاہ وجیہہ الدین حسینی پیر کی
 شاہ محمد غوث علوی باوفا کے واسطے
 قادری علوی حسینی شاہ عبداللہ ولی
 شاہ وجیہہ الدین گجراتی سہا کے واسطے
 خاطر علوی حسینی شاہ برہان دین و دوم
 شاہ حبیب اللہ رئیس اتقیا کے واسطے
 غوث اعظم شاہ عبداللہ محمد کی طفیل
 ابوالعارف عبدالحق شاہ اولیا کے واسطے
 عالم دیں ، شاہ خوباں ، نام پ خیرالوری
 شاہ ابوالضیا محمد علی پیشوا کے واسطے
 خادم دیں ، مرہد حق ، عاشق شاہ ہدی

جانشین و نامپ حضرت ضیا کے واسطے
نام نامی جن کا ہے یسین محمد قادری
مشکلیں حل کر سبھی اس باوقا کے واسطے
اِسْتَجِبْ هَذَا دُعَائِي يَا اِلَهَ الْعَالَمِيْنَ
ان بندگانِ پاکباز و باحیا کے واسطے

پہلا خطبہ عید الفطر

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدَ الشَّاكِرِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَمَا حَمِدَهُ الْأَنْبِيَاءُ وَالْمُرْسَلُونَ وَالْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ وَعِبَادُ اللَّهِ الصَّالِحُونَ وَخَيْرٌ مِنْ كُلِّ ذَلِكَ كَمَا حَمِدَ نَفْسُهُ فِي كِتَابِهِ الْمَكْنُونِ ○ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ○ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَهُوَ الْمَحْمُودُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَزَمَانٍ وَهُوَ الْمَشْكُورُ بِكُلِّ لِسَانٍ ○ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ○ نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ○ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِائَةِ أَلْفِ أَلْفٍ مَرَّةً كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَاهُ وَكُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَكُلَّمَا غَفَلَ

عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ ○ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَ
 دِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا ○ اللَّهُ أَكْبَرُ
 اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ○ أَمَّا
 بَعْدُ فَيَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ رَحِمْنَا وَرَحِمَكُمْ اللَّهُ ط اَعْلَمُوا أَنَّ يَوْمَكُمْ
 هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ يَوْمٌ يَتَجَلَّى فِيهِ رَبُّكُمْ بِاسْمِهِ الْكَرِيمِ ○ وَيَغْفِرُ
 لِلصَّائِمِينَ إِلَّا وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ ○ فَرْحَةٌ عِنْدَ الْإِفْطَارِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ
 لِقَاءِ الرَّحْمَنِ ○ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ
 أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ○ إِلَّا وَإِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَدْ أَوْجَبَ عَلَيْكُمْ فِي هَذَا الْيَوْمِ عَلَى كُلِّ مَنْ يَمْلِكُ النَّصَابَ
 فَاضِلًا عَنِ الْحَاجَةِ الْأَصْلِيَّةِ عَنْ نَفْسِهِ وَعَنْ صِغَارِ ذُرِّيَّتِهِ صَاعًا مِنْ
 تَمَرٍ أَوْ شَعِيرٍ أَوْ نِصْفِ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ ذَبِيبٍ فَأَدْوَهَا طَيِّبَةً بِهَا
 أَنْفُسَكُمْ تَقَبَّلَهَا اللَّهُ وَالصَّيَامَ مِنَّا وَمِنْكُمْ وَمِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ ○ أ
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ
 الْحَمْدُ ○ إِلَّا وَإِنَّ رَبَّكُمْ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تَتْرُكُوهَا وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ
 فَلَا تَنْتَهِكُوهَا إِلَّا وَإِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَّ لَكُمْ
 سُنَنَ الْهُدَى فَاسْلُكُوهَا ○ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَ

كَبْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ۝ مَا بَعْدُ فَيَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ رَحِمْنَا وَ
 رَحِمَكُمُ اللَّهُ تَعَالَى أَوْصِيكُمْ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي السِّرِّ
 وَالْإِعْلَانِ فَإِنَّ التَّقْوَى سَنَامٌ فَرَى الْإِيمَانَ ۝ وَاقْتَفُوا أَثَارَ سُنَنِ
 سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ
 أَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ وَزَيِّنُوا قُلُوبَكُمْ بِحُبِّ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ فَإِنَّ حُبَّهُ هُوَ
 الْإِيمَانُ كُلُّهُ ۝ لَا لَا إِيْمَانُ لِمَنْ لَا مَحَبَّةَ لَهُ ۝ لَا لَا إِيْمَانُ لِمَنْ لَا
 مَحَبَّةَ لَهُ ۝ لَا لَا إِيْمَانُ لِمَنْ لَا مَحَبَّةَ لَهُ ۝ رَزَقْنَا اللَّهُ تَعَالَى وَ
 إِيَّاكُمْ حُبَّهُ وَحُبَّ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝ اللَّهُ أَكْبَرُ
 اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ۝ أَعُوذُ
 بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ فَمَنْ
 يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝ أ
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ
 ۝ بَارَكَ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ
 بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ ۝ أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَ
 لَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ إِنَّهُ هُوَ
 الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ

اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

دوسرا خطبہ عید الفطر وعید الاضحیٰ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ
 عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ
 فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضِلِّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ ۝ وَنَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ
 وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
 وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
 مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةِ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍ ۝ لَا سِيَمَا عَلَى اَوْلِهِمْ
 بِالتَّصْدِيقِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ
 عَلَى اَعْدَلِ الْاَصْحَابِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اَبِي حَفْصٍ عُمَرَاءِ الْخَطَّابِ
 رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلَى جَامِعِ الْقُرْآنِ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اَبِي عَمْرٍو
 عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَعَلَى اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ
 اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اَبِي الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ
 تَعَالٰى وَجْهَهُ الْكَرِيمَ وَعَلَى ابْنَيْهِ الْكَرِيمَيْنِ السَّعِيدَيْنِ الشَّهِيدَيْنِ
 سَيِّدَيْنَا اَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ وَابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
 عَنْهُمَا وَعَلَى امِّهِمَا سَيِّدَةِ النِّسَاءِ الْبَتُولِ الزَّهْرَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ

سَلَامُهُ عَلَى أَبِيهَا الْكَرِيمِ وَعَلَيْهَا وَعَلَى بَعْلِهَا وَابْنَيْهَا وَعَلَى عَمِّهِ
الشَّرِيفَيْنِ الْمُطَهَّرَيْنِ مِنَ الْآدْنَسِ سَيِّدَيْنَا أَبِي عُمَارَةَ حَمَزَةَ وَأَبِي
فَضْلِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَعَلَى سَائِرِ فِرَقِ الْأَنْصَارِ وَ
الْمُهَاجِرَةِ ○ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ يَا أَهْلَ التَّقْوَى وَاهْلَ الْمَغْفِرَةِ ○ اللَّهُ أَكْبَرُ
اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ○
اللَّهُمَّ أَنْصِرْ مَنْ نَصَرَ دِينَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا
مِنْهُمْ ○ اللَّهُمَّ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِينَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
لَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ ○ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ○ عِبَادَ اللَّهِ رَحِمَكُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالِ
الْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبُغْيِ
يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ○ وَلِذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى أَعْلَى وَأَوْلَى وَ
أَجَلُّ وَأَعَزُّ وَآتَمُّ وَأَهَمُّ وَأَعْظَمُّ وَأَكْبَرُ ○

پہلا خطبہ عید الاضحیٰ

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدَ الشَّاكِرِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَمَا حَمِدَهُ الْأَنْبِيَاءُ وَالْمُرْسَلُونَ
وَالْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ وَعِبَادُ اللَّهِ الصَّالِحُونَ وَخَيْرًا مِّنْ كُلِّ ذَلِكَ

كَمَا حَمِدَ نَفْسَهُ فِي كِتَابِهِ الْمَكْنُونِ ۝ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا
 اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ۝ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ
 وَهُوَ الْمَحْمُودُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَزَمَانٍ وَهُوَ الْمَشْكُورُ بِكُلِّ لِسَانٍ ۝
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ
 الْحَمْدُ ۝ نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا
 وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ ۝ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى
 سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بَعْدَ كُلِّ ذَرَّةٍ
 مِائَةِ أَلْفِ مَرَّةٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَاهُ وَكُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ
 وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ ۝ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَ
 سِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا ۝ اللَّهُ أَكْبَرُ
 اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ۝ أَمَّا
 بَعْدُ فَيَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ رَحِمْنَا وَرَحِمَكُمُ اللَّهُ ۝ اْعْلَمُوا أَنَّ يَوْمَكُمْ
 هَذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ ۝ قَالَ شَفِيعُ الْمَذْنِبِينَ رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ مُحَمَّدٌ
 صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ
 أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ أَهْرَاقِ الدَّمِ وَإِنَّهُ لَيَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَ
 أَشْعَارِهَا وَأَخْلَافِهَا وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ
 يَقَعَ بِالْأَرْضِ فَطَبَّوْا بِهَا نَفْسًا ۝ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ○ أَلَا وَإِنَّ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَوْجَبَ عَلَى كُلِّ مَنْ يَمْلِكُ النَّصَابَ فَاضِلًا عَنْ
 حَوَائِجِهِ الْأَصْلِيَّةِ فِي هَذَا الْيَوْمِ أَنْ يَنْحَرَ الْأَضْحِيَّةَ وَوَقْتُهَا بَعْدَ صَلَوةِ
 الْعِيدِ الْأَضْحَى لِلْبَلَدِيِّ وَالْأَعْرَابِيِّ بَعْدَ طُلُوعِ فَجْرِ هَذَا الْيَوْمِ
 فَحَسِّنُوا الْأَضْحِيَّةَ وَلَا تَذْبَحُوا عَرَجَاءَ وَلَا عَوْرَاءَ وَلَا عَجَفَاءَ وَلَا
 مَقْطُوعَةَ الْأُذُنِ وَلَوْ بِوَاحِدَةٍ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ حَسِّنُوا ضَحَايَاكُمْ فَإِنَّهَا عَلَى الصِّرَاطِ مَطَايَاكُمْ فَعَنْ كُلِّ وَاحِدٍ
 مِنْكُمْ شَاةٌ سِوَاءٌ كَانَتْ ذَكَرًا أَوْ أُنْثَى أَوْ سَبْعُ الْبَقَرَةِ أَوْ الْإِبِلِ وَكَبَرُوا
 عَقِيبَ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوضَةِ مِنْ فَجْرِ الْعُرْفَةِ إِلَى عَصْرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ
 ○ اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ○ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○
 وَادْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ
 أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
 اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ○ مَا بَعْدُ فَيَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ رَحِمْنَا وَ
 رَحِمَكُمْ اللَّهُ تَعَالَى أَوْصِيَكُمْ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي السِّرِّ وَ
 الْإِعْلَانِ فَإِنَّ التَّقْوَى سَنَامٌ ذُرَى الْإِيمَانِ ○ وَادْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ كُلِّ
 شَجَرٍ وَحَجَرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ○ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ
 بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ○ وَاقْتَفُوا أَثَارَ سُنَنِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ

تَعَالٰی وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ وَزَيَّنُوا قُلُوبَكُمْ
بِحُبِّ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ فَإِنَّ حُبَّهُ هُوَ الْإِيمَانُ كُلُّهُ إِلَّا لَا إِيمَانَ لِمَنْ
لَا مَحَبَّةَ لَهُ إِلَّا لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّةَ لَهُ إِلَّا لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّةَ
لَهُ ۝ رَزَقَنَا اللَّهُ تَعَالَى وَإِيَّاكُمْ حُبَّ وَحُبِّ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ۝ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللَّهِ
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝ وَمَنْ يَعْمَلْ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
لِلَّهِ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ۝ بَارَكَ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْآنِ
الْعَظِيمِ وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ ۝ أَقُولُ قَوْلِي هَذَا
وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ
وَالْمُسْلِمَاتِ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ ۝

ضروری گزارش

خطبات عیدین اصل کتاب میں نہیں تھے اس لئے مکمل تیاری کے بعد جب واضح ہوا تو
آخری صفحات میں خطبات درج کر دئے ہیں، قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی

مکتبہ انبیاء علیہ السلام

سینا میز

السنن للشیخ محمد

بزرگوں کی عین

فرائی
حکایات

گزارش صحابہ

قیس و نکی

کشف الخبوت

میدان و انبیا

احادیث مبارکہ کا بیہ مال مجموعہ

تقریری
نکات

الجامع الکبیر

کثرۃ النعمان

جمال الکلمات
مکملات کی جہت

بقیع الغرقہ
الکسوف

جنت البقیع

میری سرکار
حب کرمان والہ

نورانیہ سرالحمین

نصائح خیر اسد
و مقام اہل انتم

کلام الراضی

دارود و سلاک

طالع البدر

اسلامی جامعہ

مسجد دارالسلام

مکتبہ

مکتبہ